ن ابتداے یکم جنوری سنہ ۱۸۹۶ لغایۃ آخر دسمبر سنہ ۱۹۰۱ عیسوی
مطبع فیض منبع شام اودھ مین چھپ کر طیا

مضامین غیر

ساقی نامہ سال نو

خبردار بیہوش ساقی ذرا
اوبلتے ہیں مینوش ساقی ذرا
گھٹا آئی بجنے لگی اوبلتی
ہوئی بندش ہاؤ کی بولتی
یہ جاڑے کا موسم یہ گنج بہار
اوٹھا لا مئے آتشیں جلد یار
دکھائی سے تیری اوٹھتا ہے دم
فقط اک نظر کے ہیں مشتاق ہم
چلی باغ عالم میں کیسی ہوا
سنکنے لگی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا
پلا جلد بھر بھر کے پوکھی شراب
اچھوتی نرالی انوکھی شراب
وہ مے جس سے احباب کو چین ہو
مخالف جو ہو دال نے عین ہو
حواس ایسے دشمن کے ہوں باختہ
بنیں صاف الو کی دم فاختہ
پلا شربتِ دنگئی بھر کے جام
کہ ہیں جمع سر میں خیالات خام
زباں گونگے بہرے تلک کھولدیں
جو جھوٹے ہیں گھبرا کے حق بولدیں
عجب لطف کی نغمہ سنجی ہو آج
کہ چند یا مخالف کی گنجی ہو آج
ارے کب سے چپ چاپ بیٹھے ہیں یار
بڑا دن ہے آ مل کے گائیں ملار
یہ جشن اور خوشی قابلِ دید ہے
ارے عید ہے عید ہے عید ہے

ہوئے باغ پر نور ... بیلے چلے
کلکتہ و علیگڈہ سے ... چلے
حریفوں کی وقعت نظر سے گری
بجا جی کی شیخی ہوئی کرکری
وزارت نے بڑھائے ہوئے شان سے
اوج میں رہے گٹکری تان سے
ذرا دیکھ نوروز کی دھوم دھام
ہوا میکشی کے لئے اذن عام
بجے دیکھئے جام در دست ہے
غرض جو ہے وہ بے پئے مست ہے
ہماری خبر تجھکو ساقی نہیں
کہیں آنکھ تو تیری طاق نہیں
ملا تیور ذرا دیکھ ادھر
زمانے کی جی سب سمجھتے ہیں خبر
فرق دکھا ماضی و حال کا
جنم پترہ لکھ نئے سال کا
کہیں سب پہ لکھے پڑھے برہمن
مہاراجہ جی سے نہیں ست بچن
کریں یاد کچھ بد حواسی کو بھی
نہ بھولیں گے اس سن نواسی کبھی
عجب سال میمون یہ تھا واہ واہ
اجی بندہ پرور خدا کی پناہ
دکھایا جو قسمت نے دیکھا سبھے
گرانی کے ہاتھوں مرے ادھ جیئے
کسی ڈھب سے نکلا نہ ڈنڈی کا پھیر
کوئی رت ہو آٹا وہی بارہ سیر
عجب منحوس گھڑی تھی عجب نیک دن
نہ روٹی ملی پیٹ بھر ایک دن
نہ تھا ننگ دوزخ سے دم بھر قرار
ہوا زندگی میں عذاب النار

پھر اس سال کیا دن سبھوں کے پھرے
نہیں اب تلک تھے مرض میں گھرے
علالت یہ تھی طول پکڑے ہوئے
کہ لاکھوں تھے نزع میں جکڑے ہوئے
بخار اور کھانسی کا وہ زور شور
کیا شام سے صبح تک جسنے بھور
رہا پاؤں میں ہاتھ میں سر میں درد
بواسیر نے کر دیا رنگ زرد
جو اس سے بچا اسکو اسہال تھا
عجب حال پتلا کچھ اس سال تھا
باین رعب حکام عالی مقام
ہے ضرب المثل عدل میں جنکا نام
رہا شہر میں چوریوں کا بھی شور (زور)
سنا دن دہاڑے وہ جاتا ہے چور
پولیسمین بہم موج محیا کیے
ادھر چلتے یونہیں لوٹ کھایا کیے
تعصب مذاہب کا ایسا بڑھا
خدا رکھے تو نیزے پانی چڑھا
زبانی لڑائی نہ فیصل ہوئی
ہوئی اور بڑی سر پھٹول ہوئی
کمر ٹوٹ کر کھوپڑی پھٹ گئی
غرض دال جوتوں ہی میں بٹ گئی
ہتک جتنی ہونی تھی دونی ہوئی
عدالت چڑھے ہتاسہ تھونی ہوئی
بیاں کیا علیگڑھ کے کالج کا ہو
عجب کیا مرض اوسکو فالج کا ہو
سبب کیا طبائع میں آیا ہے پھیر
بس اب آدھا تیتر ہے آدھی بٹیر
فسادات سے ایسی ہل چل ہوئی

زبانی تو نوبت بہ ڈوئل ہوئی
خدا جانے قصہ یہ سچ ہے کہ جھوٹ
مچا رکھی ہے پیر نیچر نے چھوٹ
بھڑکتے ہیں چیلے نئی بات سے
گرو جی نہیں چوکتے گھات سے
اب اس فکر میں ہیں کہ لپ جھپ کریں
جو ہیں مال چاروں ہمیں ہپ کریں
فقط چوچو پوچو زبانی کریں
یہ ورثہ بھی اب خاندانی کریں
کہے لاکھ کوئی برا یا بھلا
گرو جی یہ فرماتے ہیں برملا
مکاں یونتو کہنے کو چندے کا ہے
مگر غور کیجے تو بندے کا ہے
کوئی منتظم اور ہو اسکا ٹھیک
منگائی ہے اس مدرسے لئے تو بھیک
ملا پیر نیچر کا مجکو خطاب
دیا ہند میں جسنے میرا جواب
مرے دم سے تہذیب کا ہے رواج
گلا گھونٹی مرغی میں کھاتا ہوں آج
دیا لال ٹوپی کو میں نے ہے فوق
کیا کوٹ پتلون کا میں نے شوق
مجھے دیکھکر نیچری سب ہوئے
نہ یوں اس سے پہلے مہذب ہوئے
بگڑ کر کریں لاکھ درگت مری
مگر نیچری سب ہیں امت مری
پھریں مجھسے پھر جائیں ڈہل مل یقین
رہیں گے نہ الا نہ الذین
پر اکثر جو اس رائے کے ہیں خلاف
وہ بتلاتے ہیں چینتی صاف صاف

پانچواں کانگریس

آنانکہ خاک رابنظر کیمیا کنند   آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند

غرض سلے بیٹھے ہیں خون کے دونوں گھونٹ
ابھی دیکھیے بیٹھے کس کل یہ اونٹ
غرض یہ تو گذرا ہوا حال ہے
خدا رکھے نوّے کا اب سال ہے
نیا سن نیا دن نئی سب بہار
قیافے سے ظاہر ہے ہونہار
کہوں صاف صاف اب کہ کیا تین پانچ
مثل کہتے ہیں سانچ کو کب ہے آنچ
یہ وہ سال ہے جسمیں دل ہو نہ شکست
رہے آدمی چاروں چولیں درست
رہیں چین سے مچھلیاں نہر میں
ہوا میں پرند آدمی شہر میں
دورنگی کا ادنی سا ہوگا یہ روپ
رہے چار دن چاندنی رفتہ دھوپ
بڑھیں بے تکے ایسے بنیوں کے پیٹ
کہ دھوتی میں ہو تھان بھر کی لپیٹ
مسلمان دولت لٹایا کریں
مہاجن سوا سے دکھایا کریں
بہت گرم رشوت کا بازار ہو
سدا جیتنے والوں کی ہار ہو
رہیں لکھنؤ والے سب ہیچ کار
معطل پڑے ہیں گھر میں بے روزگار
نہ اپنے تو کھایا کمایا کریں
شریف اپنے انڈے لڑایا کریں
پڑھیں لکھیں دھنیوں جلاہوں کے پوت
رئیسوں کے لڑکے کریں بات دوت
رہے شاہزادوں کو چانڈو کی لت
کبوتر بٹیر اور مرغوں کی دھت
ترقی کی جانب اگر ذوق ہو
تو بس کوٹ پتلون کا شوق ہو
وثیقہ مہاجن کے گھر پر گرو
گذارے کو پایا کریں سومیں دو
یہ تنخواہ پانے سے عالی ہو ظرف
نہ بھولے سے لکھ پڑھ سکیں ایک حرف
سہے یہ نہیں بس جہاں کی تہاں
شب و روز گردش کرے آسماں
خراب اور ذلیل اٹی والے رہیں
جو اچھے ہیں انکو برا سب کہیں
رہے لکھنؤ میں تھیٹر کی دھوم
اکھاڑا ہو اندر کا یہ قرمزی بوم
رہے طائفہ رنڈیوں کا بحال
کماتے دھماتے گئے سال مال
بہت ناکہ جی رہیں باغوں باغ
جلایا کریں دن کو گھی کے چراغ
کھلیں رنڈی بازوں کے قسمت کے بھاگ
لنگوٹے میں کھیلا کریں خوب پھاگ
حسینوں کو ہو اچھی صورت پہ ناز
بہت طالبوں کی ہو رسی دراز
یہ ہو رنڈی بازی کا بازار گرم
کہ کمروں کے چکر سے آئے نہ شرم
متر گشت ہو چوک کی ہر گھڑی
ہے اب رات تھوڑی کہانی بڑی
دعا پر کروں ساقی نامہ تمام
الٰہی رہے جب تلک صبح و شام
زمیں پر ہیں جب تک شجر اور حجر
درختوں میں جب تک رہیں برگ و بر
رہے جب تلک عزم و شان فرنگ
حسیں جبتلک ہیں بتانِ فرنگ
یہ ملکہ ہماری یہ عالی جناب
جسے قیصر ہند کا ہے خطاب

فزوں اوسکا اقبال ہو ہر برس
وہ تم تم جیئے اب سے لکھوں برس
اودھ پنچ اخبار جاری رہے
یونہیں آپکی مضموں نگاری رہے

مستم ظریف

مولانا آزاد کی پرانی روشنی کی نئی ڈکشنری

معنے	لفظ
اپنے شوہر کی ناحق شیدا اور فدائی۔ اپنے بچوں کی اناکھلائی اور دائی عفت کی دیوتا محبت کی تصویر مروت کی اوتار۔ انسانی باغ زندگی کی تازگی کے لیئے جان نواز اور مفرحت آثار ہوا سے بہار گھر کی رونق گھر کی زینت گھر کا بھرم۔ عزیزوں اور جملہ متوسلین کے لیئے ہمیشہ رواں ہمیشہ شاداب اور ہمیشہ لبریز چشمہ کرم عصمت کے سراپا عزت وحمیت گلستاں کی ہزار داستان بلبل یعنی قناعت۔ اسلاسیانہ صبر اور درویشانہ توکل کے صاف اور خوشرنگ بادۂ گلرنگ کے مینا کی قلقل۔ خالص اور بے لوث دینداری کا محفوظ گنجینہ۔ عصمت عفت اور مروت کا قومی خزینہ بالخلقت دوسروں کی وقف خدمت وچارہ سازی۔ بالطبع عزیزوں اور عزیزوں کے لیئے سرگرم جاں نوازی وہ غنچہ بہار جسے محبت خاص کے چلنے پر جسکی شگفتگی کا دارومدار ہے۔ وہ سرسبز اور باردار شجر جو اپنے سایۂ عنایت ومحبت کے جاگزینوں پر بغیر کسی قسم کی خصوصیت اور قید کے ہر فصل میں ایک رنگ سے رحمت بارہے۔ وہ سپاہی ہو کہ زندگی میں صبر وقناعت جسکی آبدار تلوار ہے۔ وہ منتظم جو ہی پیشبینی اور داشتہ آید بکار کے اصول پر جسکا ہر کاروبار ہے۔ زندگی کے ہر طوفان بلانشان اور مصیبت سامان میں مردوں کی طوفانی طبیعت کے لیئے لنگر کا کام دینے والی۔ اونکی ہر واقعی اور مصنوعی مصیبت اور رنج میں اظہار خواہش ہمدردی وچارہ جوئی میں لب تر ہونے کے قبل پاک محبت اور صاف ہمدردی کا دردفرسا اور غم تراش لبریز جام دینے والی۔ اپنے گھر کے چراغوں پر رات بھر اپنی صحت سے بے پروائی قطع نظر کرکے پروانہ وار نثار ہونیوالی۔ رونی اور ضدی لڑکوں کی پراثر اور پرشور دشر آواز کی فطرتی جگجوئی کے بجنے پر رات بھر میں دس دس بار بیدار ہونیوالی۔ وہ انسان اولاد کی تمنا جسکی سب سے بڑی حاجت ہے۔ بے اولادی جسکے لیئے سخت آفت اور قیامت ہے۔ وہ صحبت بانسیم عنبر شمیم جسکے چلنے سے متعصب دشمنوں کی	ہندوستانی بی بی

تنگ خیالی کا خیالی پردہ تار تار ہونیکے بعد ہندوستانی کے پردے رضواں ہے۔ وہ مسیح الزماں جسکے شفاخانۂ محبت وہمدردی کی معجون کا محتاج ہر پیر وجوان ہے۔ وہ قوی پیکل کان جسمیں ہزاروں لعل بے بہا نہاں رہتے ہیں۔ وہ عمان رحمت نشان جس کے اخلاقی خوبی اور نسوانی نیکی کے سیکڑوں چشمے ہر طغیان میں چٹان بنتے ہیں شوہروں کی جمعیت خاطر اور طمانیت کے نصائح کا خوبصورت اور مضبوط شیرازہ۔ اونکے چہرۂ خوشحالی کا خوشرنگ خوشبو اور حسن افزا غازہ۔ وہ نیک کار بندہ شوہر کی اطاعت جسکی بہت شرعی عبادت۔ وہ نیک سرشت انسان رحمدلی اور ہمدردی انسانی جسکی جبلی عادت۔ شوہر کی فرمانبرداری جسکے خیال میں پرستش میں شامل۔ جسکے نزدیک دیوتاؤں اور شوہروں میں صرف ایک ہلکا سا امتیازی پردہ حائل۔ ایک عالم کی مصیبت پر رونے کو فطرتی طور سے جسکا دل ہر وقت تیار رہے۔ وہ ستی والی جو متوالے شوہر تک پر صدقے قربان اور نثار رہے۔ ہزاروں شام غربت میں صبح امید کی جلوہ ریزی وفاشعار شوہروں کے لیئے ہر طرح کی پرلذت اور بدمزہ اونکے لیئے ایک قسم کی تلخی پرہیزی۔ سہر گھر کی باعث زینت وآبادی۔ سلطنت خانہ داری میں انسداد وضدی کی منادی غیر محسوس ونیپسندا ور پراثر دردمندانہ اور قربان پیرایہ اداؤں سے اکثر شریف النفس میاں کو دربردہ اپنا غلام بناتی ہے دلجوئی اور مزاج شناسی کو زیور دانتی ہے اوسکو شمع قبول تک پہنچکر اپنے ہر مطلب کا پیام سناتی ہے بدنفس اور بدعقل میاں تند دنکی اژدہانظر اور رفتار نکتہ چینیوں سے جسکا دل چور ہو اپنے میکے والوں کی خاطر جسکو ہر حال میں بدل منظور ہے۔ محل بے محل حمل کے حل کرنے سے غرور انگیز مسرت کی ادا دکھانیوالی۔ باوجود صحیح المزاج ہونے کے جلدی سے صاحب اولاد ہونے کے بیمضمون تناقض بیسیوں جاہلوں کی مشورہ اور صحت سوز دوائیں بیدھڑک کھانیوالی۔ میاں کی بدمزاجیوں کے کاکل پیچ وخم کے سلجھانیکا خوبصورت شانہ۔ پردان خانہ جان خانہ اہل خانہ۔ وہ قیدی نوازصیاد جسکے الفت کا مجنوں ہمکلامی اور شیریں کی قید و بند سے ہمیشہ آزاد رہے۔ وہ مجنون پیرو لیلیٰ جسکے پاگل خانہ کا دیوانہ آنمار سے بیزار اور اپنے پر فساد نفسانی خواہشوں سے ہمیشہ معروف جہاد رہے۔ وہ باغیرت جسکو اپنے شوہر کے گھر سے مرکر نکلنے پر ناز وہ نازنین جو مصنوعی ناز نخرے سے بری اور مجسم نیاز رہے۔ اپنے عزیزوں کی پیاری اپنے ماں باپ کی دلاری۔ دنیا گو میاں کے حق میں جنت الفردوس بنانے والی بہشتی ناری۔ لڑکپن کی تماشا جوانی کی مجسم اور بڑھاپے کی اثاثہ ہے۔ انسانی زندگی کی سہ پہر[1]

---

[1] بہت خوب۔ الحمد للہ

کا مطول سننے سے ۔ مرت کے خیال سے موت سے زیادہ ڈرنیوالا
خواب میں اوسکے تصور سے خیالی طور سے لڑنے جھگڑنے والی
وہ عجیب الخلقت عورت شاید نینی تال کی صحت بار آب و ہوا جسکو بہت
ضرر کرتی ہو۔ ایک پرانے بےمروت اور غلیظ جیلخانے میں جو آسایش
و عشرت کا لفظ سے ۔ ستر اور اسی برس کی عمر تک حسرت بشاش زندگی
بسر کرتا ہو۔ سن تمیز میں بھی قید خانے کی دھکر کی جسکو مطلق تمیز نہیں
بجز اسکے اپنے عزیزوں کے غیر مرد اگر عزیز مصر بھی ہو تو اوسکو عزیز
نہیں۔ باہر سے نوکروں نے کچھ نہ کچھ عناد کا رکھنا جسکا قدیم شعار ہے
ہر پہلو ہر رنگ اور ہر طرح سے جسکا دل اپنی برائی کا بدل طرفدار
ہے۔ مرد احباب کے ساتھ بے تکلف بہائیوں اور عزیزوں کی روح
ہوا کھانے کا ذکر سنکر جسکے ہوش اوڑتے ہیں محل سرا سے باہر
نکلنے نکلتے بیجا و غیر ضروری شرم سے جسکے پاؤں زمین میں دو دو گز
گڑ جاتے ہیں گورنمنٹ ہوس میں جانیکا نام سنکر فرط اضطراب سے
رنگ نہیں کیطرح پھڑکتی ہے۔ غیر مرد کی ہاتھ چھی کے تصور سے نوگرفتار
جنگلی دیا گھوڑی کی طرح بہت خوفناک انداز سے بھڑکتی ہے۔ سیاہی
اور جہالت کے جنگل کے مرغوں کو فرط نادانی سے اخلاقی فرخندہ فرجام دام کا
دانہ بنکر جسکو پھنسانا نہیں آتا۔ اپنی ولولہ داداؤں طبعی قوتوں اور خداداد
صفتوں کے حسن استعمال سے جسکو بیگانہ کو خویش اور دشمن کو دوست
بنانا نہیں آتا۔ باوجود قومی اخلاقی علالت اور مشہور بے سروسامانی
علاج کے بھی نوجوانوں کے حق میں بہت آسانی سے بھی ایک اندر
بننے پر سخت انکار۔ شوہر کے دلی ولا نیز ہمسفر دوست کے ڈرائنگ روم
میں کھڑے کھڑے ذرا سا ہاتھ ملانے کی بات سننے پر سیکڑے جانے کے
لئے قیامت خیز تکرار اور بے انتہا اصرار۔ وہ جاندار تکیہ جسپر آج
بڑے بڑے لوگوں کی آسایش امارت اور سخاوت کا تکیہ ہے۔ وہ
زندہ سلائی کی کل جسکے ذریعہ سے ہزاروں چاک در چاک گریبان اقبال
میں مضبوط بخیہ ہے۔ وہ وحشی غیر محرم مرد کی سریلی لیدار اور دلکش آواز
بھی جسپر چابک کیطرح پڑتی ہے۔ وہ نازک اندام موم کی گڑیا غیر مرد
کی نگاہ محبت و عنایت بھی جسکے بدن میں شل کانٹے کے گڑتی ہے
وہ چراغ محبت و شرافت جسکی نورانی ضیا سے بعض بدنصیب روشن خیال
حکیموں نے اپنی آسایش اور عافیت کے کاشانے کو دائمی طور سے
پرنور ہونے دینا محض بے سود جانا۔ وہ آبدار اور آبرو دار در شرافت
و عفت کہ جسکو مغربی تعلیم یافتہ ہندوستانیوں کے سرتاج نے اپنے
سلک ازدواجی میں بعزار تمنا و خواہش پرونا اپنے اور اپنے
افسردہ حال اور شتر بے مہار نوجوان قوم کی حق میں ہر طرح سے
محمود جانا۔

راقم ۔ آزاد

نئی گرہست کی تقویم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ بعد جسکو ڈوں کے ناظرین با تمکین پر واضح ہو کہ اصل خیر سے ستاروں
کی فلکیا تمام ہوئی۔ اور لارڈ مسن نوابی کے نام کا تمام ملک پر سکہ جاری ہوا۔ لہٰذا
انکے ترجمے لینا فرض تھا چنانچہ جو کچھ حالات تحریر ہوئے ہیں وہ اونکر لیس نہیں بلکہ
باقاعدہ اصول سے ٹھیک۔ مگر ہاں مطابق ہونا احکام کا۔ اسکا اگر سنیٹ بندہ نہیں
کر سکتا۔ آمدیم برسر مطلب ذرا متوجہ ہو کر سنہ حال کی رام کہانی سنیئے۔

آغاز و اختتام سال بروز چہارشنبہ جسکو عربی میں یوم الاربع انگریزی میں ونسڈے
ہندی میں بدھ کہتے ہیں ہوگا۔ اس سے مستنبط ہوتا ہے کہ بدھ (سمجھ) زیادہ ہو بدھیا کی
کثرت بے اندازہ بدھ مان (سمجھدار) چاتر کہلائیں۔ اولاد نہایت ہوشیار سمجھا
مڈل انٹرنس یا پاس شدہ پیدا ہو۔ جاڑا پڑے۔ گرمی ہو۔ برسات آئے پانی برسے

چند پیشین گوئیاں بقید ماہ

جنوری۔ بدھ کو غرہ جسکو سلخ ہو۔ مختلف قوموں میں باہم رنج ہو۔ بعض [illegible]
جنگ و جدل ہو۔ قرار واقعی پل چل۔ تعلقات دوستانہ میں کمی۔ یاربازی کی بیشی ہو
۱۲ کو آفتاب الدولہ برج دلو میں تشریف لائیں اولٹی گنگا بہائیں۔ نئی بگڑی ہوئی
بحر الفت میں غوطہ کھائیں۔ منہ کی کھائیں۔ آبرو پر پانی پھرے جان بوجھ کر ہر شخص
اندھے کنوئیں میں گرے۔ بڈھوں کا مرا کیا دل نوجوان رنڈیوں پر ڈانواڈول ہو
آدمی سے بغلول ہو۔ مکانان عالیشان مع خیمہ و چھولداری کے خانہ بدوش ہوں۔
اپنے پنیئے رسد رسانی کے خوف سے بیہوش ہوں۔

فروری۔ شنبہ کے دن یکم فروری ہو شاخ تمنا ہر امیدوار کی ہری ہو۔ تجارت میں
برتری ہو۔ ملک میں امن و امان ہو۔ دور سب قلیان ہو۔ ۱۹ کو تحویل برج حوت میں ہو۔
لڑائی باپ پوت میں ہو۔ زیادہ نفع تجارت سوت میں ہو۔

مارچ۔ شنبہ کو مارچ کی یکم ہو۔ مہر و محبت کا نام گم ہو یاری دوستوں کا شعار ہو۔
خود غرضی و خود مطلبی کی ہر طرف پکار ہو۔ بیسویں کو آفتاب جہانتاب برج حمل میں جلوہ افروز
ہو۔ چار دانگ عالم میں مسرت نوروز ہو۔ گھر گھر خوشی و فرحت ہو۔ جملہ اہل عالم کو بجے
شہرت ہو۔ رنڈیاں ناچیں گائیں۔ نوجوانوں کو اپنے نخرے غمزے پر لبھائیں۔ آدمی کا ٹھ کا
اُلو بنائیں۔ بڑا لمبا چوڑا مکر کا جال پھیلائیں۔ خوب جھنا جھن روپیہ کمائیں۔ انجام یہ کہ
منہ کی کھائیں پیٹ للائیں۔

اپریل۔ بروز شنبہ یکم اپریل ہو۔ اہل پولیس کو دلیل ہو۔ کپتانوں کے ہاتھ سے [illegible]
تھانہ داروں کی تکمیل ہو جو دو چار میل کا سفر ریل ہو۔ خوب [illegible] سے اپریل فول ہو [illegible] بزرگ
عقلمندوں کو خجالت حصول ہو۔ پانچویں کو بی شبراتی خانم اپنا جلوہ دکھائیں۔ لڑکوں کو
آتشبازی کے شوق میں پھلجھڑ بنائیں۔ ۲۱ کو تحویل برج ثور ہو۔ [illegible] ڈاڑھیوں کا [illegible]
نوچیاں دھما بنائیں۔ قلتبانوں کی توند بیچ جائیں۔ اکثر ادھیڑ نوجوان رنڈیاں گم

پڑجائیں۔ ناگہانی رو رو کر مرجائیں۔ چند عوارض کی کثرت۔ بخار و چیچک کی شدت ہو۔ ۱۲۔ دن رو دشنبہ کو شروع ماہ رمضان ہو۔ روزہ دار دنکو سخت خفقان ہو۔ درازی روز دیکھ دیکھ کر زہرہ آب ہو۔ پیاس کی شدت سے پیشاب ہو۔ اکثر مسلمانان ضعیف الاعتقاد روزہ ہضم کر جائیں۔ اندھیری کوٹھری میں بیٹھکر گرم گرم کھی ہوئی کچوڑی اڑائیں۔

ستمبر (؟) **مئی**۔ اکتیس دن کا مہینا ہو۔ راحت و آرام میں بسر کرنا ہو۔ تالاب جیسے سوکھ جائیں مونشی ایک ایک بوند پانی کو نہ پائیں۔ وکلا کی اسی مہینے میں چاندی اہل مقدمات کی بربادی ایک ڈبل مقدمہ کی مشتی جانبین کے اخراجات کی بیشی ہو۔ بڑا دھوم دھام سے کا دربار ہو۔ ہر مقدمہ کسیکی جیکن ودستار ہو۔ (براے قافیہ) ۲۲ کو تحویل برج جوزا ہو شوہر و زوجہ میں سلسلہ زد و جا ہو۔ ۲۱۔ کو عید ہو۔ خوشی و مسرت فرحت ہو۔

جون۔ بروز گرجا یعنی اتوار شروع ماہ جون ہو۔ بدخواہ اودھ پنچ مجنون ہو۔ اوس بھاری بھرکم مقدمہ کا اختتام ہو۔ جھگڑا اتمام ہو۔ ۲۳ کو آفتاب داخل برج سرطان ہو۔ مارے تپش کے ہر شخص پریشان ہو۔ اشیاء کی ارزانی ہو۔ روپیہ کی گرانی ہو۔

جولائی۔ ۳۱ دن کا پورا مہینا جولائی ہو۔ فرسے میں کنجڑا قصائی ہو۔ پیشہ وروں کی ترقی پر کمائی ہو۔ حشرات الارض کی فراوانی ہو۔ کھٹملوں کی کثرت سے سونے والوں کو پریشانی ہو۔ مچھر وںکا اژدحام ہو۔ نیند حرام ہو۔ ۲۳ کو تحویل برج اسد ہو۔ دیہاتی بیٹریگ حالت بد ہو۔ تماشبینوں کے ہاتھ سے ملتانوں کے جھکے جھونے میں جلے تنوں کے دل کے پھپھولے پھوٹیں۔ ۳ کو عید قرباں ہو۔ ضرورت سے زیادہ خوش ہر مسلماں ہو۔

اگست۔ جمعہ کے دن یکم اگست ہو۔ بدخواہان پنچ کو شکست ہو۔ ۱۰ کو عشرۂ ماتم برپا ہو ہر عزاخانے میں سامان مجلس حسین مظلوم مہیا ہو۔ بڑی شان و شوکت سے عشرہ ہو۔ از زمین تا فلک بلند صداے آہ و بکا ہو۔ ۲۰۔ کو عاشورا ہو۔ کہیں نہ کہیں جھگڑا بکھیڑا ہو۔ ۲۵ کو نیر اعظم کا برج سنبلہ میں ورود ہو۔ اطمینان خلق خدا سے مفقود ہو۔ گھروالے ایکم ٹکس کا زور ہو۔ ہر شخص زندہ درگور ہو۔

ستمبر۔ پیر کے دن یکم ستمبر ہو۔ پریشان بیر بیر ہو۔ پانی کی طغیانی ہو۔ بارش کی فراوانی ہو۔ ۲۴ کو تحویل برج میزان ہو۔ غلہ کا بھاؤ کسیقدر گراں ہو۔ زراعت کو نقصان پہونچنے کے عالم میں کبھی کیسان ہو۔ ارباب نشاط کی اس مہینے میں خرابی ہو۔ ناچ مجرا نہ ہونے سے بڑی بیتابی ہو۔ سہالک کی امید پر قرض لے لیکر خوب کھائیں۔ قرضخواہ نالش دیکر ڈگری کرائیں۔ بیل بد حیا۔ رتھ بہل اکا وغیرہ قرقی میں لیجائیں۔ (انشاء اللہ)

اکتوبر۔ اس مہینے میں زیادہ ناچ و تھیٹر ہو۔ رقص و سرود کی آواز بلند گھر گھر ہو۔ ۲۵۔ کو برج عقرب آفتاب الدولہ کے قدم سے مشرف ہو۔ نیش زنی ہر دوست کا شعار ہو۔ تیر حسد مخلص کے پار ہو۔ حاسد فی النار ہو۔

نومبر۔ ستارہ اس مہینے کے بد ہیں۔ بعضوں کو تکلیف بعضوں کو فرحت۔ مباحثات بیجا کی ترقی ہے۔ بغض و عناد کی زیادتی ہو۔ ۲۳۔ کو آفتاب الدولہ برج قوس میں دربار کریں۔ دھڑلے سے مضمون نگاری حضرت آر کریں۔

دسمبر۔ یہ نوہ کا آخری مہینا ہو۔ اہل مقدمات کو دشوار جینا ہو۔ ڈھیروں مقدمات بقایا میں رہجائیں۔ کوڑوں انہیر رکھے ہوے جمے ڈگری ڈسمس کر دیئے جائیں۔ ۲۲ کو تحویل برج جدی ہو۔ نیکی سے زیادہ بدی ہو۔ مستغیثوں کو خلفشار ہو۔ مقدمات کی بابت ہر ملزم کی حوالات اور چالاکیوں سے اکثر دنکو نفرت ہو۔ بنا ہوئیں مصالحت ہو۔ ۲۵ سے بڑے دن کی تعطیل ہو۔ عرف کے مقدمات کی سماعت میں اپیل ہو۔ نیچرستان علیگڑھ میں مغربی تہذیب کا تشہیر ہو اور ملک بھاند میں شریک بیرسٹر ہو۔ کوئی انکو کارڈ بیجر سے کوئی بند بندیا کا تماشا کرے۔ کسی کی بات چیت تراز رنگی شدہ اپنا جانے۔ اپنے میں مبدل ہوتے بچے سے ختم سال ہو اور دشمن اودھ پنچ ہار دنکو منہ سائے۔ مخالف اپنا منہ لٹکائے۔ واللہ علم بالحقیقت الحال کو ہوالاعتقاد الشنال۔

الراقم

پنڈت نجومی رمّال عیّار حضرت آر

ایک مرتبہ منگوایا دوسرے مرتبہ کی ہوس ہے

زردہ کی گولیاں وغیر اشیا سے لکھنؤ

میں نے کمال کوشش اور نہایت جانفشانی سے لکھنؤ اور بنارس کے نسخہ منتخب کر کے عمدہ طور سے زردہ کی گولیاں و قوام تیار کیا ہے علاوہ اسکے اور بھی چیزیں لکھنؤ کی مثلاً کارخانہ اصغر علی صاحب کے ہر قسم کے روغن و عطر کی مُہری شیشیاں و نیز جامدانی وغیرہ مفصلہ ذیل حضرات شائقین والا تمکین منگواتے ہیں اور اسی معاملہ کی وجہ سے امرائے نامدار و رؤسائے ذوی الاقتدار و نیز وزرا باو مہربانی فرمائش فرمائش نقدی روپیہ یا بذریعہ ویلیو پی ایبل سے روانہ ہوگی۔ ہاں فرمائش چکن وغیرہ میں البتہ بطور کمیشن کے فی روپیہ … خریداروں سے لیا جائیگا۔

۱۔ گولیاں مشکی نہایت عمدہ بر ورق نقرہ طلائی	فی تولہ	۸
۲۔ قوام درجہ اول مشکی نہایت لذیذ و بامزہ	فی روپیہ	۳ تولہ
۳۔ قوام خوشبودار نہایت نفیس و بامزہ	فی تولہ	۴
۴۔ تیل و عطر کی مُہری شیشیاں خاص کارخانہ اصغر علی	قیمت حسب مقدار عطر	
۵ مسّی خوشبودار نہایت عمدہ دانتوں کو سیاہ اور مضبوط کرنیوالی	۱ / تی تار	۶ / وغیرہ
۶۔ سرمہ محافظ نظر قابل استعمال سرمہ اسم باسمے		۶ / وغیرہ
۷۔ تھان چکن و کامدانی وغیرہ جملہ قسم کے۔		

المشتہر۔ کشن لال دوارکا پرشاد مالکان کارخانہ لکھنؤ محلہ مولوی گنج متصل مکان احمد حسین صاحب

اشتہار

ہمارے کارخانہ میں ہر قسم کا اسباب مثلاً جیبی گھڑیاں کلاک باجے کھلونے جو جاپانی وغیرہ سے جاتے ہیں یہ سب جیسیں ذریعہ دو شخصوں کے پاس مل سکتا ہے کیں جس سے سنات میں کہ کوئی ایک شخص بخوبی تجربہ نہیں کر سکتا ہے۔ پارچہ کا آری انگریزی ہوں ہیں۔ ایران کی کتابیں اور تمام چیزیں بہت جلد منگا کے بھیجی جاسکتی ہیں تفصیلی فہرست۔ ٹکٹ بھیجنے سے مل سکتی ہے۔ المشتہر حسین علی د

مضامین غیر

کمیونی کیٹڈ

سال نو

"بہبودی سے متعلق، اچھی چیزوں کی صرف
خواہش ہوتی۔ اور بربادی سے متعلق
اچھی چیزوں سے محبت کیجاتی ہے" لیکن

فلاح و بہبود کی وہ صورتیں جو ۱۹۰۴ء میں معلوم نہ تھیں شکر ہے کہ آج ۱۹۰۵ء میں علاوہ دریافت ہونے کے اون پر عملی کارروائی کا آغاز بھی ہو گیا خالق فطرت کے سامنے سربسجود ہونا چاہیے کہ ہندوستان کی وہ شام غم جو ۱۹۰۴ء میں کاٹے نہ کٹتی تھی آج وہ صبح مسرت سے متبدل ہے۔ کیا ہماری بقا جو ۱۹۰۴ء میں مشکوک تھی ہزار شکر ہے کہ اب ہمارے معزز ناظرین کو ۴ سال سے مسلسل یقینی معلوم ہوتی ہے۔ اگر انسانی نظر سے دیکھا جاوے تو چودہواں سال عالم شباب کی ابتدا ہے۔ کتنی خوش قسمتی اور خوش نصیبی کی بات ہے کہ کوئی منحوس نظر اور خیال ہمارے خطرے کا باعث نہیں ہو سکتا۔ پس ایسے اطمینان کے زمانہ میں ہمکو اور ہمارے معزز ناظرین کو اس اہم سفارت کے لئے کچھ کرنا چاہیے جو خدا اور فطرت کی طرف سے ہمارے سپرد ہوئی ہے۔ ہماری سفارت کی نوعیت وہ نہیں ہے جو عام طور پر دنیا کی شاہی سفارتوں کی نسبت خیال کیجاتی ہے۔ ہمارا پروگرام وہ نہیں ہے جو ارادہ کے بعد تیار ہوا ہو۔ ہماری سفارت کو حب الوطنی اور انسانی ہمدردی کی بڑی شاخوں سے تعلق ہے۔ اور ہمارے پروگرام میں اشاعت روشنضمیری اور صداقت شامل ہے۔ ہمارے فرائض میں اولیور کرامویل کیطرح جسنے اپنے مصور سے کہا تھا کہ "اگر میرے جسم کی ایک شکن اور چہرے کی کوئی جھری بھی باقی رہگئی تو میں تجھے ایک کوڑی اجرت نہ دونگا" اپنی سچی تصویر پیش کرنا ہے۔ ہم پالیٹکس اور سوسائٹی کے رموز اور نکات پر ہر ایک پارٹی سے داد لیتے اور اظہار مقاصد کے لحاظ سے ہم سب کے شکر گزار ہیں۔

۱۹۰۴ء کے واقعات کی وہ تمام تصویریں جنکے دونوں پہلو ہم دکھا چکے ہیں اونکا گروپ پھر پیش کرنا خوشگوار نہیں اسلئے ہم نا پائدار "پیٹریاٹک ایسوسی ایشن"، "پریشاں لن ٹرافورڈ کمیشن"، حیلہ آمیز الحاق کشمیر"، ابتدا گھ خوفناک "افیشیل سیکرٹس ایکٹ"، لارڈ ڈفرن کے حاکمانہ طرز سلطنت" اور دوسرے جلد پہونچانیوالے واقعات کو خدا حافظ کہتے اور دعا کرتے ہیں کہ انمیں جو منحوس ہو پھر کبھی نہ آئے۔

راقم
تہنیہ

سال نو

ڈیر پنچ - جوہار - ابتو یکم جنوری جان مع سنہ ۱۹۰۵ء تشریف کا ٹوکر الاتی میں لیس مابدولت کو بھی فرض ہوا کہ کچھ نہ کچھ بطور تحفہ پیش کریں لہٰذا اک ساقی نامہ جدت جات سے آپ کی خدمت میں پیشکش کرتا ہوں دیکھیے اگر مناسب ہو تو۔ ہوں۔

(دھوندا)

توکا گنگا قسم ہے ساقی — ہونٹوں پہ ہمارا دم ہے ساقی
کالی دیوی قسم ہے ساقی — دیری توری ستم ہے ساقی
ساقی تجکو جنیو سوگند — دروازہ نہ میکدہ کا کر بند
تجکو بھگوان کی قسم ہے — اپنے ایمان کی قسم ہے
ایشر کی قسم ہے تجکو ساقی — ایمان رہے نہ دل میں باقی
کنجی میں پلا شراب مجکو — دارو سے چھکا شتاب مجکو
ساقی ساقی ہماری سن لے — میخواروں کی انکساری سن لے
مفلس ہیں ٹکا نہیں ہے پلے — خالی خولی ہیں غم سے ڈھیلے
اپنے مطلب کی کر رہے ہیں — بیکار کی دھونس دھر رہے ہیں
غفلت میں پڑا ہے چیت ساقی — میخواروں سے کرلے ہیت[^1] ساقی
رت آئی بسنت پنچمی کی — سرسوں کھیتوں میں دیکھو پھولی
تو بھی بھٹی کو سجدے ساقی — صحبت یہ ہوئی ہے اتفاقی
شیشے میں پری اوتار کے لا — جلوہ بنت العنب کا دکھلا
اپنے بچوں کی خیر ساقی — دارو دے! دیکھو سیر ساقی
پی پی کے شراب گائیں ہولی — آئے بنت العنب کی ڈولی
نشہ پر ملے ابیر ساقی — میخوار کہیں کبیر ساقی
بھٹی پہ مچائیں رند ایک دند — ایسا تو پلا دے بادہ تند
آج اتنی پلا شراب ساقی — مطلق بھی رہے نہ ہوش باقی
مستی میں خدا سے لو لگائیں — دیں پنچ کو سب کے سب دعائیں
یارب قائم رہے اودھ پنچ — بلکہ دائم رہے اودھ پنچ
رہتی دنیا تلک رہے یہ — تا زندگی فلاسفہ رہے یہ
دشمن اسکے ہلاک ہو جائیں — جو اس سے جلیں وہ خاک ہو جائیں

تمت
دہیہ

[^1]: سلہ یعنی پیار

اقبال ہو اسکا روز افزوں — حالت دشمن کی ہو دگرگوں
دنیا میں ہو اوج ناز اسکا — یارب نہ کبھی ہو بال بیکا
یہ سال ہو پنچ کو مبارک — ابکی برجے کی بوسہا لگ
جھنڈا اسکا اڑے یہ آسمان پر — حاوی رہے پنچ اک جہاں پر
دشمن ناشاد و دوست ہوں شاد — پرچہ جاری یہ پریس آباد
زندہ رہیں تا ابد اڈیٹر — سایہ رہے پنجتن کا سر پر
یارب زندہ رہیں خریدار — دیکھیں پرچہ کا روز دیدار
یارب نامہ نگار زندہ — باعزت و باوفا رزندہ

سرکار کی آگے بات بالا
منہ اسکے مخالفوں کا کالا

راقم
س - ت - ح قابل از لکھنو

خمسہ

جزاک اللہ کیا بے غیرتی ولبیں سائی ہے — نرالی وضع کو چھوڑا نئی صورت بنائی ہے
مسلمانوں کو بہکایا انوکھی کبریائی ہے — لب خان بخشش کی انہیں لیتے جان کی
مریض عشق مرتا ہے مسیحا کی دہائی ہے

عروس نیچریت دل حسینوں کے لبھاتی ہے — شب یلدائے فرقت میں غضب بن بن کے آتی ہے
پرانے باغباں کی محنتوں کا پھل یہ پاتی ہے — چنبیلی زرد ہو سوا ایک جھونکے میں کھلاتی ہے
ہتیلی پر بہار باغ نے سرسوں جمائی ہے

مرے مذہب کے سب اخبار والے ہو گئے دشمن — مذمت کی خزاں نے نیچریت کا مٹایا گلشن
سیہ خانہ نظر آنے لگا ہر وادی ایمن — شب تاریک فرقت میں کری کون اپنا گھر روشن
چراغ اندھا ہے چربی شمع کی آنکھوں میں چھائی ہے

بھرا ہے کاسہ سر کا کبر و ضلالت ہے — بتائیے تو محاصل کیا ہوا تبدیل ملت ہے
ضعیفی میں بھی باز آتا نہیں اپنی حماقت ہے — خدا کے سامنے گردن جھکانا کیا ندامت ہے
بتوں کو کرکے سجدہ برہمن نے منہ کی کھائی ہے

خدا کے فضل سے میں کم نہیں تلوون میں آنوسے — نہ ڈرتا ہوں شریفوں سے نہ دبتا ہوں زمانوں سے
زمیں پر بچ نہیں سکتا کوئی بندی کی خانوں سے — ہلاتا ہوں فلک کو بعد مردی کی نالوں سے
لحد میں پاؤں پھیلا کر زمیں سر پر اوٹھائی ہے

راقم
قابل

اودھ کی بیگم
(بقیہ)

اسطرح سوچتا سوچتا امر سنگھ حافظ کی بیوی کی کوٹھری سے باہر آکر چھتر سنگھ کو تلاش کرنے لگا - فوج کے بہت لوگ کھانے کے گھر کا اسباب لوٹ رہے تھے مگر چھتر سنگھ ابھی نہیں - اسے گانجا پینے کی عادت ہوگئی تھی اسلیئے وہ حافظ کے محل سے دور سب سے الگ بیٹھکر کچھ دیر دم لگانے کا لطف حاصل کر رہا تھا -

امر سنگھ نے اوسکے پاس آکر پیچھے سے اوسکے کاندھے پر ہاتھ رکھدیئے - یہ نشہ میں چور تھا چونک اوٹھا - دیکھا تو امر سنگھ اوسکے کاندھے پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا - چھتر سنگھ امر سنگھ کو جان سے زیادہ عزیز رکھتا تھا اور اوسے چھوٹا بھائی کہتا تھا - جھٹ گانجے کی کلی کو جھولے میں ڈالکر امر سنگھ کے گلے میں ہاتھ ڈالدیئے اور گانے لگا -

جسنے نہ پی گانجے کی کلی - وہ لڑکے سے لڑکی بھلی -
پوتے جیئے نہیں گانجے کا مجا - ایک ہی دم میں لوگ ہو گئے جا -

امر سنگھ نے کہا کہ بھائیصاحب ہم آپ سے ایک بات کہا چاہتے ہیں مگر جب تم ایشر کو حاضر و ناظر جانکر کسی سے نہ کہنے کی قسم کھاؤ"

چھتر سنگھ - بھائی اب کیا ہمکو دوبارہ قول کرنا پڑیگا؟ تمنے ہماری جان ایکدفعہ بچائی ہے - وہی ہم تمھارے لیئے لگانے کو ملتیار ہیں -

امر سنگھ - بھائی آپ نے حافظ رحمت خاں کی بیوی اور لڑکی کو دیکھا ہے؟ خوشی ہے ادپر آفت ٹوٹی ہے - لفٹننٹ طامسن اور ہیکول وہیں ٹھہرے ہیں -

چھتر سنگھ - ڈیڑھ پہر کے بعد گانجا ملا ہے اب دیکھنا بھالنا ہو سکتا ہے - تو بڑے مزے کا آدمی ہے بھلا ہم وہاں کیوں گئے تھے؟

امر سنگھ - بھائی حافظ کی لڑکی عورت نہیں ہے دیبی ہے اوسکا منہ پاک جلال سے روشن ہے ضرور اوسکا چال چلن اور دل نہایت پاک ہے -

چھتر سنگھ - نواب کی بیٹی نواب کی بیوی دو وقت گرم پانی سے نہاتی ہیں اسی لیئے پاک ہیں نا؟

امر سنگھ - بھائی حافظ کی بیوی کو دیکھکر ہمارے دل میں اوسے ماں کہنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے - اوسکا دل دیا اور دھرم سے بھرا ہوا ہے -

چھتر سنگھ - نواب کی بیوی ہے بہت روپیہ جمع کیا ہے اس سے کیوں نہ سب پر دیا کرے -

امر سنگھ - دادا! حافظ کی لڑکی حقیقت میں حور نژاد ہے - اسکو دیکھتے ہی ہمارے جی میں یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ وہ ہماری چھوٹی بہن ہے ایسی لڑکی کو کیا ہم شہوت پرست دیو سیرت شجاع الدولہ کو سونپ دیں؟ کیا اسکی حفاظت کی کوئی تدبیر نہیں ہے؟

چھتر سنگھ - بھائی ایسی بات کو منہ پر بھی نہ لانا چاہیئے ورنہ ابھی تیرا سر کاٹا جائیگا - پہلے ہی تو بہت بدنام ہے عرفان علی اور

سبحان علی نے نواب سے کہدیا ہے کہ تونے رشوت لیکر سیکڑوں ان
روہیلہ عورتوں کو چھوڑ دیا ہے نواب تجھے جانتا نہیں ہے اسی سے خیر
ہوگئی مگر نواب نے جنرل چمپین کو تمہاری برخاستگی کا حکم دیدیا ہے۔
تم نہال سنگھ کے بیٹے ہو اور اپنی بہادری سے صوبہ داری کے مستحق ہو۔
امر سنگھ - بھائی ہمکو صوبہ داری کی ضرورت نہیں ہے - ہمارا نام کٹ جائیگا
تو ہم بھی چلے جائینگے - تمکو ہمارا ایک کام کرنا ہوگا -
اسوقت چھتر سنگھ نے حقے کا ایک اور دم لگایا اور کہا " بھائی وہ کام
کیا ہے؟ تمہارے ایک نہیں پانچ کام کر سکتے ہیں - یہ جان تمہارے لیئے
ہے مرنے پر ہمارے پاس جو دو چار روپیہ ہونگے تجھے سب دیدینگے -
تیرے سوا اور ہمارا کون ہے؟ یہ کہکر گانے کے سر میں کہنے لگا -

ہمارا کیا ہے اسے تیر بھونا -
سکا نچا اور بھائی امر بنا -

امر سنگھ - واہ واہ ہم حافظ کی بیوی اور لڑکی سے باتیں کرنا چاہتے ہیں
مگر ہم اونکی بولی نہیں جانتے - اسی سے وہ ہماری باتیں نہیں سمجھ سکتیں -
اس سے ہم جو کچھ کہیں تم اونکو سمجھاتے جانا اور جو کچھ وہ کہیں ہمکو سمجھا دینا -
چھتر سنگھ - تم اونسے کیا کہنا چاہتے ہو؟

(تھوڑی دیر سوچکر)

امر سنگھ - یہاں اونکے بھگا دینے کی کوئی صورت نہیں ہے مگر
نواب کے پاس فیض آباد پہونچنے پر تدبیر ہو سکتی ہے تم کو اسی بارہ میں
اونسے مشورہ کر لینا چاہیئے -
چھتر سنگھ - بھائی تم نادان نہیں ہو - یہ بڑا سخت کام ہے اسمیں ہاتھ ڈالنے
سے جان جاتی ہے - چپ کر جاؤ - ناممکن کام میں ہاتھ نہ ڈالنا چاہیئے -
امر سنگھ - بھائی ہم جان کھو کر بھی اونکی حفاظت کرینگے - جسطرح اونکا دھرم
بچے وہی کرینگے - اگر شجاع الدولہ اونکی عزت لینے کا قصد کریگا - ضرور اوسکی
جان لیکر چھوڑینگے -
چھتر سنگھ - تو نرا پاگل ہے - دھرم دھرم بکتا ہے - یہ دونوں عورتیں
فیض آباد جاتے ہی نواب کی بیگم ہو جائینگی - ماں بیٹی دونوں سے نکاح کر لیا جائیگا
بوڑھیا خورد محل میں داخل ہوگی - اور اس لڑکی سے کچھ دن عیش کرکے اسے
بھی خورد محل میں بھیجدیا جائیگا -
امر سنگھ - واہ واہ سب مسلمان ایک ہی قسم کے نہیں ہوتے تمکو تو مسلمان
کا نام سنتے ہی نفرت ہوتی ہے - ہمنے تحقیق کر لیا ہے کہ ان دونوں عورتوں
نے یہ عہد کر لیا ہے کہ اگر نواب اونکی عزت بگاڑے گا تو یہ خودکشی کرلینگی -

چھتر سنگھ - بیشک وہ ایسا ہی کرینگی - اونمیں جو یہاں تھیں روہیلہ
عورتیں گرفتار ہو کر آئی تھیں اونمیں سے دس نے خودکشی کرلی تھی اور بیس
تین عورتیں سیلول صاحب کے گھر گئی تھیں وہ بھی خودکشی ہی کرکے مرگئیں
امر سنگھ - کہیئے اب آپ ہمارا یہ کام کرنا پسند کرتے ہیں یا نہیں؟
چھتر سنگھ - بھید چھپا رہے تو کوئی ڈر نہیں ہے مگر عرفان علی اور
سبحان علی کو خبر ہو گئی تو ستیاناس ہو جائیگا - یہ صوبہ داری پانے کے
لیئے دوسروں کو بدنام کرنے پر کمر باندھے ہوئے ہیں - لڑنے کی تو طاقت
نہیں ہے کہ بہادری کرکے صوبہ داری حاصل کریں فقط لوگوں کو بدنام
کرکے جنرل صاحب کو خوش کرنا چاہتے ہیں -
امر سنگھ - بھید چھپا رہنے کی ایک تدبیر ہے - نواب نے اونکو
پالکی میں لانے کا حکم دیا ہے - تمکو اور ہمکو اونکی پالکی کے ساتھ رہنا چاہیئے
جب کہار پالکی کو رکھکر دم لینے کو جہاں تہاں ٹھہرینگے تب ہمکو باتیں کرنیکا
موقع ملسکیگا -
چھتر سنگھ - یہ دیکھیئے پیش بندی ہو گئی - نادر علی چار پالکیاں لیئے
آتا ہے -
اسوقت نادر علی چار پالکی اور بیس بیس کہاروں کو لیکر پہونچا - نواب
کا حکم تھا کہ حافظ کی بیوی اور لڑکی کی کوئی بیعزتی نہ کرے ورنہ اوسکا سر
کاٹا جاویگا - کل فوج کو تاکیدی حکم تھا کہ اونکو نہایت پردہ سے پالکی
میں لایا جاوے - اسکا ایک خاص سبب یہ تھا کہ شجاع الدولہ کی ماں سید النساء بیگم
دہلی کے معزز امیر سید دوست علیخاں کی بیٹی تھی اور اوسی سعادت علی کے کنبے
میں حافظ کے ایک لڑکے کی شادی ہوئی تھی - اس قسم کی ایک چھوٹی سی قرابت
اودھ کے وزیر کی کسی روہیلہ عورت سے تھی -
نادر علی کے پالکی لانے پر حافظ کی لڑکی کو دیکھکر لفٹنٹ طامسن نے کہا -
" یہ لڑکی رونی ہے - کیا خوبصورت لڑکی ہے - کیا اچھا ہو نواب اسے ہمکو دیدے "
یہ کہکر پاجی طامسن حافظ کی لڑکی کا بدن چھونے کو بڑھا اور حافظ کی بیوی نے
ہاتھ کی تلوار اوٹھائی - یہ دیکھتے ہی سپاہیوں نے اسے پیچھے سے پکڑ لیا اور کہا -
" ارے یہ کیا کرتے ہو ارے کیا کرتے ہو؟ نواب ہمکو قتل کریگا نواب نے
اونکو چھونے کو منع کیا ہے "
اسکے بعد نادر علی نے حافظ کی بیوی اور لڑکی اور چار پانچ اور عورتونکو
پالکی میں سوار کرایا اور حافظ کی بیوی اپنی لڑکی کے ساتھ پالکی میں سوار ہوئی -
بہت فوج پالکی سے آگے آگے چلی - صرف امر سنگھ اور چھتر سنگھ کو پالکی سے
پیچھے پیچھے چلتے دیکھکر لفٹنٹ طامسن نے انھیں پہرے دار مقرر کر دیا -
اور امر سنگھ بھی چاہتا بھی تھا + (باقی آئندہ)

راقم - ہندی

سلہ متعصب انگریزی مورخ کہتے ہیں کہ روہیلکھنڈ کے فتح کرنے کے بعد روہیلہ عورتوں پر کوئی ظلم نہیں کیا گیا
حافظ رحمت خاں کی بیوی اور لڑکی کو پکڑ کر لیجانا کیا ظلم نہیں ہے؟ اور کیا یہ سچ ہے کہ کسی
روہیلہ عورتونکو پکڑ کر ننگا نواب کے سامنے لیجایا گیا؟

مہذب چیٹر

اظہار عشق

"ارے کوئی آتا ہے"

"پاپا"

"یہ کون ہے"

عیب پوش چادر

"لاحول ولا کتا نکلا"

پنچ مِل خدا - خدا مِل پنچ

لکھنؤ پنجشنبہ - ۹ - جنوری ۱۸۹۰ء

مضامین عبیر

(بقیہ) سوانح عمری مولانا آزاد

نواں حصہ

(اودھ پنچ نمبر ۴۲ مطبوعہ ۱۷ اکتوبر ۱۸۸۹ء میں جو حصہ شائع ہوا ہے اوسکا نصف اوّل ہے۔ غلطی کاتب سے اپنی جگہ پر درج نہ ہوسکا۔ خیر اب سہی گو عید پیچھے ٹرہی کیوں نہ ہو۔)

حکام ہندوستانی کے عمدہ اور بیجا بغرانہ استعمال سے ہمکو ایک طرح کی غیر مستقل مرفّہ الحالی ہوگئی تھی۔ اسمیں جبکہ فرق آیا اور جائز اور ناجائز ضرورتوں اور پُر آفت عادتوں نے جبکہ درست رکھا اپنے شکنجہ میں لیا اوسوقت فرط اضطراب و ناامیدی کے عالم میں ہمارا خیال تردد مالا مال قلابازی کھاکر پیری و مریدی کے زر ریز اور زرخیز دریا کے کنارے جا پڑا اور ہماری اُمید کی تیر تاب کشتی ناکامی اور مایوسی کے گرداب سے کسیقدر اُبھری۔ اس خیالی لطفۂ حرام کے بلا قصد و خواہش غیر فطری طور سے دل کے رحم میں جمجانے اور بلا تردد قبۂ دماغ میں مداخلت بیجا کرکے گھس آنے کو ہمنے نیک فال تصور کیا اور اس ترکیب زرکشی کی تفصیلات کو سوچنے لگے۔ آنکھ کا بند کرنا اور معلومات کے دروازوں کا کھلنا تھا کہ ہمنے اپنے ہم مذہب اور ہم مذاق ہادیان طریقت و اعظان ملّت کو مغربی اور جنوبی بنگالے کی روپہلی سنہری اور لب ریز جھیلوں میں سرخ رو سرخاب ہدایت کی طرح ادھر ادھر بڑی خوشحالی اور طائرانہ آزادی سے چرتے چگتے پھرتے تیرتے دیکھا اور اونکی غیر معمولی مجرب اور چمکی ہوئی حالت دیکھکر ہمارے منہ میں پانی بھر آیا۔ ہماری خواہش زور سے اسطرف مصروف ہوئی کہ ہم باوجودیکہ غیر مقلد ہونے کے اس آسان اور منفعت نشان اور عاقبت محمود اور حلوا سے بے دود طریقۂ زرکشی میں اونکی پوری پوری تقلید کریں۔ ہم میں بارے کون سا پر سرخاب لگا تھا کہ تبدیل حالت میں کسی قسم کا عذر او تامل ہوتا۔ ضرورت کے مطابق اور زمانے کی مناسبت سے ہر انسان کی حالت کا بدلنا ایک ایسا ضروری امر ہے کہ جس سے ہر تجربہ کار شخص واقف ہے۔ اس کار خیر کے لیئے سیکڑوں طرح کے سامان ہزاروں قسم کے تجربے اور لاکھوں بیش اور نادر معلومات کے گنجینے آگے سے ہمارے پاس موجود تھے اور اس کام کو ایک دوسرے فرخندہ فرجام پیرائے میں ہمنے ابتدا سے [illegible] تھا تو [illegible] چنداں لذیذ اور شیریں نہیں ہوا تھا۔ ہمنے اپنے قصد کو [illegible] ایک اپنے پیری مریدی طور [illegible] سے اوسکا سامان درست کرنا شروع کیا۔ سب سے

پہلے ہمنے اپنی ریش کو پوری بے انتظامی اور غیر مسلسل انداز سے حرامزادی کی رتی کی طرح بڑہنے کی اجازت دے دی اور اسپر ہاسے خاص شرعالی رنگ کی پالش کی۔ سر کو بڑی شدت اور اہتمام سے ایسا گھٹوایا کہ اوس [illegible] اکثر بزرگوار دن کو سمندر کی بڑی کوڑی کا دہوکا ہوا۔ اوسکی نورانی حباب پر شکل سے نگاہ جمتی تھی۔ مونچھ گویا بالکل صفاچٹ کردی بہت غور سے دیکھنے سے ایک غیر محسوس خوشنما باریک خط سرخ اوپر کے لب پر معلوم ہوتا تھا۔ لمبی لمبی آستینوں کے بہت گھیردار گھنڈی دار کرتے اور مردنگی نما چست شرعی گھٹنے بھی بنوا ڈالے۔ کشیدے کی پرانی دھرانی پگڑی کینچے کی مکین ناسدانی چھینٹ کا دوگزا رومال اور دلّی وال نا گورا بھی خرید لیا۔ فقہ و حدیث کی ضروری اُردو کتابیں بھی جسطرح ممکن ہوا فراہم کرلیں۔ اپنے کتب خانۂ دینی کی عظمت کے بڑھانے اور اوس سے غریب مسلمانوں اور جاہل واعظوں کو دبانے اور ڈرانے کی نیت سے ڈیلی انگریزی اخبارات (انگلشمین ڈیلی نیوز اسٹیٹسمین وغیرہ) کے جتنے فایل میسر آسکے اونکی نہایت نفیس ہندوستانی دینی کتاب نما موٹی موٹی جلدیں بنوالیں اور ان تمام اصلی اور مصنوعی کتابوں کے لیئے بیش قیمت کھاردے کے جزدان بنائے تاکہ وہ ہمارے اور ہماری کتابوں کے عیوب کو چھپائیں اور معرکۂ علم پروری میں کام آئیں۔ دو تین ایسے نوجوان طالب العلموں کا بند و بست بھی کرلیا کہ جنمیں عقیدت مندی اور استعمال زیر پر مرید بننے کا مادہ تھا اور جنسے اسمید کیجاتی تھی کہ چند دنوں کی تربیت سے ہمارے کام میں پوری مدد دیسکیں گے اور آیندہ ہمارے قوت بازو بنیں گے۔ انکے منتخب کرنے میں بعض مصالح سے علاوہ اون صفتوں کے حسن صورت کی بھی کسیقدر رعایت کی گئی تھی۔

قلیل ہی عرصے میں اس سفر نصرت اثر کے سارے ساز و سامان سے درست ہوکر ہم اپنے کمسن خوش رو اور خوش اطوار چیلوں کے ساتھ پورب کی ریل میں بنگالے اوس مشہور شکارگاہ کی طرف روانہ ہوئے ریل پر سفر کرتے ہوئے خیریت اور آرام سے مقام گوالندمیں صبح کو نماز فجر کے وقت پہونچے اور وہاں ایک بڑی سی پنسوئی کرایہ کرکے ضلع نصیر آباد کے بعض زرخیز مشہور پیر پرست دیہاتوں کی طرف روانہ ہوگئے کشتی کا سفر مشرقی بنگالے میں واقعی نہایت پُر لطف اور صحت پرور ہے دو روز کے سفر کے بعد ہملوگوں کی کشتی موضع جعفر پور کے قریب پہونچی اور جب کہ وہ موضع قریب ایک میل کے رہا اوسوقت حسب الہدایت کشتی کے اندر کی صدر کی جانب ایک نیلگوں سوزنی بچھادی گئی اور اوسپر ایک بڑا سا گاؤ تکیہ رکھا گیا جسپر ورا سست اوس تکیئے کے کتابوں کو اوس انداز سے [illegible] کشتی کی چھت تک [illegible] تنگی۔ سامنے ایک اگالدان پان دان ناسدانی اور ایک قلمدان قرینے سے رکھا گیا۔ بعد اسکے ہم اپنے ساز و یراق سے درست ہوکر

اور اپنی ... پگڑی سر پر رکھکر تکیے سے لگ کر دو زانو ہو بیٹھے اور
ایک بڑی ہی قلمی حمائل شریف کھول کر سامنے رکھ لی۔ ہمارے شاگرد
مسند فرش پر لٹا رہے تھے۔ مشائخ بیٹھے انہیں کے گھاٹ پر لگتے تک یہ
سب سامان درست ہو لیا تھا۔

ہماری آمد کی خبر ان اطراف میں پہلے سے مشہور تھی اور
ہماری بہت احباب کے خطوط کے ذریعہ سے وہاں کے اہل اسلام
نے اچھی رائے قائم کی تھی۔ اوس موضع میں حنفی لوگوں کی تعداد کم تھی اور
زیادہ حصہ لوگ عامل بالحدیث اور سوم پر شیخ پیدا تھے کشتی کا لنگر تھا
کہ اوس بستی کے چند ممتاز شخص کہ جنکو واعظوں اور عالموں سے ملنے
کا تجربہ تھا ہماری کشتی پر آئے اور نہایت گرمجوشی سے السلام علیکم کہہ کر
بڑی ہمدردی اور سچے اسلامی تپاک سے ہم سے ملے۔ معمولی مزاج پرسی
وغیرہ کے بعد اون سیدھے اور اعتقاد والے حضرات نے ہمارے
وہاں جانے کی نسبت اپنی نہایت درجے کی مسرت ظاہر کی اور بستی کی
مسجد میں جمعہ کے روز وعظ کی دعوت کی۔ ہم نے نہایت خندہ پیشانی
اور شکرگزاری کے ساتھ اس دعوت سراپا رحمت کو قبول کیا اور
اپنی بڑی خواہش اور کوشش مسلمانوں کی ہدایت کی نسبت تصنع لفظوں
میں ظاہر کی۔ جب تک وہ لوگ کشتی پر بیٹھے رہے ہمارے [illegible]
کی طرف اونکی نگاہیں مضطربانہ جاتی اور حسن عقیدت کے گہرے رنگ
میں ڈوب کر واپس آتی تھیں ہم اس کامیابی پر دل ہی دل میں باری تعالیٰ
کا شکر ادا کرتے جاتے تھے خلاصہ یہ کہ قبل رخصت ہونے کے
اون لوگوں پر ہماری عظمت کا بہت بڑا پرتو پڑ چکا تھا اور اونھوں نے
اوسکو دیکھ لیا تھا کہ اس ٹھاٹ سے کوئی واعظ اودھر نہیں گیا تھا جبکہ
اون صاحبوں نے ہمارا نام پوچھا تو ہم نے ابتدا میں حاجی حافظ قاری
کا لفظ لگا کر اون سے نام کہا۔ مولنا تو وہ جانتے ہی تھے۔ اونکا کشتی
سے اوترنا تھا کہ ایک شب و روز میں ہمارے خیر مقدم کا غل تمام
اطراف و اکناف میں مچ گیا اور ہماری تعریف آتش صحرائی کی طرح
بستی بستی پھیل گئی۔ دوسرے روز سے پھر تو ہدایت کے پیاسوں کا
تار بندھ گیا اور جوق جوق مسلمانوں کاشتکار اور تعلقدار اور اہل پیشہ
ہماری کشتی پر مختلف قسم کے جاندار اور بیجان نذریں لے لے کر ہجوم
لانے لگے۔ ہر شخص کی عقیدت کا جوش ایک دوسرے سے زیادہ
معلوم ہوتا تھا۔ تمام دن کشتی پر ایک خاصے متوسط درجے کے دربار کی
کیفیت رہتی تھی اور نذرانے کی چیزوں کے لینے اونکے حفاظت
سے رکھنے اور ہر ایک آدمی کا شکریہ ادا کرنے کی فرصت نہیں ملتی تھی
ہر دم مصافحے کی دھوم تھی دو گھنٹے میں سیکڑوں آدمیوں سے ہاتھ
ملانا پڑتا تھا۔ مختلف مسئلوں سے سوالات ہوتے تھے اور بیسیوں
شکوک مسئلوں کے متعلق ہم پر پیش کیے جاتے تھے۔ پہلے یہاں ان لوگوں کی
زبان سمجھنے میں ہمکو کسی قدر دقت ہوئی مگر پھر قلیل ہی عرصے میں ہم اونکے
لہجے اور محاورات و لغات سے بخوبی واقف ہو گئے اور کبھی کبھی حسب
ضرورت ہمارے شاگردوں میں سے بعض صاحب مترجمین کا کام
بھی کرتے تھے۔ چار روز کے اندر اسقدر کثرت تحائف اور نذر کی چیزوں کی
کی ہوئی کہ اونکو برباد نہ ہونے دینے کی معقول تدبیر سوچنی پڑی کیونکہ ایسی
نفیس اور مفید چیزوں کو برباد ہونے دینا عقل کے بالکل خلاف تھا۔
پہلے سے یہ امر بھی دریافت کر لیا تھا کہ اوس بستی میں یا اوسکے آس پاس
کوئی مخالف فرقے کا واعظ یا مولوی تو نہیں ہے اور ایسکے دریافت
ہونے سے کہ اوسوقت مطلع بالکل صاف تھا ہم کسیقدر دل میں خوش ہوئے
کیونکہ اوس میدان ہدایت میں کسی حریف کے آ جانے سے مقابلے
کے واسطے طیار رہ جانا ضرور تھا۔

جمعہ کے روز ۸ بجے صبح سے اطراف و اکناف سے اوس بستی میں
لوگوں کا ہجوم ہونے لگا اور دس بجتے بجتے سیکڑوں کشتیوں کا میلا دریا
میں لگ گیا۔ سادے اور سیدھے مسلمان لباس صاف پہن پہن کر
مسجد کی طرف جا رہے تھے اور نور ایمان اونکے چہروں سے عیاں
تھا۔ ہم نے دس گیارہ بجے حجامت اور غسل وغیرہ سے فراغت
حاصل کر کے کپڑے بدلے اور وعظ کے مضامین کے نوٹ کو غور سے
ایک بار مطالعہ کیا کیونکہ قبل اسکے ایک خاص رنگ میں اس خاص
طریقے سے وعظ کرنے کا تجربہ نہیں تھا مگر چونکہ بڑے بڑے واعظوں کا
وعظ بارہا سنا تھا اور گوش زدہ اثر سے وارد کے اصول پر اوسنے فائدہ
بھی اوٹھایا تھا اسلیے مضامین وعظ کے خیال میں لانے اور سمیٹنے میں
زیادہ دقت نہیں ہوئی۔ نماز کے وقت کے کسی قدر قبل چند دیندار
مسلمان ہماری پیشوائی کے لیے کشتی پر آئے اور ہم یہاں سے اپنے
چیلوں اور معتقدوں کو ساتھ لیکر خراماں خراماں حرارت مذہبی کے
جوش میں نیم رقصاں جانب مسجد روانہ ہوئے۔ ہمارا منہ پان سے شکار
مارے ہوئے شیر کی طرح سرخ تھا۔ اس ٹانک کو قوت اور تازگی مزاج
کے خیال سے ہم نے کسی قدر زیادہ استعمال کیا تھا۔ لب سے دو دو انچ
نیچے تک پان کا سرخ غلیظ عرق بھرا تھا جسکے پونچھنے کی بار بار ہمکو
ضرورت ہوتی تھی۔ خلاصہ یہ کہ ایک مختصر براتیوں کی جماعت کے
ساتھ ہم بڑی دیندارانہ شان و شوکت سے مسجد میں داخل ہوئے
اور نماز اور خطبہ ایک ایسی خاص قسم کی قرارت سے ہم نے پڑھا کہ جس کا
عام اثر بہت دلربا اور دلچسپ تھا۔ یہ قرارت کسی خاص اصول
و قواعد قرارت سے وابستہ ہونے کے سبب تکلفات بیجا سے
بالکلیہ بری تھی۔ ہر لفظ کو ہم بہت زور سے مسل کر حلق سے زبان تک

محبان ہند

لفٹننٹ طامسن نے کہا کہ ابھی وقت ہے اس بازار کو چھوڑ کے سامنے جو پڑاؤ ہے وہاں رات بسر ہو سکتی ہے۔

مگر کہاروں نے اسی بازار تک پہونچکر پالکی کو ایک درخت کے نیچے رکھ دیا اور ستانے لگے اور کہا "حضور اندھیری رات میں اب آگے ہم پالکی نہیں لے جا سکتے"۔

لفٹننٹ طامسن نے گھوڑے پر سے ہنستے ہنستے دو ایک کہاروں کی پیٹھ پر چابک مارے ادہر وہ بیچارے بلبلانے لگے انکی پیٹھ سے خون ٹپکنے لگا ان مارنے کا کوئی سبب نہ تھا۔ مارنے کے بعد طامسن کھلکھلا کر ہنستے تھے جیسے چھوٹے لڑکے لڑکیاں کبھی کبھی اسی طرح بے زبان جانوروں کی پیٹھ پر چابک مار کر ہنسا کرتے ہیں اور وہ انکا کھیل ہوا کرتا ہے اسیطرح یہ بھی ہمارے گورے پیرزادے خداوندوں کا کالے کہاروں کے ساتھ ایک کھیل تھا۔

جس پالکی میں حافظ کی بیوی اور لڑکی تھی امر سنگھ اور چھتر سنگھ اوسی کے ساتھ ساتھ تھے اور سوچتے تھے کہ پالکی کے دروازے تو بند ہیں کیونکر باتیں کیجاویں۔

کچھ دیر کے بعد امر سنگھ کے کہنے کے بموجب چھتر سنگھ نے پالکی کے دروازہ کے پاس منہ کرکے کہا کہ "ماں ہمکو آپ سے ایک بات کہنے کی ضرورت ہوئی ہے کیا آپ بولنا پسند کرینگی؟ ہملوگ دشمن کیطرف سے ہیں مگر آپ کا کوئی بگاڑ نہ کرینگے۔ راہ میں جس سے آپکو کوئی تکلیف ہو

[illegible]"

پالکی میں سے کسی نے کچھ جواب نہ دیا مگر ایک لمبی سانس کی آواز آئی۔ امر سنگھ کے سکھانے پر چھتر سنگھ نے پھر کہا "ماں ہمارے ساتھ جو ایک سپاہی اور ہے اوسکا نام امر سنگھ ہے۔ اسنے گاؤں کی لوٹ کے وقت بہت روہیلہ عورتوں کو بھگا دیا ہے۔ اس سے ہمارا منشا آپ کو تکلیف دینے کا نہیں ہے فوج کے ساتھ ہم اسی واسطے آئے ہیں کہ نوکر ہیں۔ اگر ہم سے آپ کا کچھ بھلا ہو سکے تو ہم لوگوں نے جان دیدینے تک کا عہد کیا ہے"۔

حافظ کی بیوی نے یہ خبر پہلے سن لی تھی ایک شخص انگریزوں کی فوج میں ایسا ہے جسنے سیکڑوں روہیلہ عورتوں کی عصمت بچانے کو اونہیں بھاگ جانے کا سامان کر دیا ہے۔ یہ سنتے ہی اسنے ذرا لڑکی کو اوٹھا کر دیکھا تو وہی سپاہی جو اوسکے پکڑنے کے وقت کوٹھری میں عالم خواب کیطرح لٹا ہوا آنسو بہا رہا تھا اور ایک دفعہ عالم بیہوشی میں ماں ماں کہہ اٹھا تھا چھتر سنگھ اسی کو کہتا ہے کہ امر سنگھ ہے۔ یہ دیکھکر حافظ کی بیوی کو بولنے کی جرات ہوئی اور اوس نے کہا "کہ جو مصیبت زدوں کی دستگیری کرتا ہے۔۔۔ خدا اوسکا بھلا کرے"۔

یہ کہکر حافظ کی بیوی نے کواڑ کھول دیا اور دیوانوں کی مانند اوٹ سے باتیں کرنے لگی۔ کہار لوگ اور دوسرے سپاہی اپنا کھانا پکانے میں مشغول تھے پالکی کے پاس چھتر سنگھ اور امر سنگھ کے سوا اور کوئی نہ تھا۔

حافظ کی بیوی نے کہا "ہمکو بھاگنے کی جگہ نہیں ہے ملک کے سب مقاموں میں فوج پھرتی ہے۔ بھاگتے ہی پکڑے جانے میں شک نہیں ہے"۔

چھتر سنگھ (امر سنگھ کے کہنے کے بموجب) پھر آپ کے بچاؤ کی کیا تدبیر ہے؟ آپ کے بچاؤ کے لئے آپ کہئے ہم وہی کرینگے۔ ہم مرتے دم تک آپ کی عزت کی حفاظت کرینگے۔

حافظ کی بیوی نے یہ سنکر چشم نیم باز سے آسمان کی طرف سر اوٹھا کر کہا کہ "اے خدا جب تیری مخلوق میں سے کوئی ایک دم تکلیف میں پڑکر بے آس ہو جاتا ہے تو اپنا قاصد بھیجتا ہے یہ بات بالکل سچ ہے نہیں دشمن کی فوج میں اپنی جان دیکر ہماری حفاظت کرنے والا کون ہے؟"

اسکے بعد چھتر سنگھ سے مخاطب ہوکر کہنے لگی کہ "بیٹا تم جو ہماری اس سخت مصیبت میں ہمدردی کرتے ہو اس سے خدا ضرور تمہارا بھلا کریگا مگر ہمارے بچاؤ کی تدبیر اب موت کے سوا کچھ نہیں ہے۔ تم ہمارے لیے فضول مت جان دو۔ موت کی دوا ہمارے پاس ہے اگر وزیر ہماری عزت لیگا ہم مرکر اپنی حفاظت کرینگے"۔

چھتر سنگھ نے کہا کہ "آپ بے آس نہوں میرا ہمراہی امر سنگھ کہتا ہے کہ اگر وزیر تمہاری عزت لینے کی کوشش کریگا تو امر اسکی جان نہ چھوڑیگا۔ یہ وزیر کے ظلموں کو دیکھکر پاگل ہو رہا ہے۔ اس سے موقع پانے پر اوسکی جان نہ چھوڑیگا"۔

حافظ کی بیوی کا چہرہ اس بات سے کچھ بشاش سا ہوگیا۔ اگر وہ چاہتی توفیق اللہ کے ساتھ اس کو بھاگ جانے کا موقع تھا۔ مگر خاوند کی تجہیز و تکفین کرنے کے ارادہ سے وہ نہ بھاگی۔ اور راہ میں اوسکا چھوٹا بیٹا نواب کی فوج نے گرفتار کر لیا تھا ورنہ اوسکو بھاگنے کا پورا وقت تھا۔ اب اوسنے مرکر سب جھگڑا مٹانے کا فیصلہ کیا تھا۔ مگر بار بار یہ خیال آتا تھا کہ خاوند کے دشمن کو مارے بغیر نہ مرنا چاہیئے اس سے اوسنے دل میں طے کر لیا کہ اس زندگی کو خاوند کے کام میں لگانا چاہیئے۔ مگر اس سخت مشکل کام میں اوسکو کوئی مددگار نظر نہ آتا تھا۔ اب خدا کی عنایت سے مددگار ملا اس سے اوسکا ارادہ اور پختہ ہوگیا اور اوسنے بڑی خوشی سے پوچھا کہ "بیٹا تم کیونکر وزیر کو قتل کر سکوگے؟"

چھتر سنگھ (امر سنگھ کی طرف اشارہ کرکے) یہ کہتا ہے کہ اوس وقت یہ کتنا مشکل ہے کہ کیونکر اوسے ہلاک کیا جاویگا مگر جیسا موقع ہوگا اوسیطرح کیا جاویگا۔

لوکل

آجکل جوان رسیدہ لکھنؤ میں بہار نوبت نے قدم رنجہ فرمایا ہے فصل کی مناسبت سے پرنس ویلز کی تیجہ سیاحت متعلقان اودھ کے زر دم کی حرکت سے اسطرح کی چہل پہل ہے متعلقوں کی سواریاں بیرونجات سے آ میں بارونق وآرایش کی لیمپیں تکلف بوڑوں کی طرح منڈی میں اتر نے لگیں ہے یہ سب ہے بعد انتزاع سلطنت شاہزادوں نوابوں کی کو اس کو تغیر گروہ نے پورا کیا - سال میں دو ایک حصہ کا دوری احیا سوجاتا ہے خیال

اعلام ثابت وفا اکت میں ا نہم غنیمت است

پرنس ویلز کی آمد آمد و تعلقداروں کی سامان دعوت سے قیصر باغ کی زعفرانی رنگت تعلقداران زریں پوش کے مجمع - سامان دعوت شاہزادہ نے اچھی خاصی ہولی کی فصل بہت کی رت پیدا کر دی ہے تمازت آفتاب طرح کشت زار کو خلعت طلائی عطا کے پختہ باقی ہے اوسیطرح گرمجوشی وآرایش دعوت قیصر باغ کو خرمن زر خواہی بنانے ہے غالباً شاہزادہ ممدوح یہ ونق دیکھکر بہت خوش جائینگے اور یہی چاہیئے بھی -

ہمنے نہایت تاسف کے ساتھ سنا کہ سید ابراہیم صاحب مجتہد العصر نے اس جہان فانی سے انتقال فرمایا -

اس شہر کے نامی حکام رس اور متمول رئیس آغائی صاحب کا مزاج بوجہ کہولت سن جادۂ اعتدال سے منحرف ہے مداواے معمولی کے علاوہ تفریح طبع کے لحاظ سے ایک صحبت مشاعرہ بھی منعقد ہوتی ہے - اچھی ترکیب تو بہت اچھی مناسب وموزون ہے آخرکار اتنے دنوں کے بعد ناظم صاحب کے لفظ نے اپنا اثر دکھایا نظم کا خیال آیا لطافت تو تناہی تک تھی اب شاعری پر گزرن ہم دست بدعا ہیں کہ یہ صحبت مشاعرہ مصرع ستزاد کی طرح برسوں بڑھتی چلی جائے ۔۔

اشتہار کتب عربی وفارسی

بہت اطلاع عوام اعلان ومشتہر کردہ میشود کہ کتب مطبوعہ ایران ومصر از عربی و فارسی وکتابہاے قلمی عدیم الوجود در ہر باب در شہر بمبئی محلہ امیر کاری بدکان نمبر ۱۲۹ - نزد عالیجاہ آقا میرزا محمد شیرازی ملک الکتاب براے فروش موجود است ہرکس طالب علم و راغب ہر علم باشد از ایشان طلب دارد کہ بتوسط پوسٹ خواہند فرستاد وسواے آن کتاب تذکرہ دولت شاہ سمرقندی وکتاب کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق وسر المکتوم فی اسرار النجوم از فخر رازی و وصایاے خواجہ نظام الملک وآہ رسائل اخوان الصفا وسبحۃ المرجان میر غلام علی آزاد تازہ در مطبع ایشان طبع شدہ ہرکس طالب باشد طلب نماید ✚

غور سے پڑھیئے

مضبوط - صحیح - خوبصورت - اوپن فیس نکل سلور لیور گنجی کی ملوے رگولیٹر گھڑی جسکے کنے مین بہت دیر نہیں لگتی چھوٹے حجم کی جو تل جڑے ہوئے مینا کار ڈائل - گھنٹے کے نشان سوئیاں بہت واضح ونمایان - وہ وقت بتاتی ہوں - تاو دیے ہوئے پرزے اور کبھی سیا گرد نہ جاسکے ایک شیشہ دکھانی فاتو بذریعہ ویلیو ایبل ساڑھے سات روپیہ کو ملسکتی ہے اور سکا وعدہ کیا جاتا - اگر نقل وحرکت یا ایسی زنستون سے بگڑ نہیں سکتی آسانی سے درستی ممکن بصورت سے کم قیمتی ہیں پیدا اور لوگ انہیں گھڑیوں - وانی قیمت پہنچتے ہیں - مسٹر اسے آرہتا بندوا سے لکھتے ہیں ” ساڑھے سات روپیہ والی گھڑی جسکو دو برس ہوئے آپ سے خرید کیا تھا ابتک صحیح وقت بتاتی ہے خانہ میں سے سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ رفارم لون لکھتے ہیں ” تمہاری سات روپیہ آٹھ آنے والی گھڑی سانسے نہ دو روپیہ دو آنہ کا ہے مقامات رجمنٹ کانوسے کہتے ہیں بعض لوگون نے اسکی نیدرہ روپیہ قیمت لگائی او ساڑھے سات سنکر متعجب ہوئے -

اسکے علاوہ کنا ڈاکی زنجیرین لالٹ نیس قسیمں کے بتام مصنوعی ہیرے یاقوت کی انگشتیاں فی دو روپیہ کے حساب سے ملتی ہین مسٹر جے ایلس مور لکھتے ہیں ” ایک جن نے ہیرے کی انگوٹھی کی قیمت پچاس روپیہ اور یاقوت کی بیس روپیہ آنکی -

المشتہر

ویسٹرن انڈیا ٹریڈنگ کمپنی بمبی ✚

اشتہار

تالیف مسعود با ٹین محمود

یعنی

کتاب شہیر قانون رگان اودھ

جو کہ واسطے اشخاص قانون دان کے ایک آئینہ وقت وواقفان اعمال قانون کے لیئے گنجینہ ہے زیر طبع ہے جلد شایع ہوا چاہتی ہے -

فہرست کتاب

اظہار مؤلف

یہ کتاب بنظر رفاہ عام وفائدہ کورٹ ودفع تکلیف حکام مال تالیف کیگئی ہے جس عدالت کی ہنر ہم سے اوسکو امور تنقیح نکالنا اور وجہ ثبوت پر غور کرنی و تجویز لکھنی میں آسانی ہوا ور تجویز ایسی ہو کہ حاکم اپیل بگر قلم بلقہ سی رکھدی سو یہ کتاب بگر سربراہ کاران کے پاس ہو تو اونکی کارروائی مثل تحصیلداران ہو کوئی معاملہ خلاف اور کوئی معاہدہ کالعدم نہو فقط یاد کہ صرف آسانی ہی کارنمائی نہیں بلکہ سہارا ایک درجہ اعلے کا مستحق کرنیوالی اور امیدواران امتحان کو ساتھ فیکٹ دلانیوالی اور یونیورسٹی بخشبان کو طرز طبیعہ سری سکھانیوالی - الخ

مضامین غیر

(بقیہ) سوانح عمری مولٰنا آزاد

دسواں حصہ

پیری و شیری کے معرکہ آرا میدان میں جبکہ ہم کو اپنی بدقسمتی اور بعض دشمنوں کی فتنہ پردازی سے شکست فاش ہوئی اور ہم وہاں سے بہزار خرابی رجال ثابا اپنے وطن مالوف کو لوٹے تو اس وقت ہماری حالت شدت افلاس اور ہجوم مصائب و آلام سے جو کہ افلاس کی وجہ سے انسان پر نازل ہوتے ہیں نہایت قابل رحم اور لائق افسوس تھی۔ اس براتی طور (دوسرے) ہمکو علاوہ اور سفادہ انگیز تجربوں کے یہ بات بھی بخوبی معلوم ہو گئی کہ ہم نے اپنے پیشے کے انتخاب کرنے میں بڑی غلطی کی تھی کیونکہ ہندوستان میں کوئی پیشہ پیشہ وکالت سے زرخیز اور آزاد نہیں ہے۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کیونکر نہنگ بے حلق کی طرح اس مشہور و معزز پیشے کے لوگ دوسروں کے روپے کو نگل جاتے اور پھر کس آسانی سے اسکو ہضم کرتے ہیں کہ انکو معدہ قانونی کے استوار قلعے سے کسی قسم کی بدہضمی کی خبر کبھی فطرتی اور اتفاقی طور پر بھی باہر نہیں آتی۔ اُس زمانے میں وکالت کے امتحان میں اتنی دقتیں اور جانکاہیاں بھی نہ تھیں۔ ہر معمولی تربیت یافتہ شریف پوری توجہ اور باضابطہ تدبیر کرنے سے وکالت کا سرٹیفکیٹ حاصل کر سکتا تھا۔ ہم چونکہ کسی قدر انگریزی بھی جانتے تھے اسلیئے وہ اور بھی زیادہ آسان تھا۔ ان خیالات کا یہاں تک ایسا غلبہ ہماری طبیعت پر ہوا کہ ہم نے وکیل بننے کی نیت پوری طرح کر لی اور ہم بار کے سرسبز میدان کی طرف ایک بھوکے خچر کی طرح بے تحاشا دوڑے۔

بعض احباب سے امتحان وکالت کی مشروطہ کتابیں لیکر جو دیکھیں تو حافظ کا یہ مصرع یاد آیا ع

کہ عشق آساں نمود اوّل ولے افتاد مشکلہا

اُن کتابوں کے قانونی مضامین کو ہمنے اپنے معصوم دماغ کے لیئے بہت پیچیدہ اور دقیق پایا۔ اسکے سوا انکے یاد کرنے کی محنت کا اندازہ کرکے بھی جی چھوٹ گیا۔ مگر یہ مضمون ہم نے کسی سے نہیں کہا اور آسانی سے امتحان میں کامیاب ہونے کی تدبیریں سوچنے لگے۔ ججی کے سررشتہ دار صاحب جو ایک بڑے گرگ باراں دیدہ تھے انکی صلاح نے مشکل کو کیا آسان کر دیا اور انھوں نے ہمارے پاس کرا دینے کا وعدہ وثوق کر لیا۔ سررشتہ دار صاحب کیونکر ہمارے پاس کرانے پر ہوئے اسکی تفصیل کی چنداں ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ فقط اسقدر کہہ دینا کافی ہے کہ انکے بنائے اور چمکائے ہوئے سیکڑوں وکیل اُس زمانے میں تھے۔ خدا اُس زمانے کے متعن لوگوں پر رحمت کرے کیونکہ انکو شریف پروری اور غریب نوازی کا خیال اپنے فرض منصبی کے انجام دہی سے بھی کسیقدر زیادہ رہتا تھا۔ خلاصہ یہ کہ امتحان کا زمانہ آگیا اور ہم دو چار ہفتے بیکار ورق گردانی کرکے امتحان کے اکھاڑے میں جا کودے اور نہایت دھوم دھام سے کشتی مار کر وہاں سے نکل آئے۔ وقت معین پر ہمارا نام گزٹ میں چھپ کر نکلا اور ہم اچھے خاصے باضابطہ وکیل بن گئے۔

گزٹ کے دیکھنے کے دوسرے ہی دن سے ہمنے اپنے رفتار گفتار و کردار کو بدلنا شروع کر دیا اور ایک جوڑ لباس درباری کا بندوبست بھی کر لیا۔ ایک مبارک تاریخ کو ہمنے کچہری جا کر اس جدید پیشے کی ابتدا کی۔ وکالت خانے میں ہم ایک آہوئے رم خوردہ کی طرح پہنچے ہمارے بشرے اور حرکات سے نہایت درجے کی دہشت برستی تھی صاف معلوم ہوتا تھا کہ ایک نئی دنیا میں جاہ و وکالت سے ہمارا خروج ہوا ہے۔ ہم پیشہ لوگوں نے بڑی گرماگرمی سے ہماری پزیرنگاری کی اور ہمکو ہماری کامیابی پر بہت اخلاق کے ساتھ مبارکباد دی۔ جونیر وکیلوں نے زیادہ خلوص سے ہماری پزیرنگاری کی۔ گو سینیر لوگوں کی اداؤں سے کسیقدر ناگواری کا اثر پایا جاتا تھا مگر وہ ایسا نہ تھا کہ کوئی ناتجربہ کار اسکو تاڑ سکتا۔ تھوڑی دیر وکالت خانے میں بیٹھکر ہم اجلاسوں کی سیر کو نکلے۔ پہلے صاحب جج بہادر کے اجلاس پر گئے اور وہاں سے ہوتے ہوتے حکام ماتحت کے اجلاسوں میں گئے اور ہر جگہ تھوڑی تھوڑی دیر ٹھہر کر وہاں کی کارروائی دیکھی اور بعض وکلا کی بحث سنی۔ چونکہ قانون سے ہمارا ذہن اسطرح خالی تھا جسطرح گدھے کا سر سینگ سے اسلیئے مقدمات کی بحث وغیرہ کچھ بھی ہماری سمجھ میں نہیں آئی مگر تاہم ہم اپنے کو بہت کچھ لیئے دیئے رہے اور ایک بے رعبی کی ادا سے لوگوں سے ملتے جلتے رہے کیونکہ اکثر وکلا سے پہلے کی ملاقات مختلف حلقوں میں تھی اور گو وکالت میں نہیں مگر اور باتوں میں ہماری بھی تو دھاک بندھی ہوئی تھی۔ شام کو کچہری کا رنگ ڈھنگ دیکھکر گھر لوٹے اور اس پیشے میں چمکنے کے منصوبے سوچنے لگے۔ گو ہم کو قانونی علم مطلق نہ تھا اور ہم سوا چند مصطلحات قانونی کے اور کچھ نہ جانتے تھے مگر اس پیشے میں کامیابی کے لیئے اور جتنی طبیعی صفات اور امورات دنیوی کے وسیع تجربے کی ضرورت تھی وہ سب ہم کو حاصل تھے۔ بہت سے حکام بھی ہم کو جانتے تھے اور بہت سے رؤسا سے بھی ملاقات تھی اور ان باتوں سے فائدہ حاصل کرنے کا طریقہ بھی ہمکو معلوم تھا۔

گھر لوٹ کر جانے پر بہت سے احباب استفسار حال کے لیئے

تشریف لائے ہم نے اس موقع پر نامی وکلا پر خوب پھبتیاں کہیں اور اونکے ہر فعل اور ہر بات کی تضحیک کی اونکے عدم قانون دانی پر مبنی اور اونکی تقریر کی بیہودہ غلطیوں پر افسوس کیا۔ اونکے لباس و پوشاک پر الگ بہت اور اونکے اخلاق و آداب کی دھجیاں الگ اوڑائیں۔ انگریزی نہ جاننے کے سبب جو یہ قانون کے عموماً صحیح معنی نہیں سمجھ سکتے تھے اوس پر بھی زور و شور سے رائے دے دی۔ خلاصہ یہ کہ لوگوں پر اس بات کو ثابت کر دیا کہ ہم اونکو اپنے خیال میں کچھ نہیں سمجھتے۔

رفتہ رفتہ ہمکو کچھ متفرق مقدمات ادھر ادھر سے ملنے لگے۔ بعض میں کسی قدر فیس بھی ملی اور بعض میں مفت ہی کام کرنا پڑا اور اوسی کو ہمنے غنیمت جانا۔ روزانہ اجلاسوں پر دن بھر بیٹھکر ایک متانت اور قابلیت کی ادا سے ہماری اور نامی مقدمات کا نوٹ بھی لیتے تھے اور لیڈ لیتے جو جی میں آتا تھا لکھتے تھے۔ چند روز میں گو ہمارے اور جوہر تو زیادہ کھلنے نہ پائے مگر ہماری دریدہ دہنی شوخی اور آزادی کی تعریف جا بجا تماشاعین میں مشہور ہو لی۔ فوجداری اور میونسپلٹی کے چھوٹے مقدمات ہمیں اس زمانے میں زیادہ ملتے تھے اور اسکی وجہ یہ تھی کہ بہت سے فوجداری کے مقدمات کے والوں سے ہمیں سابق کا سابقہ تھا اور وہ لوگ بہ دل و جان ہماری تائید کرتے تھے اور علاوہ معمولی فیس کے جو کہ معین ہو تھی در صورت کامیابی کے ہمارا جی بڑھانے کے لیئے اپنے حقتے سے بھی کسی قدر ہماری نذر کرتے تھے اور اوسکے قبول کرنے سے انکار کرنے میں ہمکو اکثر مروت مانع ہوا کرتی تھی۔

ایک روز ایک شہری کے سیلار کھنے کا ایک مقدمہ حسب قانون میونسپلٹی ایک ایسے اجلاس میں پیش تھا کہ جسکا حاکم انگریزی نہیں جانتا تھا اور پرانے خیالات کے مرض کہنہ نے اوسکی ہمت میں گھن لگا رکھا تھا۔ چونکہ شہر کے چند چلتے پرزے اس مقدمے سے متعلق تھے اسلیئے اسکا کسی قدر غل کچہری اور شہر میں تھا اس مقدمے میں ہم مدعا علیہ کی طرف سے مقرر ہوئے۔ مقدمے کی تاریخ کے دن ہم چند موٹی موٹی کتابیں بغل میں داب کر اس ڈپٹی مجسٹریٹ کے اجلاس پر پہونچے اور کتابوں کو دھم سے میز پر پٹک کر اوسکے خیال کو اپنی طرف متوجہ کیا اور ایک بے رعبی سے اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ وہ مقدمہ بارے کون ایسا بھاری تھا جسکے لیئے وکیل کی ضرورت ہو۔ سرسری تو اوسکی تجویز تھی۔ شاید ایسے سیکڑوں مقدمات ایک دن میں فیصل ہو سکتے ہیں۔ جب ایک دو معمولی گواہ مدعی کی جانب سے گزر گئے اوسوقت ہم نے قبل اسکے کہ حاکم مدعا علیہ سے کچھ پوچھے خود کھڑے ہو کر کہا کہ ہمارا موکل "ناٹ گلٹی" کہتا ہے۔ یہ کہکر ہمنے بڑے زور و شور سے حاکم کی توجہ کو (میز پر گھونسا مار کر) ہندوستانی رعایائے قیصرۂ ہند کی بدنصیبی اور مظلومی کی طرف نہایت حسرت ناک طور سے متوجہ کیا اور (جو بل

کو بے تحاشا صحن میز پر پٹک اور ایک ٹانگ کو بلا ضرورت کرسی پر ترچھے ہو کر اوٹھا کر آزادی کی قوت اور قیمت اور جو سب کل جرائم اور علے الخصوص ایسے جرائم کی تجویز یابی کی ضرورت کو نہایت شد و مد اور ایک مصنوعی اور شوریدہ انہ خشمناکی اور بے پروایانہ بیباکی سے بیان کیے یہاں کے ظالمانہ طریقہ عدالت اور ولایت کے انصاف مندانہ اور آزادانہ طرز تجویز سے ایک سرسری مقابلہ کر ڈالا۔ اصول طریقہ تجویز جوری اور ہائی کورٹ بے ربط نظیروں سے مختصر بحث کی اور نہایت جلدی سے چند بڑی قانونی انگریزی کتابوں کا نام لے ڈالا اور بے ربط کتابوں کے ورق کو ایک پھرتی سے میز پر اولٹ دیا اور کہیں سے کچھ اور کہیں سے کچھ پڑھ دین پڑھ گئے (پھر میز پر زور سے گھونسا مار کر) اور اسی ورق کو کتاب پر پٹک کر مختصر لفظوں میں یہ عرض کیا کہ ایک چوہے کی آزادی بھی اس شہادت سے چھینی نہیں جا سکتی اور ایک دیسی کتا بھی ایسے گواہوں کے بیان کذب نشان پر سزا یاب نہیں ہو سکتا۔ اخیر میں حاکم سے مدعا علیہ کی رہائی اور گواہوں پر دروغ حلفی کی استدعا کر کے ہم ہانپتے اور کانپتے بیٹھ گئے۔

اس ایک مقدمے میں ۱۲ بجے سے اوس بدنصیب حاکم کو ۴ بجے تک ہمنے پھنسائے رکھا۔ بعد ہماری طول تقریر کے ختم ہونے اور اجلاس سے باہر چلے آنے کے گنوار تماشاعین اور حاضرین عدالت سے بڑی داد ملی اور گویا اوسی روز ہمارا پانؤں اس پیشے میں جم گیا۔ یہ مقدمہ حسب اتفاق ہمارے حسب خواہ فیصل ہوا اور مدعا علیہ کی رہائی ہو گئی اسلیئے کہ یہ مقدمہ واقعی کمزور تھا۔ ادھر اس مقدمے کا نکلنا تھا کہ پھر تو فوجداری کے مقدمات ہر چہار طرف سے برسنے لگے اور ہر عدالت میں ہمارا طوطی بولنے لگا۔

مظلوموں کی پناہ دہی اور چارہ سازی کا خیال تو گویا ہمارے دل کا ایک جزو لاینفک تھا اسلیئے اس پیشے میں باوجود کثرت مشاغل کے ہمارا خیال ہمیشہ اوس طرف متوجہ رہتا تھا۔ ہمنے اس پیشے کے ذریعے سے لوگوں کی آسانی اور چارہ سازی کے بہت سے راستے اپنے تجربے اور ذہانت و جودت سے نکالے۔ اکثر ہم غربا اور مظلوموں کی جانب سے وکالت نامہ لیتے اور بہت سے مقدمات میں بلا فیس عنداللہ کام کر دیتے زمیندار کے مقابل میں ہمیشہ رعایا کے طرفدار ہوتے۔ مظلوم عورتوں کی تائید دل و جان سے بر خلاف اونکے ظالم شوہروں اور عزیزوں کے کرتے۔ غریب ورثا کا حق دلوانے میں برابر جان لڑاتے اور اونکو ہر قسم کا سامان قانونی لڑائی کے لیئے مہیا کر دیتے ہر طرح کے خفیہ فروش تاجر ہماری قانونی سرپرستی کے اندر اپنے اسباب تجارت کو (کہ جسکو اہالیان پولیس محض ظلم سے مال مشکوک قرار دے کر آزادی تجارت میں خلل انداز ہوتے ہیں) آسانی سے نقل و حرکت کر سکتے۔ مقدمہ عدالت میں آنے کے مہینوں قبل اسکے قالب میں ہم فرط اعتماد کی وجہ سے حلول کر جاتے اور
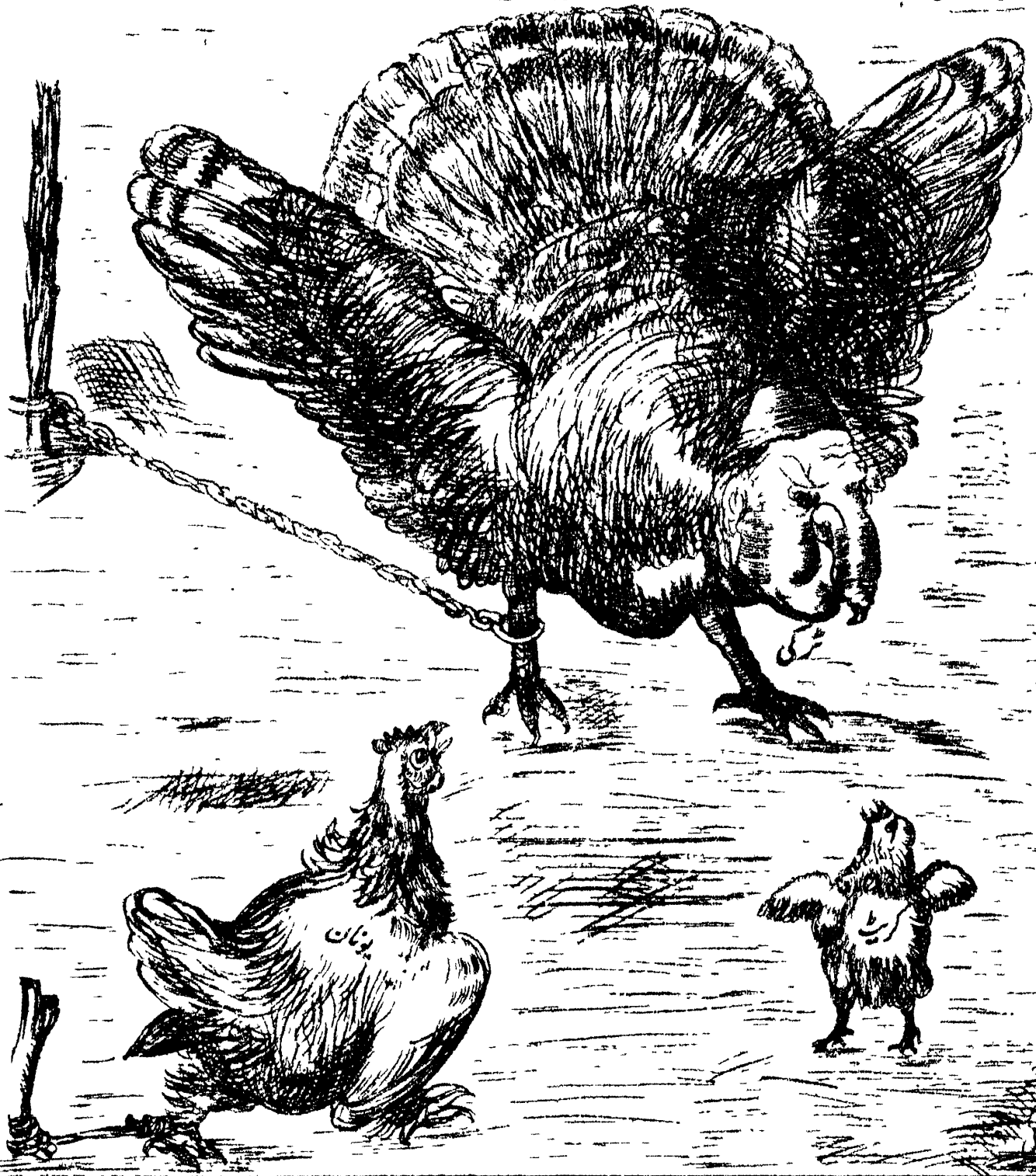
کبھی یوں بھی ہے گردشِ روزگار
کہ ٹرکی سے ٹینی کرے کارزار

(ٹرکی فوج کو باغیان کریٹ نے شکست دی اور کئی سپاہی کام آئے)

تاربرقی (پ)

مضامین غیر

(بقیہ) سوانح عمری مولانا آزاد

دستاویزات چونکہ ہم کثرت سے موکلوں کے لئے لکھواتے تھے اور موکلوں کو ہمیشہ کاتب کی ضرورت رہتی تھی اسلئے ہر طرح کے کامل الفن کاتبوں کی ایک ایسی جماعت بھی ہماری تحویل میں تھی جسکے ہر رکن رکین نے اپنے اظہار کمال کے صلے میں برسوں سرکاری خاص مہمان خانوں یا مہمان گورنمنٹ رہ کر مختلف طرح کی محنت و مشقت اور جسمانی ورزش کا مفید تجربہ حاصل کیا تھا۔ اس جماعت میں بڑے بڑے صاحب کمال اور مشاق اور تجربہ کار لوگ تھے جنکو مختلف زمانوں میں مختلف طرز سے دستاویز بنانے اور لکھنے کی مشق تھی۔ فارسی کا کاتب ایک حرف انگریزی سے واقف نہیں مگر بیسیوں صفحے انگریزی کے نقط دیکھکر نقل مطابق اصل لکھدے۔ مہرکن بھی ایسے نامی ہمارے آشنا تھے جنھوں نے ابتدائے مشق میں ہزاروں چھوٹے خاص عام کے خیال سے بیباک سرال میں توڑ توڑ کر اپنا سکہ اقلیم مہرکنی میں بٹھایا تھا۔ ان لوگوں کو اپنی متنوعہ صنعتوں اور ہوش ربا کمالوں کے دکھانے کا موقع ہماری جادو تاثیر اور حکمت آموز قانونی کارروائیوں سے اکثر ملجایا کرتا تھا۔

کسی کا مقدمہ شہر میں ہوا ہمیں ضرور ایک فریق ہم بھی بنجاتے تھے ان زمان میں تیرا زمان کے اصول پر ہمارا قدم ہر معاملے کے حلقے میں در آتا تھا اور ہماری رائے اور صلاح کی قانونی چوکڑی ہر مقدمے اور ہر دستاویز کے اندر سے چلتی تھی۔ اکثر معاملات اور خانگی مصالحوں اور پنچایتوں میں چونکہ مجبورانہ طور پر ہمکو شریک رہنا پڑتا تھا اسلئے لوگ زبردستی بسا اوقات ادائے شہادت کے لیے مجبور کرتے تھے اور چونکہ ادائے شہادت شرعاً اور قانوناً نہایت ضروری ہے اسلئے اکثر عدالتوں میں ہمکو گواہ کی حیثیت سے بھی بہ اکراہ حاضر ہونا پڑتا تھا اور عدالت ایک معتدبہ تخاصمین سے دلوا دیتی تھی۔ اسکا رشک بھی ہمارے ہم پیشہ لوگوں کو بیشک کسی قدر ہوگا۔ خلاصہ یہ کہ ہماری وکالت ایک معقول اور پرزور قانونی ریاست تھی جسکے تحت میں اکثر مقامات اور پیشوں کے خمیدہ خصال اور صاحب تجربہ لوگ تھے اور گویا ایک دنیا فن مقدمہ بازی و معاملہ سازی میں ہمارے خانگی اسکول میں تعلیم پاتی تھی۔

جعلسازی کا کام چونکہ ہمسے بہتر کوئی نہیں کرسکتا تھا اسی سبب یہ نالائق کام بھی مظلوموں کی چارہ جوئی اور دادرسی کے خیال سے اکثر ایک مارل نارضامندی رہا اور ہوا کرتی تھی اسلئے کبھی ہمنے ناجائز اور ناگفتہ بہ امور کی نسبت اونسے گفتگو نہیں کی بلکہ اپنی محبت اور دوستی اور حکام رسی کا دباؤ ڈالکر اونسے کام نکالا اور جہاں ویسی ضرورت ہوئی اون لوگوں کو بھیجا تاکہ وہ تمام تفصیلات کو عمدہ نہج سے ہمارے حسب ہدایت انجام دیں۔

اگر کسی مقدمہ میں دونوں طرف سے لوگ مختلف اوقات میں مقرر کرنے آتے تو ہم رازداری کے خیال سے ایک کے آنے کا حال دوسرے سے نہیں کہتے تھے اور دونوں پہلو کو مقدمے کے سنکر فیصلہ کر لیتے تھے کہ حق کس جانب ہے۔ ہماری رائے میں جس جانب حق معلوم ہوتا اوسی کا وکالت نامہ لیتے اور اکثر ایسے مقدموں میں ایک راستبازانہ حکمت عملی کے برتاؤ کی وجہ سے ہمکو سرخروئی حاصل ہوتی تھی۔

جن اشغال کثیرہ کا ذکر ہمنے کیا اونسے اسقدر فرصت تھی کہ قانون اور املا کی کتابوں کو دیکھتے علاوہ بریں دیکھنے پڑھنے کی امید کم تھی ان وجوہات سے ایک خاص طور پر پلیا رہوا مقدمات میں جاتے اور بہت بے محابا غل مچاتے تھے۔ ہمنے تجربے سے دیکھ لیا کہ محض الٹنے اور قانونی نکات نکالنے اور ایک سنجیدہ بوم کی طرح چپ بیٹھے رہنے سے اس ہنگامہ آرا پیشے میں کام نہیں چل سکتا اسلئے ہمنے اپنی رسائی کے حلقے کو وسیع کیا اور ایسی خارجی قوتوں کی نہروں کو لاکر وکالت کے دریا میں ملایا جنکی وجہ سے مقدمات کی کشتی کے پار لگانے میں بڑی آسانی ہوتی۔

اس معزز اور قابل پیشے میں چونکہ بیہودہ سرائی یاوہ گوئی اور دماغ خراشی کوئی ممنوع اور معیوب بات نہیں ہے اور چونکہ اس کے روکنے کی عموماً حکام کے پاس تدبیر کم ہے اسلئے ہمکو اس پیشے میں چمکنے میں بہت زیادہ تکلیف نہ ہوئی۔ ہر حاکم کے رنگ اور مزاج اور مادہ قابلیت کے تجربے کو خود جانچ کر اور کبھی دوسرے اچھے لوگوں سے سنکر ایک صحیح اندازہ کر لیتے تھے اور اسی خیال سے کبھی قصداً خوب گرجتے برستے اور کہیں ڈرتے اور دبتے تھے۔ کہیں خوشامد کرتے کہیں مدحت ناروا کہیں حاکم کے خاص مزاج یا مذاق یا خبط کے دھارے پر اپنی رائے کو ایک لاش کی طرح چھوڑ دیتے تھے جنہیں اکثر ایسا ہوتا تھا کہ وہ لاش زندہ ہوکر ساحل مراد پر جا لگتی تھی۔

جعل کے مقدمات میں اکثر مدعا علیہ کے ولد الحرام ثابت کرنے میں ہمنے کوشش بلیغ کی اور فریب کے مجرم کے زمان ماضی میں خفیف یا بڑے میں قلیل جرمانے کی سزا پاتے پر بہت زور ڈالا۔ گواہ کے قیافے پر علم قیافہ سب خرچ کر دیا اور بحث میں اظہار سے زیادہ اسکے لباس و وضع سے ہمکنار رہے۔ مداخلت بیجا میں بید کی سزا کے لئے حاکم کی رائے میں دخل درمعقولات کرکے اور زنا بالجبر کے مقدمات میں بسا اوقات

قوم کی نامردی ثابت کرنے میں قانونی تیغ سے مردانہ وار خلاف قانون والش پیش کرکے رہے۔ نان ذنفقہ کے مقدمے میں ہمیشہ تعزیرات ہند کھول کر دیکھتے رہتے اور مرغا میں سے ٹکا اور فعل ضمانی لینے کے لیے حاکم کو خوب لڑے۔ پٹواری کو معزول کروانے میں قانون لگان پیش کیا اور سلا ... کے مقدمے میں بحث کرنے وقت قانون ۱۸۶۰ء کا پتا دیا۔ سوالات ... کی بے لطفی سے اپنے قرن میں مستربار مشغول رہے دفعہ ۱۴۵ ضابطہ فوجداری کے مقدمے میں مجسٹریٹ کو جج کا فیصلہ کرنے پر مجبور کرنے کی ... میں ہمیشہ داد قانون دانی دیتے رہتے۔

مقدمہ جیتنے پر اپنی بحث کی قوت کی مدت میں اجلاس کے کمرے سے خود غائب البیان نکلے اور ہار جانے پر اجلاس کے دروازے ہی سے نارضامند اور مجبور لونڈی کی طرح کچھ بڑبڑاتے چلے اور وکالت خانے پہنچتے پہنچتے حاکم کو ہائی کورٹ سے چشم نمائی بھی کرا دی اور بدلوا بھی دیا۔ چاہے مقدمہ قابل اپیل ہو یا نہو مگر ہمارے موکلوں کو خیالی طور پر ہر فیصلہ ماتحت کی ناراضی میں اپیل دائر کرنے میں کبھی الحمد اللہ کسی قسم کی معذوری نہ ہوئی اور برابر انکو اسکا یقین ہم نے دلایا کہ اپیل سے فیصلہ ضرور منسوخ ہوگا اور حاکم ماتحت سے خرچ مقدمہ بطور ہرجہ دلا ملیگا۔ اپیل کے وکالت نامے پر دستخط کرنے کا شگون عدالت ماتحت میں ہمیشہ لیا گیا اور حاکم ماتحت کی عدم قابلیت کا مرثیہ کچہری کے درختوں کے نیچے موکلوں کو خوش کرنے کو بآواز بلند ہمیشہ پڑھا گیا۔ مقدمہ بلا ضرورت بھی جس ترکیبوں سے ملتوی کروا کر اسکے ہر پہلو کو زیادہ غور اور توجہ اور تسکین سے سوچنے کا موقع حاصل کیا۔ چاہے مقدمے میں حاضر ہوں یا نہوں مگر فیس لیکر کبھی کسی موکل کو واپس نہ کی۔ اپنی فیس کی تعریف میں ہمنے اپنی رحمدلی اور موکل کی نوازی کے خیال سے ایسی وسعت دی تھی کہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ جملہ قسم کے حیوانات چارپائے طیور اور ہر طرح کے نباتات و جمادات اسمیں شامل تھے اسلیئے ہر درجے کے موکلوں کو فیس ادا کرنے میں بڑی آسانی ہوتی تھی۔

حاکم کے اخلاق سے استفادہ کرکے تھوڑی دیر تک کھڑے اوس سے ادھر ادھر کی گپ کرلی اور موکل کو یہ یقین رہا کہ نفس مقدمہ میں حاکم کا مزاج بیچانکر کس مزے سے ہمنے بات کرلی پھر طرف ثانی کے وکیل کو سننے کا موقع نہ دیا کیونکہ اسکے آنے کے قبل ہی مقدمہ ملتوی کروا کر وہاں سے چلدیے۔ وہ وقت چونکہ ہمنے موکل کے لیئے خاص رکھا اور اوسمیں دوسرا کام نہیں کیا اسلیئے انصافاً ہم فیس پانے کے مستحق ہوگئے اور موکل کو اوسکے دینے میں عذر بھی نہوا۔

چونکہ مظلوموں کو مصیبت سے بچانے اور معصوموں کو قید سے چھڑوانے کی تدبیروں کے کرنے اور منصوبوں کے سوچنے میں ہم کو اکثر اوقات قانون کی بیجا اور ظالمانہ پابندیوں اور جرائم کی نازک اور پیچیدہ تعریفوں کا خیال نہیں رہتا تھا اسلیئے بعض مرتبہ ہم خود بھی کمینہ سرشت حاسدین کی فتنہ پردازیوں سے مصائب میں گرفتار ہوئے تھے اور بعض ناتجربہ کار اور جاہل حکام نے محض تعصب اور رشک اور بددیانتی سے ہم کو سرکاری انتظام سے عدالت سشن میں چند بیجا اور بے بنیاد تہمت لگا کر بھیجا تھا اور ہمارے حوائج ضروری کے انصرام کو قلیل عرصے کے لیئے سرکاری ملازموں اور سرکاری تحویل سے متعلق کیا تھا تا عدالت سشن میں حاضر ہونے کے بعد وہ الزامات بیجا کا آبنا آفتاب انصاف کی تمازت سے خشک ہو کر ان کی آن میں ہمارے جسم سے خود بخود چھٹ گیا اور ہم اون ناجائز تہمتوں کے ابر غلیظ سے ایک پاک اور صاف خصلت لیکر ماہ تاباں کی طرح درخشاں نکل آئے اور دشمنوں اور حاسدوں کے منہ میں ناکامیابی کی خوب ہی کالک لگی۔

ان واقعات عبرت انگیز کے بعد سے ہماری ہمدردی مجرموں کے ساتھ آگے سے بہت زیادہ ہوگئی اور ہم نے اوس مشکل اور تکلیف کا پورا اور صحیح اندازہ کیا جسمیں مجرم لوگ مبتلا ہوتے ہیں۔ اپنے تمام مقدمات میں ہمنے خود بحث کی تھی جسپر صاحب جج نے یہ ریمارک کیا تھا کہ ایسے استقلال اور بے رعبی کے ساتھ شاید کم مدعا علیہوں نے ایشیائی ملکوں میں بحث کی ہو۔

ہم اپنی تعریف سے زیادہ اس معزز پیشے کی تعریف کرتے ہیں جسمیں ہم ایسے جوگوشہ نشین اور نیک خصلت کے تجربہ کار شخص کی آرام کے ساتھ باانہمہ کشاکش گنجایش ہوئی اور ہماری خصومت کے برے بدنما دھبے بھی ہمارے دامن حال سے مٹ گئے اور ہمارے اصلی جوہر بھی اس عمدگی کے ساتھ چمکے کہ ہم بار کے دولت و عزت بار دربار میں ایک بلند مقام اور مرجع مسند پر اپنی کامیابی کا طغرا لیئے ہوئے مرجع خلائق بنکر مہر درخشاں کی طرح جم بیٹھے۔

(باقی آیندہ)

راقم
آزاد

حضرت شہباز کی رباعیاں

رباعی

کم سن ہو کہ سن رسیدہ بینا ہو کہ کور
ذی علم کہ بے علم قوی یا کم زور
ہر دل میں ہے کچھ نہ کچھ تحکم کی امنگ
ہر سر میں ہے کچھ نہ کچھ حکومت کا شور

دیگر

کیونکر نہ ہو کشور خوش آمد زرخیز
زرخیز زمیں ہے آسماں ہے زر ریز

خر پرتگال کی تسکین

مگر آپ ہی لوگوں سے سنا ہے کہ پلاسی کی لڑائی میں اُسنے بڑی بہادری کا کام کیا تھا۔

چھتر سنگھ۔ بھائی پلاسی کی لڑائی میں میں خود موجود تھا اور مینے اپنی آنکھوں سے سب دیکھا ہے اوس دن اگر نہیر سنگھ نہ ہوتے تو سخت مصیبت کا سامنا تھا۔ اوسی کے ہاتھ سے میر مدن قتل ہوا تھا۔ اور میر مدن کے قتل ہوتے ہی سراج الدولہ نے مخالف کی فوج کو بھاگنے کے لیئے حکم دیا۔ مگر اسی اثنا میں نواب کے سپہ سالار دہن لال کے ہاتھ سے نہیر سنگھ مارا گیا۔ یہ بڑا ظلم ہے کہ اونکے بیوی بچوں کی پرورش کا ایسٹ انڈیا کمپنی نے کوئی بندوبست نہیں کیا ہے۔

امر سنگھ۔ بھائی ہمارے پاس ہی ہمارے دو تین ہزار روپیہ ہیں فیض آباد پہونچکر وہ آپ کے حوالے کیئے جائیں گے۔ تم الہ آباد جاکر یہ روپیہ اور ایک چھٹی ہماری بہن چاند کماری کو مرنے کے بعد دیدینا۔ اوسکے بیٹے مہابیر سنگھ کو تم اپنے ساتھ رکھکر علم سپہ گری سکھلانا۔ چاند کماری کی محبت مادری اوس لڑکے کا ستیاناس کروا کے رہیگی۔ اوسنے جب سے اپنے خاوند کے میدان جنگ میں مرنے کی خبر پائی ہے تب سے یہی ٹھان لیا ہے کہ جیتے جی وہ اپنے لڑکے کو میدان جنگ میں نہ جانے دیگی۔ نہیر سنگھ کے مرنے کے وقت یہ لڑکا دو مہینے کا تھا۔ اور جب وہ دو سال کا ہوا تب سے ہمنے اونکے گھر جانا شروع کیا ہے۔ ایک دن نہال سنگھ نے ہمکو کہا کہ بھائی تم بڑے پنڈت ہو ہمارے اس نواسہ کا ایک اچھا سا نام تو رکھدو۔ ہمنے بڑی خوشی سے اس لڑکے کا نام مہابیر رکھا۔ اگر وہ سپہ گری سیکھتا تو اسوقت تک سچ مچ مہابیر (جری) ہو جاتا۔ مگر بہن چاند کماری ناحق اسکی عمر خراب کر رہی ہیں۔ مہابیر نہال سنگھ کا نواسا اور نہیر سنگھ کا بیٹا ہے اس سے انگریز لوگ اوسے اسوقت بھی سپاہیوں میں بھرتی کرلیں گے مگر بہن چاند کماری اسکو سنتے ہی رونا شروع کر دیتی ہے۔ اور تب ہم مجبور ہو جاتے ہیں۔ وہ چاہتی ہے کہ اوسکا لڑکا علم پڑھکر کسی علمی نوکری میں داخل ہو۔

چھتر سنگھ۔ کیا اب وہ علم پڑھ رہا ہے؟

امر سنگھ۔ ہمسے ہی پڑھتا ہے۔ مگر اصل میں اسکی دلی خواہش ہتھیاروں کا علم سیکھنے کی طرف زیادہ ہے اور بہادرانہ زندگی کو وہ پسند کرتا ہے۔

چھتر سنگھ۔ کیا تم سمجھتے ہو علم پڑھنا اچھا نہیں ہے؟ صرف سپہ گری سیکھنا ہی عمدہ ہے؟

امر سنگھ۔ ہم تو برابر یہی کہتے آئے ہیں کہ علم پڑھنے سے آدمی کی بزدلی اور کمینہ پن دور نہیں ہوتا۔ شاستر میں لکھا ہے کہ دوسروں کے بھلے کے لیئے اپنی جان دیدینا چاہیئے لیکن جو آدمی موقع پر درحقیقت اپنی جان دینے کے لیئے طیار ہی نہیں ہے وہ کیونکر اور کسطرح جان دیسکتا ہے؟ بغیر میدان جنگ میں داخل ہوئے آدمی کسطرح آدمیت نہیں حاصل کر سکتا۔ "یہ ناپایدار زندگی محض ناچیز ہے۔ پرائے بھلے کے واسطے اسکو نثار کردینا عین فرض ہے"۔ شاستر میں یہ باتیں پڑھکر بار بار اونکا دل پراگندہ ہو جاتا ہے اور اوسوقت صرف دوسروں کی زندگی پر ہماری نگاہ پڑتی ہے۔ دنیا کے مختلف لوگوں میں سے کوئی شاستر کے موافق چلتا ہے نہ دوسروں کے لیئے اپنی جان دیتا ہے اور نہ کوئی خودغرضی سے باز آتا ہے۔ اس سے اون کیطرف سے ہمارے دل میں نفرت بڑھتی جاتی ہے مگر خود ہم میں جان نثار کر دینے کی طاقت نہیں ہے اسپر ہماری نگاہ نہیں پڑتی ہے۔ لیکن میدان جنگ میں دو تین دفعہ جان لڑانے کے بعد آدمی بیخوف ہوکر شاستر کے حکم پر چل سکتا ہے۔

چھتر سنگھ۔ تو پھر کیا مہابیر سنگھ کو علحدگی میں نوکر کرایا جائے گا؟

امر سنگھ۔ ہمارے مرجانے کے بعد آپ ہمارے دیئے ہوئے روپیہ کو معہ چھٹی کے الہ آباد لیجاکر چاند کماری کو دینا اور ہماری طرف کا ذکر اوسے کرنا۔ تمام باتوں کے لئے ہمنے بندوبست لکھ رکھا ہے اور ایک بات اور بھی ہے کہ اگر نواب کو مار کر ہمکو بھاگنے کا موقع ملا تو ہم مرہٹوں کی فوج میں شامل ہونگے۔ اگر ایسا ہوا تو پھر ہم اس ملک میں دوبارہ نہ آسکیں گے اس سے تم بہن چاند کماری و مہابیر سنگھ کو ہلکر کی عملداری میں پہونچا دینا۔ وہ لوگ اسوقت نہال سنگھ کی بڑھیا ماں کے ساتھ الہ آباد میں نہال سنگھ کے گھر میں رہتے ہیں۔

چھتر سنگھ۔ چاند کماری کو جو چھٹی دینی ہے کیا وہ تمنے لکھ رکھی ہے؟

امر سنگھ۔ اب لکھنے میں دیر کیا ہے؟ ہم کل ہی بسولی کے ڈیرہ میں پہونچیں گے۔ اگر پہونچتے ہی نواب کو قتل کرنے کا موقع مل سکا تو ہم دیر نہ کرینگے اس سے جو کچھ کرنا ہے آج ہی رات کو کر لیا جاوے۔

چھتر سنگھ۔ تب تم چھٹی لکھنا شروع کرو ہم ایک دم گانجے کا لگا لیتے ہیں بہت رات گئی ہے ایک کلی کا دم لگائے بغیر نیند نہ پڑیگی۔

امر سنگھ۔ بھائی اب تم بوڑھے ہو گئے ہو کیا گانجہ کی عادت نہیں چھوڑ سکتے؟ ہماری اس آخری بات کو قبول کرو۔

چھتر سنگھ۔ بھائی تمہاری بات کے لیئے ہم جان دیدینگے مگر گانجہ نہ چھوڑ سکیں گے۔

امر سنگھ۔ (ڈبڈبائی آنکھوں سے) ہم تمہارے قدموں میں گر کر عرض کرتے ہیں کہ آپ گانجہ چھوڑ دیجیئے یہی ہمارے مرتے دم کی وصیت ہے۔

"مرتے دم کی وصیت" کا جملہ سنکر چھتر سنگھ کا دل پگھل گیا اور کچھ دیر سوچکر کہا "اچھا کل صبح سے تمہاری بات قبول کیجائیگی اسوقت ایک دم لگاتے ہیں"۔

یہاں یار لوگ مسٹری ہوئی بیوی کو چھین لیتے تھے وہ تو حاکم کی عنایت ہوئی اور خدا کی قدرت نہیں تو کلکتہ تک اودھ بیڑا لینے کی نوکری دہ تقریر کو طول دینا محض فضول ہے با اینہمہ اپنے ہتھکنڈوں سے باز نہیں آتی انواع اقسام سے ڈراتے دھمکاتے ستاتے ہیں اور بعضے دلی بازوں کا قول ہے کہ نہیں کسی دن بن بٹاتے ہیں۔ پورا مرقع بعضے کی کیفیت بقدر فرصت میں نقل کیجائیگی۔ زیادہ بندگی ٭

راقم آثم

خفیہ نگار نیا وثیقہ دار ٭

لوکل

پی مسرودی صاحب کی شملے کی گرمیاں۔ بہشتی جلوہ افروز یاں اور وہ چھوٹے آدمی ہولاتے لحافوں میں دبکے پڑے ہیں۔ بے برفباری کی بدولت سوختہ جاں ہیں۔

شہزادے صاحب تشریف لائے اور گئے۔ تعلقدار بھی ایک ایک کر کے سدھارتے جاتے ہیں۔ لکھنؤ کی یہ دور یہ رونق بھی غنیمت ہے انجمن ہند نے جناب امیر الدولہ سعید الملک راجہ محمد امیر حسنخاں بہادر ممتاز جنگ والی محمود آباد کی دعوت دھوم دھام سے کی اہتمام اچھا تھا اور کیوں نہو جو کام ہے وہ ایسے ہوگا اسمیں خداداد رونق ہوگی ٭

اشتہار کتب عربی و فارسی

بجہت اطلاع عوام اعلان و مشتہر کردہ میشود کہ کتب مطبوعہ ایران و حرمین عربی و فارسی و کتب ہائے قلمی عدیم الوجود از ہر باب در شہر بمبئی محلہ امیر کاری بکان نمبر ۱۲۹ نزد عالیجاہ **آقا میرزا محمد شیرازی** ملک الکتاب برائے فروش موجود است ہر کس طالب علم و راغب بر علم باشد از ایشان طلب دارد کہ بتوسط او ست خواہند فرستاد و سوائے آن کتاب تذکرہ دولت شاہ سمرقندی و کتاب کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق و سر المکتوم فی اسرار النجوم از فخر رازی و وصایائے خواجہ نظام الملک و آہ رسائل اخوان الصفا و سبحۃ المرجان میر غلام علی آزاد تازہ در مطبع الشان طبع شدہ ہر کس طالب باشد طلب نماید ٭

غور سے پڑھئیے

مضبوط صحیح خوبصورت سادہ اوپن فیس نکل سلور بغیر کنجی کی ریلوے ریگولیٹر گھڑی جسکو کنے میں بہت دیر نہیں لگتی۔ چھوٹے جسم کی جو ٹل جڑے ہوئے۔ مینا کار ڈائل گھنٹے کے نشان موٹیاں بہت واضح و نمایاں وہ وقت بتاتی ہوئی۔ تاؤ دیے ہوئے پرزے در بکس ایسا کہ گرد نہ جاسکے۔ ایک شیشہ و کمانی فالتو بذریعہ ویلیو پے ایبل ساڑھے سات روپیہ کو

ملسکتی ہے اور اسکا ذمہ کیا جاتا ہے کہ نقل و حرکت یا اپنی حرکتوں سے بگڑ نہیں سکتی اسکی درستی ممکن صورت سے کم قیمتی نہیں پیدا اور لوگ انھیں گھڑیوں کو دوگنی قیمت پر بیچتے ہیں مشہراسے ابھنا بندہ اسے لکھتے ہیں۔ ”ساڑھے سات روپیہ والی گھڑی بیکو دیئے ہوئے آپ سے خرید کیا تھا ابتک صحیح وقت بتاتی ہے۔ خانصاحب سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ فارم یوں لکھتے ہیں“ تمہاری سات روپیہ آٹھ والی گھڑی سارے ہندوستان کو اکال ہے“ مشکاف رجنٹ لکھنؤ سے لکھتے ہیں“ بعض لوگوں نے اسکی پندرہ روپیہ قیمت لگائی اور ساڑھے سات سنکر متعجب ہوئے۔

اسکے علاوہ کناڈا کی زنجیریں لاکٹ پنسل۔ قمیص کے بوتام مصنوعی ہیرے یاقوت کی انگوٹھیاں فی دو روپیہ کے حساب سے ملتی ہیں مسٹر بے آئی ہر لکھتے ہیں ”ایک جوہری نے ہیرے کی انگوٹھی کی قیمت پچاس روپیہ اور یاقوت کی بیس روپیہ آنکی ٭

المشتہر

ویسٹرن انڈیا ٹریڈنگ کمپنی بمبئی ٭

اشتہار

تالیف مسعود بآئین محمود

یعنی

کتاب شیر قانون لگان اودھ

جو کہ واسطے اشخاص قانون داں کے ایک آئینہ اور نا واقفان اصول قانون کے لیے گنجینہ ہے زیر طبع ہے جلد شائع ہوا چاہتی ہے۔

فہرست کتاب

حصہ اول۔ تعریفات و اصطلاحات و ہدایات کورٹ در اقسام بیان و نقشہ جات و اظہار وغیرہ

حصہ دوم۔ خلاصہ ایکٹ نمبر ۲۲ سنہ ۱۸۷۶ء برابر ساتھ جملہ زمینداران و ضلعداران [illegible]

حصہ سوم۔ جدول مقدمات ایکٹ لگان مع میعاد کورٹ فیس اجکی ابتدائی اپیل

حصہ چہارم۔ انتخابات دیگر ایکٹہائے ضروری مع ضابطہ عمل دیوانی بطرز جدید [illegible]

اظہار مؤلف

یہ کتاب بنظر رفاہ عام و فائدہ کورٹ رفع تکلیف حکام مال تصنیف کی گئی ہے جس عدالت کی میز پر موجود ہو اسکو امور تنقیحی نکالنے اور وجہ ثبوت پر غور کرنے و تجویز لکھنے میں آسانی ہو اور تجویز ایسی ہو کہ حاکم اپیل دیکھکر قلم نہ سکے یہ کتاب اگر سربراہ کاران کے پاس ہو تو انکی کارروائی مثل تحصیلداران ہو کوئی حاکم اور کوئی معاملہ کالعدم نہو نیز کسی صرف آسانی ہی کرنیوالی نہیں بلکہ ہر ایک کو حصہ اعلیٰ کا مستحق کرنیوالی اور امیدواران امتحان کو سارٹیفکیٹ دلانے والی اور ریونیو بخشیان کو طرز ریلیف سکھانیوالی اور حصہ چہارم تو تمام ملک مغربی و شمالی و سنٹرل ہیراوُنس تک مفید و حیدرآباد دکن سے متعلق ہے کتاب کیا انتخاب ہے وہ بھی لاجواب بکہ کتاب نہیں بیاض ہے کورٹ اسی پر ہے تو بہت بڑی امید ہوتی کہ دیکھنا ہو کہ دیگر خریدار کیا کہتے ہیں سو دو کھینچا جو طبع میں اس انتخاب کا ٭ مجھی نے سوکتگانی ہی خوب کی ٭ منی آرڈر یا قیمت مؤلف کے پاس آجانا چاہیے۔ آخر دستک عدہ محصول ۲ [illegible] المشتہر

[illegible]

مضامین غیر

برہا

ایک مصیبت زدہ بیوی کی فریاد

تمری پیت کے کارن گوریا۔ ہوک اٹھے دن رات
کبھی نہیں بھرا کے چھاتیا۔ تمرون نہ پوچھو بات
تمری پیت کے کارن گوریا۔ چھانڑ دیہوں گھر بار
جیت مرت ہوں کبھوں نہ پوچھیو۔ تمری ادر نہار
تمری پیت کے کارن گوریا۔ ہمکا پرت ناہیں چین
اگیا برہ کی ہو کر ہوا۔ پھونکت ہے دن رین
تمری پیت کے کارن گوریا۔ کاب بیپ سب چھوٹ
آس ملن کی لگی جیا ان۔ جاے نہ دیکھو ٹوٹ
تمری پیت کے کارن گوریا۔ نیند نہ آوے نین
تم بن چھن پل کل نہ پرت ہے۔ کھوے گیو سب چین
تمرے من کی نردئی سیاں۔ کاہے پوچھی آو پائے
نین رسیلے توری بانکی چھب گوریا۔ دیکھ رہو ناہیں جائے
تمہیں بتاوو کر تو جتن یان۔ ہو تم جیتر سوجان
کہہ دو تم سے ملی ہم گوریا۔ نکسو جات ہے آن
پیت کی موری پرتیت نہ مانیو۔ ساچ کا سمجھیو جھوٹ
جھوٹ کہو گوری تو کر ہوا۔ جب سے بندھیوں تورے گھونٹ
لیکھ پڑھت تمرا سب گوریا۔ ہمرے کو ہے کاج
کنوئیں گانون کے ناؤں سے جلیاں۔ ہمکا آوے لاج
شہرن کی ہو آرزو گوریا۔ تم سے لگائین پیت
اپنا پہرا بانک نہ لاگے۔ چھانڑ یو دیس کی ریت
سوتن کے تم کارن گوریا۔ ہمکا دیہیو نکلیس
چھینیں پر جب آو لگے جوبنان۔ چھانڑ چلیو پردیس
من مان نیا پھونا ہیں تورے گوریا۔ گود مرے مر جائے
تمری رے پیت کی ریت نیاری۔ مادت ہو لاگی آئے
ہمرے جراوے کے کارن بلا۔ آنسو لاگیو پیت
تمری بھینون بیرن بن گوریا۔ اور بہنیں سب میت
ہمرا جیا تم کا ہے جرائیو۔ سوتن پاس بلائے
سب ڈگر تمرے سبب ہم گوریا۔ یو ڈر کسما نہ جائے
پیت تو ایسی کریے گوریا۔ جیسے دیپ پتنگ
جہاں برسے جر جر مرے دیکھیا۔ کبھوں نہ چھانڑے سنگ
یا بدولی بیت سے پیت یو تمری۔ ہم پیا بس جاو
اوکا بلائو ہمکا جرائیو۔ کا پھل پایو بتاو ٭

راقم
ت۔ ن۔ ہجر ٭

پنچ۔ بہت خوب۔

(بقیہ) سوانح عمری مولانا آزاد

(گیارہواں حصہ)

پیشہ وکالت کی کفالت نے ہماری حالت کے پر وبال میں ایسی طاقت لا دی تھی اور ہمارے عزم اور منصوبے کو ایسا مستقل کر دیا تھا کہ امورات رفاہ عام اور علی الخصوص لوکل سلف گورنمنٹ کے کاموں میں ہم اپنی پبلک اسپرٹ کی جدت اور قوت سے بہت کچھ کام لینے لگے تھے۔ گو وکالت میں بکو دولتمندانہ اور امیرانہ مرفہ الحالی تو نہ ہوئی مگر ہم نے اپنی آمدنی کے مدبرانہ اخفا اور اپنے ظاہری ساز و سامان اور ٹھاٹھ کے چمکانے سے حکام اور خاص و عام کے دلوں میں اپنا ایک خاص وقار اور اعتبار جما لیا تھا۔ ہماری پبلک اسپرٹ کی تیزی اور تندی کی کیفیت سے حکام بخوبی واقف ہو چکے تھے اور اسکی بو ادھر ادھر دور تک پھیل چکی تھی اور لوگ اسکو پسند بھی کرنے لگے تھے۔ اسی زمانے میں قدیم خاندانی شجرے کے محققانہ طور پر جانچنے سے چند اعلیٰ اور نامی خاندانوں کے ساتھ ہماری قرابت بھی ثابت ہو چکی تھی۔ گو ان خاندانوں کے اراکین کو بعض خود غرضانہ اور بدنیتانہ وجوہ سے قرابت کے قبول کرنے میں کسی قدر خفیف تامل ہوتا تھا مگر تاریخی شہادت کا دباؤ ہم ان پر ہمیشہ ڈالا اور حکام عالی مقام کے پاس ایسی قرابتوں کے ذریعے سے اپنی افزایش اعزاز اور حصول اغراض میں کام نکالا کرتے تھے۔ ایسے استعمال قرابت پر اعتراض کا موقع بہت کم لوگوں کو ملتا تھا اور ہم خود بھی بہت کم موقع اپنے قرابت مندوں اور احباب کو نکتہ چینی کا دیتے تھے۔

قلیل ہی عرصے میں حکام ضلع پر یہ بات بخوبی ثابت ہو گئی کہ ہمکو پبلک کے کاموں کے کرنے کا نہایت شوق و ذوق ہے اور ہم اپنا بیش قیمت وقت (جو کہ پیشہ وکالت میں عمدہ طور پر کام میں آسکتا تھا) صرف کرکے رفاہ عام اور لوکل سلف گورنمنٹ کے کام میں

ٹونکون سے گاجین نہین ٹلتین

(حشرات الارض اور ہندوستانی گاے)

ہمارے چند متوسلین اور غریب عزیزوں کی پرورش بھی ایک جائز طریقے سے ہو جاتی تھی۔ اونکو ہر کام معمولی ٹھیکہ دار سے کم روپیے اور کم زمانے میں کر دینا پڑتا تھا تاکہ سال کے ختم ہونے کے قبل سڑکیں پل وغیرہ جدید تعمیر کے تیار ہو جائیں بلکہ مہینا بھر پہلے سے خاک اڑا اڑا کر اپنے ان عالی کے شوراغ ٹیکس دینے والوں کو دکھلائیں۔

تاکہ آرام طلبی کی انگریزی عادتیں ہمارے شہر کے غربا اور محنت کش لوگوں میں نہوں اور انکو ایک ولایتی صاحب نکی زندگی بسر کرنے کی مجبوری نہو ہم برابر تمام پانی کی گاڑیوں کو انگریزی محلوں میں اپنے وعدوں سے بھیجا دیتے تھے کہ جہاں انکی پوری ضرورت تھی کام ہیں انہیں اور محنتی لوگوں میں آرام طلبی اور انگریزی راحت پسندی کی عادات کے پیدا کرنے میں مخل نہوں۔ ہندوستانی محلوں میں جاروب کشی کی گاڑیاں روز صبح کو سڑکوں اور گلیوں کے صاف کرنے کو آتی تھیں اور انگریزی محلوں میں دیر سے جاتی تھیں۔ جن گلیوں میں کہ لوگ میلا اوٹھانے میں عذر کرتے تھے البتہ وہاں گاڑی کے بھیجے جانے میں عذر ہوتا تھا ورنہ یوں میلے کی گاڑیوں کے آنے کی شکایت بہت کم تھی۔

ہر پل اور مکان بنانے کی اجازت لینے میں لوگ یہ سمجھتے تھے کہ میونسپل فنڈ میں کچھ ٹکس یا نذرانہ یا فیس دینا ضروری ہے حالانکہ اسکے لیے کوئی مد نہیں صرف سادے کاغذ پر ایک درخواست کافی ہے۔ مگر وفور فیاضی سے لوگوں کا ایسا خیال ہو گیا تھا کہ وہ ایسی اجازت کے حاصل کرنے میں بلا اجازت ہی کچھ نہ کچھ دینا اپنا فرض سمجھتے تھے اور اس رقم کو اعلان کے ساتھ دیتے تھے۔ چونکہ پبلک کے لیے یہ رقم خود بخود آتی تھی اسلیے ہم اوسکو خلاف قانون بھی لیکر میونسپل فنڈ میں نیے نام سے جمع کر دیتے تھے اور یہ مضمون ہم نے نوٹ کر لیا تھا کہ ترمیم قانون کے وقت اجازتی فیس کی مد بھی بڑھا دیجائے۔

ذبح کا ٹھیکہ ہمارے بعض عزیزوں نے فرضی طور سے لیکر قصابوں کو غلاظت اور کثافت کی چھری سے اہل شہر کی صحت کے ذبح کرنے سے روکا اور تازہ اور طیار اور صحت بار گوشت کا بندوبست نہایت مشکل سے اونکے لیے کیا۔ تاکہ ہمارا اقبال و ملازمان میونسپلٹی پر رہے اور پبلک کا کام عمدہ طور سے انجام پائے ہم اکثر چنے ہوئے آزمودہ کار اور ذی شعور اقربا اور متوسلین کو اہلکاران میونسپلٹی میں بھرتی کرواتے تھے اور اونپر ہمارا خانگی اور سرکاری دونوں ہی قسم کا ایسا دباؤ رہتا تھا کہ وہ کام کے انجام دیتے وقت ہرگز دل سے اوٹھا نہیں سکتے تھے اور اسوجہ سے ہر کام آسانی اور خوبی سے انجام پاتا تھا۔ (باقی آئندہ)

راقم
ہندی نژاد

(بقیہ) اودھ کی بیگم

چھتر سنگھ نے کہا کہ "پڑھو تو کیا لکھا ہے" امر سنگھ پڑھنے لگا۔

"بہن۔ تمھارے اور تمھارے لڑکے مہابیر کے سوا اسوقت کوئی ہمارا اپنا نہیں ہے اور جنکے ہم عزیز تھے وہ سب جانتے ہیں کہ اسوقت دوسرے عالم میں ہیں۔ وہیں جاکر اونسے ملنا ہوگا۔ اونکے دیکھنے کے لیے ہمارا دل ہمیشہ روتا ہے۔ مگر اب تک سوائے خودکشی کے اونکے پاس پہونچنے کی اور کوئی تدبیر نہ تھی۔ نامردی سے ہمنے ایکدفعہ خودکشی ہی کرنا چاہی تھی اسوقت تمھارے باپ نے ہماری جان بچائی تھی اوسوقت سے ہماری سمجھ میں آگیا تھا کہ دنیا میں خودکشی سے بڑھکر اور کوئی نامردی نہیں ہے اسی سے پھر دیسا ارادہ نہیں کیا۔

اسوقت ایک بہت اعلے کام کے لیئے ہمارے جانے کا راستہ کھلا ہے اب اس موقع پر نہ چوکیں گے۔ اسوقت ہمنے ایک نہایت پاکدامن نواب کی لڑکی کی عصمت بچانے کا عہد کیا ہے اسمیں ہماری جان ضرور جائیگی۔ لیکن اگر بھاگ کر بچ جانے کا موقع ملا تو جلد تمھارے دیدار ہونگے۔ اور اگر ہم مر ہی جائیں تو ہمارے بھیجے ہوئے ان دو ہزار روپیہ سے کئی سال بسر کرنا اور ہتھیاروں کے علم سیکھنے کے لیئے مہابیر کو چھتر سنگھ کے حوالے کر دینا جو چٹھی دینگے۔ تمنے بہت محنت کر کے ان پانچ چار برس میں بھی لڑکے کو ہتھیاروں کے علم سے محروم رکھا ہے مگر یہ تم انسلیے نہایت دشمنی کا کام کرتی ہو۔ کیونکہ بغیر علم اسلحہ کے انسان انسانیت نہیں حاصل کر سکتا۔ نامردی اور خود غرضی ہمیشہ انسان کو جانور بنائے رکھتی ہے اس سے اسکے دور کرنے کی تدبیر سب سے پہلے کرنا چاہیئے جو صرف علم کا سیکھنا ہے۔

ہم ہمیشہ سوچا کرتے ہیں کہ بہادر کی بیٹی اور بہادر کی بیوی ہوکر تمھارے خیالات ایسے پست کیوں ہیں۔ ہمنے پالیا ہے کہ یہ صحبت کا اثر ہے۔ تین سال کی عمر میں تمھاری ماں تم سے جدا ہوئیں جب سے تم برابر باپ کے ساتھ بنگالہ میں رہیں۔ بچپن ہی سے ہمیشہ قاسم بازار کے پاس کے گاؤں کی لڑکیوں میں کھیلی ہو۔ اور اونھیں کی چال ڈھال سیکھی ہے۔ اس سے تمھاری سب عادتیں بنگالی عورتوں کی سی ہو گئی ہیں۔ بنگالی عورتوں کی طرح تم اپنی خاوند کی پیاری اور پارسا عورت رہیں۔ بنگالی عورتوں کی طرح تم میں نہایت صبر ہے۔ تمھیں بنگالی عورتوں کی طرح اسی فکر [illegible] بھولکر یہی دھیان رہتا ہے کہ کیونکر لڑکے بالوں ماں باپ بھائی بہن کو کھانا کھلایا جائے آرام سے رکھا جائے۔ بنگالی عورتوں سے تمنے یہ خوبیاں تو عمدہ حاصل کی ہیں۔ انکو عمل میں لاؤ مگر اونکی کمزوری اور ڈرپوک پن کو دور کرو۔

جب کلکتہ میں کبھی کبھی تم نانا نانی یاد میں مغموم ہوتی تھیں۔ ہمنے تمکو مہت سنوق سے بہت سمجھایا اور سنسکرت پستکوں کو سنایا ہے۔ تمکو یاد ہوگا کہ دسرتھ کی رانی سومترا نے کیا کہا اپنے لچھمن کو بن میں رام چندر کے ساتھ بھیجا تھا؟ اس سے دنیا میں ماں کا حق ادا کرنا جاری ہے۔ اسکو سومترا کے کام پر عمل کرنا چاہیئے۔

بہن! اب ہم تمسے رخصت ہوتے ہیں ہماری یہ وصیت ضرور پوری کرو۔ کہ مہابیر کے علم اسلحہ میں ہرج نہو۔ سومترا کیطرح تم اپنا حق ادا کرو۔ اور یہ فکر نہ کرو کہ کیونکر اسکی حفاظت ہوگی کیونکہ ہر پوت جوان بیٹے کے دل میں یہ بات توخود موجود ہے۔

ماباپ کو اولاد کو یہی سکھانا چاہیئے کہ حق کے لیئے جان دیدینا چاہیئے خلاصہ یہ کہ اولاد کو جینا نہ سکھا کر مرنا سکھانا چاہیئے۔

جب ہم مرکر سورگ میں جائیں گے تو ہم یہ دیکھکر بہت خوش ہونگے کہ تمنے مہابیر کو سومترا کی طرح اپنے فرائض ادا کرنے کے لیئے رخصت کردیا پیاری بہن سومترا کی بات سدا یاد رکھنا۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ ہر ایک ماں سومترا کے ان اقوال کو ورد زبان رکھے۔ ہم یاد دلانے کو یہاں لکھے بھی دیتے ہیں یاد رہے کہ یہ تمھارا جپ (وظیفہ) ہے۔ اور یہی ہماری مرتے وقت کی بخشش ہے۔

تمھارا باپ رام اور ماں ہے سیتا جہاں ہیں رام اودہ بھی ہے اسی جا
چلے وہ رام سیتا جب یہاں سے اودہ میں پھر تمھارا کام کیا ہے
گر ماں باپ کی بھائی کی خدمت جہاں میں ہے یہی عزت کی عزت
رکھو تم رام ہی سے کام بیٹا سوا اُسکے نہیں کوئی تمھارا
جہاں سورج ہے دن بھی ہے اسی جا خوشی سے ساتھ بن کو جاؤ بیٹا

بہن اب ہمکو رخصت کیجیئے۔ اگر اس کام میں مارے گئے تو ضرور اس زندگی میں ملینگے اور بچگئے تو حاضر ہوکر تمھاری محبت بھری صورت کو دیکھیں گے۔ اور جلتے ہوئے دل کو ٹھنڈا کرینگے۔

تمھارا چھوٹا بھائی امر سنگھ۔

چھیتر سنگھ نے چٹھی سنکر کہا کہ بھائی اسمیں ایک بات ہماری بھی لکھدو

امر سنگھ۔ وہ کیا؟

چھیتر سنگھ۔ ہمارے پاس چار ہزار روپیہ ہے ہمنے سوچا تھا کہ مرتے دم تمکو دینگے مگر تمھاری موت تو ہمسے پہلے آگئی اور ہمارے رشتہ داروں میں اب کوئی نہیں ہے اس سے اب اون روپیوں کا کیا کرنا ہے؟ اس سے تم چاند کنواری کو لکھدو کہ وہ ہمارے روپیوں کے لینے میں انکار نہ کرے اب ہم یہ روپیہ اوسے اور اوسکے بیٹے کو دیتے ہیں۔

امر سنگھ نے چٹھی میں یہ اور بڑھا دیا۔

بہن! یہ چٹھی لانے والے چھیتر سنگھ تمھارے باپ کے ایک پرانے دوست ہیں۔ اور یہ ہمارے بڑے مہربان ہیں اِنکے اولاد کوئی نہیں ہے اور مدت تک کمپنی کی جنگی خدمت کرکے چار ہزار روپیہ انھوں نے جمع کیا ہے اور مرنے پر ہمکو دینے کے لیئے دل میں ٹھانا تھا مگر اب ہماری موت اِنسے پہلے دکھائی دیتی ہے اس سے اب اون روپیوں کو تمکو مہابیر کو دینا چاہتے ہیں۔ اِنکے روپیہ لینے میں انکار نکرنا یہ تمکو اپنی بیٹی سمجھتے ہیں۔

اسکے بعد صبح ہوگئی اور کہار لوگ پالکی اُٹھانے کے لیئے دروازہ پر آموجود ہوئے۔ لفٹنٹ طامسن ہیلول مکلن وغیرہ اپنے اپنے گھوڑوں پر سوار ہوگئے اور چھیتر سنگھ امر سنگھ آج بھی کل کی طرح حافظ کی بیوی کی پالکی کے ساتھ ساتھ چلے۔ جب کہار لوگ آرام لینے کو پالکی آمارتے تھے تو انکو حافظ کی بیوی سے باتیں کرنے کا موقع ملتا تھا کیونکہ اب وہ انکو غیر نہ سمجھتی تھی۔

سورج نکلتے نکلتے یہ فوج حافظ کے کنبہ سمیت تسولی پہونچی۔

امر سنگھ وغیرہ خیال کرتے تھے کہ شاید نواب کے حسب الحکم حافظ کا کنبہ فیض آباد بھیجا جائیگا مگر نواب کا یہ ارادہ نہ تھا۔

اسوقت نواب مع فوج آنولہ میں تھا اور حافظ کے کنبے کو وہیں سے پکڑ کر لانے کا حکم دیا گیا تھا اب وہ آنولہ سے تسولی میں آئے اور یہاں فوج جو حافظ کے کنبے کو گرفتار کیئے آئی تھی نواب سے ملی۔

یہاں نواب نے ایک روہیلہ سردار ذوالفقار خاں کی بیوی اور اوسکے بیٹے کی بیوی کو پکڑا منگوایا تھا انکو اور حافظ کے سب کنبہ کو لڑکی کے سوا اپنے بہنوئی نواب سالار جنگ کے حوالہ کیا اور اوسی کی حفاظت میں الہ آباد کو بھیجدیا۔ اور صرف حافظ کی لڑکی کو معہ چند لونڈیوں اور سپاہیوں کے ساتھ اپنی بیگم کے پاس فیض آباد بھیجدیا۔

اور امر سنگھ اور چھیتر سنگھ کو نواب سالار جنگ کے ساتھ الہ آباد جانے کا حکم ہوا۔ اب حافظ کی لڑکی ماں کے آغوش سے جدا ہونے لگی۔ اور رو کر اوسنے ماں سے رخصت مانگی۔

ماں نے تین چار دفعہ بیٹی کا منہ چوم کر کہا "باپ کے دشمن کے قتل کا کل بوجھ اب تمپر ہے اب غم و رنج کے اظہار کا وقت نہیں ہے باپ کے دشمن کو مارو۔ خدا تمھاری مدد کرے گا۔"

یہ کہکر بہادر کی بیوی بیٹی سے جدا ہوئی۔ سولہ برس لڑکی کسیطرح آنسوؤں کو روک نہ سکی مگر ماں کی آنکھ سے ایک بوند نہ گری۔ جرأت کے ساتھ وہ دوسری پالکی میں الہ آباد کو روانہ ہوگئی۔ باقی آئندہ

راقم ہندی۔

العادت کالطبیعۃ الثانیہ

پنچ — " دیکھو تو کیا خاک اوڑاتا ہے "

وزیرپن — " وہ ابھی اوسکی عادت میں ہے "

نہ در گرا در نہ آسن گر نہ بانہ بگرنہ سوداگر
یہ ثابت ہو گیا ہوتا بہت محتاج اقلیدس | بگڑتی شکل اپنی گر نہ پاتا تاج اقلیدس
سر اپنا پیٹ ہی لیتا جو ہوتا نیچ اقلیدس | مہندس جا بجا ہیں فرد و رابع رابع اقلیدس
بس اب دنیا میں ہے علموں کا یہی اللہ ہی باور
ہوئی وہ ہاٹ بازی یا اگر اکاہی ہوئی ہوتی | ہو لکڑ توڑ کوئی نوٹ یا لگ کی ہوئی ہوتی
خریدے گا کوئی کیسی ہی اچھی ہوتی جھلی | نہ بنیگا کوئی جاہل کی شناسی ہوئی ہوتی
بس اب ہوچی فلاطون یوں ہی کچھ لب تو لپ کتر
کہاں تھی یہ ترقی اور یہ تہذیب آبا پر | مگر سر عقل سے خالی تھی اگلے لوگ بیچارے
جواب جا ہے تو کوئی آسمانے تو ٹرنے تارے | گئے وہ دن کہ تھی محدود کام انسان کا سارے
برابر ہو جائیگا گھونسلا اور آدمی کا گھر
ہوا ہے سارا عالم آج کل مجنون ترقی کا | جو سچ پوچھے کوئی ہے ہوا کے خوف ہی کا
چلا جاتا ہے جھاڑا کیا ہی چرخ جون ترقی کا | یہ دم دوڑ ہے بنی آدم کی روز افزون ترقی کا
جو آج اک کام اعلیٰ ہے تو کل ہوا اسے اعلیٰ تر
نہ استقلال رکھتا ہو جو دور اسکو سمجھینگے | نہوا اک یہ پر قائم اٹیرا وسکو سمجھینگے
جو بدلے رنگ گرگٹ کیسے بہتر اسکو سمجھینگے | کوئی ونمس خسارہ سب ہوا اسکو سمجھینگے
کہ دو دن آدمی ٹھیرا رہے یاں ایک حالت پر
اگر دم میں رہا دم رونق کالج بڑھا دونگا | نہ کیونکر قوم میں آنکلے جو میں پٹی پڑھا دونگا
نہ ملیگا اگر کوئی تو یہ نوٹس لگا دونگا | زمانہ نام ہے میرا تو میں سب کو دکھا دونگا
کہ جو تعلیم سے بھاگینگے نام انکا مٹا دونگا

نہ پایا ایسا بدلا سارا عالم جہان ڈالا ہے | کہ جو تحریر میں تقریر میں سب کو نرالا ہے
عقاید تک میں سنے اک نیا فیشن نکالا ہے | ہمارے شکر سے اے قوم جہاں سے نکالا ہے
کہ جسنے قوم کی تعلیم کا یاں ڈول ڈالا ہے
بد اندر رنگ ہوتے آئے ہیں اور نیک اندر بد | مگر اب دور دورہ ہے ترا گلے گئے سب لد
ہمارے حق میں تو ای پیر تیری توجہ ہی شاید | خدا کی برکت اور رحمت ہو نازل تجھ پہ اے سید
کہ تو نے بھائیوں کا ڈوبتا بیڑا سنبھالا ہے
نہ پہلے کس طرح تہذیب ہر ادنیٰ و اعلیٰ میں | کہ تو خود نا چتا ہے انکے بزم تماشا میں
تو اس قابل ہے کہ میں بند کر کے تجھکو دیتا ہیں | فدائی قوم کے تجھ سے ہی گذری ہونگے دنیا میں
کہ دلسوز ایسا جنکی آج قوم میں اجالا ہے
سمجھے لیفارمر اسلام کا کیونکر نہ جانیں ہم | دلائے تو وظیفے جس سے پالیں اپنی جان بھی ہم
خوشامد کی اڑائیں داد کیونکر نہ تانیں ہم | بھلا ایسا ہے احسان ہائیں یا نمانیں ہم
بھلائی کرنے والوں کا ہمیشہ بول بالا ہے
ہوئی ہے جانشینی پیر مرحوم کی ہاں تجھے | نہ خود غرضی کی تھی امید ہرگز پیر جاں تجھے
مگر لعنت جگر کی کب محبت نہاں سمجھے | کریں کیا گر نہ ابنائے زماں حسن گماں تجھے
کہ درد دل کی کیفیت سمجھ سے انکی بالا ہے

مسلمانوں کی بیجو نمکی دلونکو فکر سے بھرنا | نہ ہرگز ایسے کاموں میں جدا کی فکر سے ڈرنا
ابھی جلدی ہے کیا جیتے رہو لازم نہیں مرنا | کیا گو تو نے سب کچھ پر بہت کچھ ہے ابھی کرنا
ہے آخر قوم کی تعلیم یا بندہ کا نوالا ہے
تری گو عمر پوری ہو چکی مرنیکو دن آئے | اگرچہ قبر میں بیٹھا ہوا ہے پاؤں لٹکائے
تھیٹر میں مگر پھر کون آکر تو ند مٹکائے | عزیزوں کو خداوند ا ایسا کردن نہ دکھلائے
کہ سایہ تیری ہمدردی کا انکے سر سے اٹھ جائے

(بشرط فرصت باقی آئندہ)

شیدا - دہلوی - از امرتسر

عجیب الخلقت

خدا کی قدرت کے قربان - کیا کیا عجیب و غریب کرشمے دکھلائے ہیں ایک حضرت کی آن بان دیکھنے کے قابل ہے - آنکھوں پر اینٹ کی عینک چڑھی ہوئی کہ مار بیٹھنے پر داد نہ فریاد ہو - راستی کا اسقدر مادہ موجود ہے کہ ہمیشہ تن کر چلتے ہیں - قدم قدم پر اپنی مسیحائی سے غریبوں کو اس دنیا کے مصائب سے چھٹکارا دیتے ہیں - ان کے ڈنگ میں یہ برکت ہے کہ جسکے لگا اوسکی تلی ضرور بڑھی ہوئی نکلی - مرنے والوں کی حالت نزع کی تکلیفیں انھیں کے قدموں کی برکت سے کم ہو جاتی ہیں - ادھر ڈنگ پڑا ادھر تلی پھٹی اور مرنے والے نے دم توڑا - جو بیچارے غلامی کی حالت میں بسر کرتے ہیں انکو اس دنیا سے آزادی انھیں کی بدولت حاصل ہوتی ہے - جہاں انسے سابقہ پڑا اور ان کی بندوق خود بخود چل گئی - وہ دنیا کی قید دن سے چھوٹ گیا -

انکی متانت اور بردباری کے جھنڈے گڑے ہوئے ہیں - ایک گاڑی میں اپنے ہم وطن کے ساتھ سوار ہوں - منزلوں چلے جائیں مگر ایک دوسرے سے بات تک نہ کریں - چہرے پر وہ رعب و جلال ہے کہ کسی غیر قوم کی مجال نہیں کہ انکے ساتھ بیٹھ سکے - یا ارد گرد بھٹک سکے - آپ کی توند شریف بنیئے سے کہیں بڑھی ہوئی - عمر عیار کی زنبیل ہے جو کچھ آیا اوسیں غائب - ڈکار تک نہیں لی

شیولری (عورتوں کی حفاظت میں مردانگی) اگر باقی ہے تو انہیں - انکی بیوی جہاں چاہے جائے - سیر کرے - دنیا کے لطف اٹھائے - یہ ہر حالت میں اوسکے معین اور شریک حال ہیں - خود غرضی ان میں چھو تک نہیں گئی - جتنے بڑے بڑے کام ہیں - جن جن عہد دن میں بہت سا

روپیہ ملتا ہے جنکا دھرنا اوٹھانا مشکل پڑتا ہے وہ اپنے
سر لے لیتے ہین - اور لوگون کو ان کامون کی تکلیف
سے بچاتے ہین - تجارتی اشیا کے بنانے کی تکلیفین خود
گوارا کرتے ہین - ہزارون کوس کے مصائب سفر
برداشت کرکے اور لوگون کو وہ چیزین بہم پہونچاتے
ہین - غریبون کے مال کی حفاظت پر رات دن تلے
رہتے ہین - ہیئت سے حاجت سے زیادہ جو [illegible]
جسطور پر ہوتا ہے اونکے مال کے بچاؤ کی فکر کرتے ہین اور آدہ
لیکر اپنے محفوظ قلعہ مین رکھ لیتے ہین جسکے چارون طرف
قدرت نے پانی کی خندق کھود رکھی ہے -

جادو کا نام سنتے تھے گر وہ صرف انھین کو آتا ہے - لوگ
ہزارون لاکھون روپیہ صرف کرتے ہین کہ اسکے دو ایک
حروف ملجائین - یہان انکے قدم مبارک نے پہنچے
لوگون کو سست و سرگرم بنادیا - آپ ہین ڈانڈا مینڈی کرائی
تاکہ دونون مین ہوشیاری اور مستعدی کا مادہ موجود ہو جائے
اتفاق کا بڑہانا انکے بائین ہاتھ کا کھیل ہے - جہان دو
آدمیون کو ایک جگہ دیکھا ایسی بات کہدی کہ دونون گتھ گئے
دوسرون کے سر کا بوجھ ہٹانا انکے حصے مین پڑا
ہے - رئیس یا امیر - راجہ ہو یا مہاراجہ - شاہ ہو یا گدا - جہان
انکی نظر عنایت ہوئی فوراً وہ انکے بھروسے پر اپنا کام چھوڑ دیتا
ہے - یہ سب انتظام خود کرلیتے ہین - اور اوسکو ادن کامون
کے جھنجھٹ سے بچا لیتے ہین - بلکہ جوش ہمدردی مین صبح سے
شام تک اوسکے پیٹ بھرنے کا سامان بھی بہم پہونچا دیتے ہین
اور لوگون کے حفظ صحت کا خیال انکے دل مین طبعی طور پر موجود
ہے - موسم گرما مین جب زیادہ آدمیون کی کثرت سے
طرح طرح کے عوارض پیدا ہوسکتے ہین یہ حضرت اپنے اوپر
سختی برداشت کرکے کہسارون پر چلے جاتے ہین - انسانیت
اور ہمدردی اسقدر ہے کہ اپنا وطن مالوف چھوڑکر غیر ملکون
مین جاکر سلطنت کے بوجھ کو بٹا لیتے ہین - آخر یہ ہین کون صاحب
جان جل تو نہین - مین کچھ نہین کہہ سکتا - سمجھنے والے اپنے
طور پر سمجھ لین ۔

راقم
ج - پ -

ذرا ڈنڈی ترازو سنبھال کے

ٹیپ رنج - بنیئے کی گون مین نوسن کے دہوکے کا حال اب کھلا -
گورنمنٹ نے دیکھا کہ بنیئے سیدھے نہین ہوتے - باٹ ناپ
وزن مختلف - جب کوئی آنکھ کا اندھا گانٹھ کا پورا انکے [illegible]
کے گھر پہ مین ڈال کے ٹکے اینٹھ لیئے آخر وزن کا قانون جاری
کردیا - اب کیا ہے - تول پھر کم تولا دہرے گئے - باٹ کم
رکھے اور بے بھاؤ کی ٹھہری - واللہ ہے - واللہ ہے - ہماری
گورنمنٹ بھی نیون کی گرہ کھول نکلی - بات ہی بہی ٹھیک - جدا
یہ بھی کوئی بات ہے کہ شہر کے ایک حصے کا وزن کچھ اور دوسرے
کا کچھ - آٹے دال کا بھاؤ ابھی کھلیگا - جب بازار سے سودا
مول لیا گھر مین لاکے تولا تو سیر پہ سیر کی کم ٹھیری - آئی گئی نیون
کی سر جائیگی - ہماری جانے بلا -

بھئی سنو تو سب کچھ ہوا - مانا کہ قانون جاری ہوگیا - باٹ
ترازو ٹھیک ہوگئے مگر ایک ٹیڑھی کھیر ہے - پولیس کو نئے نئے
موقعے ہتھے مارنے کے ملینگے اسکی کون روک ہے؟ یہ خوب
آپ نے روک کی ہی خوب کہی - پولیس خدائی فوجدار ہمارا [illegible]
کسکے روکے رکتے ہین لگا - ارے یار پولیس کے ہتھکنڈے تو
گورنمنٹ کے روکے ہی نہین رکتے - تو یہ کہیئے یک نہ شد دو شد
کا معاملہ ہوا - ابھی تو بنیئے ہی تھے - اب پولیس کا اڑنگا نیا ہوا - یہ ہو
ہندوستانیون کی گت تو یہ ہے

ہر بلائے کز آسمان آید — گرچہ بر دیگرے قضا باشد
بر زمین نارسیدہ می پرسد — خانۂ ہندیان کجا باشد

ہم تو سمجھے بیٹھے ہین - جہان سیر وہان سوائی - ایک بنیئے نہ سہی
اور دس بیس پولیس والے ہی سہی - مگر یار مفلسی ٹیڑھی کھیر ہے -
بنیا بیچارہ تو جب تک آدھ پاؤ گھٹاتا تھا پولیس بہادر سر کی ٹوپی تک
نہ چھوڑینگے - اسکا باٹ کم - اسکی ترازو خراب - اور ایک نہ ایک بجہ
لگی ہی رہے گی - اونہہ بلا سے -

بر سر فرزند آدم ہرچہ آید بگذرد

راقم
پ - پ - برق

چٹکلے

یاد رہے حساب - اگر تم برا کام کرکے گنہگار ہو گے تو خدا تمکو جہنم [illegible]
[illegible] جہان آگ اور گندھک ہمیشہ جلا کرینگے -

مضامین غیر

ایک اناڑی مجسٹریٹ صاحب

الا اے اودھ پنچ والا گہر | سپہر سخن را درخشان قمر
بدانش گزین عقل ہشیار زمان | زمین سخن را بلند آسمان
زباندان دہم ناظم نکتہ سنج | بعلم و ہنر با گرانمایہ گنج
سہی سرو باغ سخن گستری | کنار نگ اقلیم دانشوری
بہر بزم کہ آئی بگفت و گزار | دل اہل مجلس کنی شاد خوار
توئی در جہان بادشاہی سخن | بدا فاق معنی خدائی سخن
ترا نام کردند اہل زمین | سخن سنج سخندان سخن آفرین
بہ از قد و وہم گفتہ ہائے دری | سزد گر کنی دعوئ خسروی
ہمی ریزد ت گاہ گفت و گزار | ز درج دہن گوہر آبدار
بہر جا کہ آرد ز تندی خرام | پری پویہ اشہب تیز گام
گذارد نفس پویہ پائے پری | نیارد زدن دعوئ ہمسری
ہمیدون بگفتار نغز گرامے | کہ طرفہ مزیحی است ای آگاہ اے
نخستین کنم عرض گذ مارننگ | بر خادمان تو اے راد کنگ
پس انگہ مزیحی سرایم شگرف | ازین داد خواری بگفتار ژرف
بہ بین داد خواری این دا بَرَد | کہ آید رچہ مایہ بود خوار و خرد
نگارم یکے نہرل این دادگاہ | کہ خندید مردم از ان قاہ قاہ

عالیجناب ہلال رکاب گردون قباب معلی القاب انتاب شتاب بریانی کی قاب بڑے نواب حضرت سیدنا دا و ستادنا و مجتبٰنا مولانا مولوی شیخ سید اودھ پنچ خانصاحب بہادر رہے بہادر دام ظلہم العالی آداب تسلیم مجرا کورنش بندگی سر افگندگی رام رام دودستی پالاگن گڈ مارننگ حضرت سلامت مابدولت و اقبال تو آجکل بھاگ نگر کی تمامی سپر نکوٹ آ ماتحت کی جانچ پڑتال سر تال وغیرہ وغیرہ مین ایسے غلطان پیچان رہا کرتے ہین کہ کوئی خبر یا دربار لکھنے لکھانے کی نوبت ہی نہین پہونچتی ہے بالخصوص یہان کی داد خواری کوچک کی اناڑی مجسٹریٹون کی کاروائی اور لیاقت کی جانچ پڑتال ایسی ٹیڑھی کھیر ہے کہ معاذ اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ بھلا یہ کسمین مادہ کہ یہان کے مجسٹریٹون کی لیاقت کی جانچ کر سکے یہ اینجانب ہی ایسے لایق فائق عقیل فہیم ذہین ذکی قانون دان ضابطہ شناس مردم پہچان مرد سے آدمی ہین جو صورت دیکھکر حیوان ناطق اور غیر ناطق مین فوراً تمیز کر لیتے ہین اور یون منٹ مین زن سے فوٹو کھینچکر دکھا دیتے ہین انہین دنون بندہ درگاہ کا گذر داد خواری کوچک مین جو ہو گیا تو کیا تماشے حیرت انگیز ملاحظہ ہوا کہ ایک اناڑی مجسٹریٹ صاحب بہادر جنکا قد و قامت خدا جھوٹ نہ بلائے تو پونے تین بالشت سے کسیقدر کم ہی ہوگا اور صورت ماشاء اللہ چشم بد دور ایسی پاکیزہ کہ اگر ایک مرتبہ دیکھ لیجیے پھر تا دم واپسین کبھی دیکھنے کی آرزو رہے تو ہمارا ذمہ گفتگو ایسی شستہ رفتہ کو نتیجہ کہ ماشاء اللہ قاف کی جگہ پر شے اور خے کی جگہ پر قاف قسم کو خصم غرض باین ہیئت کذائی ایک ٹوٹی پھوٹی ٹوپی کھوپڑی کر شنیہ پر مانند ہمزہ اور ایک بوڑھے بوسیدہ مابدولت اونکی یہ وضع اور قطع ملاحظہ کر کے مارے ہنسی کے لوٹن کبوتر بنگئے آداب تسلیم گڈ مارننگ تو بالاسے میز اور کرسی بیٹھے تکلفا بلا روک ٹوک مجسٹریٹ صاحب کے اجلاس مین جا ڈٹے اور اونکی تحقیقات اور دادرسی لائحہ کو بامعان نظر ملاحظہ فرمانے لگے ایک مقدمہ زد و ضرب کا آپ کے اجلاس مین پیش تھا جسمین کہ کلائی فریقین اپنے اپنے مطلب کی ہانک رہے تھے بعد امضائے ثبوت منجانب مدعی و جواب اخیر مدعا علیہم و ترتیب فرد قرارداد جرم آپ تحریر فرماتے ہین کہ مدعا علیہم اپنی صفائی پیش کرین اور بعد گذرنے صفائی منجانب مدعا علیہم مدعی پھر اپنا ثبوت ثانی پیش کرے درصورت عدم گزرانئے ثبوت کے اینجانب مدعا علیہم کو زن سے چھوڑ دینگے اور اگرچہ منجانب مدعی ثبوتی دو گواہ پیش ہوئے ایک بیان کرتا ہے کہ پانچ آدمیون نے مدعی کو مارا اور دوسرا کہتا ہے کہ دسون نے مارا مگر میری رائے مین از روئے قانون شہادت کے ایک ہی گواہ با خصومت کافی ہے سبحان اللہ اس لیاقت کے قربان اور معاملہ شناسی کے بلاگردان آخر حضرت کچھ بھی کیون نہ باشد دو سو تو بعد مہینے کے کھٹ سے ملجاتے ہین یہ کیا تھوڑا ہے رعایا جائے چولھے مین جائے جائے بہاڑ مین انصاف ہویا نہو میری رائے مین کو کلائے فریقین قابل سزا تھے جنکو قانون شہادت سمجھنے کا سلیقہ نہین *

راقم کوئی ہوگا

(بقیہ) اودھ کی بیگم

آٹھوان باب

جگدنبا بیگم

جیٹھ کا مہینہ ہے۔ دن ڈھلنے پر ہے۔ کچھ بوندین پڑ رہی ہین فیض آباد کے وزیر کے محل سے کوس بھر پر ایک سنسان ٹوٹے ہوئے گھر مین بیٹھے ہوئے دو آدمی آپس مین بات چیت کر رہے ہین۔ ان دونون کی پوشاک ہی سے معلوم ہوتا تھا کہ سپاہی ہین۔ ایک شخص کی عمر تو ساٹھ برس سے کم نہوگی

[illegible] نہیں۔ بڑا سپاہی اپنے ساتھی سے بولا۔ بھائی بتلا سکتے ہو کہ یہاں پر اسطرح کتنے دن تک رہنا ہوگا جو نواب شجاع الدولہ نواب تک ان [illegible] میں ہیں" دوسرا شخص بولا "نواب [illegible] دل میں آپ تو نہیں گے اگر آپ کو یہاں رہنے سے تکلیف ہوتی ہے تو ہتھیار اور [illegible] لیکے جاؤ کہ الہ آباد چلے جاؤ۔ ناظرین شاید ان دونوں سپاہیوں کو آسانی سے پہچان جائیں گے کہ بڑا سپاہی چھتر سنگھ ہے اور جوان امر سنگھ ہے۔ دونوں نواب سالار جنگ کے ساتھ رو بیا عورتوں کو لیکر الہ آباد کو جا رہے تھے۔ لیکن بیماری کا بہانہ کرکے فیض آباد چلے آئے تھے۔ امر سنگھ کی بات کو سنکر چھتر سنگھ نے کہا "بھائی تم پر کیا آفت پڑی ہے؟ ہم نہیں دیکھتے کہ تم نواب کو مار کر بھاگ سکوگے اس سبب سے ہم یہاں سے جانا پسند نہیں کرتے۔ کیا تم آج بھی رات کو بیگم کی اسی باندی کے پاس جاؤ گے؟"

امر سنگھ۔ آج بھی ایک دفعہ ہیں نواب کے محل میں جا کے اوسی طوفانی باندی سے رات کو جا کر ملاقات کرنا پڑیگی۔ کل اوسنے وعدہ کیا تھا کہ آج ذرا زیادہ رات گذرنے پر نواب کے محل کے نزدیک والے اوسی تالاب پر آموں کے باغ میں [illegible] باندی +

امر سنگھ۔ اوسکی کی بات [illegible] وہ جو منہ پر آتا ہے کہ اوسی سے بھی کہتی ہے کہ آسانی سے [illegible] پہنچا دیگی۔ اور کبھی کہتی ہے کہ ایسا مشکل کام کبھی نہ ہوگا معلوم ہوتا ہے کہ یہ عورت نہایت بدچلن ہے۔ [illegible] دیکھنے میں بدشکل چال چلن بھی اوسی کے موافق ہے جیسے بات چیت کرتے وقت بسطرح کے اشارات کرتی ہے اونسے میری طبیعت یہی نہیں چاہتی کہ اوسکی پرچھائیں بھی دیکھوں۔ صرف اسکی مدد سے حافظ کی بیٹی کو نواب کے محل سے الگ کرنے کی امید رکھکر اس سے ملاقات کرتا ہوں

چھتر سنگھ۔ کیا حافظ کی بیٹی کو فیض آباد میں لاکر محل کے اندر بیگم کے پاس رکھا ہے خود محل میں نہیں بھیجا گیا؟

امر سنگھ۔ بیگم ہی کے محل میں رکھا ہے۔ لیکن وزیر کی بڑی بیگم بہو بیگم حافظ کی بیوی کو بڑی حفاظت سے رکھتی ہے۔ وزیر کے محل میں ایک جگدنبا بیگم نام کی نہایت ہوشیار عورت ہے۔ وہ حافظ کی لڑکی کو اپنی لڑکی کی طرح بڑی محبت سے رکھتی ہے وقتاً فوقتاً اوسے دلاسہ دیتی ہے اور اوسکی تسلی کی تدابیر کرتی رہتی ہے مگر حافظ کی نندنی ہمیشہ اوداس چہرہ کیے بیٹھی رہتی ہے۔ کسی سے بات چیت نہیں کرتی۔

چھتر سنگھ۔ بھی ایسا انوکھا نام سنکر جگدنبا بیگم! بیگم کا نام جگدنبا! تو کبھی سنا ہی نہیں۔

امر سنگھ۔ بھئی جگدنبا بیگم نام سنکر کل میرا بھی کلیجہ دھڑک اوٹھا تھا۔ پیچھے سے اوسکا حال سننے سے تسلی ہوئی ورنہ کل ہی جان کھو دیتا۔

چھتر سنگھ۔ تم تو بات بات پر جان کھونے کو تیار ہوتے ہو۔ جگدنبا بیگم کا نام سنکر کلیجہ کیوں دھڑکا اور مرنے پر آمادہ کیوں ہوگئے تھے؟

امر سنگھ۔ واہ ہماری ماں کا نام جگدنبا تھا۔ طوفانی باندی کے منہ سے سنا کہ جگدنبا بیگم نام کی جو عورت وزیر کے محل میں ہے وہ بنگال سے آئی ہے یہ بات سنکر ہمارے دل میں یہ خیال اوٹھا کہ کیا ہماری ماں ذات کھو کر بھی اس ہلاک زندگی کو قائم رکھے ہوئے ہیں؟ کیا وہ خودکشی کرکے نہ مر گئی تھیں؟ اوسوقت ہم نے بیگم کے متعلق طوفانی سے کئی سوال کیے۔ ہمارے سوالوں کے جواب میں طوفانی نے جو کچھ کہا اوس سے یقین ہوا کہ جگدنبا بیگم نواب میر جعفر کی بیوی ہے اور بدمعاش میرن کی ماں ہے۔

چھتر سنگھ۔ میر جعفر کی بیگم یہاں کیونکر آئی ہے؟

امر سنگھ۔ بھائی اس معاملہ میں اگر سننا چاہو تو بہت سی کہانیاں سنیگی میر جعفر کی بیگم یہاں کیونکر آئی ہے یہ ہم پہلے بھی جانتے تھے۔ وہ کیونکر یہاں آئی ہے اسکا ذکر سنو۔ نواب شجاع الدولہ نے بکسر کی لڑائی میں ہارنے کے بعد دہلی کا بادشاہ اور بلونت سنگھ اوسے چھوڑ کر انگریزوں کی پناہ میں آنے شجاع الدولہ اوسوقت نواب میر قاسم کو ساتھ لیکر بھاگتا ہوا فیض آباد پہونچا ادھر انگریزوں کی فوج نے شجاع الدولہ اور میر قاسم کو پکڑنے کے لیے اونکا تعاقب کیا۔ ہم اسکے بعد میجر کارنگ کے ماتحت فوج کے ساتھ اس دفعہ ادھر آئے تھے۔ انگریزوں کو اسوقت امید تھی کہ الہ آباد اور کڑے کے علاوہ شجاع الدولہ کو تخت سے اوتار کر اودھ بھی دہلی کے بادشاہ کے حوالہ کر دینگے لیکن یہ تحریک ولایت میں منظور نہوئی۔ ادھر شجاع الدولہ نے سوچا کہ میر قاسم کی مدد کرنے ہی سے یہ آفت بپا ہوئی ہے اسلیئے میر قاسم سے دشمنی ہوگئی فیض آباد پہونچکر میر قاسم کے پاس جو زر و جواہر تھا اوس سے زبردستی چھین لیا اور میر قاسم کو اپنے علاقہ سے بھگا دیا۔ میر قاسم اوسوقت اپنے کنبے سمیت روہیل کھنڈ میں جا کر بریلی شہر میں مصیبت سے بسر کرنے لگا اوسوقت اسکے ساتھ اوسکی بیوی اور ساس تھیں۔ کچھ دن کے بعد میر قاسم فوج جمع کرنے کے لیئے نیپال چلا گیا۔ ادھر انگریزی فوج نے آہستہ آہستہ بڑھکے فیض آباد فتح کرنے کا بندوبست کیا شجاع الدولہ نے بھی اسوقت مجبور ہو کر اپنے کنبے کو فیض آباد سے بریلی بھیجدیا اور انگریزوں کے ساتھ صلح کا جویاں ہوا انگریزوں نے دیکھا کہ شجاع الدولہ کو لڑائی میں جیت لینے سے ہی اودھ پر قبضہ کرنا سہل نہیں ہے اسلیئے اونھوں نے اوسکے ساتھ میل کرنا پسند کیا۔

اس صلح کے بعد شجاع الدولہ کی ماں ستیٔ النسا بیگم بریلی سے اپنے ملک کو لوٹتے وقت میر قاسم کی بیوی اور ساس کو ساتھ لیکر [illegible] چلی آئیں میر قاسم کی ساس ہی نواب میر جعفر کی بیوی ہے۔ وہ اپنی لڑکی [illegible]

بیم و رجا

بریڈلا:- سامان تو اچھے ہیں - مگر اتفاق کے ہاتھ بات ہے۔

پھر اوسکے بعد نوشی کے تھیٹے ان [illegible] | کبابون کی لڑکے یہ کہے لالہ خوب چکھوائین

غرض مارے [illegible] | پریشان رات بھر اس سبکے [illegible]

مگر لالہ قسم دعوت بھی [illegible] | نہ کھلوائی کیوڑا ایسا کہ جیسا یہ پر سوا ئین

ہوئین فارغ جو دعوت سے جلا [illegible] | پھر اوسکے بعد . . بالاخانہ سجوائین

[illegible] مسند جلسہ کی [illegible] | جھنڈا سبز مخمل بیش قیمت دار لگوائین

نمایش کے لیئے ہر رنگ [illegible] | اور اوسکے [illegible] ہانڈی بھی [illegible]

[illegible] | [illegible] ایک [illegible] فانوس [illegible]

غرض [illegible] جب [illegible] | تو ناؤ قیر خود لالہ پر اک صاحب کا ٹھہلائین

طوائف بھی بلائین اک بہت [illegible] | پھر آوے تا گجر دم خوب گانا سب کا سنوائین

کہ [illegible] بادہ نوشی کا جو شغل [illegible] | تو جیا صاحبان [illegible] کا بیہوش کرو ائین

ہمہ تن ہوگئین مصروف اوس عشرت [illegible] | خبر مطلق نہین کب اور کیسے گھر وہ بھجوائین

اب آگے علم [illegible] | مگر ان ہم سے جانت ہن [illegible] کا خوب کہ سوائین

غرض [illegible] | خلاصہ یہ کہ لالہ [illegible] تک نام کروائین

اب آگے [illegible] ۰۰

الراقم

مذاق

لطیفہ

ایک ایرانی صاحب ہندوستان مین تازہ وارد ہوئے تھے بوجہ اہل زبان ہونے کے فارسی دان اونکی قدر کرتے تھے آپ جانیئے مکتب کے لونڈے غضب کے شریر تو ہوتے ہی ہین ایک نے دوسرے سے کہا کہ آج ایرانی صاحب سے فارسی کی ایک لفظ کے معنی دریافت کرینگے دوسرے نے کہا احمق ہے تو ہندی وہ زبان دان نہین بلکہ اہل زبان ع

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

پہلے لڑکے نے کہا کہ بیشک یہ بجا و درست ہے مگر آج ایرانی صاحب کو آنے تو دو فارسی کی تمام لغت ڈھونڈھین تب بھی تو میرے سوال کا جواب نہ دے سکین گے یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ایرانی صاحب بھی اتفاق سے آموجود ہوئے بعد تسلیم و تعظیم کے لڑکے نے ایرانی صاحب سے کہا کہ جناب مجھے آپسے ایک فارسی لفظ کے معنے دریافت کرنا ہین آپ اہل زبان ہین آپ کی عنایت سے مجھے بھی معلوم ہو جاینگے لڑکا مشوتا کے معنے ارشاد ہون - ایرانی - گھبراکے بابا کیا مسطور - لڑکا - مشوتا بروزن سروتا -

اب تو ایرانی صاحب چکرائے کہ مشوتا تو ایک تھا ہی یہ دوسرا لفظ سروتا اور غضب کا نکلا جو آج تک فارسی مین ہمنے سنا نہین یکس زبان کے الفاظ مین اگر سکوت سے کہتے ہین کہ ہم نہین جانتے تو انکے چٹکیون مین اوڑا دیگے مگر تھے ذکی الطبع فرمانے لگے ایک کے معنے دریافت ہین کہ دونون کے - لڑکا - آگر دونون کے ارشاد ہون اور عنایت ہے -

(ایرانی صاحب) مشو لفظ پشتو ہے اور تہ فارسی جسکے اصطلاحی معنے بیج کے ہین یعنی جو کابل کا پٹھان لوگ بہی فارسی بولتا ہے اور پشتو اوسکا زبان ہے [illegible] یا ہے جسکا ایک لفظ ہوگیا حاصل یہ کہ کابل مین ایک قسم کا درخت مشونا مے ہے اوسکے بیج کو مشو تہ کہتے ہین کثرت استعمال سے ہاے ہوز الف سے بدل گیا مشوتا ہوگیا اور دوسرا لفظ سروتہ بھی اسی طور سے ہے مگر اسمین دونون لفظ فارسی ہین سرو درخت ہے فارس مین جسکو قامت محبوب اوسکی بیج کو جو اکثر دوا کے کام آتا ہے سروتہ کہتے ہین - لڑکا قہقہہ لگاکر نہین حضور سروتہ تو لفظ ہندی ہے یہ اسم ہے ایک آلہ کا جس سے سپیاری تراش کر پان مین کھاتے ہین اور مشوتا فارسی لفظ ہے چنانچہ شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین ع

مشوتا توان از خاوت بری ۰۰

ایرانی صاحب خفیف ہوکر غصہ مین آگئے اور یہ کہتے ہوئے چلدیئے -

بازی بازی بریش بابا ہم بازی ۰۰

راقم

برخوردار ۰۰

چھیڑ خوبان سے چلی جاے اسد

گر نہین وصل تو حسرت ہی سہی

اسسال بھی نمایش علی گڈھ اچھی تھی پارسال سے زیادہ بکری ہوئی کچھ دوکانین زیادہ تھین - جناب اسمعیل خان صاحب رئیس اعظم کا دہ کا فی ہوس جو بغرض امداد طلباے محمدن کالج کھولا گیا تھا - اپنی نیک نیتی کی وجہ سے کامیاب رہا - لیڈی ڈفرن فنڈ بھی رئیسون کی توجہ سے فائز المرام رہی - گھوڑدوڑ مین ولایتی بھائیون کی گھبراہٹ قابل تماشہ تھی پشتو زبان مین خوب چپے یاران کا باہم جھگڑنا خالی از لطف نہ تھا - حافظ عبد اللہ کا تھیٹر بھی خیر برا نہین رہا -

ہمارے بہت سے شوقین دوست اوسوقت کو اب تک نہین بھولے ہین بلکہ کچھ دنون تک نہین بھولین گے جب حسینان وقت روز روز بن سنور کے جلوہ افروز ہوتے تھے لیکن ہمین تو جیسا الطف نمائش

کی آخری شب کو آیا تو ایسا کسی دن نہین - اوس رات کو جب آتشبازی چھوٹ چکی اور زرعلیہ السلام کے خوب دھوئین اڑ چکے تو ہم اپنے خیمہ مین آئے اور آتے ہی بی نیند خانم سے ہم آغوش ہوگئے اور اوسی حالت مین کیا دیکھتے ہین کہ گویا ایک . . . خانی صاحب کے خیمہ مین طبلہ ٹھنک رہا ہے اور سریلی آوازین آرہی ہین پھر جو غور کیا تو ہم بھی شریک بزم ہین - خیمہ کے ایک کونے مین از قسم رنڈیات ناکات و بھڑوات بہت سے ڈھیر ہین اور انہین سے ایک گا رہی ہے گو آواز تو کچھ نہین [illegible] مین [illegible] اپنے نصیبون کو روتی ہے لیکن ادا ہین البتہ قیامت کی دلفریب عدو سے صبر و شکیب ہین - ہم ٹھہرے گانے کے شوقین ادا ہین وہ ہین کچھ نہ سمجھنے والے وہان سے اوٹھے - وہ خیمہ تک آتے آتے جاگ پڑے پھر تو کچھ نظر نہ آیا نہ وہ رئیس نہ وہ صبر ربے دشمن ہان غزل کے کچھ شعر یاد رہے نذر ناظرین کرتے ہین -

علی گڑھ مین رہتی ہون نایاب ہون مین
بجیس تیرنے والے گرداب ہون مین
ہو گرم خورشید کیتی ہون تم سے
اگر آگ ہین آپ تو آب ہون مین
لگاؤن کی مُنہ چودھری جی نہ تم کو
کبھی مفت تھی اب تو کمیاب ہون مین
اوڑا دیتے ہین سب آتش زیر رکھکر
جسے لوگ کہتے ہین سیماب ہون مین
کیئے سیکڑون میں نے برباد گلشن
مگر ویسی ہی سبز و شاداب ہون مین
دھرم اور ایمان والون سے کہدو
بچائین سکاؤن کو سیلاب ہون مین

الرا[illegible]

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

ماما - (فقیر کی جانب مخاطب ہوکر) کیون میان - تم وہی ہو نا جنکو مین نے اوس روز روٹی دی تھی - پھر بار بار کیون آتے ہو؟

فقیر - تاکہ تم جانو کہ مین ابھی زندہ ہون -

بیگم - (میان سے) مین جانتی تھی کہ بعد شادی تم افیون چھوڑ دوگے - مگر دیکھتی ہون کہ روز بروز زرد ہوتے جاتے ہو - للہ جسطرح ہو تم اس موئی بلا سے اپنی جان چھڑاؤ -

میان - آخر رنگت خراب کرنے سے حاصل؟

ماسٹر - "چیزین جنکے ذریعہ سے دوسری اشیا دکھائی دیتی ہین اکثر شفاف ہوتی ہین" حمید بھلا کسی شفاف چیز کا نام تو لو - ؟

حمید - مثلاً شیشہ -

ماسٹر - شاباش - اب کوئی دوسری شفاف چیز بیان کرو جسکے ذریعہ سے اشیاء دکھائی دین ؟ -

حمید - سوراخ !!!

تندرستی سے بڑھکر کوئی چیز نہین

حضرات! - اطبا و حذاق سلف کا جن جن نسخون پر ادار مدار تھا کہ جنکو اونکے تجربات کہنا چاہیئے ہزارون بار تجربہ ہوچکا ہے اور مین بھی اونکے مجرب و سریع التاثیر ہونے پر دعویٰ کرتا ہون پشتہا پشت سے چلے آتے ہین صرف آپکی تندرستی کے واسطے تیار کیئے ہین نہ بغرض نفع اور جو کچھ اونکے بنانے مین لاگت آئی فقط وہی لکھدی گئی ہین مثل اور لوگون کے اپنے نسخون کی زیادہ تعریف کرکے آپکو بدظن نہین کرتا اور نہ اسوقت مین کبھی اشتہاری اپنے مجربات کا کہ جنپر مجھے دعویٰ ہو دیتا مگر کتا ہے اتنا ضرور کہونگا کہ یہ ایسی ہی مجرب و آزمودہ نسخے ہیں جنہون نے مجھے مجبور کردیا انکا استعمال جس کسی نے کیا اونکے مجرب ہونیکو تسلیم ہی کرلیا مین یقین کرتا ہون کہ آپ میری اس مختصر تحریر کو مثل اور تحریرون کے کاذب سمجھکر نسخجات ذیل کو کہ جنہین نسخے لکھے گئے طلب فرماکر ضرور امتحان کرینگے کہ آیا میرے نسخے موافق میرے لکھنے کے امتحان مین اوترے یا نہین اور مجکو اونکے مجرب ہونے پر دعوے بجا ہے یا بیجا -

چورن کی گولیان - انکے کھانے سے بھوک خوب کھلکر لگتی ہے معدہ کو بالکل صاف کردیتی ہے دافع نفخ و درد معدہ و ریاح ہین ۱۲ خوراک ۶ ۔

حبوب - جو امساک کے حق مین عجیب الاثر ہین انسان کی عمر کو جوانی پر فوراً آ جاتی ہین اپنا نفع ایک ہی ہفتہ مین تسلیم کروا [illegible] مجرب [illegible]

حلوا جو تقویت [illegible] [illegible]

اپنی اپنی سمجھ

برطانیہ "اگر دونون مین چھڑ جاے تو ہمارا فائدہ ہو"

(سائبیریا مین روسی فوج جمع ہونیسے چین منچوریا مین فوج جمع کرتا ہی)

ہند "اور جو دونون مین ساز ہو جاے ؟"

جھنڈی کی ٹٹی گل شبّو کا لمپ سورج مکھی کے تڑپے۔ روغن کی جگہ عطر گلاب
خوشرنگ پھل بجاے حباب۔ قدرتی آتشبازی کا اسباب۔ مہتابی گلزیرت چھول انارستین
دلستین قطار در قطار۔ ہر جگہ محفل عیش کی ترتیب۔ خوف دشمن نہ اندیشۂ رقیب
بادہ پرستی کا طور۔ ساغر کا دور۔ غنچے کے جام پھول سے کو لبالب شراب وہ آتشہ سے
زیادہ تیز۔ انگور کی شاخین بدمستی سے جھومتی ہین۔ ہر بار زمین چومتی ہین۔
نسیم سحر بہی شراب ناب کا اثر مخمور دن کی مانند خود رفتہ و بیخبر۔ جہان کہین
پلین لڑکھڑائے۔ پھول ہنسے۔ غنچے مسکرائے۔ صراحی نے قہقہ لگایا۔ متوالون
نے باغ کے باہر راستہ بتایا۔ کیونکر نہو۔ رت بدلی ہولی آئی بسنت کی آب
کسکو خبر ہے۔ خود بخود ہر ایک دل پر خوشی کا اثر ہے۔ ارر ا جھر را کا شور
کبیرون کی دہوم سوانگیون کا ہجوم ہے سکتا لونکا غل بتونکی صدا جہان
سنو اچھاجی، چھاجی آہا۔ ہولی کے ہنگڑ سے رمضان کے نمازی محرم کے
سپاہی مشہور ہین۔ قربان جائے اپنے ہند کے کیا ترتیب دستور ہین۔
ہان اے قلم اب اور کچھ مسطور کر۔ سامعین کو اپنے فصاحت سے مسرور کر
مثل شہرپناہ کے منڈیون نے قلعہ کو گھیرا ہے۔ ہر درخت کے نیچے ایک ایک
ڈیرہ ہے۔ نہین نہین دیس بدیس کے پنچھیون کا بسیرہ ہے۔ کسی نے
پیا لکی بنکولنے گھونسلا بنایا ہے۔ کسی نے پھل کی آڑ مین جھونجھ لگایا ہے۔
کسی طرف جلوہ حسینان پری پیکر۔ کسی سمت بچاریان اندھیر سیاہ منظر۔
کسی کی نہ پوشاک درست نہ کپڑے صاف۔ ہر ایک کی نشست پر گردنی یا
لحاف تماشائی دیکھکر شرماتے ہین۔ لڑکے تالیان دیکر غل مچاتے ہین۔ کہ
چل بے مٹکے ٹھاک ٹھون۔ کہان کی بڑھیا کہان کا تون۔ کہین زرگولہ
کی کھنکھناہٹ نہ چھڑون کی جھنکار۔ ہان کھڑاؤن کی کھٹ پٹ سے کچی گیج کا بازار
حضرت صناع نے بنائی رنڈیان گویا کاٹھ کی پتلیان نئی گڑھت نرالا بناؤ۔
سانولے رنگ پر سرخ پوشاک کی بہار گھونگھٹ نہرار جان سے نثار۔
اوسپر سفید چونڈے والیان۔ ہوبہو کوک مرغیان۔ اگر اتفاق سے کوئی
اپنی جوئی کھوئے۔ بجاے سرسون کے آنکھون مین گیاس پھولی انھین بھی
کوئی لیگا کہ رنڈیان ہین۔ میرے نزدیک تو سید سالار کے میلہ کی الٹی کھوپڑیان
ہین۔ ہر ایک کے بستر پر صبح سے تا شام انوکھی قطع کا طمطراق۔ تعلیم کے وقت
زمین کی پامالی سارنگی کی بیکار گوشمالی۔ طبلہ کی تھاپ سے لغو سنگم کی
آواز بلند پیرون کی صدا کانون کو ناپسند۔ بیوقت کا راگ شام کو بھیرون اور
صبح کو بہاگ۔ ہر کیف جو ہو سو ہو عجیب لطف آتا ہے۔ چرخ شعبدہ باز نئے نقشہ
نرالی صورتین دکھاتا ہے۔ لیکن اسکا کچھ مضائقہ نہین۔ ہر لشکر مین کہ
ہر طویلہ مین آخور ہر دفتر مین ردّیان ہر دکان مین مال فرید ضرور ہے اگر
پاس ادب مقتضی نہوتا تو مین اون لوگون کا حال بھی ضرور لکھتا۔ جنکی پیشانیون
سے قدرت خدا آشکار جنکی حسن جہان افروز ... جنکی ادا سے
اعجاز مسیحائی ہو نمود جنکی دست حنائی سے تمام محفل پر ... جنکی ... فتنۂ محشر۔

جنکے قد و قامت سے آثار دلربائی پیدا۔ تیکھی ترچھی چتونین بلا خیز۔ تو سن محبت
کے لیے مہمیز۔ چہرہ خشاش بشاش۔ پیچ ویچ مین تراش خراش۔ پوشاکین
نفیس و طرحدار۔ ہر وقت مانگ چوٹی مین گرفتار۔ دو گھڑی دن باقی رہے
سے ... نگاہ کا جل کے ڈورے مسی کی اودا ہٹ سے عالم سیاہ۔
الغرض ؎

ہے نئی رنگ سے مجمع ستم ایجادون کا
جسطرف دیکھیے جمگھٹ ہے پریزادونکا

صورتین خداداد و قدرشک شمشاد۔ مگر دلون کی جلاد دلربائی مین اوستاد
ایک سے زیادہ ایک عیار دیرفن۔ ایمان کی غارتگر دین کے رہزن۔ ...
کا بانکپن بلا کا جوبن۔ کم نہین الھڑپنے سے خوشحال۔ نوجوانون کا طلوع جمال
متوسطون کا حسن ٹھیک دوپہر کا آفتاب۔ اونکی گرمی اختلاط سے دل بیتاب
شعلہ کا عالم۔ پری سے زائد حور سے کم۔ مگر افسوس ہے اون حسینان گلعذار
کے حال پر جنکے شباب کا کوچ مقام۔ اور جنکا حسن آفتاب لب بام ہے
گلشن جوانی مین ہوائی پیری چلی آتی ہے۔ حسن کی دوپہر ڈہلی جاتی ہے۔
گال پچکنے لگے جھریون کے آثار نمایان ہین۔ عین بناؤ مین زلفین پریشان ہین
وہ گرمی بازار گئی۔ رنگ کی چمک دمک کافور ہوئی۔ جسم مین لاغری آئی۔
بھاؤ مین بھدا پن پڑا۔ بہرکیف ؎

زوال حسن ہے عاشق کنارہ کرتے جاتے ہین
بہار باغ ہوتی ہے خزان موسم ہے پت جھڑکا

مگر انکے مقابلہ مین طرحدار نوجوانون کی بن آئی ہے۔ ہر ایک نے اپنی
حیدب تختی ہر سب بنا ٹھنا کر دکھائی ہے۔ رنگ برنگ کے دوپٹون سے تازہ بہار
گویا طرح طرح کے پھولون کا ایک ہی جا انبار۔ کلی دار پاجامون پر بلبل فریفتہ
سرو قامت پر قمری شیفتہ۔ پیشانی صبح قیامت کی نشانی۔ بھوین تیغ ہاے
اصفہانی۔ پلکون مین تیر کی تیزی۔ آنکھون مین فتنہ خیزی ؎

نگہ ہے چشم سے ناز و ادا سے
خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے

بدنگاہی سے عار۔ طالبان وصل سے انکار مصلحت وقت سے خودداری
بات بات سے شرمساری۔ لیکن اگر موقع پائین نشاء خاطر ظاہر کر دکھائین
بلکہ اگر دل مین ٹھان لین بشر کیا فرشتون کی جان لین۔ جادو گرون کا تماشا
دکھائین۔ چوٹی کا سانپ بنائین۔ سرمہ کی بارود پر پتلیان چلین شب تار
مین ایک ہی جا چاند سورج دکھائی دین۔ پتون سے درخت اوگین۔
بجلی سے برق چمکے۔ جھالون سے پانی برسے۔ اگر اپنا طوق و زنجیر اوتار کر
پہنائین۔ آدمی کو دم مین دیوانہ بنائین۔ پائون کے پٹری سے عشاق کو
اسیر کرین بادشاہ کو فقیر کرین۔ قاب ... کے آگ جلائین ...
پانی بجھائین ؎

شوخیان حسن کے پردے مین دکھاتے ہین یہ
دام مین کاکل پیچان کے پھنساتے ہین یہ
لوٹتے ہین اوسے خواہان جسے پاتے ہین یہ
چاہنے والے کو ہر طرح ستاتے ہین یہ
خاتمہ انپہ ہے دنیا مین جفاری کا
خوب آتا ہے طریقہ انھین عیاری کا

اگر خوف طوالت نہو تو مین تمام عمر اسی مضمون کو لکھون - اور ناظرین سے داد انشاگری لون - لیکن اتنی فرصت کہان - اگر شاید کسی وقت زمانہ کے ہاتھون سے مہلت پاؤنگا - تو دو چار سطرین اور لکھ دونگا - ورنہ شکایت عدم تحریر معاف ॥

راقم
حضرت داغ فتحپوری
بقلم
ت - ق - ی

ہولی !! ہولی !!!

لالہ اودھ پنچ جی - اس سال بھی ہولی ویسی ہی ہوگی جیسی ہر سال - ... ہولی جلے گی - ڈھول اوڑے گی - ارارا ارارا کبیر کی پکار ویسی ہی غیر مہذب کثرت میوفی مین کوئی کسر اٹھا نہ رہے گی لالہ بھائی جیفون نے خوب رشوتی مال تباہ کیا خوب پئین اور پلائین گے اچھے خاصے سٹری رہین گے خوب نابدانون کو ستیاناس کرینگے - جھاڑا ہی ہو - شفق من دھوتی مین پیشاب خوب جی کھول کرینگے - عبیر و گلال سے جنگ بازی کی صورتین بنائین گے - معجون لینے فلک سیر سے خوب سیر کر دکھائینگے - جلسہ خوب خوب ہونگے - رنڈیون کی چاندی ہوگی اس نواح مین ایک اہلکار صاحب ہولی مین خوب رنگ رلیان منایا کرتے تھے سال بھر کی کمائی ہولی کنور کے سر سے نچھاور کر دیتے تھے - امسال کچھ ایسا غبن کیا کہ قید ہوتے ہوتے بچ گئے مگر - نوکری صاحب تشریف لیگئین - بیک بینی و دوگوش رہگئے - حضرت نے حسب حال ایک قطعہ لکھکر دروازہ پر لگا دیا جسکی نقل آپ کی خدمت مین مرسل ہے گوشۂ اخبار مین براے تفریح ناظرین درج کیجیے ॥

شام ہی سے جمع ہوجاتے تھے سب اہل نشاط
نام سے رشوت کے ہمتو چھوڑتے کچھ بھی نہ تھے
فصل ہولی مین بپا ہوتا تھا جشن خسروی
ہر طرف مشہور تھے شیطان سے بھی بڑھکے ہم
تھی نرالی شان بزم عیش طرفہ دھوم دھام
ہوگئی تخفیف[1] جس دن سے ہماری نوکری
یاد آپ آتی نہین ہولی نہ اب دور شراب
جام صہبا سب اوڑاتے ہین مگر ہم آجکل
شفق مین آگیا تہوار ہولی کیا کرین
قرض ٹھہرا لینے جاتے ہین اگر دوکان پہ
مفلسی کا ہو برا وہ لوگ دشمن ہوگئے
بے زری کا ہو برا نظرون سے کیسے گر گئے
ہر طرف گھر مین گھسے آتے ہین آپے قرضخواہ
روپیہ پاہین تو کچھ ہیلدان کا سامان ہو
سب لیا بچا کی شادی کو کبھی بیٹے نیا ہا
بے زری تو نے کیا ہے خوار ہمکو دہر مین
کم نہ تھا دربار شاہی سے ہمارا بھی مکان
پھینکتے سے لیتے تھے گردیا تھا کوئی کوڑیان
خوب ہی اوڑتی تھی ستون مین شراب ارغوان
نام اپنا سنکے آتی تھین ہزارون رنڈیان
دیکھتا تھا جلسۂ ہولی کو جھک کر آسمان
بیٹھے بیٹھے مارتے ہین اپنے گھر پر مکھیان
سر گرانی کے عوض اب قرض سے ہو سر گران
جانستن کی اوڑاتے ہین ہزارون دھجیان
ایک کوڑی ہی نہین باقی ہے کیسہ مین میان
تو سمر کلوار دیتا ہے ہزارون گالیان
گھر پہ جا کر بلاتے تھے ہمارا) ان مین ہان
صاف ہے بچا کی مہتاری کی گالی ہر زبان
کوئی موند ہوا کریئے جاتا ہے کوئی آسیان
قابل شادی ہوئی ہین اب تو برخوردا[2] رایان
یاد آئی شاح آہو پر برات عاشقان
تیرے ہاتھون مفلسی بنتے اوٹھائین سختیان

رام کی کرپا اگر ہوتی نہین ہم پر جنون
ڈوبکر گنگا مین ہم اک روز دینگے اپنی جان

الراقم
لالہ افلاس رائے تخلص جنون اہلکار محکمۂ ... ون

بقلم
ا - ع

رنگ کچھ ایسا جمے اس فصل مین اے میکشو
شیخ جی ڈھولک بجائین ہم اوڑائین ہولیان

ایہا الظریف کچھ بسنت کی بھی خبر ہے - حضرت پھاگن کا مست مہینہ اور یہ قرینہ کہ ہاتھون مین پچکاری نہ شغل بادہ خواری یہ ماجرا کیا ہے - بھئی کیا کرین حدود قیصری کے رہنے والے جوشش جوانی کہان سے لائین - مگر یہ تمھارا کہنا بھی واجبی ہے کہ تمھارے مہاراجہ عالیجاہ بہادر ماشاء اللہ اوٹھتی جوانی کے نمونہ ہین کہا متاک ... - علے نواغیر فرد جنگ بہادر خود کیسے ہی ہین ... ہین لیکن تم جیسے البیلے نوجوانون کی پاسداری ضرور کرتے ہونگے

---

[1] نوکری تخفیف نہین ہوئی بلکہ موقوف ہوئے مگر کہتے ہین کہ ہم تخفیف ہوگئے ۱۲

[2] برخورداریان - یعنی اطفال - برخوردار ... برخوردار کی لڑکی ... جمع بقاعدہ فارسی برخورداریان ۱۲

قطعہ

ایک دن وہ تعالکم ... مین تھے المدد
منشی جی کہتا تھا کوئی اور لالہ جی کوئی
آ رہتے تھے گھر پر خوشامد کے لیے اہل جہان
قبلہ و کعبہ کوئی کہتا تھا کوئی مہربان

تو بھی ایسے دو عالی حوصلہ رئیسون مین رہکر اگر اسسے زیادہ کوئی لطف اوٹھانے اوسکو نا ٹھورام سمجھو۔ خیر اب یہ بتاؤ کوئی سوانگ بھی لائے یا خالی ستھنا ہلاتے آئے۔ لو بھلا ہم اور خالی رہین۔ اے حضرت ادھر ہولی مین آگ لگی اور ہمنے پچکاری سنبھالی پہر کوئی ہو وار پر وار آیا اور دھار پڑی۔ چنانچہ آج ہی حسب ضابطہ عبیر اوڑاتا پچکاریان چلاتا لالہ بھائیون کے مجمع مین پہونچا وللہ یہ رنگ ہی جدا ہے فقش ہی نرالا ہے۔ بی ہولی کی آؤ بھگت کچہ یہین خوب ہوتی ہے۔ لالہ جویٹ راے فرمارہے ہین۔ حضرات احباب کی جناب مین ایک امر قابل گذارش ہے ذرا گوش بنیا و چشم شنوا سے سمیت توجہ کرین۔ علم قسم مدت مدید رفت گذشت ہوے کہ ہولی کے لطائف اور ظرائف سے خاطر نا شگفتہ شگفتہ نہین ہوئے اور کیسی ہولی یہ گردون ناہنجار اپنے کرداسے کب باز آتا کہ ہم لوگ چہچہے قہقہے کی انجمنین قائم کرتے۔ گنگا قسم زمانہ بادشاہی کے گردون عشرتی جب یاد آوت ہے طبیعت نہایت خستہ اور بیاکل ہو جات ہے۔ ادہرسے قمقمہ ادہر سے پچکاری دے ونادن وے دن ایسے بھرمار ہوت تہی کر شمہ کا ندسر بھول جات تھا۔ خیر زون او قاتن کا تو الماضی لا ذکر مان شمار کرد با لفعل بھی کرور کرور شکریہ کا مقام ہے کہ ایک قدردان فیاض مان کے عہد حکومت مین بفارغ البالی اوقات گذارت اور ہولی دسہرہ کے مزہ اڑاوت ہین۔ مطلب اس تقریر سراپا تطویل سے یہ کہ امسال ہولی کا رنگ نئے ڈھنگ سے جما دین اپنا نونی سوانگ اور مختال پتہ آپ بنا دین اور جناب والا پریسیڈنٹ صاحب کے گن گا دین۔ ارے رنچہ نا لیتو لیو حضور والا کے سلامتی کا ایک جام ابے الآن نوشجان کرین۔ جام چڑہانا اور بیخود ہونا ساتھ ہی تھا لگے الاپنے۔

بڑی دہوم سے اب کی آتی ہے ہولی	طبیعت کو پھر گدگداتی ہے ہولی
للائن کے ہنسلی گرو دہر دی ہے	کہ لنگے مین بھاگ اب کہلاتی ہے ہولی
بڑے لالہ جی میری دہوتی سنبھالو	کہ تگنی کا ناچ اب نچاتی ہے ہولی
سرا ہین ماڑاوینگے نعلین بجا کر	کہ جلو مین اُلو بناتی ہے ہولی

قسم تیری چشمن کی اے نور چشمی
قیامت تو ڈہولک پہ گاتی ہے ہولی

خوشوقت راے۔ سبحان تیری قدرت۔ سبحان تیری قدرت علم قسم آپ غضب فرماوت ہین لیکن ہمارے انکا ... یار کی رسائی کا وزن ابی ملاحظہ طلب ہے۔ غرض ... ہین ذرا گوش ادھر کرو۔

ہمن کے ہولی آئی ہے دادا علم قسم	خوشیان بھی ساتھ لائی ہے واعلم قسم
صاحب پریسیڈنٹ کا اقبال ہے للہ	دشمن کا اونگلین پہ نچا واعلم قسم
ٹنوکوشل کے لوگ آنکہین جتنے عوردہ نہوئین	ایکے ٹوپٹ مان جیف گرا واعلم قسم
گن گاوتی ہین سبکے گہرونمین نسائین	صاحب پریسیڈنٹ کے لاعلم قسم

خوشوقت کی غزل ہے کہ کشت زعفران

کیا کیا محافلن مان ہنسا دا علم قسم

حاضرین۔ کیا خوب۔ کیا خوب۔ بہتے خاصی۔ بہتے خاصی۔ لسان لگے ہاتھن سوانگ بھی ملاحظہ کرو۔

مختال پتہ

مردنگ بجی اور طبلہ باجے ڈہولک سے گھٹ گیا	الو کو ہم . . . . . بنا دین خوب اڑا دین گیا
خوب اڑا دین بھاگ سہاگ آج بیاتو باجا	برس برس کا دن اب آیا جسے تیری مہراجا

پھر دیکھ چلی جا

دیکھ چلی جا دیکھ چلی جا کاٹ کی جگر پیاری	کونسل کا جب قاعدہ دیکھا کونسل چلی داری
کونسل سواری چلی اب سید جی کے پاس	تعلیم کے کرتب اونسے پوچھین لکھو پڑھو سوا ...

اری پرہو جا پھر کی

ہو جا پھر کی ہو جا پھر کی نین ترے متوالے	نین لگے مت والے ایسی ماری رگڑی ولین چھالے
ڑگئے دلبن چھالے تیری واڈ جو سینے دیکھی	کونسل کے ایجوکیشن ... رہین الگ ...

اجی اب گھوم ... ناچو

خوشوقت راے۔ قربان قربان جو گن صاحب علم قسم منہ چوم لینے کا جی چاہت ہے بسم اللہ اب کوئی شدنی ہولی سناؤ۔

ہولی

ہولی کو روپ دکھائی
کھلونا ٹھورام بنائی

گوبر جایکے گوبر لائی	پھروا مین ماٹی ملائی
کاٹھی کے ٹھاٹھ کو پتلا بنایو	ماٹی کی کینھی تھپائی

کہین نا ٹھورام جو بھائی

باری کنواری پوجن آئین	سگرو نگر کی چڑھائی
گیہوان کے بالین انگ سے چھوائین	نینن لاج نہ آئی

بجت ناٹھو کی بدھائی

آج گھج جب من کی نکس گئی	جوتن مار پنہائی
تلپٹ داس کہین سکھیوری	پتھرن مینہہ برسائی

کسک ہر دے کی ہٹائی

آنکہ کھل گئی ہے

خواب تھا جو کچہ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

بقلم
خستہ جگر
از اشتہار اولیا

ہولی

لالہ موہنی مل سشیوداس صاحب - ہولی کا فصل ہے بندگی کے بدلے کبیر عرض کرتا ہون - آپ تو ایسے کام کے دولت خانے سے نہین نکلتے نہین واسطہ بندہ درگاہ کئی دن ہوئے چوک تشریف لے گئے تھے وہ فرمائشی کبیر سنتے ہین کہ واہی واہی رنڈیان منڈیان تو ایک طرف بڑے بڑے مردوئے کانون مین اونگلیان دیئے یون سرپٹ جاتے تھے جیسے پر جوتا چلا ہو - بات تمہاری تہذیب والون کی یون کی تھی نہ آتا نون بڑی تہذیب پکارتے تھے اربان دنیا خالی نہین رہتی - ابھی تک کشمیری محلے امین آباد سعادت گنج پولیس کی چوکیون وغیرہ تک ایسی باتون کا اثر نہین پہونچا - حاصلہ یہ کہ این جانب خود بھی پکڑ دل لگی بازی - چار گالیان سب سے اچھے والے بان مین پھپوندی لگ گئی تھی غنیمت جان کے ساتھ ہو لئے خوب ہی نئی تصنیف اوچھلی - تو شی مین ادر تو کہلا کہلا کی گالیان ہول بہال گئے فقط مہذب دو ایک کبیر یاد رہے وہ حضور مین بھی پیش کرتا ہون سے سُنیئے -

گھیا ساری رنگ مین ڈوبی منہ پہ سلے گلال

حولدار سب اور سپاہی ناچ رہے بے تال

کوکچہ دیکھو کہ جلیو تھانے کا + نوکر بھئے گالی گانے کا + کچھ دیکھو کہ جلیو تھانے کا -

برقندازون کا مُنہ کالا جب ارہین ننگے

سٹرک پہ دن کو جوتی اوچھلین خوب مچے ہڑ دنگے

کانون ... گیا کاہے مان + جو تم جاتا چوراہے مان + کانون ... گیا کاہے مان

ارارارا کھین جہرارا کھین باندھے کہڑے ہین ٹولی

گالیون کی بوچھار رنگی ہے خوب مچائی ہولی

اب کچھ دیکھو کہ جلیو تھانے کا + نوکر بھئے گالی گانے کا + کچھ دیکھو

سٹرک پہ لونڈے ڈھیلے ارین گمین اوچھلے جوتا

ڈولی دیکھ کے بولی بولین لڑے تو کس مین بوتا

جو تم جاتا چوراہے مان + کانون ... گیا کاہے مان -

ناچ کرائین سبک کے برتے ہانگ کے دو دو پیسہ

چوٹی کٹیا کی رکھوالی بچین جلیبی کیسے

اب کچھ دیکھو کہ جلیو تھانے کا + نوکر بھئے گالی گانے کا + اب کچھ دیکھو کہ

دیس کے لچے چھٹے پچوڑے لوہے اور اہیر

پولس مین آکر بنے سپاہی کہن ارارا کبیر

سبلا کانون ... گیا کاہے مان + جو تم جاتا چوراہے مان + کانون ... گیا کاہے مان

ارارارا کبیر چلیئے دروازے بند اب اگلے سال - فقط

راقم

ستم ظریف -

(ضرور) غور سے پڑھیئے (ضرور)

مضبوط - صحیح - خوبصورت - اوپن فیس نکل سلور فنیر بچی کی ریلوے ٹائم گھڑی جسکے کوکنے میں دیر نہین لگتی - چھوٹے حجم کی جواہر جڑے ہوئے - مینا کار ڈائل - گھنٹے کے نشان سوئیان بہت واضح و نمایان - درست وقت بتاتی ہوئی - تاؤ دیئے ہوئے پرزے اور کیس ایسا کہ گرد نہ جا سکے ایک شیشہ و کمانی فالتو نمبر ۱۶ وی پی پارسل ساڑھے سات روپیہ کو ملسکتی ہے اور اسکا وثوق کیا جاتا ہے کہ نقل و حرکت یا ایسی زحمتون سے بگڑ نہین سکتی آسانی سے درستی ممکن صورت سے کم قیمتی نہین معلوم اور لوگ انہین گھڑیون کو دونی قیمت پر بیچتے ہین مسٹر اے آر متا بندہ ور اسے لکھتے ہین دو سال سات روپیہ والی گھڑی جسکو دو برس ہوئے آپ سے خرید کیا تھا ابتک صحیح وقت بتاتی ہے خاندیس سے سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ رقمطراز یون لکھتے ہین تمہاری سات روپیہ آٹھ آنہ والی گھڑی سازنے پندرہ روپیہ کو انکا مبے شکاف ر جمنٹ لکھنؤ سے لکھتے ہین بعض لوگون نے اوسکی پندرہ روپیہ قیمت لگائی اور ساڑھے سات سنکر متعجب ہوئے -

اسکے علاوہ کنٹاوا کی زنجیرین لاکٹ پنسل قمیص کے بوتام - مصنوعی ہیرے یاقوت کی انگوٹھیان فی روپیہ کے حساب سے ملتی ہین - مسٹر جے ایس بورلکتے ہین ایک شخص نے ہیرے کی انگوٹھی کی قیمت پانچ روپیہ اور یاقوت کی بیس روپیہ آنکی -

المشتہر

ویسٹرن انڈیا ٹریڈنگ کمپنی بمبئی

اشتہار

کتب مطبوعہ ایران و مصر و بیروت عربی و فارسی و کتب قلمی در بمبئی محلہ اکیری نمبرہ ۲ انزد جناب آقا میرزا محمد صاحب شیرازی ملک الکتاب برائے فروش موجود است سوائے آن کتاب منتخبات محمدی در صنائع جدید و کتاب تذکرۃ الخواتین در شرح حال معاریف نسوان عالم از عرب و روم و عجم از صدر اسلام تاکنون مشتمل بر اشعار عربی و فارسی و ہندی و عجائباتی کہ از آنہا روایت شدہ و کتاب کلیات خلاق المعانی و تاریخ چنگیز و روضۃ الادب فی طبقات شعرائے عرب و کتاب جمہور العرب و شرح فصوص الحکم از ملا جامی و دیوان ابن عربی و کشف الاسرار قاسمی و تاریخ انگلینڈ مع تصاویر و کتاب مقناطیس الابدان در علم قوت جاذبہ و کتاب شاہنشاہنامہ تصنیف فتح علی خان صبا مع تصاویر و در تاریخ جنگ ایران و روس و تاریخ سالہا تازہ در مطبع طبع شدہ ہرکس طالب باشد طلب دارد -

مضامین غیر

ساقی نامہ نوروز

الا اے ساقی گلفام آ ر — غریبوں کے نوروز کی ہے بہار
ہے مفلسی میں کچھ ایسی خوشی — کہ ہوتی نہیں عید کو بھی خوشی
جدھر جائیں افلاس ہے ساتھ ساتھ — اٹھانا پڑے در سے خالی ہاتھ
اسے نظر چھپے ہم تو ایسے نہیں — مگر کیا کریں چارہ ہے نہیں
کریں کیا جو قسمت سے جاگیں نہ بھاگ — لنگوٹے میں کھیلا کریں ورنہ پھاگ
پر افلاس نے کر دیا ہے یہ رنگ — کہ رہ جاتی ہے دل کی دل میں امنگ
ملے مانگے جانچے بھی تو کمل پڑیں — تماشا تو گھر پھونک کر دیکھ لیں
وہ اگلے سے سامان ہیں اب کہاں — وہ کھانے کہاں وہ مٹھائی کہاں
شادی سب افلاس نے آن ہاں — وہ توڑا نہ جوڑا نہ کشتی نہ خوان
خوشی ہے نئے سال کی ہے بڑی — یونہیں پھول کے جا پہ ہو پنکھڑی
رہیں کچھ تو خالی نہ باشد کے ڈھنگ — اچھل جائے دمڑی کی پڑیا کا رنگ
وہ یوں فاقہ مستی ہو کچھ غم نہیں — کسی بات سے چوکتے ہم نہیں
نہیں ہیں نہ ہوں اگلے سامان خیر — جو سوچو تو ہے مفلسی میں بھی سیر
بلا سے نہیں ہیں نہ ہوں پاس دام — یونہیں کام چل جائیگا قرض دام
ہم دل میں آنے نہ دینگے ملال — طمانچوں ہی سے کر لیں گال لال
بھبکے ارے کیچڑ میں ہوں تر بہ تر — مچائیں گے ہولی تو رو پیٹ کر
برس دن [illegible] خالی خولی نہ جائے — کسی طرح تہوار کو تو منائے
مٹھائی کی رنگین ڈلیاں سہی — سڑے بیر اور چار پھلیاں سہی
سلونے مزیدار ستو ہی کھائیں — جو یہ بھی نہ ہو خالی انڈے لڑائیں

یہ دن سال بھر پھر نہ ہوگا نصیب
مقدر پہ بس اکڑ رہیں بانصیب

افلاس کے ہاتھوں سے ہے خالی تک دو روز
سب کہتے ہیں نوروز ہے نوروز ہے نوروز

اہاہا! اگلی میاں نوروز بھی نیا سوانگ بنے ہیں۔ انہیں سرکاری مہذب علمداری کا بھی خوف نہیں۔ کرے کوئی تھانے میں خبر کر دے تو کیا ہو۔ ایک تو اپنی شکل خونخوار جلاد فلکستی ہوئی۔ دوسرے ننگی تلوار ہاتھ میں تیسرے چیتے کی سواری پناہ بذات خدا۔ بقول ہمارے جلاہے بھائیوں کے مدار صاحب کی سواری کا نقشہ آنکھوں تلے پھر گیا۔ اگر زبانی جمع خرچ نہ ہو تو آدمی کا زہرہ آب ہو جائے خدا نکردہ اگر اسی ٹھاٹھ سے کہیں چوک شریف لے آئیں تو دنیا تلے اوپر ہو گئے نہ معلوم کیا سے کیا سامان نظر آئے نظر بوجوہات بالا منجمان سرکار پنچ شاہی کو احکام سال حال کے لکھنے کی ضرورت ہوئی لہذا یہ ثابت ہوتا ہے۔

یہ سال دلالت کرتا ہے اوپر اس بات کے کہ اس شہر کے جان سے دور اطراف کوہستان و ریگستان میں فتنہ و فساد خونریزی ہوا کی تیزی جدال و قتال ہو اور یورم اور بارہ مہینے کا سال ہو۔ زمین کی گردش نظر نہ آئی۔ آسمان یونہیں چکر کھائے۔ چاند کبھی تیس کا ہو کبھی انتیس کا۔ چاکر خطاب ہو سائیس کا نکاح بیاہ بہتیرے مگر شادیاں کم۔ بارش کا معاملہ ہی گم گھم۔ پانی برسے بجلی کڑکے۔ اختلاجیوں کا دل دھڑکے۔ دن کو دھوپ رات کو تارے نظر آئیں۔ گرمی کے رمضان شریف پانی خوب بلوائیں۔ سردی گرمی میں گرمی لو ہی میں سختی۔ دئی میں نرمی۔ برسات میں سیلن ہو۔ کیچڑ کے ساتھ پھسلن ہو۔ نیکی کا نام سنائی نہ دے۔ اندھیرے میں کچھ دکھائی نہ دے۔ کثرت فسق و فجور ہو تاڑ سے اونچی کھجور ہو۔ چیچک کے ساتھ نشتر دینے والے نکل آئیں پولیس میں اس بہانے بھی لوٹ مچائیں۔ لڑکے پیدا ہونے کی کثرت ہو۔ مفلس کے ہاتھوں خرچ کی وقت ہو۔ شب برات میں پٹاخے چھٹیں۔ رنڈیوں کے ہاتھوں تماشبین خوب لٹیں۔ گاڑیاں کرایہ پر چلیں۔ ایکے آپس میں اکثر لڑیں ملاہے تانا تنیں بھنسیں دو دو بیڑیاں چنیں۔ نماز کے وقت سویرا ہو چراغ کے تلے اندھیرا ہو۔ شریف جوتیاں چٹکائیں چوڑھے چمار روٹی کما کھائیں۔ سڑک پر شہر دنگا ہو۔ گنجا سر ننگا ہو۔ مسلمانوں میں افلاس ہو۔ روپیہ پیسا بنیوں کے پاس ہو چانڈو خانے آباد ہوں۔ بھلے آدمیوں کے لڑکے برباد ہوں۔ رنڈیاں گھر بڑھ جائیں۔ نائکہ بڑھیاں زندہ گڑ جائیں دریا میں تری جنگل میں گرد و غبار۔ لکھنؤ والے معطل بیکار۔ کالجوں میں چوہے ڈنڈ پیلیں۔ طالب علم تالیاں بجائیں گلی ڈنڈا کھیلیں۔ غیرت دار بھوکے مر جائیں۔ بڑے قاف موہن بھوگ کھائیں۔ اخیر سال میں پھر کوئی شاہزادہ آئے۔ تعلقداروں کا قرضہ بڑھ جائے علاقے کورٹ ہوں۔ تعلقے چوپٹ ہوں۔ دروغ کو فروغ جیٹھ بیساکھ کی غدا اگلاڑی کی دوغ۔ رت جگے زیادہ ہوں۔ سوار یا پیادہ ہوں۔ مکھیاں بہت بھنبھنائیں۔ کھٹمل مچھر سوا ہو جائیں۔ کابل سے میوہ بکثرت آئے۔ مفلسی میں آٹا گیلا ہو جائے ہماری جیت دشمنوں کی ہار ہو۔ منڈی میں کوا کہتا رہو۔ چیلیں سنڈا لائیں۔ چمگادڑ امرود کھائیں۔ آندھی پانی کا ساتھ ہو غلہ کا نرخ خدا کے ہاتھ ہو۔ سستا ہو نہ مہنگا۔ مستمنا رہنے نہ لہنگا۔ اودھ پنچ کا بول بالا ہو اور دشمنوں کا منہ کالا ۞

راقم
پنڈت نرمال اکل [illegible] اقبال

بقلم۔ ستم ظریف۔

تماشاگاہ پارلیمنٹ مین بل بازیان

سلام

سلام دنیا کے کل تہذیب یافتہ ملکون مین ایک نہ ایک طریقے سے مروج ہے اور کچھ تعجب ہے کہ بعض نیم وحشی قومون مین بھی اس طریقۂ اظہار تعظیم اور حسن عقیدت کی قائم مقام کوئی دوسری چیز ہو۔ کہین ہاتھ اوٹھاتے ہین۔ کہین سر جھکاتے۔ کہین سر سے ایک اشارہ کرتے ہین۔ اور کہین کوئی اوٹھاکر سلام کرتے ہین۔ ہاتھ کے اوٹھانے سر تک لیجانے اور گردن جھکانے کے بھی مختلف طریقے اسی ہندوستان کی مختلف قومون مین مروج معلوم ہوتے ہین۔ جیسے دنیا مین تہذیب پھیلی ہے ویسی زمانے یا اوسی کے قریب سے لوگون نے سلام ایجاد کیا ہے۔ ایک ایک سلام کے دامن مین سیکڑون مضامین اور ہزارون مطالب پنہان رہتے ہین۔ اور ایک ایک سلام بہت سی باتون کا پیام ہے۔ جیسے وہ آدمی جو سلام لیتا ہے ایک مدت مین رفتہ رفتہ واقف ہوتا ہے ایسے سلام سے بیسیون کام بھی نکلتے ہین اور اس سے دوسرے کی توجہ کو دور رکھکر اپنی طرف متوجہ کرنے اپنے حسن عقیدت اور خیالات تعظیم کا اثر دوسرون پر ڈالنے۔ اپنی غرضمندی سے دوسرے کو واقف کرنے۔ اپنی معرفت سابقہ کی خوش آیند یاد دہی۔ نوجوان امیرزادون کے شکار بنانے ذی رم خوردہ کے پھنسانے بگڑی ہوئی بات کے سنوارنے اور کسی کی رحمدلی کے دریا کو جوش مین لانے مین ہر طرح کے لوگ اپنے اپنے طور پر کام لیتے ہین اور اکثر کامیاب بھی ہوتے ہین ایسی نقلین ہم لوگون کے تجربے مین ہین کہ فقط سلام کی سفارش سے نوکری ملی سلام کے دام مین ایک آفت رسیدہ پھنسگیا سلام نے خیرات دلوا دی سلام نے ایک امیر یا حاکم کے خیال کو کسی شخص کی نسبت ابتدا سے اچھا بنا دیا۔

سلام کرنے کے طرز سے ایک شخص کا وطن اوسکی قومیت اور بھی دوسری حالات متعلق تربیت معلوم ہوجاتے ہین۔ دہاتی کے سلام مین شکل سے وہ سلاست وہ تسکین وہ خوش اسلوبی اور شگی جو شہر کے ممتاز لوگون کے سلام مین عموماً پائی جاتی ہے۔ ہندوستان کے لوگون مین سب سے نستعلیق سلام اہل لکھنؤ کا ہے اور اسمین انکا مثل شاید کوئی نہین ہے۔ اکثر نئے تربیت یافتہ انگریزی خوان لوگ اسطرح سلام کرتے ہین کہ گویا پیشانی یا ناک پر سے مکھی اوڑاتے ہین دہلی کے سلام سے تو خدا بچائے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کسینے ایک ڈھیلا خوب کس کر لگایا۔ بنگالیون نے اکثر اب انگریزی طرز سلام کو اختیار کیلیے اور عموماً انگریزی خوان طلبا کسی کو سلام کرنے مین اپنی ایک قسم کی خفیف توہین سمجھتے ہین اور اس کام کو اپنی آزادی کے خلاف جانتے ہین۔ سلام کے مبادلہ کے انداز گرمجوشی سے دو شخصون کی ملاقات اور ربط کا اندازہ بھی ایک تیسرے شخص کو بغیر کہے ہوئے معلوم ہوجاتا ہے اور اکثر اوقات سلام کرنے اور سلام لینے کے متعلق شکایتین اور شکر غیبان بھی اسمین ہوجاتی ہین۔ ہر نیچے درجے کا آدمی ہندوستان مین اس بات کو جانتا اور سمجھتا ہے کہ ہر بڑے شخص کو اوسکا سلام اٹھانا زیب ہے اکثر متمنع اور مغرور لوگ دوسرے سے سلام کے منتظر رہتے ہین وہان ایک آدمی تک کا منہ تکنے لگتے ہین ایسے لوگون کو کوئی شریف اور تربیت یافتہ آدمی بھی رغبت سے سلام نہین کرسکتا ہے اور صاحب اخلاق اور متواضع ہمیشہ سلام مین سبقت کرتے ہین اور دوسرونکو پہلے سلام کرنے کا موقع مشکل سے دیتے ہین۔ ایک شخص کہ جسکو خدا نے اپنے فضل سے مختلف پیشے اور درجے کے لوگون سے سلام لینے کا مستحق بنایا ہے اوسکو باہر نکلنے کے بعد ہر وقت لوگون کے ہر طرح کے سلام لینے کے لیے تیار رہنا چاہیئے اور اوسکو لازم ہے کہ ہر شخص کے سلام کا جواب اس انداز سے دے کہ سلام کرنے والے کو یہ بات معلوم ہوجاے کہ اوسکے سلام کو اوس عالی مرتبہ شخص نے بخوشی قبول کیا ہے بہت سے لوگ اس کام مین غفلت کرکے اکثر اوقات نادانستہ اور ناحق بھی دوسرون کے دلون کو صدمہ پہونچاتے اور اپنی راے کو خراب کرتے ہین اور سلام مین سبقت اور پیشقدمی کرنے سے کسی شخص کی عزت مین بٹہ نہین لگتا ہے درصورتیکہ جسکو سلام کیا جاے وہ شخص شریف آدمی اور سلام کے پانے کا مستحق ہو اور جن حضرات کا ایسا خیال ہے کہ ہر شخص انکو پہلے سلام کرے تو ایسے لوگونکو بہت کم سلام نصیب ہوتا ہے۔ اسکول کی تعلیم مین اور اخلاق سیکھنے کا سیکھنا تو دور کنار اکثر لڑکون کو بی اے تک پڑھنے کے بعد سلام تک صحیح طور سے کرنا نہین آتا ہے اور کسی سے مزاج شریف کا پوچھنا یا اپنے مزاج کا حال مختصر لفظون مین کہنا تو اونکے لیئے ایک قیامت ہے مدرسین کو ایسے امور کا خیال رکھنا چاہیئے ہندوستانی لوگ بھی اب انگریزی وضع سے سلام لینے اور سلام کرنے لگے ہین اور شاید اسمین انکو کوئی خاص لطف ملتا ہو جیسے کہ اور بہت سی انگریزی اخلاق اور آداب کے اختیار کرنے سے اونکو ایک خاص قسم فخر اور لطف حاصل ہوتا ہے۔

سلام کے ذریعے سے عموماً اظہار تعظیم کا جو عمدہ طریقہ کہ اس ملک مین مروج ہے ایسا اور ملکون مین کم دیکھا جاتا ہے اور اس سے ظاہر ہے کہ ہمارے ملک کے لوگ بڑے متواضع اور بڑون کی تعظیم ہر روش زندگی مین ویسے کرتے ہین۔ جہان پہچان کی ضرورت نہین ہے ایسے شخص کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ کوئی دوسرا شخص اوس سے سلام پانے کا حق رکھتا ہے بس وہ فوراً اوسکو سلام کریگا دوکاندار کا سلام رنڈیونکا سلام۔ پولیس کے اہلکارونکا سلام اور رعایا کا سلام سب مین ایک خاص معنی ہے اور سمجھنے والے اونکے معنی کو سمجھتے ہین*

راقم۔ صاحب اخلاق

اودھ پنچ

سپاسنامہ

منجانب خوشامدیان ہندوستان نمک بحرامان جہان

بحضور پرنور

جناب نصرت مآب۔ پالیسی اسپس۔ لارڈ کراس۔ صلیب مسیح تناسے کانگریس چاپلوسان عالم کے داورس۔ سکرٹری آف اسٹیٹ ہند دام اقبالہٗ و جلالہٗ

بعد تہنیہ جنبان جبین۔ لاجہ لوچی۔ للو پتو کے بصد ادب بہزار انکسار کمال مسرت۔ گردن جھکا۔ دانت نکال۔ کان دبا۔ سنبسور کر عرض دست بستہ با آواز خراب و خستہ یہ ہے کہ فی الحال چند تعلیم و تہذیب یافتہ آشنا دشمن و شائستہ حضرات نے جو کچھ تُل اور ہنگامہ کونسلون مین انتخاب شدہ ممبرون کی بھرتی ہونے کے واسطے برپا کیا اور یہان سے ولایت تک آسمان زمین سر پر اوٹھایا تھا۔ بلکہ باوجودیکہ بعض صاحب لوگون حکام وقت کے بہت کچھ کسر مسر کرنے جبین پر شکنین ڈالکر یا بنانے کے کسی کی کچھ نہ چلی تھی ان لوگون نے دھڑلے سے اپنے مجمع اور جلسے جمانے جشن رچائے۔

لارڈ ڈفرن سے منکر فوائد کانگریس سے بہی انتخاب ممبران کی رپورٹ کرا ہی لی اس سے ہم خیر اندیشان سرکار جو ازل سے جنس خوشامد در بغل رکھتے اور محض خوشنودی حکام کے سہارے کونسل مین شامل ہونے کی ہوس کی دیگ پکایا کرتے ہین۔ نہایت حواس باختہ۔ الوکی دم فاختہ ہو کھلائے ہوئے تھے کہ اب ہمارے واسطے اعزاز ممبری کا خاصت ہمیشہ کے لیئے اسطرح تشریف لیگیا جیسے ریل کے سامنے چھکڑے او بہل کی سواری کیا وجہ کہ انگریزی تعلیم اور تربیت نے ہندوستانیون کو انسان بنا دیا۔ دوست دشمن کی تمیز سکھادی۔ نفع نقصان بتا دیا۔ آزادی راے کی چاٹ دی۔ حقوق کی شناخت کرا دی۔ سب طرح کی لیاقت اور قابلیت سے جو آجکل یورپ مین قابل قدر ہے اونکو آراستہ کردیا۔ اب ہم لوگون کی قدر اونکی نظرون مین کیا خاک ٹھہر رہی ہے کہ اپنے حقوق کی حفاظت اور حصول کے واسطے اپنا قائم مقام منتخب کرینگے اور سچ پوچھیے۔ ہم جان نثارون کو ... سے کسدن یہ حب وطن۔ آزادی راے۔ اور راستبازی عطا ہوئی تہی۔ جو اس لائق ہوتے یا شمار کیئے جاتے ہم تو اسپنیل کتے کی طرح موقع بموقع دم ہلانا اور سر جھکا زبان نکال نکال کر چاٹنا جانین۔

الغرض اول تو سارا الملک یونہین طیار۔ اور حصول اصول انتخاب کیواسطے بے چین ہو رہا تھا اور اس مطیع تابع فرمان گروہ کی اُنے دن لیے دیے کرتا تھا۔ مسٹر ہیوم کو خدا سلامت رکھے حضرت نے اور بہی سونے مین سہاگا کردیا۔ بقول شخصے شورستان یا دو ہندون کا معاملہ ہو گیا۔ اگرچہ ہمارے گروہ کے اکثر حضرات ان بزرگوار کی خوشامد درآمد مین بہی مدتہا مدت تک بدل و جان حاضر اور برابر اسی مین کوشان رہے کہ کسیطرح جنس چاپلوسی اور سنبر باغ خوشامد کے لطائف سے کچے عادی ہوجائین۔ مگر توبہ بعد مدت دراز معلوم شد کہ اس حاکم کی خوشامد مین مفت عمر عزیز برباد کی۔

اور رفتہ رفتہ اسدفعہ غبارہ ہوس مین ہوا سے تند جو بھرتی رہے۔ انگلستان پہونچ گیا اور وہان پر بڈلا او نیز بہت سے حضرات کو اپنی جانب گھسیٹ ہی تو لایا۔ اس جوان دیکھیے کہ آو دیکھا نہ تاؤ اسی دن سے ایک مسودہ اصلاح کونسل کا مرتب ہی تو کردیا۔ اب رہے سہے حواس اور بہی فقرا ہوئے پاے ثبات اوکھڑ گئے۔ عمارت خوشامد بنیاد سے منہدم ہو گئی۔ پسلیان چھوٹنے لگین۔

بارے

واہ ری ذات بابرکات حضور پرنور ملازمان جناب بندگان عالی کی کہ فوراً جھٹ پٹ ایک اپنا مسودہ اصلاح کا اوسیطرح کٹ پیش کردیا۔ جسطرح نہایت اعلے ویلر یا عربی گھوڑے کے سواسے کرا گگے مریل گدہی پہ بٹھیا کوئی لونڈا سرپٹ نکلجاے۔

اس مسودے کے دیکھنے سے ہم غلامان بارگاہ معلے کو معلوم ہوا کہ اگرچہ دیگر امور مین ترمیم و اصلاح ایسی ہوئی ہے کہ کچھ کچھ بظاہر اشک شوئی نظر آتی ہے مگر انتخاب کی جگہ نامزدگی کے اصول کو وسعت دینا ایک ایسی مہربانی اور عنایت ہمارے گروہ پر ہے کہ اگر ہم مدت العمر اس شکریہ مین سر جھکائے آپ کے بوٹ کی نوک کتے کیطرح چاٹا کرین تب بہی حق سپاسگزاری سے ادا نہو سکین۔ سب سے زیادہ رونا کونسل کی وسعت کے واسطے تھا اور اس سے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ انتخاب کو راہ دیکر کونسل کو وسعت دیجائیگی۔ مگر ہماری خوش قسمتی سے وہ وسعت مخصوص ہمارے ہی برگزیدہ گروہ کے تفید تجویز ہوئی شر دید نے سچ کہا ہے جب عاشق کو زیادہ اضطراب ہوتا ہے وصل معشوق میسر آتا ہے۔ بلبل کو زیادہ بیچینی ہوتی ہے موسم بہار آتا ہے۔ اسیطرح اس عرصہ مین ہم لوگون کو نہایت درجہ تردد و انتشار تھا بلکہ سچ پوچھیے تو ہاتھون کے طوطے اوڑ گئے پیٹ کے قبادے بیٹھ گئے منہ پر مردنی چھا گئی تھی مگر الحمد للہ وہ سب اضطراب انتشار رنج و غم۔ اطمینان تسکین اور خوشی و مسرت سے مبدل ہوا اور یقین ہوگیا کہ ابہی ہم جان نثارون کی خدمت اور کارگزاری کا زمانہ بہت دنون تک باقی رہیگا۔

سابق کی نسبت اب انشاء اللہ تعالے یہی برگزیدہ اور مرحوم گروہ زیب و زینت کونسل ہوگا۔

کیا تندرستی سے بڑھکر کوئی چیز نہین ؟

حضرات! اطباء حذاق سلف کا جن جن نسخون پر دارومدار تھا کہ جنکو انکے مجربات کہنا چاہیے ہزارون بار تجربہ ہو چکا ہے اور مین بھی انکے مجرب اور سریع التاثیر ہونے پر دعوی کرتا ہون کہ پشت ہا پشت سے چلے آتے مین مختصر آپ کی تندرستی کے واسطے تیار کیے گئے ہین نہ بغرض نفع اور جو کچھہ انکے بنانے مین لاگت آئی فقط وہی لکھدی گئی ہین مثل اور لوگون کے اپنے نسخون کی زیادہ تعریف کرکے آپ کو بدظن نہین کرتا ورنہ اسوقت مین کبھی مشتمل ہی اپنے مجربات کا کہ جنپر مجھے دعوی ہے دیتا مگر تاہم آپ نا ضرور کہونگا کہ یہ ایسے مجرب ہین وہ نسخے تھے جنھون نے مجھے مجبور کردیا انکا استعمال جب کسی نے کیا انکے مجرب ہونے کو تسلیم ہی کرلیا - مین یقین کرتا ہون کہ آپ میری اس مختصر تحریر کو مثل اور تحریرون کے کاذب نہ سمجھکر نسخجات ذیل کو کہ چند ہی نسخے لکھے گئے باقی بسبب طول کے چھوڑ دیے گئے طلب فرماکر ضرور امتحان کرینگے کہ آیا میرے نسخے موافق میرے کہنے کے امتحان مین پورے اترے یا نہین اور مجکو انکے مجرب ہونے پر دعوی بجا ہے یا بیجا -

چورن کی گولیان - انکے کہانے سے بھوک خوب کھلکر لگتی ہے معدہ کو بالکل صاف کردیتی ہین دافع غثیان اور معدہ و مصلح ہین ۲۱ خوراک ۸/۴ جبوب - جو امساک کے حق مین عجیب الاثر ہین انسان کی عمر جوانی پر فورا واپس لاتی ہین اپنا نفع ایکہی ہفتہ مین تسلیم کرا دینگے نہایت ہی مجرب و موثر ہین فی ڈبیا ۸/۴

حلوا - جو تقویت تسمین بدن کے لیے حکم اکسیر کا رکھتا ہے درد کمر و ضعف گردہ و مثانہ کو فورا کہو دیتا ہے اکسیر کا خواص رکھتا ہے - فی بکس ۸/۴

سفوف - کیسا ہی سوزاک اور کیسی پیشاب مین جلن ہو علی الخصوص سوزاک کہنہ اور اطبا بھی علاج سے جواب دیچکے ہون ۷ خوراک مین سوزاک کو جڑ سے نہ کہو دے تو ہمارا ذمہ ۱۵ خوراک مین تو حتما کہو ہی دیگا - ۱۵ خوراک ۸/۴

طلا - جو جو نقص کہ جوان آدمی مین واقع ہو جاتے ہین انکو دور کرنے اور قوت دیگر جوانی کا مزہ دکہلاتا ہے عجیب التاثیر ہے - فی تولہ ۸/۴

عرق - چالیس روز کے استعمال مین آتشک کو اسطرح کہو دے کہ گویا آتشک کا کبھی وجود ہی نہ تھا خون جو بدن مین خراب ہو جاتا ہے اور جسکے سبب سے بدن مین فسادات پیدا ہوتے ہین اسکو نکالکر خون اصلی پیدا کرتا اور بڑہاتا ہے اکسیر کا خواص رکھتا ہے ڈہائی سیر چالیس روز کے لیے کافی ہے فی سیر ۸/۴

معجون - کہ جو تقویت دماغ حفاظت فہم عقل کے زیادہ کرنے مین حکم اکسیر کا رکھتی ہے اوجاع مفاصل و تقطیر بول کے کہو دینے مین بھی نہایت ہی مفید ہر شے بشے تو یہی اجزا سے ترکیب دیگئی ہے غالبا اور کوئی اس سے بڑھکر نسخہ تقویت دماغ کے لیے نہوگا - فی بکس ۸/۴ المشتہر احقر الاطبا حکیم سید مہدی کمال لکھنؤ منصور نگر

غور سے پڑھیے

مضبوط صحیح - خوبصورت - اوپن فیس نکل سلور لیور گھڑی کی ریلوے ریگولیٹر گھڑی جسکے کوکنے مین بہت دیر نہین لگتی - چھوٹے حجم کے جوئل جڑے ہوئے مینا کے ڈائل گھنٹے کے نشان سوئیان بہت واضح و نمایان ہو و وقت بتاتی ہوئی ہٹا کو دیئے ہوئے اور بکس ایسا کہ گرد نہ جا سکے ایک شیشہ و کمانی فالتو بذریعہ ویلیو پی ایبل ساڑھے سات روپیہ کو ملسکتی ہے اور اسکا ذمہ کیا جاتا ہے کہ نقل و حرکت یا ایسی صدمون سے بگڑ نہین سکتی آسانی سے درستی ممکن - صورت سے کم قیمتی نہین پیدا اور لوگ انھین گھڑیون کو دونی قیمت پر بیچتے ہین - مسٹر اے آر تھابند ور لاسے لکھتے ہین " ساڑھے سات روپیہ والی گھڑی جسکو دو برس ہوئے آپ سے خرید کیا تھا اتبک صحیح وقت بتاتی ہے خانیدل سے سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ ریلوے یون لکھتے ہین " تمہاری سات روپیہ کی نمبر وائل گھڑی کو گھڑی سازنے پندرہ روپیہ کو آنکا ہے شکاف رجمنٹ لکھنؤ سے لکھتے ہین " بعض لوگون نے اسکی پندرہ روپیہ قیمت لگائی اور ساڑھے سات سنکر متعجب ہوئے -

اسکے علاوہ کنا ڈا کی زنجیرین لاکٹ پنسل قمیض کے بٹن تمام مصنوعی ہیرے یا قوت کی انگوٹھیان فی دور وپیہ کے حساب سے ملتی ہین مسٹر جے ایلس مور لکھتے ہین " ایک جرمن نے ہیرے کی انگوٹھی کی قیمت پچاس روپیہ اور یاقوت کی بیس روپیہ آنکی -

المشتہر
ویسٹرن انڈیا ٹریڈنگ کمپنی بمبئی

اشتہار

کتب مطبوعہ ایران و مصر و بیروت عربی و فارسی و کتب قلمی در بمبئی محلہ امیکرتی نمبر ۲۹ از دجناب آقا میرزا محمد صاحب شیرازی ملک الکتاب برا سے فروش موجود است سواے آن کتاب منتخب محمدی در صنائع جدیدہ و کتاب تذکرۃ الخواتین در شرح حال معاریف نسوان عالم از عرب و روم و عجم از صدر اسلام تاکنون مشتمل بر اشعار عربی و فارسی و ہندی و عجائبابی کہ از آنہا روایت شدہ کتاب کلیات خلائق المعانی و تاریخ چنگیز و روضۃ الادب فی طبقات شعراے عرب و کتاب جمہرۃ العرب و شرح فصوص الحکم از ملا جامی و دیوان ابن عربی و کشف الاسرار قاسمی و تاریخ انگلستان مع تصاویر و کتاب مقناطیس الابدان در علم قوت جاذبہ و کتاب شاہنشاہ نامہ تصنیف فتح علی خان صباح و وقائع جنگ ایران و روس و تاریخ برامکہ تازہ در مطبع طبع شدہ ہر کس طالب باشد طلب دارد +

مضامین غیر

سوانح عمری مولنا آزاد

(بارھوان حصّہ)

پیشۂ وکالت مین بہت سے وجوہ سے کہ جو ناگفتہ بہ ہین ہم کو حسب خواہ روپیہ کمانے اور ایک کافی سرمایہ جمع کرنے کا موقع نہین ملا مگر الحمد للہ اوسکی کسر پبلک لائف مین ہماری زودریزاور حکمت آمیز حبث وغیرہ سے بہت کچھ نکل گئی اور ہماری ظاہری اور باطنی حالت برابر فوق البھڑک رہی - ناواقفون کو ہماری حالت کے انقلاب سے تعجب ہوتا تھا اور واقفکار اور اداشناس حسد کی آنکھ سے دیکھتے تھے - اس نئی زندگی کے ڈھنگ کو ہمنے نہایت پرجوش اور پرشورش پایا اور اس میدان مین ہمنے بڑے بڑے نوابون زمینداروں اور عہدہ دارون کو حکمت عملی کے پیچ پر چڑھا چڑھا کر دے مارا - گاہے ماہے ہمنے بھی ایک آدھ گھسّا اور لنگی سخت کھائی جسکا صدمہ ایک عرصے تک رہا - ہماری تجربے کی چوٹین ایسی بے لاگ آب دیر کا ہی اُصول پر جاتی تھین کہ ہمارے مارے ہوئے نے اکثر کم پانی مانگا - اس پولٹیکل لڑائی مین اکثر ہمارے ہاتھون سے دانستہ اور نادانستہ طور پر بڑے بڑے لوگونکو سخت صدمہ پہونچا - بعض تو عمر بھر کے لیئے کنوڈے ہو گئے اور بعض کو خود بخود شہر بدر ہونا پڑا - ہماری خاص حکام رسی کی قوّت نے بڑے بڑے زبردست لوگون کے زہرے آب کر دیے تھے اور تمام شہر بلکہ ضلع بھر مین ہماری رسائی اور اختیارات کا ڈنکا بجا ہوا تھا - دونون وقت ہمارے گھر پر صاف دربار کا طور رہتا تھا اور مختلف طرح کے پولٹیکل امیدوار صلاح و تائید اور کبھی ہمارے تمدّنی تھپڑ کی ضرب سے محفوظ رہنے کے خیال اور خوف سے مجبورانہ ہماری درباداری کرتے تھے - یہ وہ زمانہ تھا کہ اکثر انگریزی اور اردو اخبارون مین ہمارا نام مختلف صیغون مین چھپتا تھا اور شاید ہمارے صوبے مین کوئی کمیٹی رفاہ عام کے کامون کی ایسی کم تھی کہ بغیر دریافت حال و مقاصد کے ہم اوسکے ممبر نہ ہو گئے ہون - بہت سے لوگون نے ہمکو ممبر وغیرہ بنانے کے لیئے درخواستین بھی کی تھین - یہ ہمارا روزانہ دربار واقعی طور پر بہت سے اسباب کے مجتمع ہونے کے سبب دربار بھی تھا گو بہ ظاہر اُسکی اصلی چمک خیرہ چشم لوگ نہین دیکھ سکتے تھے - مقام غور ہے کہ ہم سا بکار اور مشغول آدمی کیونکر اپنا اسقدر بیش قیمت وقت مفت ضائع کر سکتا تھا اور کیونکر عقل اس بات کی اجازت دے سکتی تھی -

پبلک لائف مین نہایت آسانی سے ہمکو بہت سے مفید کامون کا پختہ تجربہ حاصل ہو گیا تھا - سلوتری کا کام ہم خوب کرتے تھے خاصکر دلاری گھوڑون کے علاج مین ہمارا نام بہت مشہور تھا - مکان خوب سجاتے تھے جلسے کے اسباب بعاریت خوب منگواتے تھے - گاڑی گھوڑے لی داآلی بہت شائستہ زبان سے ہم سے بن پڑتی تھی - عاشق و معشوق کے مزہ اور لذت بار جھگڑون کو ہم اس نزاکت اور متانت سے چکاتے تھے کہ صلح کے بعد لڑائی کی بدمزگی مطلق نہین رہتی تھی بلکہ سابق کی شکررنجی کا لقوہ شکرریزا اور شکر بیز ہو جاتا تھا - خلاصہ یہ کہ ہر روش زندگی مین ہم نے اپنے کو ایک بہت ہی خوشگوار اور منفعت بار طور سے استعمال کر کے اپنا اور دوسرونکا کام بنایا تھا اور یہی وجہ تھی کہ ہمارے حلقۂ خاص کے لوگ ہمکو چشمۂ فیض اور مرجع خلائق کے لقب سے یاد کرتے تھے -

یہ وہ زمانہ تھا کہ ہماری تمام ترخواہش اعلیٰ درجہ ترقی پر پہنچنے کی ہو چکی تھی اور ہمارا نام بھی بہت سے عام اور خاص وسائل سے گورنمنٹ تک پہونچ چکا تھا - یہ بات ایک زمانے کے تجربے سے ثابت ہو چکی تھی کہ ترقی کے پہاڑ کی چوٹی پر چڑھا بغیر دارالسلطنۃ مین قیام کرنے اور وہان کی تمدنی اور اخلاقی گھڑدوڑ مین بازی لیجانے کے غیر ممکن ہے مگر ہماری مالی حالت اس قابل نہ تھی کہ ہم کلکتے مین جا کر ایک آزادانہ لائف مین رہتے اور ہر مطلع پر ساتھ پورے سروسامان کے چمکتے اس خیال سے ہمارا دل اکثر سست ہو جاتا تھا اور اکثر ہم اس مشکل سے نکلنے کی تدبیر سوچا کرتے تھے - دنیا کے تاریخی حالات اور موجودہ واقعات پر نظر ڈالنے سے یہ امر ثابت ہو گیا تھا کہ یکایک دولتمند بننے اور عیش کرنے کی کوئی تدبیر ایک دولتمند بی بی کے میسر آنے سے بہتر نہین ہے ہم دیکھتے تھے کہ شادی کے ذریعے سے ہزارون آدمی ولایت اور ہندوستان مین امیر بن چکے ہین اور روزانہ بنتے چلے جاتے ہین - ابتدائے عمر مین عام تجربے کے باعث اس ضروری مسئلے کی طرف ہماری پوری توجہ نہین ہوئی اور اس غلطی کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمکو ایک معمولی نیک سیرت اور خوبصورت بیگم سے ایسا محبّت انگیز تعلق پیدا ہو گیا کہ نادان اور ناتجربہ کار لوگ اُسکو ہماری بی بی کے لقب سے مشہور کرتے تھے اور یہ نہین سمجھتے تھے کہ ایک شریف اور تہذیب یافتہ آدمی کے آلۂ رفع ضرورت (خواہ وہ شرعی ہو یا عرفی) اور اوسکی بی بی مین آسمان و زمین کا فرق ہے اور ایسے ایک معمولی تعلق کے پیدا کرنے سے کوئی شخص عمدہ شادی یا نکاح کے لیئے ناقابل نہین تصوّر کیا جا سکتا ہے - خیالات کی پستی اور مختلف قسم کی بدظنی کی وجہ سے ہمارے معاندین اس تعلق ضروری و مخفی کو اس انداز سے شہرت دیتے تھے کہ جس سے ہمارے نقصان کا بہت گمان تھا بلکہ اسقدر تو ہو بھی چکا تھا کہ اپنے ملک مین ہم کوئی حسب خواہ شادی یا نکاح

نہین کر سکے اور بمجبوری دوسرے شہرون کی طرف ہمکو سونے کی چڑیا کی
تلاش مین حکمت عملی کا پھندا لیکر جانا پڑا۔ کلکتہ ایک مدت دراز سے اس
قسم کی سونے کی چڑیا کے لیے مشہور تھا اور وہان اعلی درجے کی تعلیمی ترقی
اور تمدنی فیشون اور انگریزون کے زور تہذیب اور دولت لوگون کے جمع ہونے کے سبب
ایسی چڑیا کی خریداری بہت آسانی سے ملکر پڑتی۔ اسلیے خود بھی چڑیا کی تلاش
قدردانی کے ساتھ کرتے تھے۔ خواہ قسم اور ملک کے نو دولت امیلا وغیرہ
نامی تہمت کے تجارتی معاملات ازدواجی کو نہایت وسیع نظر سے دیکھتے تھے
اور طبی آزادی اور تمدنی وقتیانی سے چٹ منگنی پٹ بیاہ کے اصول پر ان
معاملون کو انجام دیتے تھے۔

ان تمام پہلوؤن کو سرسری طرح کر اور اپنی آیندہ کارروائیون کا ایک
برجستہ نقشہ ذہن مین کھینچکر ہم نے سامان سفر کلکتہ درست کرنا شروع کیا
اور ایک قلیل عرصے مین اپنے سارے سفری سامان سے درست کرکے
ہم جانب کلکتہ روانہ ہو گئے اور تھوڑے ہی دنون مین تہ اخیر منزل مقصود کو
پہنچ گئے۔ پہنچتے ہی ایک انگریزی محلے مین ہمارے لیے ایک اوسط درجے
کا مکان ایجنٹ کے ذریعے سے لیا جا چکا تھا۔ وہان پہنچکر ہم نے اپنی
ظاہری حالت کو ایک پبلک لائف کا نفیس اور سنجیدہ پیرایہ دیدیا اور خانگی
اور دوسری حالتون کو بعض صفات سے نوابی کے رنگ مین رنگکر اور
اپنے کو اپنے شہر کا ایک مالدار رئیس مشہور کروا دیا۔ ہمارے ساتھ
ہمارے مدح خوانون کی تجربہ کار جماعت مصاحبون کے نام سے تھی۔ یہ
لوگ مختلف حلقون مین پہنچکر ہماری صفات حسنہ کی ایک لمبی فہرست بیان
کرتے تھے اور ہماری رسائی کے حلقے کو زیادہ وسیع بناتے تھے
ایک ہفتے مین ساز و سامان سے آراستہ ہوکر اور مکان کو اچھی طرح
سجا کر ہم نہایت زرق برق لباس سے حکام عالی مقام کی ملاقات کو نکلے
اور ایک ہفتے مین ساری چورنگی اور تمام دفاتر کی خاک اڑا ڈالی ملاقات
مین یہ بات معلوم ہوتی تھی کہ ہماری مجموعی حالت اور گفتار اور رفتار کا
اثر حکام پر اچھا پڑتا تھا اور ہماری مجموعی حالت اور گفتار ... کا اثر حکام پر اچھا
پڑتا تھا ... [illegible]
تھے۔ جن حکام کہ ہماری خاص سرپرستی فرماتے تھے اونھون نے اپنے طور پر
بھی ہماری نسبت عمدہ رائے ظاہر کی تھی اور یہ کہدیا تھا کہ ہمارے اصلی جوہر کے
... لیے کلکتے سے عمدہ کوئی مقام نہ تھا۔ ہمارے ہندوستانی ... اب
بھی ہم کو لے اڑے اور اونھون نے بھی انگریزی اور ہندوستانی سوسائٹی
مین ہمکو ایک غیر معمولی قابلیت نادر تجربے اور اعلے منصوبے کا آدمی بیان
کرکے اپنا رنگ جمایا شام کے بعد ہمنے ایک مختصر سی چاے کی صحبت بھی
اس غرض سے مقرر کردی کہ ہر قسم کے لوگ خصوصاً شہر کے ہمارے ہان
آئین اور بیٹھے بیٹھے ہمکو خبرین معلوم ہوا کرین۔ کلکتے مین ہندوستانی سوسائٹی
کے ساتھ ہم نے بہت غور سے ہوا کا رخ دیکھکر سلسلہ موافقت و اتحاد بڑھایا
کیونکہ اگر اس خصوص مین ہم غلطی کرتے تو ہمارا اسیقدر نقصان ضرور ہوتا
اور ہمکو اپنی حکمت عملی سے آخر پچھتانا پڑتا۔ دو تین مہینے مین ہمارے دوستون
نے عمل کردیا کہ ہم سا گویا قابل اور پبلک بن بیکار نہین رکھا جاسکتا اور
مسلمانون کی ایسی بڑی شان کمائی مفت ضائع نہین کیجا سکتی پھر تو تابڑ توڑ
آج ایک کمیٹی اور کل دوسرے جلسے اور پرسون تیسرے انجمن کے
ممبر لائف ممبر اور آنریری سکریٹری مقرر ہونے لگے۔ دو چار جلسون مین
ہمنے تقریر بھی کی اور اخبارون مین ہمارا نام بھی روئداد کے ساتھ چھپا۔
طرفہ تو یہ تھا کہ جو کچھ ہم بک آتے تھے اسمین ابتدا اور اخیر کے چند
لفظون کے سوا اس وضع کی تراش خراش کیجاتی تھی کہ
اپنی اسپیچ پڑھکر خود ہم کو ایک پرلطف شک پیدا ہوتا تھا بعض بعض پبلک
خیرات خانون اور رفاہ کے کامون مین ہمنے قلیل چندہ وغیرہ بھی دیدیا
اور اب ایسا انتظام ہوگیا کہ سنبرن بھر ہمارا نام ہر ہفتے ڈیلی اخبارون
مین نکلنے لگا۔ پبلک لائف مین قدم جماکر اور اپنے نام کو ایک اوسط درجے
کی شہرت کے زینے پر چڑھا کر ہم نے اپنی عنان توجہ کو ازدواجی ترقی کی طرف
آہستہ سے موڑ دیا۔

ہمارے نوابی ٹھاٹھ کا اثر ایسا پڑا تھا کہ ادھر ادھر شکاری لوگ
آپس مین اس امر کو دریافت کرنے لگے تھے کہ آیا ہم متاہل تھے یا مجرد۔
ہمارے مصاحبون نے ہم کو برابر مجرد مشہور کیا اور یہی واقعی امر بھی تھا
ہماری جائداد و ریاست و لیاقت کی نسبت بھی بعض گوشون سے گوشہ گوشہ
استفسار ہونے لگا تھا جسکے جواب مین ہمارے احباب اور متوسلین
ایک مطول فہرست پیش کرتے تھے اور ہر تلاشی کے استفسار کی پیاس
کو معلومات کے آب سرد و شیرین سے اچھی طرح بجھا دیتے تھے۔
رفتہ رفتہ اس مضمون کو بھی شہرت ہوئی کہ ہمارا کلکتے مین شادی کا
قصد ہے اور بعض خانگی وجوہ سے ہم دار السلطنت کو اپنا وطن بھی بنانا
چاہتے ہین بشرطیکہ ہماری پسند اور مرضی کے مطابق سامان خانہ آبادی
مہیا ہو جائے۔ قلیل ہی عرصے مین بڑے بڑے مہتران قوم گوشت کے
لیم و شحیم اور اقسام نباتات خشک و تر کے سرسبز تجار بعض آزاد خیال
اور دولتمند بیگمات اور بعض قدیم خاندان کی ایسی جہان دیدہ اور ذہین
خاتونون کے ہان سے کہ جنکے خاندان عظمت نشان مین علم موسیقی کے
بڑے بڑے کامل الفن گزرے تھے شادی اور نکاح کا پیام و سلام
آنے لگا اور ہم اوسپر غور کرنے اور ہر ایک معاملے کو اوسکے تمام تعلقات
کے ساتھ جانچنے اور تولنے لگے ۰؛

(باقی آیندہ)

راقم
آزاد
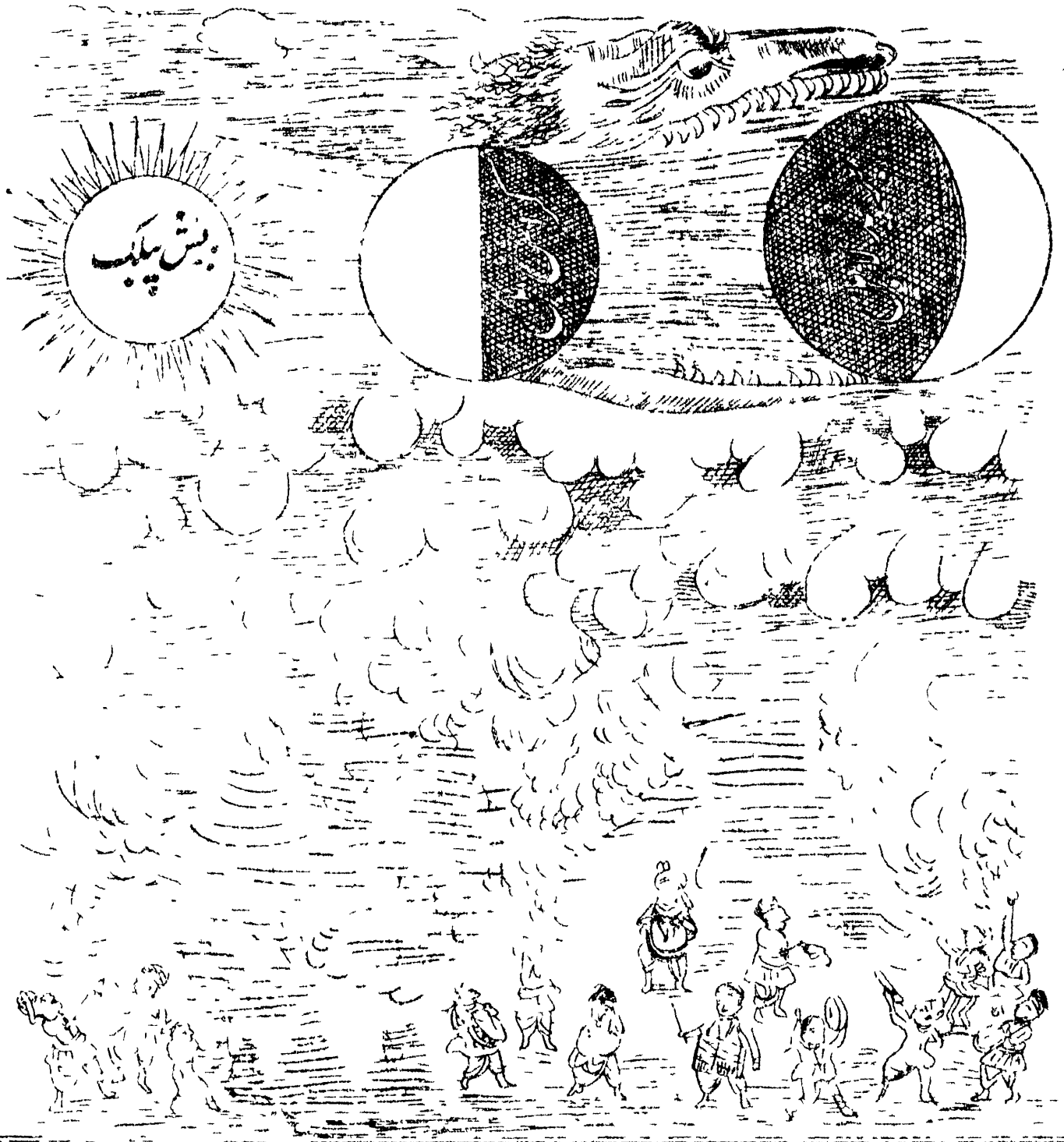
پولیٹکل کسوف

حضرت شہباز کی عبرت آمیز غزل

ہین مشغلے جتنے وہ ہین سب پیٹ کے دھندے
مشغول ہین جتنے وہ ہین سب پیٹ کے بندے
یون دیکھتے لاکھون ہی یان گرم ہین بازار
پر علم و عمل کے ہین جو بازار وہ مندے
ممکن ہی نہین دل کی کسی شکل سے پالش
اس لوح پہ جب تک نہ پھرین علم کے رندے
کیا ناز دماغون پہ ہو کیا فخر دلون پر
افکار وہ بوسیدہ خیالات وہ گندے
کہتے ہین جسے شہر درندون کا ہے جنگل
انسان کی صورت کے ہین آباد درندے
ہین یہ وہ غضب ہوش پرندون کے ہین پران
ہین یہ وہ غضب چوکڑی بھولے ہین چرندے
بعضون نے بچھا رکھے ہین چڑیون کے لیئے دام
بعضون نے چرندون کے لیئے ڈالے ہین پھندے
کرتا ہے کباب انکو کوئی سیخ کے اوپر
کرتا ہے پسند انکو کوئی تا ہون پسندے
بنتے ہین بہت مذہب و ملت کے ہوا خواہ
کرتے ہین وصول آکے بہت قوم سے چندے
اشعار کے کرتا ہے کوئی پیش رسالے
اخبار کے کرتا ہے کوئی پیش پلندے
کچھ عہد جوانی ہی پہ شیخی نہین موقوف
شیخی پہ بگھارینگے بڑھاپے مین بھی چندے
شہباز ہے قدرت کی عجب بوقلمونی
گریے ہین کسی دل مین کسی لب پہ ہین خندے

اودھ کی بیگم

نوان باب

(عاشقہ)

اس سے پہلے بیان ہو چکا ہے کہ امرسنگھ اور چھتر سنگھ نواب شجاع الدولہ کے حسب الحکم نواب سالار جنگ کے ہمراہ مع فوج وغیرہ کے روہیلہ عورتون کو لیکر الہ آباد روانہ ہوئے تھے۔ مگر کچھ دور جاکر یہ لوگ بہانہ کرکے لوٹ آئے تھے

آج چار روز ہوئے کہ یہ فیض آباد مین پہونچے ہین اور یہان پہونچتے ہی امرسنگھ حافظ کی لڑکی کے حالات کے معلوم کرنے کی فکر مین ہوا۔ پہلے دن کچھ پتہ نہ لگ سکا مگر آج تین روز ہونے کو نواب کے محل کے پاس تالاب پر ایک عورت سے امرسنگھ کی ملاقات ہوئی تھی امرسنگھ بخوبی جانتا تھا کہ بغیر کسی باندی کی مدد کے نواب کے محل کے حالات معلوم کرنا بہت مشکل ہے جب وہ نواب کے محل کے پاس ایک تالاب پر ایک لمبی کالی خادمہ کو دیکھکر آہستہ آہستہ اوسکی طرف چلا اور پاس جاکر پوچھا۔

"کیا آپ محل کی آدمی ہین اور محل ہی مین رہتی ہین؟"

عورت امرسنگھ کا سوال سنکر اور ایک نظر اوسے دیکھکر ہنسنے لگی۔ اس ہنسنے کا مطلب یہی تھا کہ مین بیگم صاحب کی سب سے اعلے خادمہ ہوں اور یہ مجھے نہین پہچانتا۔ روئے زمین پر کیا کوئی ایسا بھی ہے جو ہمکو نہین پہچانتا؟ ہم تفضل النسا خاتون ہین۔

امرسنگھ نے اور پوچھا "کیا نواب کے محل مین کسی باندی سے آپکی جان پہچان ہے؟"

اسکو سنکر وہ عورت قہقہہ مار کر ہنسی اور امرسنگھ یہ دیکھکر خاموش ہوگیا۔ کچھ دیر کے بعد عورت نے کہا کہ وہ اودھ کی بیگم کی بڑی باندی ہے اور سیکڑون خادمائین اوسکی ماتحت ہین۔ اور بیگم خود اوسکی صلاح بغیر کوئی کام نہین کرتی ہین۔ بھلا روئے زمین پر اوسے کون نہین جانتا؟

اب امرسنگھ کو اوسکی ہنسی کا سبب معلوم ہوا اور عاجزی سے کہا کہ "تب آپ کو محل کے سب حالات معلوم ہونگے؟"

عورت۔ اگر ہم سب حالات نہین جانتے تو کیا جانتے ہین تم کو کیا چاہیئے؟

امرسنگھ۔ جی مین کچھ نہین چاہتا۔ مینے سنا تھا کہ نواب ایک نئی بیگم لائے ہین اوسی کو بڑی بیگم بنائینگے اور بڑی بیگم کو خورد محل مین بھیجدینگے۔

عورت (قہقہہ لگاکر) خورد محل مین بیگم کو بھیجینے کی ایک ہی کہی ہزار نئی بیگمات آئین تب بھی وہ خاص ہی محل مین رہینگی۔ روپیہ پیسا سب بیگم کے ہاتھ مین ہے۔ بیگم کی لاکھون کی جاگیر ہے نواب کے پاس ہے کیا وہ تو بیگم کے غلام ہین۔

امرسنگھ۔ سنا ہے کہ نئی بیگم بڑی حسین ہین۔

عورت۔ اہ بڑی حسین ہین۔ بدن پر بوٹی نہین ہے صرف ہڈیان ہین۔ چرخ۔ حقیر۔ ذلیل۔ جب تک عورت ذات گدرائی ہوئی نہو کیسے امیرون نوابون کی نظر پڑ سکتی ہے؟ یہ حافظ رحمت خان کی لڑکی ہے اس سے وزیر اسکو لائے ہین۔ کچھ دن مزہ کرکے خورد محل مین بھیجدینگے۔

امرسنگھ۔ سنا ہے کہ نئی بیگم جب سے یہان آئی ہین بہت خوش ہین

عورت۔ کیا خوش ہے۔ رات دن روتی ہے۔ کسی سے بات تک نہین کرتی۔ باتین کرنا تک نہین جانتی یہ کیا وزیر کو قابو مین کرسکیگی۔

امرسنگھ - تب تو شاید بیگم صاحب اوسکی ایسی حالت پر بہت رحم کرتی ہونگی -

عورت - کیا بیگم صاحب کو اور کوئی کام نہیں ہے جو اس چھوکری پر رحم کرنے بیٹھیں بیگم اوس سے ذرا بھی نہیں بولتیں بولیں کیا وہ نواب کی بڑی بیگم ہے - کیا وہ اس سے باتین کرے - صرف بڑھی بیگم صاحب کے مکان میں جگہ ملنا بیگم اوس لڑکی کی پرورش کرتی ہے -

ناظرین کو یاد ہوگا کہ پہلے باب مین لکھا گیا ہے کہ جگدنا بیگم کا نام سنکر امرسنگھ چونکا اور تھا تھا طوفانی سے بہت کچھ پوچھنے کے بعد معلوم کرلیا تھا کہ وہ بنگال کے نواب میر جعفر کی بیوی ہے یہ معلوم کرکے اوسے صبر ہوگیا تھا -

پہلے دن امرسنگھ اور طوفانی مین اس سے زیادہ باتین نہیں ہوئیں اور اسکے بعد وہ علیحدہ ہوگئے - چلتے ہوئے امرسنگھ نے کہا کہ "ایکدفعہ مین آپ سے پھر ملاقات کرنا چاہتا ہون - کیا آپ کل پھر مہربانی کرکے یہان تشریف لائینگی ؟"

طوفانی یہ سنکر ذرا [illegible] سمجھی کہ امرسنگھ [illegible] پر فریفتہ ہوگیا ہے ہنسکر کہا کہ کچھ دیر کو کل آسکونگی زیادہ نہ ٹھہر سکونگی آج بھی دیر ہوگئی ہے بیگم صاحب کے حمام کا وقت ہوگیا ہے -

یہ کہکر طوفانی محل مین چلی گئی - بیگم کے غسل کے وقت اوسے بیگم کا [illegible] تھا - اور امرسنگھ بھی اوسکی [illegible] کرکے [illegible] مین [illegible] پھر [illegible] سے [illegible] یا -

اسی طرح امرسنگھ تالاب پر رات کے وقت طوفانی سے ملتا تھا اور وہ اوسکی ملاقات کے انتظار مین ایک گھنٹہ پہلے چلی آتی تھی -

آج طوفانی امرسنگھ سے گفتگو کرنے مین عجیب قسم کی دلبرایانہ ادائین دکھلارہی ہے - اس سے امرسنگھ کے جی مین نفرت سی ہوتی ہے - مگر اس امید پر کہ حافظ کی لڑکی کی بھلائی اسی کے ذریعے سے ہوسکے گی اوس خیال کو پوشیدہ کرنے کی تدبیر کرتا ہے بہت گفتگو کے بعد امرسنگھ نے کہا -

"تم ایکبار چھپا کے مجکو محل مین لیجا سکتی ہو ؟"

طوفانی نے کہا "کیونکر لیجا سکتی ہون ؟" ذرا سوچکر کہا اگر خبر ہوجائے تو ہم دونون کا سر کاٹا جائے اس سے مین ایسا مشکل کام نہیں کرسکتی -

امرسنگھ ایک خوبصورت نوجوان تھا طوفانی نے چاہا کہ وہ مسلمان ہوکر اس سے نکاح کرلے - مگر عورت کتنی ہی نادان ہو ایکبارگی مرد سے اپنی [illegible] ظاہر نہیں کرسکتی - طوفانی اپنی ادھوری [illegible] کے انداز سے ایسا [illegible] کی کوشش کرنے لگی مگر امرسنگھ اسطرف متوجہ نہوا اور حافظ کی لڑکی کے بارہ مین بہت سے سوال کرتا گیا - کچھ ٹھہر کر طوفانی نے کہا کہ اب اور دیر نہ کرنے پاؤنگی بیگم کے پوشاک بدلنے کا وقت ہوگیا ہے اور اسکے بعد وہ نماز پڑھینگی کل تم اسوقت نہین کھانے کے وقت کے بعد آؤ تب تم سے اچھی طرح باتین ہونگی -

امرسنگھ اوسکی یہ باتین سنکر اپنے گھر آیا اور طوفانی محل مین چلی گئی -

آج تیسرے دن امرسنگھ چھترسنگھ کے پاس سے آکر تالاب پر طوفانی کا انتظار کررہا ہے - طوفانی نواب کے محل کے اندر اپنی کوٹھری مین آئینہ سامنے رکھکے ایک پہر سے سنگار مین مصروف ہے - اسکے سر پر بہت بال نہیں ہین صاف پڑا ہے مگر بناؤ مین کوئی کسر نہیں باقی رہی اور بھاری بھاری کپڑے پہنے ہین اسے گمان ہے کہ وہ بہت خوبصورت ہے ایسا خیال بہت عورتون کا ہوتا ہے مگر ہم اسکے لیے کسی مرد یا عورت کو الزام نہیں دیتے کیونکہ خدا نے آدمی کو آنکھیں ایسی جگہ دی ہین کہ وہ اپنی شکل کو ہر وقت نہیں دیکھ سکتا - [illegible] دوسرے ہی کی شکل دیکھ سکتا ہے اسی سے دوسرون کے عیب اوسکی آنکھون کے سامنے ہوتے ہین اور اپنے عیبون پر نظر نہیں پڑسکتی -

طوفانی اسطرح بن ٹھن کر اپنے پلنگ پر بیٹھی اور سوچنے لگی "موا [illegible] برہمن بڑا بیوقوف ہے ! اگر بیوقوف نہیں ہے تو مجسے نکاح کی بات کیون نہیں کرتا ؟ اگر ایکبار بھی کہے تو ہم جھٹ راضی ہون ہم کیا نامنظور کرین ؟ مجسے نکاح کی خواہش ہے یہ تو صاف ظاہر ہے اگر یہ نہوتا تو روز روز کیون آتا ؟ اصل بات یہ ہے کہ کمبخت برہمن سمجھتا ہے کہ ہم نواب کی بڑی باندی ہیں ہمسے نکاح کرنے مین لاکھ روپیہ کا مہر دینا ہوگا مگر ہم کیا اسکے لیے دعوی کرینگے - نہیں ہمارا اسکا اچھا میل ہوگا - جیسا وہ خوبصورت ہے ویسی ہی ہم ہین اس سے نکاح ہوتے پر بیاہ ہم رہینگے بیگم صاحب سے کہکر الگ ہوجائینگے مگر وہ تو سنتا ہی کچھ کہتا نہیں کیا ہم ہی پہلے اوس سے جی کا حال کہین ؟ بھی کیونکر ہم اوس سے ایسی بات کہین ؟ چولہے مین جائے کمبخت کون اوس سے کہکر چھپا ہو اور پھر اگر نہ قبول لے تو اور کوئی تدبیر کرنی پڑے - نکاح کرے تو روز روز کا جان چھٹے ایک پہر روز اوسکا انتظار کرنا پڑتا ہے گھر کا دھندا چھوڑنا پڑتا ہے مگر آج اوس سے کہنا ہی چاہیے جب مین تو کام نہ بنے گا کل کسطرح کہنا ہوگا - وہ برہمن ہے اوس سے شاید کیا ہمارا کہنا نہین چھپ نہیں پر دیکھی ہے کون جانے گا کون سنے گا مانے گا نہ مانیگا نہ سہی برہمن کے لیے تین دن سے تالاب کے پار جانا پڑا ہے - اگر قبول نہ کرے گا منہ پر تھوک کر چلی آؤنگی - کیسا ایک برہمن بنتا ہے !"

ذرا سی مزہ دار بات مین مرنے لگتا ہے -

"کل کہا کہ مرغی کے کباب کھاؤ گے؟ کیسا ناک چڑہا کر تھو تھو کرنے لگی ہے - برہمن ٹھہرا دال چاول کھانے والا کیا جانے مزہ کباب کا جسکی سات پُشت نے نہ چکھا ہوگا پر سب سے دل ایک دفعہ [illegible] کا تو پھر کہاب کو چھوڑیگا -

طوفانی اپنی کوٹھری مین مزہ سے پلنگ پر پڑی یہ باتین سوچ رہی تھی کہ اتفاقاً عرفانی نے آکر کواڑ کھٹکھٹائے - طوفانی چونک کر کہنے لگی کون ہے؟ کون ہے؟ عرفانی نے کہا بیگم صاحب کے غسل کا وقت ہوگیا ہے تجھکو ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے ہم تو مر گئے"-

طوفانی نے جھٹ کواڑ کھولے اور عرفانی نے اوسے بناٹھنا دیکھکر کہا کہ "یہ کیسا [illegible] ہے؟"

طوفانی (مسکرا کر) آج ہم اپنے خاوند کے بغل مین جاتی ہین -

عرفانی - تمکو اس زندگی مین خصم مل چکا -

طوفانی - کیا اگر ہم چاہین تو تمہارے نزدیک نکاح نہین کر سکتے؟ تو کیا اب کر ڈالین؟

"آنکھون کے ہوتے کوئی تمسے شادی نہ کرے گا ہان مگر کوئی آنکھ کا اندھا ملجائے شاید وہ اندھا کرے جو اکثر ڈیوڑھی پر بھیک مانگنے آیا کرتا ہے -

طوفانی - اندھا کیون؟

عرفانی - وہ تمہاری خوبصورتی کو آنکھ نہونے سے دیکھ نہ سکے گا -

طوفانی خفا ہوگئی اور کچھ نہ بولی سیدھی بیگم صاحب کے پاس چلی گئی اور بیگم کو غسل وغیرہ کرا کے تالاب پار امر سنگہ سے ملنے گئی آج امر سنگہ پہلے سے منتظر تھا طوفانی سمجھی کہ اب امر سنگہ کی محبت اوس سے زیادہ ہوتی چلی -

دونون مین طرح طرح کی گفتگو ہونے لگی - اور طوفانی در پردہ گفتگو مین نکاح کا اظہار کرنے لگی مگر امر سنگہ اوسکا خیال نہ کرکے فقط بیگم اور حافظ کی لڑکی کا حال پوچھتا رہا - وہ چاہتا تھا کہ طوفانی کی مدد سے چھپ کر محل مین جانے پاوے - اس سے اسی قسم کی گفتگو کرنے لگا طوفانی نے خیال کیا کہ جب تک اسے اندر جانے کا موقع نہ دیا جائیگا نکاح صحیح نہوگا اس پورے دو گھنٹے کی گفتگو کے بعد کہا -

"کل تم پہر رات گئے آؤ ہم تمکو زنانہ لباس مین اندر لے چلینگے کل نواب کے یہان جشن ہوگا کل عمدہ موقع ہے"-

امر سنگہ یہ سنکر بہت خوش ہوا - طوفانی امر سنگہ سے قریب ہو کر باتین کرنے لگی مگر امر سنگہ ہٹتا جاتا تھا کیونکہ طوفانی کے منہ سے آبحیات کی بوندین ٹپک رہی تھین - لیکن اس دریائے محبت مین ڈوبی ہوئی عاشقہ کو خبر نہ تھی یہ بغل مین گھسی جاتی تھی امر سنگہ نے اپنا غرضہ [illegible]

پاس [illegible] عاشقہ [illegible]

مانع ہوئی - مگر امر سنگہ نے [illegible] آیا تھا [illegible]

[illegible] ہوگا -

بہت گفتگو کے بعد دونون اپنے اپنے راہ لگے اور امر سنگہ نے راہ مین ندی مین غسل کیا اور لوٹ کے گھر مین چھتر سنگہ کے پاس آکر آرام لیا - اور سب قصہ کہا ؞

راقم

[illegible]

جدید کتب

آئینہ وکالت - مختلف وجوہ اور اسباب سے یہ آزاد پیشہ وکالت جو کچھ آجکل ترقی کر رہا ہے اور ملک کو اسکی خدمت ضرورت از حد محسوس ہورہی ہے - اوسکے بیان کی کوئی حاجت نہین - پس جو لوگ اسکو اختیار کرتے جاتے اور معاملات کے سنگ لاخ میدان مین قدم رکھتے جاتے ہین انکی ہدایت اور مشورے کے واسطے کسی کتاب کا تالیف ہونا خالی از فائدہ نہین - انگریزی دان حضرات کے واسطے تو خدا کی عنایت سے کمی نہین کون مبحث ایسا ہے جسکی بابت انگریزی مین کوئی رسالہ نہ پاوے گا ہان اردو خوانون کے واسطے البتہ آج تک کوئی رسالہ نہ تھا جو اونکو وکالت کے فرائض منصبی سے پورے طور سے آگاہ کرتا اس کتاب کے لائق مؤلف جناب پنڈت [illegible] کشور دت [illegible] ایڈیٹر جو ایک نہایت لائق - فائق اور ہوشیار عہدہ دار اور بار اوپنچ کے پورے تجربہ کار ہین - اس جانب متوجہ ہوئے اور کتاب مذکور العنوان بڑی محنت اور جانفشانی سے تالیف فرما کر آپ نے چھپوائی -

اسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وکیل کے واسطے جو کچھ کارروائی عدالت کے اجلاس اور اپنے کاروبار کے کمرے مین کرنا ہوتی ہے اوسکو بڑی ہی وضاحت اور خوبی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے - اور عرضیدعوے کی طیاری سے لیکر اجرائے ڈگری تک کے عام قاعدے اور طریقے جو تحریر و تقریر مین عدالت کے روبرو اور موکلون کے ساتھ برتنا ہوتے ہین ولایت کے مشہور اور نامی قانون پیشہ لوگون کی تجربے اور نصائح کی سند کے ساتھ بتائے گئے ہین - حقیقت مین اردو خوان قانون پیشہ لوگون کے واسطے خصوص جنکو مفصلات مین رہنے کی وجہ سے مشورہ اور ہدایات معقول کی محتاجی ہوتی ہے - یہ کتاب تشبیر معقول ہے جن صاحب کو اس کتاب کی خریداری منظور ہو - مصنف صاحب سے خط کتابت فرمالین ؞

تندرستی سے بڑھکر کوئی چیز نہیں ہے

حضرات! اطبا حذاق سلف کا جن جن نسخون پر دار و مدار تھا کہ جنکو انکے مجربات کہنا چاہیئے ہزارون بار تجربہ ہو چکا ہے اور میں بھی انکے مجرب اور سریع التاثیر ہونے پر دعوی کرتا ہون پشت ہا پشت سے چلے آتے ہین مختصر آپ کی تندرستی کے واسطے تیار کیے گئے ہین بغرض نفع و جو کچھ انکے بنانے میں لاگت آئی غالباً ہی لکھدی گئی ہین مثل اور لوگون کے اپنے نسخون کی بڑی تعریف کرکے آپ کو ذہن نشین کرنا و نہ اسوقت مین کبھی اشتہار ہی اپنے مجربات کا کر چیزتے دعوی ہے دینا نہ انا ضرور کہونگا کہ یہ ایسے مجرب و آزمودہ نسخے ہین جنہون نے مجھے مجبور کیا انکا استعمال جس کسی نے کیا انکے مجرب ہونے کو تسلیم ہی کرلیا مین یقین کرتا ہون کہ آپ میری اس مختصر تحریر کو مثل اور تحریرون کے کاذب نہ سمجھکر نسخجات ذیل کو کہ چند ہی نسخے لکھے گئے باقی بسبب طول کے چھوڑ دیے گئے طلب فرماکر ضرور امتحان کرینگے کہ آیا میرے نسخے موافق میرے لکھنے کے امتحان مین پورے اترے یا نہین اور مجھکو انکے مجرب ہونے پر دعوی بیجا ہے یا بجا۔

جوارشی گولیان انکے کھانے سے بھوک خوب کھلکر لگتی ہے معدہ کو طاقت دیتی ہین دافع غثیان اور معدہ و سیاح مین ۲۱ خوراک ۸/ محبوب سے بواسیر کے حق مین عجیب الاثر ہین انسان کی عمر جوانی پر دور آو ایس لاتی ہین اپنا نفع ایک ہی ہفتہ مین تسلیم کروا دینگے نہایت ہی مجرب و موثر ہین فی ڈبیا ۸/

تھاوا جو تقویت تسمین بدن کے لیئے حکم اکسیر کا رکھتا ہے درد کمر و ضعف اعضا و مثانہ کو فوراً کہو دیتا ہے اکسیر کا خواص رکھتا ہے۔ فی بکس ۸/

سفوف کہ یا ہی سوزاک اور کسی پیشاب مین جلن ہو علے الخصوص سوزاک کہنہ اور جنکا ہی علاج سے جواب دیچکے ہون ، خوراک مین سوزاک کو جڑ سے نہ کہو دے تو ہمارا ذمہ ۱۵ خوراک مین تو حتما کہو ہی دیگا ۱۵ خوراک للعہ/

طلا جو نقص کہ جوان آدمی مین واقع ہو جاتے ہین اونکو دور کرنے اور قوت دیکر جوانی کا مزہ دکھلاتا ہے عجیب التاثیر ہے فی تولہ صہ/

عرق چالیس روز کے استعمال مین آتشک کو اسطرح کہو دے کہ گویا آتشک کا کبھی وجود ہی نہ تھا خون جو بدن مین خراب ہو جاتا ہے اور جسکے سبب سے بدن مین فسادات پیدا ہوتے ہین اونسکو نکالکر خون اصلی پیدا کرتا اور بڑہاتا ہے اکسیر کا خواص رکھتا ہے ڈہائی سیر چالیس روز کے لیئے کافی ہے فی سیر للعہ/

معجون کہ جو تقویت دماغ حفاظت فہم عقل کے زیادہ کرنے مین حکم اکسیر کا رکھتی ہے اوجاع سفال و تقطیر بول کے کہو دینے مین بھی نہایت ہی مفید ہے بڑے بڑے قیمتی اجزا سے ترکیب دیگئی ہے غالباً اور کوئی اس سے بڑھکر نسخہ تقویت دماغ کے لیئے ہوگا فی بکس صہ/ المشتہر احقر الاطبا حکیم سید محمدی کمال لکھنؤ منصور نگر

غور سے پڑہیئے

مضبوط صحیح ۔ خوبصورت ۔ اور فیشن ایبل سلور نیکل کی ریلوے گورڈ گہڑی جسکے کوکنے مین بہت دیر نہین لگتی چھوٹے حجم کے جو بال جڑے ہوئے نیا کلاک گہنٹے کے نشان سوئیان بہت واضح و نمایان ۔ وہ وقت بتاتی ہوئی ۔ تاؤ دیئے ہوئے اور بکس ایسا کہ گرد نہ جاسکے ایک شیشہ دکھانی فالتو ۔ بذیعہ ویلیو پارسل ساڑھے سات روپیہ کو ملسکتی ہے اور اسکا ذکر کیا جاتا ہے کہ نقل و حرکت یا ایسی جھٹکون سے بگڑ نہین سکتی آسانی سے درستی ممکن ۔ ہوشیار سے کم قیمتی نہین پیدا اور اہل انہین گھڑیون کو دونی قیمت پر بیچتے ہین ۔ مسٹر ۔۔۔ آرمتھا بند والے لکھتے ہین "ساڑھے سات روپیہ والی گہڑی جسکو دو برس ہوئے آپ سے خرید کیا تھا ابتک صحیح وقت بتاتی ہے" خان صاحب سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ ریفارمیٹری لکھتے ہین "تمہاری سات روپیہ والی گہڑی کو گہڑی ساز نے پندرہ روپیہ کو آنکا ہے" شکاف رجمنٹ لکھنؤ سے لکھتے ہین "بعض لوگون نے اوسکی پندرہ روپیہ قیمت لگائی اور ساڑھے سات سنکر متعجب ہوئے"۔

اسکے علاوہ کنٹھ اور زنجیرین لاکٹ پنسل قمیص کے بٹن تمام مصنوعی ہیرے یاقوت کی انگوٹھیان فی دو روپیہ کے حساب سے ملتی ہین مسٹر جے الیس مور لکھتے ہین "ایک بٹن نے ہیرے کی انگوٹھی کی قیمت پچاس روپیہ اور یاقوت کی بیس روپیہ آنکی"۔

المشتہر
ویسٹرن انڈیا ٹریڈنگ کمپنی بمبئی

اشتہار

کتب مطبوعہ ایران و مصر و بیروت عربی و فارسی و کتب قلمی در بمبئی محلہ امیگری نمبر ۲۹ نزد جناب آقا میرزا احمد صاحب شیرازی ملک الکتاب برائے فروخت موجود است سوائے آن کتب منتخبات محمدی در صنائع جدیدہ و کتاب تذکرۃ الخواتین در شرح حال معاریف نسوان عالم از عرب و روم و عجم از صدر اسلام تا کنون مشتمل بر اشعار عربی و فارسی و ہندی در عہدہای کہ تا زمان ما روایت شدہ کتاب کلیات خلائق المعانی و تاریخ چنگیز و روضۃ الادب فی طبقات شعرائے عرب و کتاب جمہرۃ العرب و شرح فصوص الحکم از ملا جامی و دیوان ابن عربی و کشف الاسرار قاسمی و تاریخ انگلینڈ مع تصاویر و کتاب مقناطیس الایمان در علم قوت جاذبہ و کتاب شاہنشاہ نامہ تصنیف فتح علی خان صباح و وقائع جنگ ایران و روس و تاریخ برامکہ تازہ در مطبع طبع شدہ ہر کس طالب باشد طلب دارد +

مضامین غیر

فکر

یہ مرض بھی دنیا مین ہر شخص کے ساتھ پیدا ہوا ہے میرے نزدیک جسکو ہمزاد کہتے ہین شاید یہی ہے - کیونکہ اس سے انسان کا کسیوقت پیچھا نہین چھوٹتا - اگر ہمزاد نہین ہے تو کوئی آسیبی مرض تو ضرور ہے - زمین کا کوئی ٹکڑہ سمندر کا کوئی قطعہ پہاڑون کا کوئی درہ ایسا نہین ہے جہان اس مرض کا وجود نہو - اور کسی اقلیم کا باشندہ غالباً ایسا نہوگا جسکو اس بیماری سے سابقہ نہ پڑا ہو - اور کوئی بشر دنیا مین ایسا خلق نہین ہوا ہے جسکو اس درد جانگزا نے ایذا نہ پہونچائی ہو -

ہمارے گورنمنٹ نے تمام تکلیفون کے واسطے دفعیہ اور انسداد کی فکر فرمائی ہزارون شفاخانے قائم کیے صدہا تجربہ کار ڈاکٹر نوکر رکھے - مگر اسکی تشریح کسی نے نہ کی کہ یہ مرض کس جزو کے گھٹ بڑھ جانے سے پیدا ہوتا ہے اور اسکا علاج کیا ہے -

اطباے یونانی بھی تذبذب مین رہے اور کسی نے بدلیل نہ لکھا کہ اسکی تولید کس خلط سے ہے اور آیا علاج اسکا بالضد ہونا چاہیے یا بالمثل -

اگر کوئی طبیب بتلائے کہ جو امر باعث فکر ہے اوسکا حصول یا زوال ہے اسکا علاج ہے اور مین کسیقدر اسکو تسلیم بھی کرلونگا - مگر یہ کیونکر ثابت ہوسکتا ہے کہ ہر امر کا حصول اور زوال کبھی انسان کے قبضۂ قدرت مین ہے -

ہان یہ امر البتہ ممکن ہے کہ اسکے بعض اعراض کبھی زائل ہوجائین لیکن جوہر فکر بدستور باقی رہیگا - اور اسکے واسطے دوسرے تعلقات پیدا ہوجائینگے -

میرے نزدیک یہ مرض تپ مزمن سے نہایت اشد ہے - کیونکہ اولاً اسکی بھی غیر محسوس بنیاد دلین قائم ہوتی ہے - اور فصل شباب اسکا موسم عروج ہے -

متفکر اور مدقوق دونون کے اعضاے ظاہری پر چندان صدمہ معلوم نہین ہوتا مگر اعضاے باطنی کا اندرہی اندر کام ہوجاتا ہے - ہان اتنا فرق ہے کہ تپ دق مخصوص بقاے حیات تک جسم کا ساتھ دیتی ہے اور بعد از مرگ مفارقت کرجاتی ہے لیکن فکر پس فنا بھی روح کا دامن نہین چھوڑتی - کبھی اہل وعیال اور مال ومنال کے صدمۂ فراق سے تڑپاتی ہے اور کبھی اپنی بد اعمالیون کی یاد دلا کر اشک خون رلاتی ہے -

دنیا مین بہت سے امور اس مرض کے اشتداد کا باعث ہوا کرتے ہین اور اونکی تعدیل اور اصلاح بھی فی الجملہ ممکن ہے - مگر تاہل اور ازدواج کی بدپرہیزی سے جو مریض کی حالت مین ابتری واقع ہوتی ہے اوسکا علاج نہایت مشکل ہے -

یہ بدپرہیزی کہین کسی بشر کی اختیاری ہے اور کہین اضطراری - اختیاری باستثناے ہندوستان جملہ اقالیم مین ہے - اور اضطراری کی تخصیص محض ہندوستان کے واسطے ہے - اور باعث اسکا ہمیشہ نافہم والدین کی محبت ہوا کرتی ہے اگر تمام ہندوستان متفق الراے ہے تو اسی ایک امر مین - کہ قبل از انکہ اونکے اطفال کی سنت بھی پورے طور سے بڑھنے پائے وہ اپنے گلے کا طوق اور ہاتھون کی ہتکڑی اور پانوکی بیڑی اوتار کر بیگناہ بچون کو بجبر وتعدی پہنا دیتے ہین - اور رسوم شادی مین اسکی علامات بھی مقرر کردی ہین گلے کے ہار اور ہاتھ کے کنگن سے طوق اور ہتکڑی کا اشارہ ہے - اور پانون کی بیڑی تو بلی جھاشہوری ہین نوشاہ کا سر جھکاے رہنا - غیرت - بند نیا بند ہوانا آہستہ آہستہ پیرون کا اوٹھانا ہرگز خالی از علت نہین ہے - اور کچھ اسی پر اکتفا نہین ہے کم سے کم ہر ایک نوشاہ تین دن حوالات مین رکھا جاتا ہے - اور ہر ایک کوچہ وبازار مین تشہیر بھی اوسکی ہوتی ہے - اور دولہن غریب کا کیا ذکر وہ بیچاری تو مہینون پیشتر نظربند ہوجاتی ہے - اور قید تنہائی کی صعوبت اوسکو ملبجے مین اوٹھانا پڑتی ہے - بلکہ یہانتک دار وگیر اس جرم کی ہے کہ اکثر تماشائی بھی جرمانہ بیوقوفی سے نہین بچتے -

الغرض نقط باپ کے مطلب اور ماںکے پیٹ مین مداخلت بیجا کی یہ سزا ہے - خدا آگاہ کہ وقت رخصت عورت کی بیقراری اور فریاد وزاری نہایت باموقع اور اوسکی مال اندیشی کی دلیل ہے - ہان قابل رحم مرد کی بیوقوفی ہے -

مثلہ کمثل الحمار یحمل اسفارا - اسکا حال بالکل مثل بارکش گدہی کے ہے کہ پیٹھ پر بوجھ لدا ہوا ہے رسی کی رگڑ سے جو تڑ لوہو لہان ڈنڈی پر ڈنڈا پڑ رہا ہے مگر جہان کہین ہری گھاس نظر آگئی چلیے سب بھول گئے اور بلاتکلف چرنے لگے ؎

مسکین خر اگرچہ بے تمیز است
چو بار ہمی برد عزیز است

خیر یہ تو جملۂ معترضہ تھا آمدم برسر مطلب - جس دن سے کہ مراتب تمہید عقد کی شروع ہوتے ہین - اوسی دن سے مرض فکر کا بھی مادہ زیادہ تر ہیجان مین آتا ہے -

اسکے علاج کا طریقہ اور اوسکے اسباب کی تشخیص عوام جہلا مین

مختلف طور پر مقرر ہے - اس شہر مین مادہ اسکا صفراوی تجویز ہوا ہے - اور اوسکی دوا صرف یہی ہے کہ زرد یا چمپئی رنگ کا لباس پہناتے ہین اور ہاتھ مین ایک دو گرہ باندھ کر چھوڑ دیتے ہین تاکہ صبح و شام چوک مین جاکر ہوا کھا آیا کرے - دیہات اور قصبات مین اس مرض کی تولید سوداے محترق سے قرار دیگئی ہے - اور بہت بڑا اندیشہ اسکا ہوتا ہے کہ بخارات ردیہ دماغ کیطرف صعود کرکے باعث پریشانی حواس نہون لہذا مقدم اور موخر دماغ کی حفاظت چیرہ زرتار اور گوشوارہ و دستار سے بخوبی کیجاتی ہے - اور اسمین تقدم للحفظ مخملی اور ثالث بافی کا ہے - ایک رومال تو شاہ کو اس غرض سے دیا جاتا ہے کہ ناک اور منھ کی منافذ ہمہ وقت بند رکھے - اور وہ بخارات لطیفہ جو حرارت غریزی کے اشتعال سے پیدا ہوتے ہین باہر نہ نکلنے پاوین - اور دیگر مسامات کی تسدید بھی اور روغن سے ہر روز ہوا کرتی ہے - بجاے شدّ سافین کے شدّ کمر کا دستور ہے کہ سکر کا اثر اسافل بدن مین نہ پہونچے - اور عروق و اعصاب اوسکے ضرر سے محفوظ ہین - تفریح دماغ کے واسطے پھولون کے سہرے اور بدھیان - اور تفریح طبع کے واسطے گانا اور ناچ ایک ضروری امر ہے - چونکہ سوداے محترق سے خون اور دیگر وہ چیزین جو اوس سے پیدا ہوتی ہین رقیق القوام ہوجاتے ہین اسوجہ سے پینڈیون مین اجزاے مغلظہ شربت کرکے کھلانے کا دستور ہے - اور شیر مادر کا لفظ کہکر دودھ کا پلایا جانا اس امر کا اشارہ ہے کہ کچھ دنون بعد چھٹی کا دودھ یاد آئیگا - بہر کیف دو چار دن اس بدرقہ اور منضج کا استعمال رہتا ہے بعد ازان ایک دن بحران رد کا آ جاتا ہے جسمین طبیعت اور مرض سے سخت لڑائی بلکہ ہاتھا پائی کا سامنا ہوتا ہے - آخرش دفع طبیعی یہ معاملہ چھوڑ دیا جاتا ہے - اور پھر تنقیہ کی ضرورت باقی نہین رہتی -

دولہن کا معاملہ صرف اتنا ہی ہے کہ ابتدا اوسکو مصفیات کا استعمال کرائین تاکہ ذرا رنگ روپ مین رونق آئے - بعد ازان غذا مین تقلیل کرتے جاوین یہانتک کہ جب دو ایک روز الوداع کے باقی رہین تو پھر مطلق غذا نہ دین اور فاقون کی تعداد بلحاظ قرب و بعد مسافت سسرال کی معین ہوسکتی ہے - مگر دنیا کی ہوا سے بہت بچانا چاہیے حتی الوسع صندوق مین بند رکھین اگر صندوق نہ ممکن ہو تو کوٹھری مین اگر کوٹھری بھی نہ ملے تو چار و نطرف پردہ باندھکر تھنڈا ہوا سکا کرین - اور جب باہر نکالنے کی ضرورت پڑے تو ایک طویل و عریض چادر مین سر سے پاؤن تک لپیٹ دین بلکہ اگر کوئی گرم کپڑا شل دوشالہ وغیرہ کے دستیاب ہو تو اور بھی بہتر ہے -

یہ سب کچھ ہوتا ہے مگر ان تدبیرون کا اثر رسم زناشوئی کے ساتھ زائل و ہوجاتا ہے ؎

وہ ال۔۔۔ست۔۔۔ دونی ہوئی مکر

مرض بڑھتا گیا جون جون دوا کی

متواتر فاقون سے یبس دماغ کی ترقی ہوئی اور وہ خیالات جو مختلف حالات کی وجہ سے دو چار دن متفرق رہے تھے پھر اکر اپنے مقام پر جمگئے - اور جو مصائب کہ آئندہ پیش آنے والے ہین وہ آنکھون کے سامنے پھرنے لگے - انجام کار کے تصور مین وحشت کو ترقی ہوئی راز دل قابل اظہار نہ کوئی معین و مددگار ؎

ایک تجرد کیا گیا سو درد پیدا ہوگئے

تو ہی اے شادی بتا ہم کیا تھے اور کیا ہوگئے

ابھی کل کا ذکر ہے کہ اگر وہ شخص کسی دن اتفاقاً کھانا نہ کھاتا تو مان باپ کے گلے سے لقمہ کا اوترنا حرام ہوجاتا - یا دو ہی چار دن کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ میان صاحبزادے تمکو پال جلا کر جوان کر دیا بیاہ کر کر ہم اپنے فرض سے ادا ہوگئے اب ہاتھ پاؤن والے ہوئے جاکر کماؤ خود کھاؤ اور بی بی کو کھلاؤ ہم تمہارا بار اب نہین اوٹھا سکتے یہ سنتے ہی بیچارے کے ہوش اوڑ گئے ہنوز کچھ حظ زندگی بھی نہ اوٹھایا تھا کہ یہ دل خراش صدا کانون مین آئی - شباب کا نشہ ہرن ہوا آزادی اور اطمینان نے دشت عدم کا راستہ لیا - سیکڑون تعلقات آکر گلوگیر ہوئے اب نہ گھر مین جی لگتا ہے نہ باہر بیٹھا جاتا ہے اگر کسی نے مزاج پرسی کی یا اضطراب کا باعث پوچھا تو بس یہی شعر اوسکے جواب مین پڑھ دیا ؎

حال من از دست بانو ابتر است

در گلویم سنت پیغمبر است

ادھر بی بی نے جو یہ کیفیت سنی عورت کا دل کتنا بیچاری حواس باختہ ہوگئی - مان باپ کا صدمۂ فراق تازہ ہوا اوسپر اور منھ لپیٹ کر پلنگ پر پڑ رہی - اور دل ہی مین کہنے لگے ؎

مجھے کون گھر سے ہے لایا یہان

نہ وہ گھر ہے میرا نہ وہ ہے مکان

دوہا

جو مین ایسا جانتی کہ بیاہ کیے دکھ ہوئے

نگر ڈھنڈھورا پیٹتی کہ بیاہ کرے نا کوئے

اب سنیئے اگر بی بی گھر بھی ٹھنڈے ہی مزاج کی اور نیک خو ہین تو خیر گویا کہ چوکے کی چاندی ہے - اور اگر کہین قسمت سے تند مزاج ہین تو سبحان اللہ پھر کیا پوچھنا ہے - سونے مین سہاگہ - بغیر تھوڑی اور نہالی کے دن رات کی کھٹ پٹ لمبی سانسون سے دھونکنی شرمندہ بھونکنے والو کی ذات سے آنکھون پھر منہ پھلانے چہرہ لال بھبھوکا بنانے نزبان

صورت ببین حالش مپرس

بخت خفتہ کیطرح محکمۂ حفظ صحت - سوگیا اندنون - بس اپنا خدا ہی حافظ

کثرت سے زیادہ تیز جب دیکھو جنگ زرگری پر آمادہ تاؤ پر تاؤ دیئے جاتے ہین نہ ملامت آتی ہے نہ پیٹک جاتی ہے۔ سچ ہے کسی نے کہا کہ کھوٹی جاننے سے پیتے سونا جانے کے۔ خلاصہ یہ کہ مرض بخار کی دو امجون مجرب ہے یا شربت دینار باقی سب ہیچ و بیکار۔

راقم

دونون مین حسن نفاسا
نہ مجرد نہ متاہل

المبتلا

شاق ی پنچ ہیچ کار

اودھ پنچ – سبحان اللہ۔

کیا کہین کچھ کہا نہین جاتا
ہائے چپ بھی رہا نہین جاتا

حضرت خیر تو ہے یہ بیٹھا کیون بیکار رہا کرتا ہے۔ جب دیکھو مغموم بیٹھے رہتے ہو۔ دل ہی دل مین رہا کرتے ہو۔ چہرے سے رنج و الم۔ یاس و حسرت۔ غصب اور غصے کے آثار نمایان ہین جیسے چپ بین لگی ہوئی ہے۔ گویا کچھ بات کرنے کو جی ہی نہین چاہتا۔ کئی روز ارادہ ہوا کہ تم سے کچھ حال دریافت کرون۔ مگر موقع ہی نہ ملا۔ کچھ بتاؤ تو یہ بات کیا ہے۔ بھئی ہمکو نہ چھیڑو۔ خدا جانے ہم بیٹھے بیٹھے کیا سوچا کرتے ہین مغموم رہتے ہین۔ یا مسرور۔ تمکو اس سے کیا۔ تم اپنا کام دیکھو۔ کسیکے رنج و آرام سے تمھین کیا غرض۔ اے لو اور سنو۔ ہم سے کچھ واسطہ ہی نہین۔ ہم تم لنگوٹیا یار۔ بچپن سے ساتھ رہا۔ مکتب مین چار قوچا قو لڑایا کیئے۔ ہر دم تمھارے مونس غمخوار۔ اور رازدان رہے۔ ہمسے کوئی حال تمھارا پوشیدہ نہین۔ ہمیشہ تمھارے دعاگو رہے۔ خدا کرے عمر و دولت مین ترقی ہو۔ عہدے ملین۔ خطاب عطا ہون۔ جاہ و حشمت مین افزونی ہو۔ ہم غریبون اور نمک خوارون کا بھی فائدہ ہوگا۔ ریاست کی وزارت ملیگی۔ ہم بھی صاحب حکومت ہو جائینگے۔ بال بچے دعائین دینگے۔ اب جو نصیب دشمنان تمھاری طبیعت متفکر دیکھی۔ دلکو کمال صدمہ ہوا ضبط نہ ہو سکا۔ آخر تم سے پوچھ ہی بیٹھے۔ کچھ تو کہو۔ آخر اس انتشار کی وجہ کیا ہے؟ خدا کے لیئے ہمین دق نکرو۔ ہم اسی حالت مین اچھے ہین۔ کسی سے کچھ کہنے سننے سے کیا فائدہ۔ ہم اپنے دل ہی سے باتین کیا کرتے ہین۔ نہین تمکو ہمارے سر کی قسم کہو تو سہی کیا معاملہ ہے۔ بخدا طبیعت کو سخت الجھن ہے۔ للہ۔ اب بتا ہی دو۔ لاحول ولا قوۃ۔ تم نے تو ناک مین دم کر دیا۔ کسیطرح مانتے ہی نہین۔ کیا کہین اور کیا نہ کہین۔ بات منہ سے نکالتے ہوئے رکتی اور شرم آتی ہے۔ مگر کیا کرین تمھارے اصرار نے تو ہمین سخت پریشان کر ڈالا۔ بھائی صاحب دیکھتے ہو آجکل زندگی کے دن ہم کیونکر کاٹ رہے ہین۔ ایک آفت ہو تو کہین۔ جب ہزارون مصیبتین ہون تو کہان تک بیان کرین۔ ایک سر ہزار سودا۔ ایک جان ہزارون خلجان۔ اول تو اپنی ہی تن پروری مشکل سے ہوتی ہے دوسرے بیوی کا جنجال۔ لڑکے کا خیال اور بھی ناکدم کر رہا ہے۔ اور نوکرون کی تنخواہ کئی مہینے سے چڑھی ہوئی ہے۔ اونکا تقاضا جان کھائے جاتا ہے۔ یہان آمدنی کا یہ حال کہ بیکاری مین دنکو مکھیان اور شب کو مچھر مارنے کے سوا دوسرا کام نہین۔ ظاہر ہے۔ نوکری چاکری عنقا۔ اور جو خدا خدا کرکے ملی بھی۔ تو اسمین ہم زیادتی عقل سے کم نمیچے۔ اب تو ہر طرف سے ٹل کی پکار۔ یہان صرف نام ادبار رہی تجارت۔ اسکے لیئے زر علیہ السلام کی ضرورت۔ اسے ہی ہوتا یہ حالت ہی کیون ہوتی۔ قرض بھی کوئی دیتا نہین۔ ... کس حیثیت پر۔ غضب تو یہ ہے کہ جسقدر نفع اور فلاح کی تدبیرین سوچ سوچ کے کی تھین۔ وہ سب اولٹی ہی پڑین۔ ابھی کچھ بہت دن نہین گزرے مین شہر مین ایک انٹی کانگریس کا جلسہ ہوا۔ ہمکو بھی خبر ہوئی پتاون نین ... ... اور اسپیچین دین۔ تقریرین کین۔ چیرز سنے۔ تعریفین ہوئین۔ مگر سب زبانی جمع خرچ۔ اور خشک محض۔ اسی جوشش مین گھر واپس آئے تو مخالفت مین کئی رسالے اور مضمون لکھ ڈالے۔ اور جھٹ پٹ چھپوا کر مختلف مقامات مین انگریزی اور ہندوستانی حکام و اجبات کے پاس بھیجدے۔ اگرچہ ان رسالون کی کوئی عبارت اونٹ کے کل کیطرح سیدھی نہ تھی۔ تاہم ہمارے مبلغ علم اور عقلمندی کا اچھا خاصا ثبوت دے رہی تھی۔ پھر یہ کتنی بڑی بات تھی۔ اوسکی ایک ایک سطر سرکار کی خیرخواہی سے بھری ہوئی تھی۔ ہائے یہ تمام دردسری محض اس خیال سے اوٹھائی تھی کہ خداوند ضلع اور گورنمنٹ بے حد خوش ہوکر ہمین کوئی اعلے عہدہ یا خطاب دیدیگی۔ افسوس یہ کیا معلوم تھا کہ گورنمنٹ نہ ہماری طرح احمق ہے اور نہ اوسے ان باتون کی کچھ پروا ہے۔ ہائے اب اون لوگون کے طعنے اور قہقہے ہمسے سنے نہین جاتے جو ہمارے اس عندیہ سے اوسوقت واقف ہو گئے تھے۔ وہ ہمین دیکھکر طرح طرح کے آوازے کستے اور پھبتیان اوڑاتے ہین ہم ہین کہ چار آنکھین نہین کر سکتے۔ راستہ مین دم دبا کے نکل جاتے ہین۔ زیادہ تر افسوس تو اس بات کا ہے کہ سید کی ایسوسی ایشن ہیٹریاٹک نہ معلوم کسکے پیٹ مین جا کر زر چندہ لیا ہضم ہو گئی۔ ورنہ خیر اسی سے کبھی کبھی کچھ تسکین ہو جایا کرتی۔

بھائی صاحب اب تمہین بتاؤ۔ کیا کرین۔ اور کیا نکرین۔ واللہ ایسی زندگی سے تو موت بہتر۔ افسوس سہ

> ہے سے سکی ٹوٹی ہو اُمید
> نا اُمیدی اوسکی دیکھا چاہیئے

بندہ پرور۔ واقعی آپ کی حالت بہت کچھ قابل رحم ہے۔ لیکن آپ نے بہت بُرا کیا۔ خدا جانے اوسوقت کس بم پولیس کی ہوا آپکو لگ گئی تھی۔ اِتنا نہ سمجھے "چاہ کندن را چاہ درپیش"۔ کانگریس کی مخالفت مین آپ سمجھے تھے کہ سرسبز ہونگے۔ مگر یہ معلوم ہی نہ تھا کہ خار کھانا پڑیگا۔ اچھا لیجیے کیا یاد کیجیے گا۔ ہم گورنمنٹ سے سفارش کیئے دیتے ہین کہ وہ ان بیچارے آنشی ماردون کی حالت زار پر رحم کرکے اونھین اعلے عہدے عطا کرے خیرسی بہانے کانگریس کے مقاصد تو پورے ہون ۰

الراقم

لرزہ چڑھا ہوا ہے عجب غل پکار ہے
جس سے سنو وہ کہتا ہے کل سے بخار ہے

بحضور ڈاکٹر حلیم ہومیوپیتھک ڈاکٹر مسٹر اودھ پنچ صاحب

> ہم لوگ جینے تمانی سکنا سے ناک ہیں — جناب حالی

کیا ہندو کیا مسلمان کیا ایماندار کیا بے ایمان بکمال سرگرمی تھرتھراتے ہوے لرزتے بھرے ہاتھ جوڑکے عرض پرداز ہین عجب طرح کا اندھیر ہے کہ سرکار سے تو ایک محکمہ ہماری حفظ صحت کے لیئے بہ نگرانی ہیلتہ افیسر و میونسپل کمشنر بصرف زر کثیر جاری ہے جسکی طرف سے اکثر وقتاً فوقتاً پروانجات ممانعت ہملوگون کے نام صادر ہوتے ہین۔ آج کیا ہے کہ گنگا کے یہان پر ہجوم نہو ہوا خراب ہوگی۔

کل بالے میان کی میدنی روک دیجائے حفظ صحت مین فرق آجائیگا۔ بچے معصومون کی نشترزنی کو تو ایک پورا محکمہ ہی قرار دیا گیا ہے۔ جس کس شد و مد سے کہ برقندازسہادرساتھ پکڑ دھکڑ مار پیٹ غل غپاڑہ فریاد بکا اس سے بھی بڑھکر جناب حاکم صاحب ذرا سی تاخیر مین استفسار فرماتے ہین کہ تمسے کیون نہ جرمانہ کیا جاے تمنے ٹیکا لگوانے سے انکار کیا۔ ارے صاحب بچہ تڑپتا تھا گھر والی کلیجہ کاٹے ڈالتی تھی اور وہ میم صاحبہ کا حکم تھا۔ تو تو کچھ بات نہین نوکری سے برطرف خانہ نشینی کی سزا سے سخت عذر معذرت پر دو تین گردنیان کوٹھے کے باہر اے میرے خدا ٹیکا لگوانا کیا بلاے جان آفت آسمان ہوگیا اللہ رے حفظ صحت کا خیال۔ ہماری صحت ہمارے لیئے آفت ہوگئی خیر وہ سب ہمین منظور ساری وتین ہمارے سر آنکھون پر اب یہ کیسا اندھیر ہے کہ باوجود وقت ذوی اتنے بڑے خونخوار مردم آزار بدخواہ خلائق کو دیدہ و دانستہ دور دراز مقام سے یہان آنے دیا اور کچھ بند و بست نکیا جناب افیسر موصوف کو لازم تھا کہ کوارنٹائین رول جاری کیا ہوتا۔ مسٹر ان فلیوانزہ وہین کے وہین روک دیئے جاتے ولایت سے ہندوستان کی طرف آنے نہ پاتے ہملوگون کو اس غفلت کا زہر دغو ہے اور امیدوار ہین کہ حضور پُرنور ایک پروانہ انضباطی نجکے طور پر بنام مسٹر ان فلیوانزہ صادر فرمائین مسٹر موصوف اڑتالیس گھنٹے مین چپکے کان دبائے سیدھے ڈبل کوچ کیے کمستان ممالک روسیہ مین تشریف لیجائین کیا وجہ کہ اب دنیا کے کارو بار بند ہین ماما کو بخار۔ خانساماں کو بخار۔ سولیلون کو بخار پیرو کاردن کو بخار گواہون کو بخار۔ معاملہ دارون کو بخار۔ مدعی کو بخار۔ ڈگری نویسون کو بخار۔ کوچبان کو بخار سائیسون کو بخار ناظر کو بخار سررشتہ دار کو بخار۔ چپراسی کو بخار خدمتگار کو بخار۔ یکہ گاڑی والون کو بخار۔ بنیے بقالون کو بخار۔ حکیمون کو بخار عطارون کو بخار۔ گوردن کو بخار کالون بخار۔ خسر کو بخار سالون کو بخار ساس کو بخار سالی کو بخار۔ سب سے بڑھکے بی گھر والی کو بخار پھر اسکا کہنا کیا جب سے ان معظمہ کی صحت مین فرق آیا ساری تندرستی تار بیٹہ تار ہوگئی زمین آسمان نہین سوجھائی دیتا دنیا داری کا مزا ہی جاتا رہا۔ کیا کیجیے اور کیا نہ کیجیے۔ زیادہ حد بخار۔ واجب تھا عرض کیا ۰

لوکل

آجکل ہمارے لکھنؤ صاحب سچ مچ علیہ الرحمۃ ہوجانے کے سامان مین ہین کیا وجہ کہ کابل قندہار۔ کشمیر تبت۔ ایران۔ سب طرف کا راستہ چھوڑکر روسی آفتون نے اٹک اور پانی پت کو اچک روسے دوجا کر لکھنؤ پر حملہ کردیا۔ میان انفلوانزا صاحب نزلہ کی سبیے دہوئین کی بلروودہ سے ناک کو ہنری، زمینی بنا۔ کھانسی سے کلون کو توپ خانہ کر۔ بخار کا ڈانٹا دیئے دن دناتے آہی پہونچے۔ واللہ بھگدڑ تن ہی بلی کارد سے گورنمنٹ نے اتنے سپیل کے گولے لکھنؤ پر نہ اوتارے ہونگے جتنے اس روسی جرنیل نے یہان انسان مارے۔ دیکھیے یہ گرمی بازار کب تک رہتی ہے۔ سرو ست خلقت بزبان حال کہتی ہے۔

> دگر نماند کسے تا بہ تیغ ناز کشی
> مگر کہ زندہ خلق را و باز کشی

آپ جانتے خدا تو بڑا مسبب الاسباب ہے اور ہر مشتر الظرافت را کی مروم شماری گھر گھر جاری کی بدولت خلقت کی جان عاری تھی کہ پنے دل بہلانے کو دی پارسی بمبئی اورینجیل او پیرا کمپنی یہان بہیجدی - یہ کمپنی چوک کے سامنے والے میدان مین بڑے دہوم دھام اور خوبی واہتمام سے اپنے تماشے دکہا کر ناظرین کا دل لبہاتی ہے - سامان سینری اکٹرون کی خوبی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے - آج تک اس لکہنو مین جتنی کمپنیان آئی ہین کسی نے ایسے پردے نہین دکہائے تہ اس کثرت کے ساتھ کامل فن اکٹر نظر آئے پردون کی خوبی پوشاکون کی چمک دمک - نرائن اور بی تنظیر کا سماں بقول غالب -

حسن مہ گرچہ بہنگام کمال اچھا ہے

خورشید جی کی شوخی - ظرافت - سنگی - نور وز جی کی گرماگرمی - روتون کو قہقہہ دیوار بنانے والی - تپ شدید کے مبتلاؤن کو بستر علالت سے اوٹھا تہیٹر مین پکڑ بلانے والی - او پیرا کا انتظام و مہتمم کا اخلاق و انتظام اور بہی سونے مین سہاگا - نیئے اور اعلے درجے کے تماشے اپنی خوبی و لطافت سے ناظرین کو گرویدہ کرتے ہین جو صاحب آج ہو آئے ہین وہ کل جانے پر بہی مرتے ہین -

کیا کہئے یہ کمپنی کچھ دن پہلے نہ آئی جب لکہنو مین کچھ جان اور شہزادون نوابزادون کی بدولت کچھ شان باقی تہی اور اب تو

حریفان بادہا خوردند و رفتند ٭
تہی خمخانہا کردند و رفتند ٭

پھر بہی اتنا غنیمت ہے کہ تماشائی بیماری سے کراہتے - لاٹھی ٹیکتے - گھر مین بیمارون کو چھوڑ چھاڑ تماشے مین آموجود ہوتے اور ڈاکٹر حکیم کی فیس پر ٹکٹ کی قیمت کو ترجیح دیتے ہین یہ کمپنی کچھ روز اور تماشے کریگی - یقین ہے لکہنو کی خلقت کو اس سے اچھا لطف حاصل ہوگا -

ہماری راے مین اگر اشاعت اشتہار مین اور وسعت دیجاے اور کچھ دنون کے واسطے سول لائین کی طرف بہی یہ کمپنی آئے تو امین آباد - قیصر باغ - حضرت گنج وغیرہ محلون کے باشندے جو اتنی دور چوک جانا نہین چاہتے - کثرت سے شریک ہون ٭

(اشتہار)

عجیب وغریب مقدمہ ہے

کہ ایک قانونی کتاب کا سراپا - عرضی دعوی لکھنے کا پورا خاکہ - عبارت تصدیق مین جدت - اودھ کے لوگون کی طبیعت و خیالات کا اظہار غرض مطلب مین انتظام ملکی و مالی سبھی کچھ نمودار - تمام کتب نظائر دیکھے کہین اسکی نظیر کا پتہ نہین -

---

کتاب تشخیص قانون لگان اودھ ساکن لکہنو گولاگنج . . . . . مدعی

بنام

الف - ب - ج - د - ہوشمندی ہندوستانی خیالات کے اشخاص ساکن اودھ مدعا علیہم

دعوے دلاپانے عہ ہتک عزت و عہ ہرجہ و نقصان -

مدعیہ حسب ذیل عرض پرداز ہے -

دفعہ ۱ - یہ کہ مین کتاب رجسٹری شدہ مجسم احکام گورنمنٹ و قوانین و ضوابط سرکاری سے ملاہ ہون تمہارا کام ترقیات بحیثیت اراضی کے ساتھ بندوبست معاملات کرادینا اور جملہ کارروائی اکٹ لگان کو سہل کرنا اور اوسکے مقدمات کو ابتدائی سے تا اپیل آسانی سے کرنا اور احکام گورنمنٹ و ضابطہ سرکاری کا عمدہ مصرف و برتاؤ لوگونکو بتلادینا ہے - غرض یہ میری حیثیت و عزت زر متدعویہ سے مہ جہا زائد ہے -

دفعہ ۲ - یہ کہ ابتدا سے ۱۸ - جنوری سنہ ۹۰ع سے لغایت تا حسال جسمین باوقات و مقامات مختلف بنا ہاے دعوے کا ظہور ہوا مدعا علیہم نے اپنے چند افعال و اقوال و خیالات ہندوستانی کے ذریعہ سے میری قدر و قیمت مین بٹہ لگایا میرا ہرجہ و نقصان کرایا مجھے رفاہ عام سے باز رکھتے ہین -

دفعہ ۳ - مدعیہ مستدعی ہے کہ مبلغ عہ حرست بہا و عہ ہرجہ و نقصان مدعا علیہم سے باعانت سرکار دلایا جاے -

مین مدعیہ تصدیق کرتی ہون کہ
بیان دفعہ اول تا حد علم و یقین
میرے صحیح ہے اور دفعہ ۲ کے
واقعات کو صحیح باور کرتی ہون اور
استدعاے دفعہ ۳ خلاف قانون
نہین ہے ٭

العبد
علامت نشانی

مضامین غیر

سوانح عمری مولینا آزاد

تیرہوان حصہ

یہ پیام چونکہ معمولی گھرون کے نہ تھے اور غربت مین ایک نکاح کرکے جو مصیبت کہ ہمنے اوٹھائی تھی وہ ابھی ہمکو یاد تھی اسلیئے ہر پیام مسرت انجام کے پہلوؤن پر ہمنے خوب غور کیا اور ہر ایک کے فائدے اور نقصان اور مشکلات کا مقابلہ صحیح طور سے کرکے ہر ایک کو خوب جانچا کیونکہ بزرگون نے فرمایا ہے ع

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

انہین سے ایک پیام کسی ایسے علم دوست ملک التجار کی اکلوتی نواسی کا آیا جسکو علم نباتات اور فن باغبانی وغیرہ اوسکی خاص شاخون کے ساتھ ایک ازلی مناسبت تھی اور نہایت بے خلش اور پر منفعت تھا۔ اس گھر مین کوئی مرد وارث یا قرابت دار نہ تھا اور کل اختیارات اور انتظامات ریاست کی عنان ایک سن رسیدہ اور نیم بدحواس خاتون کے ہاتھ مین تھی۔ یہ ملک التجار مرحوم کی بیوہ تھی اور اوسکی وارث فقط ایک کمسن نا کتخدا نواسی تھی۔ القصہ یہان سے جب باضابطہ شادی کی گفتگو چھڑی تو دلھن والون نے بعد معمولی اور ضروری ابتدائی مراتب طے پانے کے ہم سے ہمارے خاندان کا نسب نامہ طلب کیا۔ یہان تو سالہا سال پیشتر سے بمصداق ع

مرد آخر بین مبارک بندہ ایست

ہمنے نہایت محنت اور جانفشانی سے کتب تواریخ اور تذکرۃ الاولیا وغیرہ کی مدد سے ایک پر شوکت اور مستعلیق نسب نامہ درست کر رکھا تھا جسکی مختلف شاخین ہمارے ملک کے قریب قریب تمام بڑے بڑے نامی خاندانون سے ملی ہوئی تھین۔ فوراً اس نسب نامے کو ایک کمخواب کے غلاف مین رکھکر ہم نے دلھن والون کے حوالے کر دیا۔ اسکے معائنے سے اونکی آنکھین کھلگئین کیونکہ یہ کوئی معمولی دست آویز تو تھی نہین بلکہ برسون کی کوشش اور تلاش اور کاوش مین فن تاریخ اور ہماری ذہانت کی مدد سے درست ہوئی تھی۔ یہان تک تو خیریت تھی مگر بڑی مشکل اسوقت پیش ہوئی جب کہ اون لوگون نے ہماری جائداد اور سامان ریاست کے متعلق تحقیقات شروع کی کیونکہ اس مد مین یہان سوا اللہ ہی اللہ کے اور کیا تھا۔ مگر خیریت یہ ہوئی کہ ان امور کے دریافت کرنے مین اونکو اور لوگون سے مدد لینی پڑی اور اونھین کے قول پر مجبوری سے تکیہ کرنا پڑا اس خصوص مین ہمارے اکثر روشن خیال نیک نیت اور رازدار احباب نے بڑی مدد فرمائی اور دلھن والون کو ایسا آراستہ اور پیراستہ باغ سبز ہماری جائداد اور سر و سامان کا دکھایا اور ایسا نفیس خیالی نقشہ کھینچکر پیش کیا کہ وہ لٹو تو ہی تو ہو گئے۔

جب کہ ہر طرح بات سب سے منقح ہو گئی اور ہم نے اونکی سخت اور جابرانہ مہذبانہ دامادی کو بکشادہ پیشانی قبول کر لیا اور بر دکھائی کی رسم سے فرصت ملی اور ہماری طرف سے نشانی بھی چڑھ گئی تو [illegible] دیکھکر شادی کی تاریخ مقرر ہوئی اور چونکہ ہم نے ضرور [illegible] خیال سے پردہ اونکا مین عرفی طریقہ شادی سے قطعی انکار کیا تھا اسلیے بالکل شرعی طور پر شادی انجام پائی اور ہر چہار طرف سے مبارک سلامت کا غلغلہ بلند ہوا۔ شادی کے ہفتے عشرے کے بعد ہی سے حسب شروط کابین نامہ ہم اپنی سسرال کی عالیشان کوٹھی مین رہنے لگے اور اپنے فضول سامان کو ہر طرح سے کم کر دیا۔ ہفتے عشرے کے بعد ہمنے دیکھا کہ اوس بڑی ریاست کا کوئی دیکھنے والا نہ تھا نہایت درجے کی بے انتظامی امور ریاست مین پھیلی ہوئی تھی۔ کاغذات کے معائنے اور تاریخی خاندانی حالات کے معتبر اہلکارون سے سننے سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ہماری بیوی کے مورث اعلے عجم کے کسی مقام سے سرکاری فوجی تعلقات کی وجہ سے دار السلطنہ مین آکر بسے تھے اور برہما اور کابل اور پنجاب کی لڑائیون مین اونسے بڑے بڑے کار نمایان خیر خواہی سرکار دولتمدار مین ظہور مین آئے تھے اور یہ کل ریاست اونکی قوت بازو کی کمائی تھی۔ چند روز مین ہمنے کل تفصیلات کاروبار کو دیکھ بھالکر ایسا عمدہ انتظام کر دیا کہ کل جائداد بجمیع الوجوہ محفوظ ہو گئی۔ ہماری شادی کا چرچا حکام مین بھی ہوا اور اون لوگون نے بھی اس محمود قرابت کو پسند فرمایا اور بعض دوستون نے مبارکباد کا خط بھی لکھا۔ ناقص العقل عورتون کے ہاتھ مین چونکہ نقدیات اور جواہرات وغیرہ کا رکھنا نہایت خوف کی بات ہے اور کمپنی کاغذ اور دیگر اقسام نوٹ اور روپیہ بنک مین اونکے نام سے جمع رہنے مین پردے کی رسم بیجا کی وجہ سے چونکہ سیکڑون طرح کی دقتین عائد ہوتی تھین اسلیئے ہمنے رفتہ رفتہ نہایت آسانی سے کل نقدیات اور جواہرات کو اپنے خاص قبضے مین اور کل کمپنی کاغذ وغیرہ کو فقط حفاظت اور کاروبار کی آسانی کی نظر سے اپنے نام کر لیا تھا اور اسطرح کہ اسکی خبر ہماری اہلیہ اور نیا ساس کو مطلق نہ تھی۔ ہماری بیوی چونکہ تعلیم نسوان مغربی اصول پر اعلی درجے کا فائدہ اوٹھائے ہوئے تھین اسلیئے ہمکو گھر ہی مین قریب کل کے مزے باہر کے مل رہتے تھے اسلیئے اور بھی اور نقصانات کے خیال سے ہم نے اپنی باہر کی سیر و تفریح کو بہت کچھ ترمیم کر دیا تھا اور ہماری کل کارروائی اور خصلت اور برتاؤ کا نہایت عمدہ اثر سسرال والون پر پڑا تھا۔ یون تو ہر طرح

ہم گل رہاست پر قابض و دخیل تھے مگر وہ منحوس اور موت کو لگی کنے والی بڑھیا ایک ایسی خلش تھی کہ ہر آن کانٹے کی طرح ہماری آنکھوں مین کھٹکا کرتی تھی اور جسکی غیر معمولی سخت جانی سے مرنے کی اُمید ایک مدت تک کم ہوتی جاتی تھی - اسکا بند و بست بھی ہمنے آسانی سے ایسا چست کیا کہ بس روز کے اندر ہی وہ فن طبابت اور ڈاکٹری دونوں کی متحد قوت کی سیلی سے زبردستی مرے جا وداتی کو راہی اُنکی بہت شدید ضرورت اور انتظار تھا) اقربان وغیرہ ان عقلمند عزیزون کو ہنساتی اور احمق دردمند دلکو رُلاتی ہوئی آتش بیف لیگئین - چونکہ عمر طبیعی کا زمانہ وہ مدت ہوئی طے کر چکی تھین اونکا مرنا کوئی تعجب انگیز اور حسرت ناک بات نہ تھی بلکہ ایک معمولی واقعہ تھا اسلیئے ہمارے اہل خانہ کو کچھ بہت زیادہ ملال نہ ہوا اور جو کچھ ہوا بھی وہ اوس مرحومہ کی جائداد تحویل مین آنے رقیون اور زیورات کے لیجانے سے کسی قدر مسرت سے مبتدل ہوگیا -

ان تمام انتظامی کامون سے (کہ جنمین سب سے مشکل اور نازک کام اوس مرحومہ اور مغفورہ کا سرائے جاودانی کو عجلت کے ساتھ روانہ کرنا تھا) فراغت حاصل کرکے ہم ایک صاف دماغ اور ایک پاک اور قوی دل لیکر مشاغل عالیہ تمدن و اخلاق کی طرف مصروف ہوئے -

اب ہم ایک مستقل رئیس کلکتہ ہونے کی حیثیت سے سوسائٹی مین سامنے چلنے اور اپنی جگہ حکمت اور رسوخ سے لینے لگے - ہماری اس غیر معمولی ترقی کا تماشا جانگداز اور روح فرسا رشک حاسدین کمہو اکرده سوا دم بخود رہنے کے بظاہر اور کیا کرسکتے تھے - اب ہم نے ہر زینہ کی فہرست مین بڑے بڑے سر برآوردہ رؤسا اور رسا لوگون سے مقابلہ کرنا اور اپنی دولت شہرت شہنروری کا اثر حکمت عملی کے ذریعے سے دکھانا شروع کیا - یہ وہ زمانہ تھا کہ ہم سوائے لفٹننٹ جنرل گورنر اور ممبران کونسل و بورڈ وغیرہ کے دوسرے حکام کا ذکر بھی اپنے حلقون مین کم کرتے تھے اور ہر ایک عالی قدر لیڈر مین سے غایت درجے کی بے تکلفی اور دوستی کا اظہار کرکے ناواقف کارون اور ڈھال یقینیون کو اپنے اثر اقتدار کے دام مین اکثر پھنساتے تھے - علی الصباح میل ٹرین آتے وقت اکثر ہماری گاڑی ہبڑا اسٹیشن مین ہوتی تھی اور میل اسٹیمر کے کھلنے کے دن ہم ضرور ملیا برج جاتے تھے اور ان دونون جانب پر جو معزز انگریز آتے یا جاتے ملجاتے تھے اونیر اپنے اطوار سے ہم اس بات کو ثابت کرتے تھے کہ اونہین کو پہنچانے یا رخصت کرنے گئے تھے اور اسطرح اونسے بہ بستہ تنکہ بھی لیتے تھے - سفارشی خطون کا ایک بندھا ہوا فارم تھا - جو امیدوار آتا اوسکو بے دھڑک انگریزون کے نام اوسی فارم کے مطابق خط سفارشی دیکر ممنون کرتے اور اپنی نیک نامی پھیلاتے تھے - وہ خطوط انگریز حکام کے ہاتھ سے یکسر ردی کاغذ کی ٹوکریون مین سرنگون

جاتے تھے - گو یہ امر ہم کو بھی بخوبی معلوم تھا مگر آب از دریا بخشیدن کے اُصول پر ہمکو سفارشی خطون کے دینے مین مطلق تامل نہین ہوتا تھا - جو کوئی مسلمان کہین کسی عہدے پر مقرر یا مامور ہوتا تھا اوسکے تقرر مین خواہ مخواہ ہماری مدد اور شرکت ضرور ہو جاتی تھی اور ہر مسلمان عہدہ دار کی ترقی یا تقرر کی دُم کے ساتھ ہم ضرور بالضرور اپنی رسائی کوشش اور ہمدردی کی دُم کو بالضرورت مضبوط باندھ دیتے تھے اور تقرر اور ترقی کی خفیہ خبر کے ملتے ہی اوسکو یا اوسکے عزیزون کو مختلف اطلاع مین ایک ایسے انداز سے مبارکباد لکھ بھیجتے تھے کہ آخر اسکا اثر بالکنایہ پڑجاتا تھا کہ ہمنے بھی کلکتے مین اوسکے لیئے ضرور کچھ نہ کچھ کوشش کی تھی یا کوئی کلمۃ الخیر کہا تھا - خطاب وغیرہ کے مرفۃ الحال امیدوار بھی ہماری حکمت عملی کے دانے کی چمک اور خوشبو دیکھکر آگرتے اور ہمارے جال مین محض آسانی سے پھنس جاتے تھے - کسی کو تار سے ہم مارتے تھے اور کسی کو خط سے شکار کرتے تھے - بعض ناتجربہ کار مفصل کے لوگون کو ہم اس انداز سے خط لکھ دیتے تھے کہ اوسکو کوئی عمدہ عہدہ ملنے کی ہو جاتی تھی اور اس امیدواری کے زمانے مین اُس سے بہت سے کام نکلتے تھے - کم فرصتی کا عذر سیاسی خرابی اور لاعلاج روگ بھی ہمکو اسی زمانے مین لگا جسکے علاج سے سارے ڈاکٹر اور اطبائے یونانی ہمت ہار بیٹھے تھے - اس کثرت سے مسلمان مسلمانون کی ترقی مسلمانون کی تعلیم - اور مسلمانون کی بھلائی کا مالا ہر دم اور ہر آن ہر انسان اور حیوان کے سامنے ہم جپا کرتے اور اس رقت قلب کے ساتھ ہم انکی حالت زار پر آنسوؤن کا دریا بہاتے رہتے تھے کہ بعض طبیبون کو علاوہ مرض تہمت کم فرصتی کے جسمین ہم مبتلا تھے ہماری بک بک سے مالیخولیا سے مراقی کا بھی گمان تھا مگر اونکا خیال سراسر مجنونانہ اور مہمل تھا کیونکہ کوئی شخص جو قوم کی بھلائی کا بیڑا صدق دل سے اوٹھاتا ہے اور عملی دنگل مین لڑنے کو طیار ہو کر آتا ہے اوسکو ہاتھ پاؤن دل دماغ اور سب سے زیادہ اپنی زبان سے ضرور ہی کام لینا پڑتا ہے اور بغیر اسکے کہ اپنے خیالات اور آرا کو پُر اثر طریقے سے ظاہر کرے وہ شخص کبھی لوگون کے دلون پر پورا اثر نہین ڈال سکتا اور نہ کبھی اس مشکل کام مین بغیر اسکے کامیاب ہو سکتا ہے +

(باقی آئندہ)

راقم

آزاد

میزان عدل

(او ہارا گوریسے نے ودمدم مین جوایک ہندوستانی کو مارڈالا تھا قانونی حیلے سے . رہا ہوگیا)

نہ کھلاتے ہین - فقط براے نام شان تارون معون فرضی طور پر جا بجا ادھر
کی اودھ پنچ مین نقل کیا کرتے ہین اور صاحبزادگان مجہول النسب وزرات خانہ نشین
انڈے کے مانند نا وسے بنے بیٹھے رہتے ہین - کبھی کبھی شدت بدحواسی
مین تو دم کیطرح ہواخوری کو مع جلوس فوج طفلان بسواری مغرز یعنے
نگاڑی جو تماشا ہے مرتع سے آراستہ و پیراستہ مثل ہولی کے
سوانگ کے برآمد ہوتے ہین - اسمین اگر کچھ شک و شبہہ ہو تو دنیا بھر کے
واکی بار ٹھول تھمد سے انہون سے دریافت فرمالیا جاوے - بقسم کہا جاتا
ہے کہ ایک حرف اس تحریر کا پایۂ صداقت کو نہین پہونچ سکتا -

بندۂ عاصی شیخ گھانسی

المشتہر

مولوی پنڈت نلیم بید ڈاکٹر رونما باز
تارک الننانگ نام و اسلام وغیرہ وغیرہ

[illegible]
حضرت آر [illegible]

اودھ کی بیگم

دسوان باب

ہیروئین مگر اہل محبت نہین

جس ناول مین ایک شوریدہ سر عاشق اور ایک وفادار معشوقہ نہین ہوتے
وہ بنگال کے ناول پڑھنے والون کے جی کو نہین لبھاتا - ابتک بنگال کے
ناول نویسون نے جو ناول لکھے ہین اون سب مین ایک شوریدہ سر
عاشق اور ایک وفادار معشوقہ موجود ہے - اس ناول مین کوئی شوریدہ سر
عاشق نہین ہے صرف اودھ کی بیگم اس ناول کی ہیروئین - مگر وہ تو نہ عاشق
ہین نہ معشوق - اس سے اگر اس ناول کو ادھورا کہا جاے تو ہماری یہ
بھول معافی کے لائق ہے -

لائق بنگالی نویسون کے ناولون مین ہیرو ایک نوجوان عاشق مزاج
ہوتا ہے اور ہیروئین ایک نہایت محبت دار عورت اور یہ دونون ایک
دوسرے کی ملاقات کے لیئے پاگل رہتے ہین - دنیا کے کام ان کا سون
کے لیئے زنجیر ہوتے ہین - ملکی رواج سوسائٹی کی حالت سماج کی حالت
انکی ملاقات کے لیئے نہایت آفت ہوتی ہین - اس سے وہ دونون عاشق
و معشوق ان سب مصیبتون کا بڑا سخت مقابلہ کرتے ہین - اور بڑی بہادری
سے فتح حاصل کرکے آپس مین ملاقات کرتے ہین - کچھ دن کے بعد
اونکے اولاد ہوتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ اونکے بیٹے پوتے بڑے مزے سے
زندگی بسر کرنے لگتے ہین - یہی عجیب نظارے بنگالی ناولون مین دکھائے
جاتے ہین اور اسی قسم کے ناول بنگالی ناظرین کے دلون کو لبھاتے ہین -
محبت کا غلبہ بھی بنگالیون کی بہادری ہے اور عاشقی اور معشوقی کے پرچے
ہی بنگالیون کو مزہ دینے والی کتابین ہین -

مگر اس ناول کے لکھنے والے کو دنیا محبت مین قدم رکھنے سے
قطعی ممانعت ہے - اور یہ راہ بند ہو چکی ہے - اس محبت کے ذریعہ
ناظرین کے دلون کو کھینچنے والی کشش ہم مین نہین ہے -
مصنف نے مدت تک اپنے سیکڑون فرائض منصبی کو خاک مین
ملایا ہے جسکے لیئے ایک بڑی تیز آگ سینہ مین دہک رہی ہے جو
مصنف کے دل کو ہر وقت مشتعل رکھتی ہے جس سے اس بڑھاپے
مین اب اور زیادہ محبت جگہ نہین پکڑتی جب تک دل ٹھنڈا نہو محبت
اوسمین کہان جگہ پکڑ سکتی ہے ؟

صبح کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا محبت کو مزہ دار نیند سے جگاتی ہے - اونکو
مصفا چاندنی مین محبت کی عزت بڑھاتی ہے - جب گھنگھور گھٹا مین اوٹھتی
ہین تو محبت بھی جوش مارتی ہے - جب کبھی رات کو ایک عمدہ بارش
ہو جاتی ہے تو محبت بھی امنڈتی ہے - مگر جیٹھ کی گرم ہوا مین دوپہر کے
وقت کسی کی محبت جوش نہین مارتی - پھر بنگال کے کس مصنف کو
اہل محبت کہا جاے ؟ اونکے نزدیک جیٹھ بیساکھ جاڑا سب ایک ہی
سے ہین - کیا جوانی کیا بڑھاپا ہر ایک وقت مین اونکے دلون سے محبت
ہی جوش مارکر نکلا کرتی ہے - ہمیشہ عاشقی و معشوقی کے پرچے -

اس ناول مین جسطرح کوئی شوریدہ سر عاشق نہین ہے
اوسی طرح کسی طرحدار معشوقہ کی بھی بوباس نہین ہے - اسمین فرض منصبی
کے ادا نہ کرنے کے گناہ اور اوسکے کفارہ کا ذکر کیا گیا ہے -

ناول کو پڑھکر ہمارے ناظرین سوال کرینگے کہ اودھ کی بیگم اس کی ہیروئین
کیونکر ہوئین ؟ کیونکہ جتنے اشخاص اس ناول مین ہین سب کے دلون
مین ایک قسم کی آگ جل رہی ہے - اور سب ہی نے کسی نہ کسی قسم کے
اپنے گناہ کا کفارہ ادا کیا ہے تب اودھ کی بیگم ہی کو اسکی ہیروئین
بنانے مین کیا خصوصیت ہے ؟ -

اسکا جواب میری طرف سے یہ ہے کہ جس راہ بزرگ چل گئے
وہی ٹھیک ہے بنگالی مصنفون کے عشقیہ ناولون مین جن لوگون کا ذکر آتا ہے
اونمین سے جس مرد اور عورت مین زیادہ محبت ہوتی ہے وہی ہیرو اور
ہیروئین ہوتے ہین -
ہین اسی چال پر مجھے بھی اودھ کی بیگم ہی کو ہیروئین بنانا پڑا ہے کیونکہ
اس ناول کے اشخاص مین اودھ کی بیگم ہی نے سب سے زیادہ فرض منصبی
کو چھوڑا ہے اور اوسی نے اوسکے کفارہ مین سب سے زیادہ تکلیف

برداشت کی ہے۔ اس سے جبکہ عشقیہ ناولون مین بڑی محبت والی عورت ہیروئین ہوتی ہے تو ایسے ناول مین جسمین فرض منصبی کو چھوڑنے اور دل کے جلنے کا ذکر ہے جسنے زیادہ تکلیف اوٹھائی ہے وہی ہیروئین ہوسکتی ہے اس سے اودہ کی بیگم کو ہیروئین بنانے مین مصنف بہت قصوروار نہین ہے۔

ایک بات اور بھی عرض کرنا ہے کہ ہمارے بنگالی ناظر اور ناظرین کہینگے کہ آجکل بنگالی عورتون مین جنگ وجدل کی رواج پیدا ہوگئی ہے اور گھر مین ساس نند سے بڑی لڑائی ہوتی ہے اس سے بنگالی عورتون کو بزدل نہ کہنا چاہیئے۔ بلکہ اونکو جوش مین لانے کے لیئے دو ایک جگہ مردانہ دار میدان جنگ مین بھیجنا تھا مگر مصنف کو اس سے نفرت ہے کیونکہ مردون کا حصہ اونکو دینا ٹھیک نہین۔ اگر بنگالی عورتین سچے سچے گھوڑے پر چڑھکر میدان جنگ مین جاسکتین تب اونکو لنگا ساڑی پہنا کر کپتان ہولا میجر آلبنی کرنل سورج مکھی فیلڈ مارشل سودامنی وغیرہ خطاب دیکر میدان جنگ مین بھیجنا ٹھیک ہوتا۔ اور مردانہ لباس پہنا کر نامردی ظاہر کرنے سے کیا فائدہ ہے۔

ناظرین اور بنگالی ریویو نگارونکی خدمت مین مصنف کی ایک اور بھی عرض ہے کہ بیس سال سے بنگالی ریویو نگار عشقیہ ناولون ہی کا ریویو لکھ رہے ہین مگر وہ لوگ اپنے اخبارون اور ماہواری رسالون کے لکھنے مین ایسے آگے رہتے ہین کہ کبھی کسی ناول کو پورا نہین پڑھتے صرف ہیروئین کا کچہ حال پڑھکر چند سطر نوٹ دہر گھسیٹتے ہین۔ مگر اس ناول مین عاشقہ یا معشوقہ سوائے لطفانی کے اور کوئی نہین ہے اور سوائے اوس باب کے جسمین طوفانی کا ذکر ہے کہین عشق کا نام تک نہین ہے۔ اس اگر ریویو نگار صاحبان نے طوفانی ہی کا قصہ پڑھکر ریویو دہر گھسیٹا تو ضرور وہ لوگ بی طوفانی صاحبہ کو ہی ہیروئین سمجھ بیٹھینگے۔ اور مصنف پر الزام لگائین گے کہ ناحق اودہ کی بیگم کو ہیروئین بنایا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی فرمائین گے کہ مصنف کو ایک پاک معشوقہ کا کیرکٹر دکھانے کی بھی تمیز نہ تھی۔

مگر مصنف کی اسبادہ مین بڑی کمبختی ہے کیونکہ مصنف کو طوفانی سے بڑھکر پاک عشق اور کہین ملتا نہین ہے۔ بڑے بڑے ناولسٹون نے جو محبت کی کہانی لکھی ہے ویسا کیرکٹر کہین ملتا نہین ہے۔ اس سے مصنف سے نہوسکا کہ جھوٹی کہانی لکھنے بیٹھے۔ مجبوریہ بندہ بی طوفانی صاحبہ ہی کو محبت کی اعلے کرسی پر جگہ دیتا ہے۔

ہیروئین کا بہت دیباچہ بڑھانا فضول ہے اب ہم اوسکا حال لکھتے ہین اس ناول کی ہیروئین وزیر شجاع الدولہ کی بڑی بیگم بہو بیگم یا بابو بیگم یہ دہلی کے ایک بڑے امیر کی لڑکی تھی وزیر نے شادی کے وقت اسکو دو تین کروڑ روپیہ کا مہر لکھدیا تھا۔ یہ اعلے خاندان کی لڑکی ہونے پر بھی اتنا مہر پانے کی مستحق نہ تھی مگر شجاع الدولہ کے باپ صفدر جنگ نے دہلی کے مشہور امیر سادت علی کی بیٹی سید النسا سے نکاح کرتے وقت چار کروڑ کا مہر لکھدیا تھا اس سے اسی نظیر کو لیکر بہو بیگم کے باپ نے وزیر سے مہر کا دعویٰ کیا۔

وزیر صفدر جنگ اور اوسکے بیٹے وزیر شجاع الدولہ کی شادیون کا مہر ادا کرنے سے جو اسقدر بڑھا اپنے سے کی گئی تھین خزانہ کے ایکدم خالی ہوجانے کا خیال ہونے سے دونون باپ بیٹون نے اپنی اپنی شادیونکا مہر جاگیرین لکھکر چکایا۔

اودہ مین دو قسم کی جاگیر تھی۔ خراجی اور بے خراجی۔

بے خراجی جاگیر بنگال کے اوس زمین کے موافق تھی جو برہمنون اور دیوتاؤن کے نام بخش دیجاتی ہے اور خراجی زمین بنگال کی زمینداری کی طرح تھی جسکا لگان ادا کیا جاتا تھا۔ بیگمون کی جاگیر زیادہ تر بے خراجی تھی۔ بہو بیگم یا سید النسا بیگم کی جاگیر کی سالانہ آمدنی تیس لاکھ سے کم نہ تھی۔ وزیر کے خزانہ مین اکثر روپیہ نہ رہتا تھا۔ کبھی کبھی وزیر کو ماں بیوی سے قرض لینا پڑتا تھا مگر وقت پر ادا کرنا پڑتا تھا۔ نواب شجاع الدولہ بڑا شہوت پرست اور عیش پرست تھا ناچ رنگ وغیرہ برے کامون مین مشغول رہتا تھا۔ بہو بیگم کی کوئی طاقت نہ تھی کہ ان سب باتون سے اوسے باز رکھے۔ لیکن چونکہ نواب کو اوس سے قرض لینا پڑتا تھا اسی سبب سے نواب پر اوسکا کچہ دباؤ رہتا تھا۔

ہم پہلے بیان کرچکے ہین کہ بہو بیگم اہل محبت مین سے نہ تھی صرف تنخواہ اور فرزندان مین جو رشتہ ہوتا ہے وہی اسمین اور نواب مین تھا۔ بیگمین اسی مین محبت کا نشان پاتی ہین کہ شوہر سے زیادہ روپیہ پاتی ہین وہ بھی اپنے شوہر کے دل پر اختیار حاصل کرنے کی کوشش بھی نہین کرتی تھین دنیا مین زر کا لالچ ہی انسان کو جہالت کے اندھیرے مین گراتا ہے اور اخیر کو ستیاناس تک نوبت پہونچا دیتا ہے۔ اودہ کی بیگم بھی ہوس کی تاریکی مین پڑی ہوئی تھین۔ آہستہ آہستہ اونکی زندگی کی کشتی ڈوبنے کیطرف چلی جارہی تھی۔ لیکن اس معاملہ کی خبر نہ تھی اور دولت کے نشہ مین اپنی زندگی پوری کر رہی تھین۔

روہیلون سے جنگ ختم کی گئی ہے اور اسمین نواب نے فتح حاصل کی ہے اور بہت سے روہیلہ سردارون کی جاگیر نواب کے ہاتھ آئی ہے بیگم حوصلہ کر رہی ہین کہ اسدفعہ نواب سے کئی ایک بڑی بڑی جاگیرین حاصل کرینگی۔ اسکی دفعہ وہ آدین یہی راہ دیکھ رہی ہین ادھر نواب معہ فوج کے اپنی سلطنت کو واپس آرہے ہین فیض آباد مین خبر آگئی کہ کل دوپہر سے پہلے نواب صاحب دار الخلافہ مین داخل ہونگے۔

(باقی آئندہ)

راقم

ہندی

پولس گردی

جسوقت ہمارے نواب لفٹننٹ گورنر بہادر نے ممالک مغربی و شمالی و اودھ کا چارج اپنے ہاتھ مین لیا پولس سے جسقدر شروع کی سپیچون مین بلند آواز سے پولس کی کارروائیون کا تذکرہ چھیڑا سرود مستان یاد دہانیدن کا مضمون [illegible] آگیا ادہر تو مضمون [illegible] ہے وہ نے خلائق کو پولس کے ظلم کا بیان بنانا چاہا ادہر پولس نے دیکھا کہ جب ہمارے بدنامی کے ڈنکے بج رہے ہین چارون طرف سرگوشیان ہو رہی ہین تو آخر یہ نزلہ ایک دن گرنا ہی ہے پھر جندا جائے اونٹ کس کل سے دیکھا ہے آؤ سر [illegible] ست لگے اتھون جندکان بے گناہ کے لوٹیان اور مسودین کے صیغون کی گردان کو اپنا وظیفہ ہی ضرور رہے کہ ترسے وقت کام آئے ایسکی رہی سہے اور کسکی رہے گی لفٹننٹ گورنر بہادر یا داب و القاب تو تمہارا بندوبست کرتے ہین لیکن تم خلائق کا بندوبست کرو جہد تو انتہا [illegible] ہے اسی دور [illegible] سے تین پانچ برس پر ایک معزز کا ارہی کھاتہ برابر کیا تو نام نہ پایا۔

[illegible]

لیکن پولس نے اپنا رنگ جما ہی دیا لفٹننٹی مذکور مین وہ ڈکیتیان ہوتی ہین کہ توبہ بھلی رات مین ڈاکا دن مین ڈاکا شہر مین ڈاکا گاؤن مین ڈاکا جنگل مین ڈاکا غرض ہر طرف ڈاکو نکا عمل چھا گیا لطف یہ ہے کہ جس ضلع مین ڈاکا پڑا پولس کا میل نہ پایا۔

”ڈاکو تو نصفا نصف حصہ بانٹ کرکے دوسری جگہ کی تاک جہانک مین مصروف ہوئے اور جنکی مال و جان پر صدمہ آیا تھا وہ گرفتار دام مصیبت ہوئے اور ایک جدید اور نئی دفعہ اونپر لگائی جاتی ہے کبھی تحریف و ترغیب ہی کیجاتی ہے کہ آج مال برآمد ہوا کل قاتل پکڑا گیا سراغ لگا تو دائو [illegible] تم نے آپ تنا کیا ہے جھوٹی رپورٹ لکھی ہے [illegible] آج ایک نے آیا کل دوسرا غرض جنکے [illegible] ثابت پڑے اور کو ٹھیا [illegible] دیکھا افسرون کی ترغیب سے سب ساری جمع جتھا بے [illegible] پر خشک چمڑا ہی باقی نہ رہا تو اٹروسیون پر گرانا کوار [illegible] دولت کو پھانسا اور خوب دل لگا کر ہاتھ گرمائے جب کام کر لیا جیبونکو بھر لیا تو کسی بیگناہ کو پھانس کر چالان کر دیا یہ بھی نہ کیا تو جھنڈا آزادو کے نامہ اعمال مین لکھ دیا اب کہ جھنڈا قتل ہو چکا ہے کوئی اور بنڈا اوسکا جانشین بنا لیا جائیگا۔

واہ وا خوب ہی انتظام عمل مین آیا ہارننگ پوسٹ سچ لکھتا ہے بیشک یہ صوبہ گیتی مین ملک برہما کے ہی کان کترنے لگا پولس کو کمیتی کا جسکا جنید پڑ گیا ہے اسکا ازالہ تو ناممکن ہے +

راقم ایک مسلمان

غور سے پڑھیے (۹۰۰۹۸)

مضبوط - صحیح - خوبصورت - اوپن فیس نکل سلور بغیر کنجی کی ریلوے رگولیٹر گھڑی جسکے کوک کرنے مین بہت دیر نہین لگتی چھوٹے حجم کے جو ڈل جڑے ہوئے مینا کار ڈائل گھنٹے کے نشان سوئیان بہت واضح و نمایان - دو وقت بتائی ہوئی تازہ ویے ہوئے اور بکس ایسا اگر دینا جائے ایک شیشہ و کمانی فالتو نہ دیجاتی ساڑھے سات روپیہ کو ملتی ہے اور اسکا دعویٰ کیا جاتا ہے کہ نقل و حرکت یا ایسی حرکتون سے بگڑ نہین سکتی آسانی سے درستی ممکن صورت سے کم قیمتی نہین پیدا اور لوگ انہین گھڑیون کو دونی قیمت پر بیچتے ہین - مسٹر اسے [illegible] سے لکھتے ہین ”ساڑھے سات روپیہ والی گھڑی جسکو دو برس ہوئے آپ سے خرید کیا تھا اب تک صحیح وقت بتاتی ہے“ نائک سے سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ رفارم یون لکھتے ہین ”تمہاری سات روپیہ آٹھ آنہ والی گھڑی کو گھڑی ساز نے پندرہ روپیہ کو آنکا“ جے مسکاف جنٹ لکھنؤ سے لکھتے ہین ”بعض لوگون نے پندرہ روپیہ قیمت لگائی اور سا ساڑھے سات سنکر متعجب ہوئے“

[illegible]

ہیرے یا قوت کی انگوٹھیان فی دو روپیہ کے حساب سے ملتی ہین مسٹر جے ایس سوبر لکھتے ہین ”ایک جوہری نے ہیرے کی انگوٹھی کی قیمت پچاس روپیہ اور یاقوت کی بیس روپیہ آنکی“

مشتہر

ویسٹرن انڈیا ٹریڈنگ کمپنی بمبئی

اشتہار

کتب مطبوعہ ایران و مصر و بیروت عربی و فارسی و کتب قلمی در بمبئی محلہ امیر کاری نمبر ۲۶ از جناب آقا میرزا محمد صاحب شیرازی ملک الکتاب برائے فروخت موجود است سوائے آن کتاب منتخبات محمدی در صنائع جدیدہ و کتاب تذکرۃ الخواتین در شرح حال معاریف نسوان عالم از عرب و روم و عجم از عہد اسلام تاکنون مشتمل بر اشعار عربی و فارسی و ہندی و عجائبات کہ از آنہا روایت شدہ کتاب خلائق المعانی و تاریخ چنگیز و روضۃ الادب فی طبقات شعراء العرب و کتاب جمہرۃ العرب و شرح فصوص الحکم از ملا جامی و دیوان ابن عربی کشف الاسرار قاسمی و تاریخ انگلینڈ مع تصاویر و کتاب مقناطیس الابدان در علم قوت جاذبہ و کتاب شاہنشاہ نامہ تصنیف فتح علیخان صباح و وقائع جنگ ایران و روس و تاریخ برا [illegible] تازہ در مطبع طبع شدہ ہرکس طلب باشد طلب [illegible]

مضامین غیر

قلب کیا شئے ہے کسی کامل سے پوچھا چاہیے

مین سخت متحیر ہون کہ حضرت دل کون ہین - اور انکی ماہیت کیا ہے - گو جسم انسان مین بہت سے اعضا ہین لیکن ان ذات شریف کے آگے سب ہیچ ہین کوئی کسی کو پوچھتا بھی نہین ہمزاد کی طرح ہر کام مین شریک شیطان کی شکل ہر جگہ موجود ذمائم ہون یا صفات حسنات ہون یا سیئات - جہان دیکھو انہین کا دخل و تصرفات - کہین رہبر ایمان کہین غول بیابان - راہ راست پر لانا - طریق ہدایت سے بہکانا چاہ عشق مین ڈبونا - عقل و ہوش کھونا - دام محبت مین پھنسانا - صدمۂ ہجر مین رولانا - مژدۂ وصل سے ہنسانا انکے بائین ہاتھ کا کھیل ہے -

مظنہ اسی فاسد کی ایجاد - اوہام باطلہ کی بنیاد ناروا اندیشون کی خلقت بیجا خیالات کی اشاعت آپ ہی کی ذات سے ہوتی ہے -

موجد کائنات کی قدرتون مین تفکر صنائع ایزدی مین تحیر - نعمات الٰہی کا تذکرہ حقیقت و معرفت کا تفکر آپ ہی ذات پر منحصر ہے -

آپکے محامد و اوصاف مین جہانتک مبالغہ ہو کم ہے - باوجودیکہ آپ چند استخوانون کی محراب مین گوشہ نشین ہین مگر اقلیم محاسن اور قلمرو معائب دونون آپ کی زیر نگین ہین - وثائق ایمان کی تصدیق نامہ ہاے اعمال کے تکمیل حق و باطل کے گناہ و صواب کی تنقیح خیر و شر کی تجویز آپ ہی کے محکمہ مین ہوتی ہے -

مرافعہ کفر و اسلام کے صدر اعظم مباحثۂ توحید و تثلیث کی حکم قضیۂ اعتقاد کے قاضی مسئلۂ یقین کے مفتی مجلس تحقیق کے کرسی نشین تہذیب و مذاہب کے واضع قوانین - نفس امارہ کے مشیر - نفس مطمئنہ کی وزیر با تدبیر - نیک و بد کے کفیل صدق و کذب کے وکیل - طاعت و معصیت کے مختار - قضاہاے نفسانی کے سپردکار آپ ہی ہین -

اگر نیکی کے دم مین ہون تو آدمی کو بلا امتحان بہشت کی سند دلوادین اور اگر منحرف ہون تو عجب کیا دوزخ سے بھی نکلوا دین نہ انکی دوستی کا قیام نہ دشمنی کا اعتبار - خود ہی جرم کرائین اور خود ہی خدا کے سامنے گواہی دینے کو تیار رہتے ہین شاہد و مشہود دونون کی وصف آپ ہی مین موجود کنز خدا عرش کبریا آئینہ با صفا جام جہان نما آپ ہی کے خطابات ہین -

بخل و سخاوت کے بادشاہ جبن و شجاعت کے پشت پناہ - گنجینۂ عداوت و محبت - خزینۂ غیرت و وقاحت - عارف خدا و صنم - فارق دیر و حرم مورد مشتاقی و غم - معدن امید و بیم - مبدۂ رضا و تسلیم آپ ہی ہین -

آپ کا ہیولاے عنصری باوجودیکہ بشکل صنوبری ہے اور بجز دو کانون کے جملہ اعضا کے محروم ہین مگر یہی تصرفات جملہ اعضا سے بہیئت مجموعی ہین نور خدا کا جلوہ دیکھتے ہین تسبیح ملائکہ سنتے ہین - ذکر الٰہی کبھی کبھی خود بھی کرتے ہین - غم و غصہ کھانے سے سیری نہین ہوتی - خون جگر پینے سے کبھی پیاس نہین بجھتی - معشوقون پر آتے ہین ہاتھ سے جاتے ہین - فلس عشاق جب شاہدان بازاری ہین انہین بھیجے جاتے ہین - کیا پیاری صدا لگاتے ہین سہ

نقدے بردامن لذرو بہر کہ پیشم
من قاش فروش دل صد پارۂ خویشم

بعضے گرہ کاٹ انکو چرا بھی لیجاتے ہین جسطرح کابل کے اخوان سرکاری سامان کو چرا لیجایا کرتے تھے - مگر یہ چور تعزیرات ہند کے احکام سے مستثنے ہین نہ پولیس مین انکی رپورٹ لکھی جائے - نہ زبانی اطلاع پر کوئی افسر تحقیقات کو آئے نہ مقدمہ قائم ہو نہ کسی کے بیڑیاں - نہ کوئی جیلخانہ بھیجا جائے ہان اونکی قدرائی یہ ہے کہ جب دیکھو یہی حضرات زنجیر زلف مین بندھے ہوئے یا سلسلۂ گیسو مین لٹکتے ہوئے سرگردان اور پا بجولان چلے جاتے ہین مگر یہ زمانہ کی خوبی ہے سچ ہے صاحب (کیا کرے کوئی اور پوچھے کون)

آپ ایک بڑا آلۂ جر ثقیل کا بھی ہین جسطرح دخانی قوت سے انجن اور انجن کی طاقت سے تمام گاڑیان چلتی ہین اوسی طرح آپ مین بھی وقت بخار لطیف ہوا کرتا ہے اور روح حیوانی (جو بطور ڈرائیور کے ہے) اوسکی قوت سے تمام اعضا کو چلاتی رہتی ہے - نیا لطف یہ ہے کہ جسقدر الفاظ چاہین آپ کی دم مین باندھ دیے جائین آپ اونکو مختلف معانی کی شکر پر یجا مینگے بالتفات دیکھ لیجیے -

دلچسپ دل آویز دلدار دلربا دل شکن دلبند دلجو دل خوش دل خور دلستان دل نہاد وغیرہ وغیرہ -

اسیطرح اگر الفاظ کے پیچھے لگا دیجائین تو بھی وہی کام کر سکتی ہین ملاحظہ ہو -

شیر دل - بزدل - دریا دل تنگدل نرم دل سخت دل بیدار دل آگاہ دل روشن دل زندہ دل مردہ دل وغیرہ وغیرہ بہر کیف خاموشی

"از ثناے تو حد ثناے تو"

الراقم
حضرت داغ فتحپوری

(بقیہ) اودھ کی بیگم

حکام یورپین مین چونکہ مختلف مذہبی خیالات کے لوگ ہین اسلیے اونکی ہمدردی اور توجہ کو اپنی طرف مائل کرنے کی غرض سے ہم اکثر اونکا حال اس خصوص مین قبل ملاقات یا عند الملاقات دریافت کر لیتے تھے اور

اور جس کو جس انداز یا جس رنگ کا پاتے تھے اوسی کے مطابق اوسکے خیالات کے ساتھ اپنی ہمدردی اور اوسکے خاص مشرب کی جانب اپنا دلی رجحان ایک ہی طرح ظاہر کرتے تھے کہین ہم تھیاسوفسٹ کہین پازیٹوسٹ کہین تھئیسٹ اور کہین بودھسٹ بنجاتے تھے اور ان حکام سے اوس مذہب کے اصول اور تاریخ کے متعلق کتابین مانگ مانگ کر پڑھنے کے لیئے لاتے تھے اس لیئے ہر انگریز ہمپر ایک خاص توجہ رکھتا تھا اور سمجھتا تھا کہ ہم تاریک خیال کے کوئی متعصب مسلمان نہین ہین بلکہ اچھے خیال اور مذہب کی طرف ہمارا دل صفائی اور خلوص سے متوجہ ہوتا ہے اور ہم مذہب کے عمدہ اور عام پسند اصول کو پسند کرتے ہین - ان باتون کا جاننا غیر لوگون کیلئے غیر ممکن تھا اور اسلیئے اپنی سوسائٹی مین ان خیالات کے ضرر سے ہم ہمیشہ محفوظ رہتے تھے اور اون حکام سے بہت کچھ لطف و التفات کا فائدہ پاتے تھے -

جب کسی سے حق زین کاٹنے ہونے یا کسی کو حکام کی نظر سے گرانے کی تمدنی ضرورت ہوتی تو اس کام مین ہلوگ کسی قسم کا تامل نہین کرتے تھے بلکہ آسانی سے کام نکال لیتے تھے - ہمارے جو چند روشن خیال احباب تھے اونمین سے ہر شخص حکام رس اور ذی رتبہ تھا اور ہم لوگون کے آپس مین امورات تمدن و رفاہ عام مین خاصی فریمیسنی کیفیت تھی - جہان کسی کو سرفرازی یا اکھاڑنے یا اسکے نیش سے اپنی خاص ذات یا اپنی جماعت کو بچانے کی ضرورت ہوئی بس فوراً ہم یا کوئی دوسرا دوست حاکم کے ہان پہونچا اور حکمت عملی کا فلیتا داغ کر چل دیا - اوسکے دوہی چار روز بعد ہم یا کوئی اور صاحب پہونچے اور بعض بے غرضانہ اور آزادانہ پیرائے مین اوس پہلے شخص کے قول کی تصدیق کردی (کیونکہ حکام کے عادات مین سے تحقیق بھی ہے) پھر چند روز بعد موقعے تیسرے نے لپیٹ کر باندھ دیا - رفتہ رفتہ وہ بات حاکم کے دل مین بیٹھ گئی اور ہم لوگون کا مطلب پورا ہوگیا - ہم لوگون نے یہ التزام رکھا تھا کہ حاکم کی زیادہ دوستی بے تکلفی اور متحد الاغراض ہونے کا ذکر کبھی حکام مین نہین کرتے تھے کیونکہ اونمین ہماری حکمت عملی کی قوت کے گھٹنے کا خوف تھا بہت سے ذلیل النفس حاسد اس تمدنی کارروائی کی بدنفسی اور بدعملی سے تعبیر کرتے تھے حالانکہ اس سے زیادہ محفوظ اور تیر بہدف طریقہ منافقت کے میدان سے خس و خاشاک کے دور کرنے اور خراب اور بدذات لوگون کے برے اثر سے سوسائٹی اور سروس کو بچانے کا نہین ہے اور تمام تہذیب یافتہ ممالک مین یہ اور اس سے اور عمدہ اور پر اثر طریقے آتشین منی [illegible] کے فرد کرنے اور منافع قومی کی حفاظت کے سیکڑون مروج ہین [illegible] سوسائٹی کی یہ کسی قدر صفائی ہم ہی لوگون کی ناچیز کوشش کا نتیجہ ہے مگر آج خود غرض اور بے اصول لوگ [illegible] ہی غریب [illegible]

تمام اعلٰی درجے کی صحبتون اور کمیٹیون اور دربارون مین ہماری اور دعوت دھڑلے سے ہماری تھی اور ہمارے خاص خاص رسا اور ذی اقتدار احباب حکام کے خیالی چور دروازون سے اونکی خاص توجہ کے کمرے مین پہونچکر ہماری حسن خدمات کے صلے مین ہمکو اعلے درجے کے خطاب دلوانے کے لیئے مفید تحریکین کرتے تھے اور ادھر اخبار والے ہر خطاب کی فہرست کے چھپنے پر ہماری حق تلفی اور ہمارے ساتھ جو بے انصافی ہوتی تھی اوسپر مرغ بے ہنگام کی طرح بے انتہا شور و غل مچاتے اور ہمارے پبلک حقوق کو براہین ساطعہ کے ساتھ پیش کر کے حکام کی توجہ کو خاص اوس طرف متوجہ کرتے تھے - اونکی رائے مین اعلے تعلیمی مسائل اور مشکل تمدنی مسودات پر اعلے درجے کی قومی مجالس شوری مین ہم سے زیادہ رائے دینے کے قابل کوئی شخص نہین تھا - منجملہ اور باتون کے مسلمانون کی ابتر حالت اور انھین قابل لوگون کی حسرت انگیز کیابی بھی ہمارے حقوق کی تائید مین پیش کیجاتی تھی اور یہ کہا جاتا تھا کہ جبکہ ہمارے فرقے کی طرف سے اعلے مجالس شوری مین کوئی نائب اور وکیل نہ ہوگا تو مسلمانون کی اصلاح کی کیا امید - اس زمانے مین صلہ حسن خدمات کے پانے کے انتظار در بغل اور جنون بر سر سوار امید مین ہماری طبیعت کی وہ حالت تھی کہ جس طرح کوئی بھوکا نجس کرگس برلب دریا سڑی ہوئی لاش کی امید اور تلاش مین اپنا منہ نہایت بدنما اور حریصانہ انداز سے کھولے ہوئے بیٹھا ہو - زیادہ عرصہ گزرنے نہین پایا تھا کہ اندرونی اور بیرونی تیر تدبیر ہدف مراد پر بیٹھے اور بمصداق سے

بِتَدالحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست
آمد آخر ز پس پردۂ تقدیر بدن

ہماری ساری امیدین برآئین اور ہمکو ہماری عمر بھر کی پبلک خدمات کا کافی صلہ ہر طرح کے ازدیاد مراتب و اختیارات کے ساتھ ملا اور ہمنے اوس انگریزی مقولے پر عمل کرنے کا پورا پورا فائدہ اوٹھایا ✤ انتظار سے نہ گھبراؤ اور برابر کام کرتے چلے جاؤ ✤ (ورک اینڈ ویٹ)

(باقی آیندہ)

راقم

آزاد ✤

حضرت شہباز کی رباعیان

(۱) ہے صبح بہار کی خوشی یارون مین
دل مین آتر آنے والی کوئل کی وہ کوک
رونق ہے ثوابت اور سیارون مین
کس شان سے گونجتی ہے گلزارون مین

(۲) جلوہ ان سہانے وقت صبح گل [illegible] یہ ہجوم
[illegible] نکے جھومتی ہین شاخین
جون جون سے بجی ہر اونکی گلزار مین دھوم
غنچہ مین خوشی مین اگر سنہ لیتا ہے چوم

گندم اگر بہم نرسد بھُس غنیمت است

(گورنمنٹ او انڈیا نے بجٹ بابتہ ۱۰-۱۹۰۹ء میں قحط کے فنڈ پر توجہ فرمائی - ع عمرت دراز باد کہ اینہم غنیمت است)

نمبر ۳

قدرت کی بہار جب دکھاتے ہین درخت ۔۔۔ گلشن مین عجیب گل کھلاتے ہین درخت
معلوم نہین سلونون پہ گاتے ہین طیور ۔۔۔ یا آپ خوشی مین آ کے گاتے ہین درخت

نمبر ۴

طوطی خوش الحان کر سے بچو نمین پلی ۔۔۔ چہ بچے اسکی ہوا باغون مین جو مچ نید گلی
غنچہ یہ اگر شگفتگی پہ آ سبے ۔۔۔ پھر دیس مین اس سے ہوشیان ام گلی

نمبر ۵

جب صبح بہار کی بشارت دیگی ۔۔۔ قدرت کو نگاہ جلوہ گر دیکھے گی
ہر شاخ سے ہوگا شور تکبیر بلند ۔۔۔ محراب شجر اذان ہر گو نج اوٹھے گی

نمبر ۶

جب برگ شجر کو حلۂ اخضر دینگے ۔۔۔ اور پھول ہوا کو مشک و عنبر دینگے
شاخون کے جسم زمردین نیلو پر ۔۔۔ خوشبو سیحہ پیہ خوب اکھڑ دینگے

نمبر ۷

فردوس ہر اک گلشن رہے پہنے جامہ ۔۔۔ ہر پیڑ کے ہاتھ مین ہے طوبی خامہ
ہر برگ ہے شاہنامے کا جزو ورق ۔۔۔ ہر ایک ہے جلد شرح عبرت نامہ

نمبر ۸

شاخون کو کرینگی شاخ زرین جب مور ۔۔۔ دکھلائین لی کیریان زمرد کے طور
کچھ روزون مین پتے یون کرینگے ارشاد ۔۔۔ مصری کے مین کوزے ہم کو دیکھئے غور

نمبر ۹

ذائق کی رست کا جہان جلوا ہے ۔۔۔ ہر شاخ مین جلوہ من و سلوی ہر
حلوائی کی سب دکان نہ کیلے کا درخت ۔۔۔ کیلا تو نہین یہ قدرتی حلوا ہے

نمبر ۱۰

آتش کدہ جب ہو نام موزون گھر کا ۔۔۔ پاؤن تلک آتا ہو پسینا سر کا
ہر وقت ہون مہر کے غضب کے تیور ۔۔۔ پنکھا ہے ہوا خواہ زمانے بھر کا

اسپیچ

(منطق اور جاگرفی وہندسہ وغیرہ)

اے طلباے دیہاتی اسکول

تم کہتے ہو کہ دنیا گول ہے اور اوسکے ثبوت مین دلیلین پیش کرتے ہو مگر یہ نہین بیان کر سکتے کہ آخر دنیا کیون گول بنائی گئی اسکا سبب اور خدا کی حکمت و مصلحت کیا ہے تم لوگ جو علم پڑھتے ہو اوسکا استعمال نہین کرتے ہو ایسی تحصیل علم سے کیا فائدہ سمجھتے ہو مانا کہ دنیا گول ہے یہ بات تمھین معلوم ہوئی لیکن ہمکو یہ بتاؤ کہ اوسکے گول سمجھ لینے سے تمکو کیا فائدہ ہوا نہ دینی نہ دنیاوی پس تم اوسیطرح جاہل کے جاہل رہے۔

تم کہوگے کہ یہ انگریزی تعلیم کا قصور ہے مگر نہین صرف تعلیم کا قصور نہین تمہارا بھی قصور ہے اسوجہ سے کہ تم یا شوق نہین رکھتے ہو یا تمہاری عقل نہین ہے جو انسانی جوہر ہے پس تم انسان نہین کہلاؤگے جب تک تمکو عقل نہ آویگی جب تک کسی علم کو سمجھ کے ساتھ دل سے نہ پڑھوگے۔

سنو ۔ جسطرح تم ایک عدد کو دوسرے عدد مین ضرب کرنے سے پیدا کر لیتے ہو اوسیطرح اپنے خیالات کو ایک دوسرے پر ترتیب دینے سے ایک نیا مضمون یا خیال پیدا کر سکتے ہو یعنی دو نہین اپنے دو معلومات سے تیسرا غیر معلوم نتیجہ نکال لیتے۔

سنو ۔ دنیا بیشک گول ہے جیسا کہ اکثر دلیلون سے ثابت ہو چکا لیکن اسکے گول رکھنے مین مصلحت یہ ہے کہ خدا نے دنیا کو ہمیشہ کے لیئے نہین بنایا بلکہ اسنے ناایک مدت معین کے لیے قائم کیا ہے اوسکو منظور یہ ہے کہ اسپر کسی چیز کا قیام نرہے اسیوجہ سے اسکو گول متحرک بنایا اور جو کچھ اسپر پیدا کیا اوسکی حقیقت کو بھی سب گول ڈال رکھا کسی کے سمجھ مین عمدہ طور سے نہین آسکتی اب دیکھو کہ جو چیز گول ہے اوسپر کوئی چیز قرار نہین پکڑتی پر اور یہ بھی معلوم ہے کہ دنیا مین کسی چیز کو قرار نہین پس اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا بھی گول ہے۔

اور جبکہ یہ معلوم ہے کہ عالم متغیر ہے وہ حادث ہے پس نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ عالم حادث ہے۔ اور جو حادث ہے وہ فانی ہے۔

اسیطرح جب تمکو معلوم ہے کہ دنیا گول ہے اور یہ بھی دیکھتے ہو کہ گول چیز پر کوئی چیز ٹھہرتی نہین پس اسی سے دریافت کرلو کہ دنیا مین کسی چیز کو قیام نہین قرار نہین کُل من علیہا فان کا مضمون ہے۔

تمکو چاہیئے کہ جسقدر پڑھتے جاؤ اوسکا ماحصل سمجھتے جاؤ۔ بلا دلیل اطمینان کے آگے نہ پڑھو۔

تم کہتے ہو کہ دنیا گول ہے ہم کہتے ہین کہ دنیا گول آسمان انسان گول آفتاب ماہتاب گول انسان کا دل گول سر گول تمام خیالات گول خدا کے سب کارخانے گول مال ہین تم ثابت کرتے ہو کہ جب ہم ایک سمت رُخ کر کے چلتے ہین تو بالآخر اوسی جگہ پہونچتے ہین جہان سے چلے تھے ۔ ہم کہتے ہین چونکہ آفتاب جہان سے چلتا ہے اوسی جگہ آنکلتا ہے اور آفتاب آسمانپر ہے اور آسمان سے وہ چیز مراد رکھتے ہین جو زمین کو گھیرے ہوئے ہے چونکہ آفتاب زمین کے گرد اور آسمانپر گھومتا ہے اور جہان سے چلتا ہے پھر وہین آجاتا ہے اسی سے معلوم ہوا کہ زمین بھی گول ہے اور آسمان بھی گول ہے کیونکہ گول چیز کا گردہ ہے۔

آفتاب و ماہتاب کی گولائی بدیہی ہے محتاج ثبوت نہین۔

چیت سنگہ راجہ بنارس سے جس شرمناک طریقہ سے ایک معتد بہ رقم حاصل کی تہی وہ ایسی نہین ہے کہ اوسکی ایک رخی تصویر بہی رنگ بہر کر کسی ملک کے سامنے پیش کرسکین۔

لارڈ کلائیو کا نام یورپین زبانون مین نہایت عزت و تعظیم سے لیا جاتا ہے لیکن کیا ہمارے معزز ناظرین تاریخ امین ہند کے سرخ و سفید بابون کو بہول گئے ہونگے؟ ہرگز نہین۔

میر جعفر ناظم بنگالہ کا ایک کثیر رقم کی نذرین قبول کرنا جسکی حیثیت کلائیو کی لیاقت سے بہت زیادہ تہی کیا رشوت لینا نہین کہا جاسکتا۔

اوس عالیشان عمارت مین جو بمقام کلیرمونٹ تعمیر کی گئی تہی نواب مرشدآباد کا ایک مرتب خزانہ کلائیو کے ڈرائنگ روم مین منتقل موجود تھا اور جسکو تمام ملک نفرت کی نگاہون سے دیکھتا تھا۔

لارڈ میکالے کلائیو کی سوانح عمری مین بیان کرتا ہے کہ سرجان ملکم صاحب تسلیم کرتے ہین کہ سخت ضرورت کے لحاظ سے کلائیو کی یہ کارروائی قابل معافی قرار پاسکتی ہے مگر ہم خیال کرتے ہین کہ وہ عہدشکنی محض فضول و غیر معتبر تہی ہم کسطرح بیجا نہ[illegible] سمجہتے ہین۔

کلائیو کا بیس لاکہ روپیہ نقد اور تین لاکہ روپیہ سالانہ کی جاگیر بطور نذرانہ قبول کرنا جسکی نظیر انگلستان کے کسی ڈیوک کے پاس بہی کم تر نکلیگی کیا کلائیو کو الزام رشوت سے بری کرسکتا ہے؟

لیکن یہ مقبولیت یہ ناموری یہ شہرت کئے دن رہی مظلومون پر جبر اُسکا نتیجہ بہت جلد ظاہر ہوگیا۔ اور اوسکے چند روز بعد ہم ایسے مقتدین کو اجلاس پارلیمنٹ کے اوس کٹہرے مین دیکہتے ہین جو ہر بے ایمان۔ دغاباز۔ ظالم۔ اور مرتشی کی جگہ ہے۔ اوسکے قابل نفرت افعال۔ اور کمینہ خصائل نے اوسکو اپنی ملک کی ہمدردی سے بالکل ناامید کردیا تھا۔ اگرچہ ممبران پارلیمنٹ صرف اوسکے حسن خدمات پر لحاظ فرماکر اوسکے قصورون سے چشم پوشی کی لیکن سچے دشمنون کی مخالفت۔ ذلت اور بدسلوکی کے ہجوم اور ایک گروہ کا اوسکو ظالم اور مرتشی سمجہنے کے خیال نے اوسکی زندگی تلخ کردی اور وہی شرمناک افعال تہے جسکے مکافات نے کلائیو کو خودکشی پر مجبور کیا۔

بالآخر ۲۲۔ نومبر ۱۷۷۴ء کو ۴۸ برس کے عمر مین کلائیو نے اپنے آرام کے زمانہ کو ایک دائمی حسرت اور مایوسی کے ساتہ خیرباد کہا۔ اور اس فیصلہ کو ایک ایسے منصف کے ججمنٹ پر اوٹہا رکہا جو اوسکے قابل ملامت افعال سے پورے طور پر خبردار رہتا۔

(باقی آئندہ)

راقم

رفیع الدین احمد ناگوری

فرسٹ اپریل

معلوم نہین کہ مصنوعی جنازہ نکالنے اور ماتم کرنے مین کیا مصلحت تہی کہ نواب صدیق حسن خان مرگئے بعد تحقیقات معلوم ہوا کہ وہ تو اپنے وزیر ریاست کی صلاح سے خفیہ ولایت گئے مین واسطے واپس لینے خطاب کے اور اتنے عرصہ کے لیئے اپنے امارت خانگی مین وزیر ریاست کو انچارج کرگئے ہین اور اونسے وعدہ کیا ہے کہ اگر خطاب میرا حاصل ہوگیا تو سات لاکہ نقد آپ کو دیا جائیگا اور بعد واپسی کے تاج محل مین دربار جشن ہوگا روشنی کیجائیگی اور ملازمان ریاست کو خلعت عطا ہوگا اور جب تشریف لیجانے لگے تہے تو جناب بیگم صاحبہ رئیسہ بہوپال نے کسی وجہ سے یہ مسئلہ پیش کیا تھا کہ ولایت جانے سے تو نکاح ساقط ہوجائیگا اسکو نواب صاحب موصوف نے تسلیم کیا کوئی جواب نہین دینے کے سوا اسکے کہ بعد واپسی کے پہر تجدید نکاح کرلیجائیگی آخر در بارشن عرض [illegible] ہوگا [illegible] ہوجائیگا۔ راقم کیون بتاؤن فول

اشتہار

نوکری بماہ اپریل

شہر جبلپور مین ہتر لیجپن اس کے پریوی کونسل مین کئی ممبران جدید کی ضرورت ہے تنخواہ ہر مہ تک حسب لیاقت ہوگی۔ امتحان کی قید و شرط نہین صرف شرافت و لیاقت صفائی و حساب دانی درکار ہے امیدوار ونکو چاہیئے کہ بہت جلد [illegible] معہ اسناد ٹکٹ مہر راقم کے پاس بہیجین بعد یکم اپریل کے کوئی درخواست نہ لیجائیگی اوسی تاریخ کو نتیجہ کل درخواستون کا بہیجا جائیگا۔ المشتہر میونسپلٹی

ہدیۂ قیصر

یہ کتاب حضور قیصر ہند ملکہ معظمہ کی سوانح عمری نہایت دلچسپ اور دلآویز پیرائے مین ہمارے شمس العلما مولوی سید امداد امام صاحب رئیس نیورہ ضلع پٹنہ نے تالیف فرمائی ہے۔ جناب مولوی صاحب ایک مشہور عالی دماغ حکیمانہ مزاج لائق مصنف ہین اور آپ کی متعدد کتابین شائع ہوچکی ہین آپ کی طرز تحریر مین علاوہ تحقیقات کے بڑی خوبی یہ ہے کہ فلسفہ و زراعت۔ فصاحت۔ تاریخ جو بحث آپ لکہتے ہین اوسکو نہایت ہی دلچسپ بنا دیتے اور ہر جملے مین اپنی خلقی نیک نہادی اور پاک نفسی اسطرح کوٹ کوٹ کر بہر دیتے ہین کہ ممکن نہین ناظرین اونکی تالیف یا تصنیف دیکہین اور گویا مسحور ہوکر اونکے ہم خیال نہو جائین۔ کتاب ہدیۂ قیصر جس مضمون پر تالیف ہوئی ہے اوسپر اکثر حضرات کہہ چکے ہین بخصوص جوبلی کے زمانے مین اور اسی وجہ سے زیادہ دلچسپی کی اُمید کم تہی مگر یہ صرف آپکا طرز بیان ہی ہے کہ اوسنے اسقدر دلچسپ بنا دیا ہے کہ ممکن نہین آدمی ایکدفعہ دیکہنا شروع کرے اور بغیر ختم کئے کتاب ہاتہ سے رکہے جن صاحب کو خرید منظور ہو مصنف صاحب سے خط و کتابت کرین

مضامین غیر

سوانح عمری مولنا آزاد

(چودہوان حصہ)

یہ وہ زمانہ تھا کہ ہم ہر قسم کی ترقی [illegible] تم اعوش تھے - ہمارے منصوبے اور خیالات بڑے اوج پر بار سب تھے - اور ذہین بہت دور دور کی سوجھا کرتی تہی - مختلف مشکل و پیچیدہ مسائل تمدن و اخلاق پر ہماری انگریزی تحریرین اکثر ہندوستان کے نامی اخبارون اور ماہوار رسالون و ریویوز خصوصاً انیسوین صدی وغیرہ مین چھپا کرتی تھین اور اونکی ریویوٹ پھر دھوم دھام سے تار کے ذریعے سے ولایت سے ہندوستان اور ہندوستان سے ولایت آیا جایا کرتی تہی - ان تحریرون کے صحیح پڑھنے کی قدرت ہم اصلا نہین رکھتے تھے اور اونکے مضامین کا تصور کبھی خواب و خیال مین بھی ہمکو نہ ہوتا تھا مگر چونکہ تمدنی دُنیا مین غل مچانے کے لیئے اونکی اشد ضرورت تھی اسلیئے زر کثیر کے صرف سے یہان ہندوستان اور کبھی ولایت مین یہ تحریرین بڑے بڑے مشہور قابل لوگون سے باُجرت لکھائی جاتی تھین اور ہماری قابلیت کا شکرہ اوس مشہور اصول پر ملا کرتا تھا - ہندوستان سے زیادہ ہماری قابلیت عالی اور روشن خیالی کا غلغلہ ولایت مین تھا اور کیون نہو ع

لعل قیمت کو پہنچتا ہے بدخشان چھوڑکر

جو رئیس یا والیہ ریاست کسی مصیبت مین گرفتار ہوکر چارہ جوئی اور تدبیر کے خیال سے کلکتے مین آتے تھے اونکے ساتھ ہمکو ہموطن ہونے کے سبب ایک دلی ہمدردی ہوتی تہی اور ہماری یہ دلی خواہش رہتی تھی کہ ہم اپنی ساری قوت اور رسائی کے ساتھ اونکی مصیبت مین کام آئین اور اونکو پنجۂ جور و ظلم سے چھڑانے مین بیدریغ جان لڑائین - ہمارا دست شفقت اونکی پریشانی کے سرون پر پھیرنے کے لیئے ہر وقت طیار رہتا تھا اور اکثر مصیبت زدہ رئیس اور رانی کی طوفانی کشتی ریاست ہماری مدد سے ساحل مراد پر لگ جاتی تہی - ان دقت انگیز اور نازک کامون مین ہمارا وقت بہت صرف ہوتا تھا اور خفیہ طور پر بغیر حساب و کتاب مختلف تدبیرون مین بےدریغ روپیہ خرچ کرنے کے بعد جمع خرچ کے درست کرنے مین ایک خاص مشکل ہوتی تہی اور اکثر اوقات حساب کے ذرا سے اُلٹ پھیر مین اعدا کو نکتہ چینی [illegible] اور اوس رئیس یا رئیسہ کو بدظنی کا موقع ملتا تھا مگر چونکہ یہ نیم وحشی لوگ دار السلطنۃ کے مہذب اور پیچیدہ پولیٹکل ہتکھنڈون سے بالکل ناواقف ہوتے تھے اسلیئے اونکی تشفی ایک طرح سے ہوجاتی تہی اور مطلب حاصل ہوجانے [illegible] دولتمند شخص کو حساب و کتاب کی تفصیلات سے زیادہ بحث نہین رہتی تہی اور پھر ہم ایسے عالی رتبہ شخص کی نسبت کب کسی کی مجال تہی کہ برے تیور سے دیکھتا - یہ تو معلوم ہے کہ ایسے امور عظام بغیر ناجائز طریقون سے تدبیر کیئے انجام پا نہین سکتے پھر کسی کی شکایت کا کیا محل - ایسے کامون کا کوئی تجربہ کار پورا پورا احتساب مانگ سکتا ہے اور نہ کوئی عقلمند دیکھسکتا ہے -

بعض رئیسون کا دوستانہ طور پر جو ہم اکثر خرید و فروخت کا کام اپنے ملازمون کے ذریعے سے کلکتے مین کروا دیتے تھے اور اس پیرایئے مین اونپر ایک معمولی دوستانہ احسان کا بوجھ ڈالتے تھے تو حاسدین اسکی بدنیتانہ تعبیر ایجنٹی اور دلالی سے کرکے اسکو اپنی عدم بصیرت کے سبب ناحق ہماری خودغرضی اور کم ہمتی پر محمول کرتے تھے -

ہم نے پردہ نشین عورتون کو آزادی دلوانے - اونکو ایک زندہ درگور جہالت سے نجات دینے - اور اونکی معصوم مزاجون کو اخلاقی معاشرت کی لذت سے آشنا کرنے مین ابتدائے عمر مین کیسی کیسی محنتین کی تھین اور اس بدنصیب گروہ کے لیئے کیا کیا مصیبتین جھیلی تھین اس سے ناظرین بخوبی واقف ہین - اب اس زمانہ اوج ترقی مین جب کہ ہمارے آزادانہ خیالات اور بلند ہوئے تھے - بلکہ یورپ کے زندہ دل بزرگون کے ساتھ برابری کے زینے پر ہم چڑھتے جاتے تھے - جبکہ ہمارے نام مین خطابات کا دم چھلا لگ چکا تھا - جبکہ اخلاقی رفارمر تمام دُنیا مین ہم مشہور تھے - جب کہ بادۂ تمدن شبانہ روز ہمارے دماغ کے قریب مین جوش زن رہتا تھا - جبکہ ہر طرح کی سرسبزی سے ہر وقت ہمکو ہری ہری سوجھنے لگی تھی - جبکہ اخلاقی آزادی کے اکھاڑے مین ہم روزانہ لڑا بھڑا کرتے تھے - جبکہ ہمارے گھر پر ایک ایسی تربیت و تہذیب یافتہ بی بی کا سایہ تھا جسکا ممبر بہ اعتبار ایک آزاد مہذب انسان ہونے کے ہمسے کسی قدر بڑھا ہی ہوا تھا ہمارا خیال اون اخلاقی پاک لذتون کے حاصل کرنے کی طرف نہایت ہی رغبت سے جھکا جسکا پورا لطف بغیر ایک سچی اور تہذیب یافتہ شریک رنج و راحت کے اوٹھ نہین سکتا تھا - خیال کا متوجہ ہونا تھا کہ یکایک دو خیالی جھرنون کا پانی بڑے زور سے بغلگیر ہوکر ایک اخلاقی مخرج سے دوگنی قوت کے ساتھ بہنے اور اپنے آگے سے تمام خس و خاشاک جہالت و تعصب کو بزور ہٹانے لگا - سب سے پہلے ہم لوگ کسی قدر مغرب کے بعد ایڈن گارڈن کی جان پرور ہوا کھانے اور میدان اور دریا کی پُر فضا سیر دیکھنے ایک بروم گاڑی مین بےتکلف کھڑکی اٹھا جایا کرتے تھے اور اپنی صحت کو چمکاتے تھے پارسی تھیٹر مین کسی قدر تبدیل لباس کے ساتھ اپنی بیگم صاحبہ کو ہم اس نظر سے اکثر لیکر خاص بکس مین جاتے تھے کہ وہان کے سامان اور سین دیکھکر اون کی آنکھین کھلین - اونکے خیالات وسیع ہون - اونکی زندگی مین تازگی آئے

اونکی شرم ہیا (جو کسی قدر باقی تھی) رفع ہو جائے - اور وہ ہر ملک اور وضع اور مذہب کے مردون کی صورت کا ایک صحیح اندازہ کر سکین اور بایسکوپ کے تماشون سے (جنمین مسلمانون کی خانگی ذلت اور اخلاقی خرابی بہت صفائی سے دکھائی جاتی تھی) مسلمانون کی اخلاقی خرابیون اور خانگی برائیون کو صاف صاف دیکھ سکین - اس مرکز عیش و نشاط مین دنیا بھر کی آمد و رفت کے بعد اب ہمارے ساتھ وہ تماشون کی داد کی نظر سے تالی بھی بجانے لگین اور وہان بعض روشن خیال اور تہذیب یافتہ نوجوانون سے اونسے معرفت اور ملاقات بھی ہوئی - ہم اکثر اونکو خاص مہذب اور روشن خیال نوجوانون احباب کے ساتھ قصداً بھی اپنے بکس مین چھوڑ کر ادھر ادھر ایک بے تکلفی اور بے پروائی کی ادا سے ٹل جایا کرتے تھے تاکہ یہ غنچۂ ناشگفتہ مردانہ نسیم اخلاق سے اچھی طرح شگفتہ ہو - تھوڑے دنون مین ہم اوس نیکبخت کو بغل مین داب کر وسن ہوٹل کے آراستہ اور تفریح انگیز کمرون مین خور و نوش کی غرض سے آنے جانے اور مختلف قسم کی ولایتی لذیذ چیزیا کھانے کھلانے لگے - وہان کبھی کبھی ہماری بیگم کے بعض خاص تہذیب یافتہ دوست بھی مدعو ہوتے تھے اور گھنٹے دو گھنٹے ایک تخلیے کی بہت ہی مہذب صحبت گرم رہتی تھی - انگریزی ان استانیون اور بعض خاص میمون سے اب ہماری بیگم صاحبہ بے تکلف ملنے جلنے اور مختلف اوقات مین اپنی عورت دوستون اور ہمنشینون کے ساتھ بے دھڑک آزادی کی بگھی مین بیٹھ کر [illegible] کی دعوت آنے جانے لگین [illegible] کلکتہ مین ہزار پریون [illegible] سے ادھر ادھر [illegible] پھرتا ہے اور کبھی کبھی انکو ہم رضامندی کے عالم مین بھی موقع پا کر اندر کے خالی اکھاڑے مین تماشا کرنے کی غرض سے جا اترا رہا ہے - ادھر ہم باہر کے ہر حلقے مین ایک گیند کی طرح اڑے پھرتے تھے اور ادھر ہماری بیگم اپنی گرما گرم مہذب گردشون سے عورتون کی صحبتون کی ایک صحت انگیز اخلاقی اثر آہستہ آہستہ پھیلاتی جاتی تھین اور تربیت یافتہ ناتجربہ کار مسلمان نوجوانون کو نہایت شفقت سے اسکا سبق بتاتی تھین کہ ایک معزز اور مہذب خاتون کے ساتھ اخلاقی زینے پر ایک نوجوان کو ملکر کیونکر ایک دوسرے سے مبادلۂ خیالات کرنا اور ایک کو دوسرے سے ہر طرح کا اخلاقی فائدہ اوٹھانا مناسب ہے - تعلیم - تربیت - فیض صحبت - آزادی اور تجربے نے ہماری بیم صاحبہ کو وہ نایاب گڑ بنا دیا تھا کہ ہر درجے کی شیرین دار مکھیان اکثر اوقات خوشبودار اخلاق کے سونگھنے کے لیے چمٹی رہتی تھین گویا ایک کو بھی چاٹنے کی قدرت اور ہمت نہین ہوتی تھی -

بیگم صاحبہ کے اخلاقی مشاغل کی کثرت نے ہمکو بھی کسیقدر ادھر ادھر چلنے پھرنے کی فرصت دی تھی اور ہم بھی اپنے پرانے احباب ہی کو ٹوٹولے کے اطراف مین کبھی کبھی مل آیا کرتے تھے مگر اپنے پھرنے چلنے کی تفصیلی حالات سے ہمیشہ اونکو واقف رکھتے تھے تاکہ اونکے وہم مین بھی ہماری طرف سے بیوفائی کا مضمون نہ آئے اور کوئی دشمن ہماری غیبت مین ہماری طرف سے اونکے دلکو برا نہ کرے - ہماری بیگم کے اخلاقی مصارف آمد سے زیادہ تو ہو ہی چکے تھے مگر اب وہ اس دریا دلی سے خرچ کرنے لگین کہ وہ رقم معین جو ہم اونکو اخراجات ضروری کے لیے دیتے تھے کمی کرنے لگی اکثر اونکو ہزار دو ہزار ہر مہینے ماہی مین معمولی خرچ سے زیادہ دینا پڑتا تھا - اور یہ امر ہمارے دل کو کسی قدر ناگوار تھا کیونکہ اون اخراجات اخلاقی کی مصلحت مین ہم کو شک ہونے لگا تھا اور اس شک کی وجہ بعض احباب کی بعض بے موقع قیامت خیز چشمک اور ہماری بیگم کے بعض نوجوان مہذب دوستون کی غیر معمولی خلاف امید اور ذلت انگیز مرفہ الحالی تھی - گو ہم کبھی کبھی اپنے معصوم دل کی اس بات سے تشفی بھی کیا چاہتے تھے کہ ایک لیڈی کے فیض صحبت سراپا برکت و منفعت سے بیشک نوجوانون کی ہر طرح کی حالت کی اصلاح ہو سکتی ہے مگر تجربے کی تیز رو ہوا اس خیالی تسکین کے تاش کے گھر کو ایک آن مین اپنی قوت سے ڈھا دیتی تھی اور ہمارے اوراق خیال کو پریشان کر کے منتشر کر دیتی تھی -

ہم ولایتی نیک نیتی اور معصومیت کی سپر ایکڑ اگر شک کے کالے خیالات کی ہندوستانی کالی بلا کو اپنے دل پر ہجوم لانے سے روکتے اور [illegible] تھے مگر کسی طرح وہ خار خلش کلیتہً ہمارے خیال کے سینے سے نہین نکلتا تھا اور اوسکی اذیت سے ایک قسم کی ہلکی دل آزار تسکین سوز حرارت ہمکو ہوا کرتی تھی - اس خاص قسم کی تپ صفراوی کے علاج کے تصور سے ہمکو سخت لرزے سے خوف اور ذلت کا بخار چڑھ آتا تھا اور ہم فقط ایک حکیمانہ اور جوان مردانہ ضبط سے اسکا علاج کرتے اور حتی الوسع اس مرض کو شک پر محمول کر کے اپنے کو صحیح جاننے کا قصد رکھتے تھے اور دل ہی دل مین یہ مصرع پڑھتے تھے -

ع

گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل

جہان تک ممکن تھا ہم اپنے خیالات کو چھپاتے اور اپنے تیور پر دلی تحمل کا اثر آنے نہ دیتے تھے مگر خدا جانے کیونکر ہماری لیڈی صاحبہ کے دل مین بھی کسی قسم کا شک ہماری طرف سے پیدا ہو گیا اور اسکا اثر ہمکو اونکے برتاؤ سے محسوس ہونے لگا - اس شک کو ہم کوئی خوفناک اور مشکل چیز نہین جانتے تھے اور معمولی تصور کر کے اپنی تسکین کر لیتے تھے - اونکے اخراجات روز افزون ہونے لگے اور اونسے مزہ اور فائدہ ہم روز بروز کم پانے لگے - اونکی آزادی اور فضول خرچی اس طرح طشت از بام ہوئی کہ متعصب اور تاریک خیال لوگون کو ہمارے پاک اور صاف خانگی تعلقات اور ہماری بیگم کی اخلاق آمیز ملاقات احباب وغیرہ کی نسبت طرح طرح

طول طویل کشمکش

شتی [illegible] کرنا [illegible] سب ہین کہ نسخہ پر نسخہ لکھتے ہی جاتے
ہین [illegible] مریض کے تعبیہ کے لیئے دونون ہاتھون سے [illegible]
[illegible] اکیلا کس کس سے لڑے مجبوری تمام
اسکو [illegible] پڑتی ہے۔ [illegible] کہا آؤ سپاہ انہین حضرات
سے [illegible] کی [illegible] سے جب خود ہی یہ لوگ پیٹ بھرے [illegible]
[illegible] گیا ہے جب [illegible] ہر ہر مین زندہ ناچنگے
چنانچہ آتے ہی [illegible] اکثرون [illegible] کو [illegible]
توڑے [illegible] ہاتھ پاؤن توڑتے ہین [illegible] ملتے ہین
کہ کاش چلنے پھرنے کے [illegible] تو [illegible]
سخت آمد [illegible] آپ مین [illegible] تمام شہر کا [illegible] رہتے ہین جب
شہر مین [illegible] ایک ایک [illegible] کے استقبال
کے لیئے جنت و انگورون کی طرح اوندھا پڑا ہے [illegible] بعد جہان
ہی چھوڑی تو [illegible] کام۔ کھانسی وغیرہ اپنے پیادے تعینات کر دیئے
دیکھیئے آپ [illegible] کب تک [illegible] ہے [illegible]
مین دم [illegible] کی [illegible] کی طرح [illegible]
دم غبارہ [illegible] دکھاتے ہین
غبارہ پر چڑھکر عالم بالا کی سیر فرمائینگے ہماری تو یہ دعا ہے
کہ خداوند تعالے بلندی پر چڑھا کر پھر آپ کو پستی کی صورت نہ دکھائے
کہیئے امین ثم آمین۔

ا[illegible]سم
ب۔ل۔ از الہ آباد

مین بھی کشتہ تیری نیرنگی کا ہون یاد رہے

جناب حکیم طبیب [illegible] اودھ پنچ [illegible] مزاج شریف بعد سلام
مختصر سی تسلیم قبول ہو۔ یہ تو فرمایئے کہ آپ کے مزاج کا دوران بخار کی
تو اتنی نہین ہو رہا ہے۔ حضرت کیا پوچھتے ہین آج کل ہندوستان
بخارستان ہو رہا ہے اب سارے [illegible] اپنے خیالات قلابازی کھا گئے
اربعہ عناصر کی بجائے خمسہ عناصر ماننا پڑے کیونکہ بخار بھی عنصر مین داخل
ہوگیا جس گھر مین دیکھیئے جناب بخار الدولہ حرارت جنگ صاحب رونق فروز
ہین بوڑھے بچے بچے غرض جتنے ہین انہین کے کلمہ گو ہین۔ لطف
یہ ہے کہ جس سے ملتے ہین اس تپاک اور گرمجوشی کے ساتھ کہ جان چھڑانا
محال ہو جاتا ہے جسکو ایک نگاہ گرم سے دیکھ لیا وہ انکے تپ عشق مین
مبتلا ہوکر بستر آشنا ہوا۔ سب پر طرہ یہ ہے کہ صرف اپنی ہی زیارت کرانے پر
اکتفا نہین کرتے بلکہ مغربی تہذیب کے مطابق اپنی میم صاحبہ یعنی کھانسی
کو بھی اپنے ہمراہ دست گردیدہ ستم رسیدہ سے انٹروڈیوس کرتے ہین۔

واللہ انکے ناز نخرے ہی اور ہین وہی کچھ خوب سمجھ سکتے ہین جو انکی
یاد مین کھٹکے دار آہین بھرتے ہین۔ جسپر انکا تیر نگاہ پڑتا ہے جگر چھید
ڈالتا ہے فوراً خون کا یا پیپ (یعنی بلغم تھوکنے لگتا ہے۔ جب انکی یاد
آتی ہے بیتابی سے کلیجہ منہ کو آتا ہے سانس کی شدت مین ہچکی
ہوا جاتا ہے مختصر یہ کہ وہ دمہ چوکڑی مچی رہتی ہے کہ خدا کی پناہ اقلیم
یورپ جسکو حفظ صحت پر دعوی ہے آجکل ام الامراض بنی ہے
کیون نہو جو ملک کہ صفائی اور ہر چیز کی ترقی کا دم بھرے اگر وہان منجملہ
اور ترقیون کے بیماریون کی اور ہر قسم کی صفائیون مین دوسرے
ملک کا صفایا ہو تو کیا بیجا ہے۔ خیر مطلب کی سنیئے ہمارے مہربان کا
مسکن و مولد [illegible] تھا وہین آپ نے نشو و نما پایا عالم شباب مین جو
سیر و سیاحت [illegible] پیدا ہوا فوراً اٹھ کھڑے ہوئے یورپ کا طواف
شروع کر دیا۔ آج انگلستان [illegible] کل فرانس اچھل گئے جب
مغربی ملکون مین سیر [illegible] ہو گیا تو شرقی ممالک کی طرف متوجہ ہوئے
[illegible] ہندوستان [illegible] دلفریب منظر
[illegible]
[illegible] معانقہ
لیا معانقہ کرکے مزاج پرسی شروع کر دی [illegible] ڈاکٹران
کے [illegible] ہی نہین ملتا [illegible] دیکھیئے مسیحا بنا بیٹھا
[illegible] شفاخانہ [illegible] بیٹھ گیا حکیم صاحب
کا ہاتھ کیا اچھی خاصی چھاپے کی کل ہے کہ کھٹا کھٹ نسخے ہین کہ نکلے چلے
آتے ہین۔ مزا تو یہ ہے کہ سب مرضون کی دوا ایک وہی سپستان [illegible]
کا دزبان۔

اسی بیچارے امتحینون کا حال سنیئے۔ یون تو وہ بیچارے مرض
امتحان مین مبتلا ہی تھے اور پھر کون امتحان سالیانہ یعنی حشر (اور قیامت
حشر سے بھی کیونکہ اسمین بھی حساب ہوتا ہے) جسکے خوف سے روح
فنا ہوتی ہے جان منہ پر آجاتی ہے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہین اور
ہتیرون کی تو دھوتیان کھسک کر گھٹنون پر آجاتی ہین۔ اب جو بخار کی
امتحان دینا پڑا تو پنجی نکل پڑی کمر او کھڑ گئی امتحان کیسا جان کے لالے پڑ گئے
اللہ دے اور بندہ لے کا مضمون ہو گیا۔ تمام سال کی محنت رایگان
پھر شروع سال سے چرخا چلانا پڑا۔ یون تو آئے دن ایک نہ ایک بلا
ہندوستان پر جو کہ مرجع آفات و مرکز خطرات ہو رہا ہے نازل ہی ہوتی
رہتی ہے کبھی ٹیکس آدھم مچا رہا ہے کبھی ہیضہ ٹوکری اچھا کرا رہا ہے مگر
سچ پوچھیئے تو بخار الدولہ حرارت جنگ سر انفلوانزا خانصاحب کے
کروفر کے آگے جنرل ہیضہ خان صاحب کا ٹرّو فر ہیچ ہوگیا اب بم پولیس کے
کونون مین دبکے پھرتے ہین خصوصاً ہمارا بنارس جسکو خلق کائنات کے

ایک ہفتہ پیشتر ہی دار العراض کا خطاب ملچکا ہے اب بخار ہو گیا
دعجب کیا کہ آئندہ کاشت آلو مین آلو بخارا پیدا ہو عجب چل ہون مچی ہے
ہرگہر اسپتال ہو رہا ہے شاید ہی کوئی رہا ہو۔ چونکہ یہ بدولت انکی
گرم صحبتین اُٹھا چکے ہین لہذا صلہ بخش کرکے چند سطرین دھر گھسیٹین ❊

الراقم
میان گپ جب عرف میان گپی

اودھ پنچ

لکھنؤ پنجشنبہ ۱۰ اپریل سنہ ۹۰ء

جن حضرات کو میون سے سابقہ پڑا ہوگا وہ اس بات کی بخوبی شہادت دینگے کہ اور سب باتین سہی مگر معاملہ اور ضابطے کی پابندی۔ ہمارے دن پوتوان۔ سواؤن کے ساتھ انکی گھٹی مین پڑی جاتی ہے۔ فی الحال چند ممبر اس قوم مین ایسے ہو گئے ہین کہ آزادی کے جوش مین آکر بعض حرکات بے سیاق کر بیٹھتے ہین یہ امر خیالات سن رسیدہ دعا فروشان گھن خوردہ کو نہایت شاق گزرتا ہے۔ چنانچہ حال مین اخبار گجراتی کے اڈیٹر صاحب نے تہذیب اور تعلیم کے گھمنڈ پر آکر غمی مین مونچھ منڈالی۔ چونکہ یہ بات معاملہ کے بالکل خلاف تھی اسکا پتا نہ بھی کھاتے مین لگتا تھا نہ طبیب صاحب شہادت دیتے تھے نہ پنچایت مین نشان ملتا تھا۔ لہذا اڈیٹر صاحب پر واسطے منڈانے کے ایک جوڑی مونچھ کے ایک نبیا صاحب نے نالش دائر کرنے کا قصد کر لیا ہے۔ اور ایک نوٹس باضابطہ بھیجا کہ یا تو مونچھ منڈائیے یا نالش کی جوابدہی کے واسطے طیار رہیئے۔ بہرحال اسطرح یا اوسطرح (استرہ) دونون ترکیبون سے اڈیٹر صاحب کو معلوم ہو جائے گا کہ آزادی صرف کرنے مین بعض اوقات دقتین بھی پڑ جاتی ہین۔ اگر مونچھین ایسی ہی عزیز ہین تو لازم ہے دو جوڑی رکھا کرین جب ایک منڈ جایا کرے تو دوسری لگا لیا کرین۔ ورنہ یاد رکھین انکی قوم بڑی بال کی کھال نکالنے والی ہے ❊

اللہ رے شوق حجامت تیری بھی حد نہین۔ بمبئی والے ہندو اس تجویز پر اولجھے ہین کہ بیواؤن کا سر نہ مونڈا جائے۔ آپ جانیئے عورتون کے گیسو کا کل پیچان کا معاملہ بغیر گتھی پڑے کیونکر سلجھتا ہے۔ وہ لوگ کہتے ہین اگر حجامون کو ممانعت ہوگی کہ بیوہ کے بال نہ مونڈو تو لیکے استرہ ہم آپ صفایا بولدین گے۔ اپنی بیواؤن کو ہرگز بال نہ رکھنے دینگے۔ جسطرح بنے گا انکے سرون کو چھیلے چھلاے کسیرو بنا دینگے۔

ہم کہتے ہین نئے اور پرانے خیال والون کو ان جھگڑون سے کیا علاقہ۔ اسطرح کے عقدے عقد ثانی کے شائع ہونے سے خود سلجھ جائینگے۔

راستے مین ایک دبلے پتلے سینکیا پہلوان کے ساتھ ساتھ ایک کتا ہولیا آپ جھنجھلا کے کہنے لگے آخر یہ مردود کا کتا پیچھا ہی نہین چھوڑتا۔ ایک دل لگی باز نے کہا "آپ کو نسبت استخوان اقتدار کرتا ہے"

شوہر "ان تم کو وہ بات یاد ہے جب تم سے ایک ... ہوا تھا"

زوجہ "کون سا"

میان انفلوانزا صاحب ہندوستان سے رخصت ہو کر اپنے گھر جا رہے ہین ... کرانکی جوڑو (زوجہ منحوسہ بی نونا صاحبہ) آدھمکین۔ آپ کے نازنخرے ناک میں دم ... غنایت کی اول تو تین روز تک کھانا پینا حرام ... کچھ ایسی نیند آتی ہے کہ انسان تین روز سے لیکر سات روز تک بیدار ہی نہین ہوتا اور بیدار ہوتے ہی یا تو مر جاتا ہے یا بالکل تندرست۔ واہ بی نونا صاحبہ واہ۔ میان انفلوانزا تو تھے ہی مگر تم تو غضب کی جان لیوا نکلین النوم اخت الموت۔

ایک سفید پوش حضرت جو گھڑی چرانے کے الزام مین چالان ہو کر عدالت مین آئے اپنی برأت جرم کی صفائی مین جج سے فرمانے لگے "گھڑی مینے چوری کی نیت سے نہین بلکہ محض وقت کے دریافت کی غرض سے جیب سے نکالی تھی"

غور سے پڑھیئے

مضبوط صحیح خوبصورت - اوپن فیس نکل سادہ بغیر کنجی کی ریلوے ریگولیٹر گھڑی جسکی کنجی میں بہت دقت نہیں لگتی چھوٹے مجموعہ کے جوئل جڑے ہوئے ہیں نہ زرا اصل کنجی نشان موٹیاں بہت واضح نمایاں دو وقت بتاتی ہیں تاؤ دیئے ہوئے اور بکس ایسا کہ گرد نہ جاسکے ایک شیشہ کا ان فالتو بھی لیجیے ویلیو پاسل ساڑھے سات روپیہ کو مل سکتی ہے۔ اور ایک کارنٹہ کیا جاتا ہے کہ نقل وحرکت یا ایسی ہاتھوں سے بگڑ نہیں سکتی آسانی سے دیتی ممکن۔ صورت سے کم قیمتی نہیں ہے اور لوگ انھیں گھڑیوں کو دونی قیمت پر بیچتے ہیں۔ مسٹر اے آر تھا بندورلے لکھتے ہیں "ساڑھے سات روپیہ والی گھڑی جسکو دو برس ہوئے آپ سے خرید کیا تھا اب تک صحیح وقت بتاتی ہے خانہ ناہیں سے" ۔ مسٹر ٹی گورنمنٹ فارم اون لکھتے ہیں "تمھاری سات روپیہ آٹھ آنہ والی گھڑی کو گھڑی سازنے پندرہ روپیہ کو آنکا ہے" مسٹر ایف جمینٹ لکھنؤ سے لکھتے ہیں "بعض لوگون نے اسکی پندرہ روپیہ قیمت لگائی اور ساڑھے سات سنکر متعجب ہوئے"۔

اسکے علاوہ کا ڈاک زنجیرین لاکٹ پنسل قیس کے تمام مصنوعی ہیرے یا قوت کی انگوٹھیاں فی دو روپیہ کے حساب سے ملتی ہیں۔ مسٹر جے ایس موہ لکھتے ہین "ایک جرمن نے ہیرے کی انگوٹھی کی قیمت پچاس روپیہ اور یاقوت کی بیس روپیہ آنکی"۔

المشتہر
ویسٹرن انڈیا ٹریڈنگ کمپنی بمبی

اشتہار

کتب مطبوعہ ایران ومصر وبیروت عربی وفارسی وکتب قلمی اور بمبی محلہ امیر کاری نمبر ۲۹ نزد جناب آغا میرزا محمد صاحب شیرازی ملک الکتاب برائے فروش موجود است سوائے آن کتاب منتخبات محمدی در صنائع جدید وکتاب تذکرۃ الخواتین در شرح حال مشاہیر نسوان عالم از عرب و روم وعجم از صدر اسلام تا کنون مشتمل اشعار عربی وفارسی وہندی وعجائباتی کہ از آنہا روایت شدہ وکتاب کلیات خلائق المعانی وتاریخ چنگیز و روضۃ الادب فی طبقات شعراء عرب وکتاب جمہرۃ العرب وشرح فصوص الحکم از ملا جامی ودیوان ابن عربی وکشف الاسرار وتاریخ انگلینڈ مع تصاویر وکتاب مقناطیس الابدان در علم تحقیق جاذبہ وکتاب شاہنشاہ نامہ تصنیف فتح علی خان صباح ووقائع جنگ وایران وروس وتاریخ ... در مطبع طبع شدہ ہر کس طالب باشد طلب دارد۔

نقرہ

نقرۂ محلول - تانبا اور پیتل کے ظروف پر ملمع کرنے کے لیئے بہترین چیز ہے اسکو صرف اوپر مل دینے سے ملمع ہوجاتا ہے۔ سونے اور چاندی کے زیورات پر ملنے سے ایسی جلا پیدا ہوجاتی ہے کہ کسی اور ترکیب سے ممکن نہیں۔ سونے کے زیورات جو کثرت استعمال سے میلے ہوگئے ہوں اوپر لگانے سے ایسی چمک دمک ہوجاتی ہے کہ کسی زرگسازی سے وہ بات حاصل نہیں ہوسکتی یہ نسخہ خالص چاندی سے ترکیب پایا ہے اور اس امر کا کارخانہ ذمہ دار بھی ہے قیمت میں برقی ملمع سے کہین سستا ہے ایک بوتل منگوا کر اسکی خوبی آزمائیے
قیمت فی شیشی - ۱۲

طلا

طلاے محلول - چاندی پیتل - اور تانبے کے ظروف پر ملمع کرنے کی عمدہ ترین شئے ہے چاندی کے زیورات پر بھی خوب ملمع ہوتا ہے۔ قیمت فی شیشی ہے ؎

درخواست خریداری منیجر آرینٹم فیکٹری" اجمیر کے پاس بھیجنا چاہیئے +

مضامین غیر

عرضداشت از طرف خوشامدیان ہندوستان

سلطنت متحدہ گریٹ برٹن و آئرلینڈ کے آنرایبل کامنز کی خدمت مین جبکہ وہ پارلیمنٹ مین جمع ہون -

ہندوستان کے خوشامدیون کی عاجزانہ عرضی جنکے دستخط ثبت ہین

معروض آنکہ

حضور کے خوشامدی بندے سرنیاز جھکا و انت نکال - گڑگڑا گڑگڑا نہایت عاجزی کے ساتھ عرض کرتے ہین کہ حضور کا آنریبل ہوس ہندوستان کی کونسلون کے کانسٹیٹیوشن مین انتخاب کا اصول جسطرح سے کہ انڈین نیشنل کانگریس نے درخواست کی ہے قائم نہین فرماویگا - کیونکہ حضور کے خوشامدیونکو پورا یقین ہے کہ اس اصول کے قائم ہونے کا یہ اثر ہوگا کہ وہ رعایت اور [illegible] کی کارروائی جو اسوقت تک سرکار انگریزی کی حکومت کی بنیاد ہی ہے منائع ہوجاویگی اور وہ اصول ہم خوشامدیون اور نیز دیگر اہل در ان تنزل کو اوس جماعت کی ناقابل برداشت اطاعت مین ڈال دیگا کہ جو ستعدی کے ساتھ ہم لوگون کی قلعی کھولتی رہتی ہے -

حضور کے عاجز خوشامدی نہایت لجاجت سے امور ذیل حضور کے سامنے پیش کرتے ہین -

(۱) - یہ کہ ہندوستان کے خوشامدی اگرچہ ہندوستان کے باشندون مین سے صرف ایک عشر عشیر ہین مگر وہ سب سے بڑا ایک گروہ ہے جو حضور کی ہان مین ہان اور نا مین نہین ملاتا رہتا ہے اور ہر موقع اور محل پر ایک ہی ہانک بولتا ہے -

(۲) - ہندوستان کے خوشامدی اپنی تاریخ و روایات . . . امی چند اور کلائیو کی دانشمندانہ حکمت عملی کے لحاظ سے ہندوستان کی سیاست کے لیئے ایک عظیم الشان رکن ہین -

(۳) چونکہ یہ خوشامدی بندے کسی خاص مقام مین نہین رہتے بلکہ تمام ہندوستان مین دوسری قومون اور ذاتون کے گروہ کثیر کے ساتھ جو ہندوستان مین آباد ہین شیطانون کی طرح سے ادہر ادہر بڑے ہوئے ہین اسوجہ سے ہندوستان کے اکثر حصون مین اونکی آبادی بہت کم ہے اور اسلیئے انتخاب کے کسی طریقے مین اونکے حق مین ضرور بالضرور ووٹ بہت کم ہونگے چنانچہ موجودہ میونسپلیٹیون سے اسبات کا نہایت بڑا ثبوت حاصل ہوتا ہے -

(۴) گورنمنٹ آف انڈیا مین انتخاب کے طریقے کے قائم ہونے کی خواہش انگریزی تعلیم یافتہ گروہ کی طرف سے پیدا ہوئی ہے اور یہ ایسا گروہ ہے جو خاصکر اس بات کی بخوبی لیاقت رکھتا ہے کہ انگلستان اور ہندوستان دونون مین لوگون کو اپنی جانب متوجہ کرائے اور اپنا مقصد حاصل کرلے اور چونکہ ہم انگریزی تعلیم مین بہت پیچھے ہین بلکہ سوائے لا حول و لا قوۃ کے اور کچھ نہین جانتے اسوجہ سے ممکن ہے کہ ہم ہر رعایت کے حصول سے جو اب ہمکو محض ظاہری تعلق اور چکنی چپڑی باتون سے ملتی ہے قدرتی طور پر محروم ہو کر گھر کے نہ گھاٹ کے بیک بینی و دوگوش رہجاوینگے -

(۵) - یہ کہ کوئی طریقہ نسبتی قائم مقامی کا ہم خوشامدیون کے مطالب کو محفوظ نہین رکھ سکیگا - کیونکہ بہت سے لوگ خود ہم خوشامدیون کی [illegible] کارروائیون اور سرکار کی بیجا طرفداریون سے ہمکو خوب جان گئے ہین اور چونکہ کونسل مین انتخاب مجالس ہی کے ووٹ سے ہوگا اسلیئے اور ممبرون کے ووٹ ہم خوشامدیون کے ووٹون کی بہ نسبت ہمیشہ لازمی طور سے زیادہ ہونگے -

لہذا حضور کے خوشامدی یہ درخواست کرتے ہین کہ آنریبل ہوس اس اصول کو تا ہم [illegible] ہندوستان کی کونسلون کے تمام [illegible] کیا کرے تاکہ حماقتی خوشامدی ہمیشہ خطابون اور تمغون کی جھل جھل سے آراستہ اور پیراستہ ہو کر عراقی کے لات [illegible] کرے -

حضور کے عرضی دینے والے خوشامدی ہمیشہ دعاگو رہینگے -

خوشامدیان ہندوستان

(بقیہ) اودہ کی بیگم

گیارہوان باب

خواب

آج صبح ہوتے ہی فیض آباد آدمیون کی بھیڑ اور شور و غل سے بھر گیا اہل شہر دوکاندار اور سوداگر سب اپنی اپنی دوکانون اور مکانون کو آراستہ کر رہے ہین - ہر دروازے پر کیلے کے کھمبے لگائے گئے ہین - شہر کے لوگ ہاتھون مین جھنڈیان لیئے جہان تہان جھنڈا باندھکر چلتے ہین - بار بار یہ لوگ یہ کہکر پکار اُٹھتے ہین کہ وہ نواب کی فوج چلی آ رہی ہے - اِن لوگون کی آواز سے چونک کر دوکاندار اور پنساری لوگ ہاتھ کا کام چھوڑ چھوڑ باہر آکر کھڑے ہو جاتے ہین - کوئی کوئی اسطرح کا دھوکا کھانے پر سالا بدذات

چھوٹا بڑا پیادہ، نقلون سے لاکون کو یاد کرتا ہے۔ نواب کے محل مین
بہت ہجوم ہونے لگا ہے صبح سے گانے ناچنے والون کا جھنڈ محل مین بھرا ہوا
ہے ایک جھنڈ دوسرے جھنڈ پر سبقت لیجانے کی کوشش کر رہا ہے اور
ہر ایک امیر کے سامنے اپنا اپنا کرتب دکھا رہا ہے۔ ادھر قریب چار گھڑی
رات رہے سے نوبت بجنے لگی ہے۔ صبح ہونے سے پہلے ہی اہل شہر
اور محل والون کی نیند اچٹ گئی ہے۔ نواب کے خاص محل مین اونکی
بیوی بہو بیگم اور اونکی ماں سید النسا بیگم بہت خوشی سے بھری پلنگ سے
اوٹھکر باندیون کو مکان آراستہ کرنے کا حکم دے رہی ہین اور خود بیش قیمت
خوشنما پوشاک پہنکر آراستہ ہو رہی ہین۔

آج فیض آباد مین مرد عورت بوڑھے بچے سب خوش ہین سب ہی
نواب کے آنے کی خوشی مین لگے ہوئے ہین۔ مگر تین عورتین ایسی
ہین جو نواب کے سہارے بسر کرتی ہین مگر انکے چہرون پر خوشی کے
کچھ آثار نہین پائے جاتے آج کے مبارک دن نے انکی حالت مین
کوئی تبدیلی نہین پیدا کی اونکی حالت جیسی کل تھی ویسی ہی آج بھی ہے۔
ان تین عورتون مین سے ایک کی عمر پچاس برس کی ہے۔ یہ
جب ایک با اختیار ملکہ اور بڑی دولت کی مالک تھی تب بھی وہ دولت
اور جاہ و حشم اوسکو آرام نہ دیتے تھے یہ دنیا کے عیش و آرام اور
دنیوی حکومت سے الگ ہو چکی ہے اور جو صدمات اسنے برداشت
کیے ہین [illegible] صدمات کی تکلیف اسکو بہت کم معلوم
ہوتی ہے اسکا نام جگدمبا بیگم ہے اور یہ بنگالہ کے نواب میر جعفر کی بیوی
ہے

دوسری عورت کی عمر تیس سال ہے یہ بہت حسین ہے سادہ لوح
ہے۔ چہرہ تکلیفون سے کمہلایا ہوا ہے مگر اوس سے نیکی اور پاکیزگی
کی چمک عیان ہوتی ہے اسکے ہاتھ مین ہر وقت قرآن رہتا ہے
دس سال سے یہ قرآن شریف کے پڑھنے ہی مین مشغول رہتی ہے
کبھی بوڑھی ماں کو سناتی ہے کبھی تنہا بیٹھکر پڑھتی ہے سارا قرآن
اسے حفظ ہو گیا ہے اس سے اسے حافظہ کہنا بیجا نہین ہے جسطرح
انگریزون کے بائبل مین لکھا ہے کہ ہمکو پانے کی فکر کرو ہمکو تلاش کرو
تب ہم کو دنیا مین سب جگہ پاؤگے یہی خیال بخوبی اوسکے دل مین بھرا ہوا
مگر پڑھتے پڑھتے جب تب اسکی آنکھون سے آنسو نکل پڑتے ہین۔ وقتاً
فوقتاً اپنے دل مین سوچتی ہے "یا خدا جب ملک اور دولت حاصل
تھی تب تجھکو کبھی بھولے سے بھی یاد نہ کیا اس سے ملک و دولت جو
ہاتھ سے نکل گیا ہے یہ عمدہ ہی ہوا ہے" یہ نیک لڑکی بنگالہ کے آخری
نواب میر قاسم کی بیوی اور میر جعفر کی بڑی بیٹی تھی۔
انکے سوا ایک اور لڑکی ہے جسکو آج کی خوشی غمگین بنا رہی ہے

اور یہ وہی فرشتہ سیرت حافظ رحمت خان کی لڑکی ہے۔ آج قریب
دس بارہ دن ہو گئے یہ بیچاری چپ چاپ وزیر کے محل مین بسر کر رہی
ہے۔ نواب کے محل مین داخل ہونے کے بعد پانچ چھہ روز تک تو اسنے
کسی سے کلام نہ کیا۔ اب اسکی حالت مین بہت تبدیلی ہو گئی ہے۔ جب
ماں کے پاس تھی اوسوقت سے سب طرح کی باتین کرتی تھی اوسوقت
اسکو ایک سیدھی سادی لڑکی کہا جاتا تھا اور اسوقت وہ دنیا کی
بھلائی برائی سے کچھ واقف نہ تھی۔ اسوقت اسکے حرکات و سکنات
سے پانچ برس کی لڑکی کا سا بھولاپن ظاہر ہوتا تھا سب باتون کو
ماں پر منحصر رکھتی تھی۔ مگر اب فیض آباد آنے پر وہ بات نہین ہے اب
اوسکے ہر ایک کام مین ایک عقلمند عورت کی سی دانائی پائی جاتی ہے
اسکی پچھلی اور موجودہ حالتون کا مقابلہ کرنے سے پایا جاتا ہے کہ مصیبت
نے ایک ہی دن مین ایک بچی لڑکی کو سمجھدار بنا دیا ہے۔

نوبت کی آواز اور لوگون کے شور سے نواب کے محل کی عورتین
کچھ رات رہے ہی سے جاگ پڑی ہین مگر حافظ کی بیٹی کی آنکھین ابھی نہین
کھلی ہین فیض آباد پہونچکر اسکو کبھی سونا نصیب نہین ہوا مگر آج عجیب
نیند آ رہی ہے۔

جگدمبا بیگم حافظ کی بیٹی کو بیٹی کیطرح پیار کرتی تھی اسلیے بعد ادائے
نماز اوسکی کوٹھری مین آہستہ آہستہ گئی حافظ کی بیٹی اسوقت بھی سو رہی
تھی۔ جگدمبا بیگم نے جانا کہ جبسے یہ فیض آباد آئی ہے تب سے نیند بھر نہین سوئی
اسواسطے اوسے نہ جگایا آہستہ آہستہ اوسکے سرہانے جا کر کھڑی
ہو گئی ٹکٹکی باندھ کے اوسکے بھولے بھالے پاک چہرے کو دیکھنے لگی
سونے کی حالت مین یہ حسین لڑکی جگدمبا کو حورزاد جان پڑتی ہے
اوسے بڑی خواہش ہوئی کہ ایکدفعہ اوسکا پیارا منہ چوم لے۔ لیکن جاگ
اوٹھنے کے خوف سے اپنی خواہش کو پورا نہ کیا اور اوسکے چہرے
کو دیکھتی ہی رہ گئی۔ نیند مین اسوقت حافظ کی بیٹی کا منہ کچھ تبدیل ہو رہا ہے
وہ خواب کی حالت مین بول اوٹھی۔ "ابا مجھے ساتھ لیتے چلو مین تمہارے
ساتھ چلونگی" اسطرح کی چند باتین منہ سے نکلتے ہی اوسکی نیند اچٹ گئی۔ اوسنے
آنکھین کھولتے ہی دیکھا کہ جگدمبا بیگم اسکے سرہانے کھڑی ہے۔ پہلے
لکھا جا چکا ہے کہ فیض آباد پہونچکر حافظ کی بیٹی نے پانچ روز تک کسی سے
گفتگو نہ کی لیکن اسکے بعد جگدمبا بیگم اور اوسکی لڑکی سے ملنے لگی آج دو دن
سے جگدمبا بیگم کو ماں اور اوسکی لڑکی کو بہن کہکر پکارتی ہے آنکھ کے کھلتے ہی
جگدمبا کو سرہانے دیکھا وہ ماں ماں کہکر جگدمبا بیگم سے لپٹ گئی اور گود
مین منہ چھپا کر رونی آواز سے کہنے لگی "ماں اسوقت مین خواب مین
ابا جان سے بات چیت کر رہی تھی۔ وہ مجھکو چھوڑ کر چلے گئے۔ جگدمبا بیگم
حافظ کی بیٹی کو دلاسا دینے لگی۔ کچھ دیر کے بعد رونا موقوف کر کے بیٹھی

مفت مین یون خاک اوڑانا کوئی ہمسے سیکھ جاے

کہنے لگی۔ "مان آج رات بھر طرح طرح کے خواب دیکھتی رہی ہون پہلی رات دیکھا کہ ایک دیو سیرت آدمی منہ پھاڑ کر مجھے کھانے کو لپکا ہے مین خوف سے چلا اوٹھی لیکن جو ہین وہ دیو میرے پاس آیا آبا اور ایک بہادر شخص نے اوسے پکڑ لیا یہ بہادر اوسے زمین پر گرا کر اوسکی چھاتی پر چڑھ بیٹھا اسوقت ابا نے اوسکے ہاتھ مین ایک چاقو دیا جسکو بہادر شخص نے دیو کی چھاتی مین گھسیڑ دیا اور وہ زور سے چلا کر مرگیا یہ خواب دیکھ رہی تھی کہ آنکھ کھل گئی اور جاگنے پر بھی اوس دیو کی صورت کا دھیان کرکے سارا بدن کانپنے لگا کچھ دیر تک چارپائی پر بیٹھی رہی پھر جا کر کسیطرح نیند آجا ذرا دیر مین پھر نیند آئی تو خواب مین کیا دیکھتی ہون کہ ابا اوسی بہادر شخص کو ساتھ لیے ہوئے میرے پاس آبیٹھے اور اوسے انگلی کا اشارہ کرکے بولے۔ "بیٹا تمنے اسکو اس سے پہلے کبھی دیکھا نہین ہے تمہارے پیدا ہونے سے بہت پہلے یہ مر گئے تھے یہ ہمارے بھائی کے لڑکے علی محمد ہین یہ تمہارے چچا کے لڑکے ہین انھین کے سبب روہیلہ سلطنت قائم ہوئی تھی"

جو ہین ابا نے ان باتون کو کہا وہ بہادر اپنے داہنے ہاتھ کو اوٹھا کر اور آسمان کی طرف آنکھ کرکے اور بائین ہاتھ سے مجھے لپٹا کر کہنے لگا کہ "ایخدا جس خون کے بدلا لینے کے خیال نے میرے دل کو بھڑکایا تھا اور اوس جوش سے مینے سوداگری کو چھوڑ کر سپہ گری کو اختیار کیا تھا اور جو خون میرے دل مین جوش زن رہا اور جسکی حرارت سے میدان جنگ مین مین سرگرم ہوتا تھا آج میرے دل سے والد کے خون کا عوض لینے کا وہ خیال اس لڑکی کے جی مین اوسی سرگرمی سے چلا جاوے"

مین ان لفظون کا کچھ مطلب نہ سمجھ سکی۔ اور خاموش ابا کا منہ تکنے لگی تب ابا نے مجھسے کہا کہ "بیٹی کیا ابھی تمنے اپنے بڑے ابا داؤد خان کا نام سنا ہے؟" اور کہا کہ "کماؤن کے راجہ نے ظلم سے ہمارے اوس بھائی کو قتل کیا تھا اوسی کا بدلا لینے کے لیئے علی محمد نے اپنی زندگی کو بہادری سے تبدیل کیا تھا اور داؤد خان کی موت ہی نے علی محمد کے جی مین بہادری پیدا کی تھی وہی روہیلہ راج کا قائم کرنے والا ہے۔ اس سے روہیلکھنڈ کے رہنے والے سب مرد اور عورتون کو اسکی تقلید کرنا چاہیئے"

یہ کہہ ابا باپ اور وہ بہادر غائب ہوگئے اور مین خواب مین پکار اوٹھی کہ "ابا مجھے ساتھ لیتے جاؤ مین تمہارے ساتھ چلون گی"

حکمدمبا خواب کی باتین سنکر بہت متعجب ہوئی اور اوسنے یقین کیا کہ خواب مین جب تب مرے ہوئے لوگ آکر دکھائی دیتے ہین۔ مگر حافظ کی بیٹی کو روتے دیکھکر اوسے تعجب کرنے لگی اور خواب کی باتون پر بہت غور کیا"

(باقی آئندہ) راقم۔ ہندی

عرضداشت

بحضور ملکۂ قیصرۂ ہند

عرض ہے

ہم وسیاہ چند رعایا سے ہند مخالفت کانگرس کی قوم سے تو [illegible] خطابات اور تمغے حاصل کرچکے ہین کہ یہ نتیجہ ہمنے خود اپنے ذہن مین سمجھ لیا ہے کہ ہم کہ تو نہین رہے لیکن ہم اب اپنے سے کہ دلیسیون کی طمع [illegible] اپنی راہ لیتے بلکہ ہمنے تو ولائتیون کی صحبت اور تقلید مین وہ گرفت سیکھ لی ہے کہ جس چیز کو پکڑتے ہین بس گویا دانتون ہی سے پکڑتے ہین اور بہر صحبت مشکل یہ ہوتی ہے کہ دانتون مین بھی قفلی پڑجاتی ہے جس سے یہ ہوتا ہے کہ اگر ہم خود بھی چھوڑنا چاہین تو نہین چھوڑ سکتے۔ غرض باوجود قوم کی دو ددو کے ابتک تو ہمنے وہ استخوان مخالفت نہین چھوڑا ہے۔ اندنون جب سے لارڈ کراس نے بل پیش کیا ہے ہمکو غراّنے کا بھی موقع ملا ہے اب تو ہم اپنے اردگرد غریب و ریب کو پھٹکنے نہین دیتے بلکہ بشرطیکہ قابو ہو تو بک لینے کو بھی تیار ہین۔ ہمارے ہان کی ہندی مثل خود اسکی شاہد ہے کہ بر خلاف دیگر سیوا آبا کے جوانے سمجھنے کے ساتھ [illegible] ہمنے ذات ہی کو دیکھکر خواست مین [illegible] ہم سنگ [illegible] کے خواہان ہوسکتے ہین ہماری ہرگز درخواست نہین ہے کہ الکشن مین شریر بدلا کا مسودہ یا کسیکا مسودہ سرکار قبول فرمائے۔ ہمکو بدل منظور ہے کہ ہماری قوم ہمیشہ ذلیل و محتاج رہے ہم ہمیشہ جوتیان کھاتے رہین کہ ہم اسی زندگی کو عمدہ زندگی سمجھتے ہین آئندہ کے لیئے چاہیے سرکار ہمسے اقرار نامے لکھوالے کہ جوتیان تو ایک طرف اگر ہمپر لٹھ بھی پڑینگے تب بھی ہمارے منہ سے آواز نہ نکلیگی کیونکہ ادب کا اقتضا یہی ہے۔ سرکار خود قیاس فرماسکتی ہے کہ ابھی ایک شخص کو ایک ولایتی سردار نے ٹرگ مار مار گیا ہمنے کچھ کہا شیخ سلیم کو ادہیلر نے مار ڈالا جیسا کہ مشہور ہے ہم کچھ بولے جالندھر اور کپورتھلہ کے درمیان ایک ہندوستانی گورے کی بندوق کا لقمہ ہوگیا ہمارے منہ سے یہی آواز نکلی پس ایسی ہی آیندہ بھی ہم صبر کرتے رہینگے۔

امید ہے کہ سرکار مین ہماری یہ خیرخواہانہ درخواست مقبول ہوگی اور ہم سگون مین شمار ہونگے کہ اسکا برعکس ہوا اور سرکار نے بھی چونکسر اس قول نظیری پر خیال فرمایا کہ ؎

توبہ قوم خود چہ کردی کہ بما کنی نظیری ٭ بہ خدا کہ واجب آمد ز تو احتراز کردن

تو ہم گھر کے تو پہلے ہی سے نہین رہے تھے اب گھاٹ کے بھی نہ رہینگے زیادہ دور باش ادب مانع۔

[illegible]

غور سے پڑھیے

مضبوط صحیح۔ خوبصورت ۱۰ پن فیس نکل سلور نیر گنجی لی ریلوے رگولیٹر گھڑی جسکے کوک کرنے مین بہت دیر نہین لگتی۔ چھوٹے ٹم کے جوئل جڑے ہوئے ڈیا کارڈ آئل گھنٹے کے نشان سوئیان بہت واضح و نمایان ۰۰ وقت بتانی مین تاؤ دیئے ہوئے اور بکس ایسا کہ گرد نہ جا سکے ایک شیشہ و کڈنی فالتو نذریعہ ویلیو پارسل ساڑھے سات روپیہ کو آسکتی ہے اور اسکا ذمہ کیا جاتا ہے کہ نقل و حرکت یا ایسی زحمتون سے بگڑ نہین سکتی آسانی سے درستی ممکن۔ صورت سے کم قیمتی نہین پیدا اور لوگ انھین گھڑیون کو دونی قیمت پر بیچتے ہین۔ مسٹر اے آر ستھا بندور لے لکھتے ہین۔ "ساڑھے سات روپیہ والی گھڑی جسکو دو برس ہوئے آپ سے خرید کیا تھا اب تک صحیح وقت بتاتی ہے خاندان سے سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ فارم پونا لکھتے ہین۔ "تمھاری سات روپیہ آٹھ آنہ والی گھڑی کو گھڑی ساز نے پندرہ روپیہ کو آنکا ہے مسٹر ایف رجمنٹ لکھنؤ سے لکھتے ہین "بعض لوگون نے اوسکی پندرہ روپیہ قیمت لگائی اور ساڑھے سات سنکر متعجب ہوئے۔

اسکے علاوہ کنا ڈاکی زنجیرین لاکٹ پنسل قیص کے بوتام۔ مصنوعی ہیرے یا قوت کی انگوٹھیان فی دو روپیہ کے حساب سے ملتی ہین۔ مسٹر جے الیس مور لکھتے ہین "ایک جرمن نے ہیرے کی انگوٹھی کی قیمت پچاس روپیہ اور یاقوت کی بیس روپیہ آنکی"

المشتہر

ویسٹرن انڈیا ٹریڈنگ کمپنی بمبئی

اشتہار

کتب مطبوعہ ایران و مصر و بیروت عربی و فارسی کتب قلمی اور بمبئی محلہ امیر کاری نمبر ۱۲۸ نزد جناب آقا میرزا محمد صاحب شیرازی ملک الکتاب برائے فروش موجود است سوائے آن کتاب منتخبات محمدی در صنائع جدید و کتاب تذکرۃ الخوانین در شرح حال معارف نسوان عالم از عرب و روم و عجم از صدر اسلام تاکنون مشتمل بر اشعار عربی و فارسی و ہندی و عجائبات کہ از آنہا روایت شدہ و کتاب کلیات خلائق المعانی و تاریخ چنگیز و روضۃ الادب فی طبقات شعرائے عرب و کتاب جمہرۃ العرب و شرح فصوص الحکم از ملا جامی و دیوان ابن عربی و کشف الاسرار و تاریخ انگلینڈ مع تصاویر و کتاب مقناطیس الابدان در علم قوت جاذبہ و کتاب شاہنشاہ نامہ تصنیف فتح علی خان صباح و وقائع جنگ و ایران و روس و تاریخ برامکہ در مطبع طبع شدہ ہر کس طلب باشد طلب دارد۔

نقرہ

نقرۂ محلول۔ تانبا اور پیتل کے ظروف پر ملمع کرنے کے لیئے بہترین چیز ہے اسکو صرف اوپر مل دینے سے ملمع ہو جاتا ہے۔ سونے اور چاندی کے زیورات پر ملنے سے ایسی جلا پیدا ہو جاتی ہے کہ کسی اور ترکیب سے ممکن نہین۔ سونے کے زیورات جو کثرت استعمال سے میلے ہو گئے ہون اوپر لگانے سے ایسی چمک دمک ہو جاتی ہے کہ کبھی رنگسازی سے وہ بات حاصل نہین ہو سکتی یہ نسخہ خالص چاندی سے ترکیب پایا ہے اور اس امر کا کارخانہ ذمہ دار بھی ہے قیمت مین برقی ملمع سے کہین سستا ہے ایک بوتل منگوا کر اسکی خوبی آزما دیکھیے قیمت فی شیشی۔ ۱۲

طلا

طلائے محلول۔ چاندی پیتل۔ اور تانبے کے ظروف پر ملمع کرنے کی عمدہ ترین شئے ہے چاندی کے زیورات پر بھی خوب ملمع ہوتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱ ہے

درخواست خریداری منیجر آرسنیٹم فیکٹری" اجمیر کے پاس بھیجنا چاہیئے +

مضامین غیر

انفلوانزا

ہندوستان کے بیفکرون کے لیئے آئے دن ایک نہ ایک مشغلہ دل لگی کا ہاتھ آجاتا ہے کبھی صوبہ برار کی واپسی کبھی شاہ اودھ کے اسباب کا نیلام کبھی کشمیر کا انقلاب کبھی انکم ٹکس کبھی یہ کبھی وہ غرض واقعات عالم کی فہرست کو اگر آپ ملاحظہ فرمانا چاہین تو کوئی وقت شغل سے خالی نہین رہتا ہے۔

آجکل تو بہت سے شغل موجود تھے لیکن انفلوانزا کے شغل نے ملک کو گرفتار مصیبت کر رکھا ہے ادنے اعلے نوکر آقا امیر غریب حاکم محکوم مرد عورت بچا بوڑھا غرض کوئی شخص اسکے اثر سے محفوظ نہین ہے ذاتی نہین تو صفاتی طور پر مزاج پرسی سب کی کیجاتی ہے۔

اگر کسی دوست آشنا کی ملاقات کو آپ جائینگے تو اسی انفلوانزا درد کام کی شکایت پائینگے کہین نوکری کی تلاش مین جانیے گا بازار کو سیلہ کو کار روانسرا کو چانڈو خانہ کو جانیے گا انفلوانزا کی جان کا رونا پائیگا — اس مرض نے تو دنیا کے مزہ کو بدمزہ کر دیا معشوقون کی رنگت زرد اعضا مین درد بخار مین مبتلا کھانسی کی بدولت گھڑی کی ٹچی کمانی کا نوٹوٹنے ہوئے کبھی چوک مین تاک جھانک لگاتے تھے کسی کے ہاتھ کی بنی ہوئی گلوری کھائی کسی کے پاس بیٹھکر مدرئے گئے دو چار شعر سنے کہین فلک سیر کی دو چار اڑیان کو جیت کیا کہین رات بھر چوسر کھیلی گنجیفہ کھیلا اور خدا جانے کیا کیا کھیلا غرض ایک عجب کیفیت سے رات کاٹی جاتی تھی اب جدھر جاتے ہین انفلوانزا کا شور برپا پاتے ہین وہ جمگھٹے جو پریونکی کوٹھون پر تھے عطارون کی دکانون پر نظر آتے ہین۔

بازارون مین مریضون کی سواریان ادھر اودھر ماری ماری پھرتی ہین باقی اللہ اللہ خیر صلاح - ڈاکٹرون کی یہ صورت ہے کہ فضول تحقیقون مین زمین و آسمان کے قلابے ملاتے ہین کوئی کہتا ہے مریض کے گلے مین کیڑے پیدا ہو جاتے ہین کوئی ہانک لگاتا ہے کہ مریض کے تھوک مین مکھیان پیدا ہو جاتی ہین غرض اپنی اپنی سب کہتے ہین لیکن علاج کی طرف بہت کم توجہ کیجاتی ہے - جب جدید تحقیقات مین پانی کو اجزاے صغار سے مرکب مان لیا جو خوردبین مین بصورت کیڑے کے معلوم ہوتے ہین تو اب ضرور ہے کہ تھوک کو بلغم کو بلکہ ہر ایک نرم شئے کو انھین کیڑون سے مرکب کیا جائیگا - اسمین انفلوانزا کی خصوصیت بیکار ہے ڈاکٹری تحقیقات مین تو تپ کہنہ (تپ دق) کو بھی امراض ساریہ مین شمار کیا ہے مریضون کے تھوک مین کیڑے پیدا ہو جاتے ہین لیکن ہمنے آجتک کسی گھر مین دو شخصون

کو عام صحہ دق مین مبتلا ایک ساتھ دیکھا مین نہین جانتا کہ یہ مرض کیونکر مرض ساریہ کہا جاتا ہے ۔

راقم
ایک مسلمان

اودھ کی بیگم

بارھوان باب

بڑے آثار

جگہ میا بیگم حافظ کی لڑکی کو کوٹھری مین بیٹھی تسلی دے رہی ہے کچھ عرصہ کے بعد جگہ میا کی بیٹی میر قاسم کی بیوی قرآن ہاتھ مین لیئے وہان پہونچی حافظ کی لڑکی اوسے دیکھتے ہی کہنے لگی

"بہن! اب شاید جلد ہمارا آخری وقت پہونچنے والا ہے اس سے آج ہمکو قرآن شریف سناؤ"

میر قاسم کی بیوی پڑھنے لگی۔

"سورج کی طرح پر جلال اور چاند کی طرح صاف اور ٹھنڈا" اتنا ہی پڑھنے پر حافظ کی لڑکی بول اوٹھی - "بہن انسان کے سورج کیطرح پرجلال ہونے سے کیا مطلب ہے؟ صرف چاند کیطرح صاف اور ٹھنڈا ہونا بہتر ہے چاند کے دیکھنے سے سب کے جی مین خوشی ہوتی ہے چاند کی کرنین سب کے دلون کو ٹھنڈا کرتی ہین - مگر سورج کی تیز دھوپ ہمیشہ ناقابل برداشت ہوتی ہے"۔

میر قاسم کی بیوی نے کہا کہ سورج کی تجلی کا فروغ دنیا کی سب بے ایمانیون اور اوسکے گناہون ظلمون کو پھونکدیتا ہے اور چاند زمین کو صاف اور ٹھنڈا کرتا ہے اس سے زمین پر چاند سورج دونون کی برابر ضرورت ہے - اگر سورج کے جلال سے دنیا کی بد انتظامی اور گناہ کا خاتمہ نہو تو چاند کسطرح اوسے صاف کرسکتا ہے - ہمارے پیغمبر اور دوسرے دوسرے نبیون نے فرمایا ہے کہ انسان کو سورج اور چاند دونون کی خصلت سیکھنا چاہیئے"۔

حافظ کی لڑکی نے کہا کہ - "بہن ہم تو چاند کیطرح صاف اور ٹھنڈا رہنے کی خواہش رکھتی ہین - سورج کا جلال ہمکو بھلا نہین لگتا - تمنے جس آیت کو پڑھا ہے اسی کو ابا نے کئی دفعہ ہمارے سامنے پڑھا ہے ہمارے والد پینسٹھ سال کے تھے جب ہم پیدا ہوئے اور ہم آخری اولاد ہین وہ ابا ہمکو ہمیشہ گود مین رکھتے تھے اور ہم بڑے ہوکر بھی اونکے ساتھ ساتھ رہتے تھے وہ کہا کرتے کہ چاند کی طرح ٹھنڈا رہنا لڑکی کی زندگی کی خوبصورتی ہے مگر کام پڑنے پر آفتاب کے جلال کی ضرورت ہوتی ہے"۔

میں کیا بات اسیطرح ہے کہ بچپن میں چاند کی طرح ٹھنڈا ہیں اچھا ہوتا ہوتا ہے اور بڑے ہونے پر سورج کیطرح گرم ہونا پڑتا ہے - کتنے سال کی عمر میں آفتاب کا جلال انسان کے جسم میں اثر کرتا ہے؟ ہماری تواب لہ برس کی عمر ہوتی ہے"

میر قاسم کی بیوی نے کہا کہ "تمہارے آج اتنے اصرار سے اس بات کو پوچھنے کا سبب کیا ہے؟ آج تمہاری باتوں اور چال ڈھال میں بہت زیادہ تبدیلی معلوم ہوتی ہے اسکا کیا سبب ہے؟"

حافظ کی لڑکی نے جواب دیا کہ "آج آخری رات سے ہمکو ایسا خیال ہوا ہے کہ ابا ہمکو اپنے پاس بلاتے ہیں ہمنے انکو رات کو دو دفعہ خواب میں دیکھا ہے - معلوم ہوتا ہے کہ ہمکو آج ہی یہ جگہ چھوڑ دینا پڑیگی"

حافظ کی لڑکی کی یہ باتیں سُنکر جگد مبا بیگم کے جی میں بہت جوش پیدا ہوا یہ دُنیا کے سب کاموں میں ہمیشہ اور ہر وقت خدا کا ہاتھ سمجھتی تھی اسکا دل قدرتی طور پر بہت نیک تھا اور اوسکو ہمیشہ اسی پر تکیہ تھا کہ دُنیا کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہے - گو کس کام میں کیا حکمت ہے اسکا وہ سوچ نہ کرتی تھی بلکہ یہی سمجھتی تھی کہ اسمیں ضرور کچھ بھلائی ہے اوسکا ہمیشہ یہی قول تھا "انسان خدا کی پتلی ہے دُنیا میں خدا کی مرضی بغیر کچھ نہیں ہوتا"

صبح صبح حافظ زادی کا خواب سُنکر وہ سوچنے لگی اور طرح طرح خیالات سوچنے کے بعد اوسنے طے کیا کہ آج اس یتیم لڑکی پر کچھ مصیبت آنے والی ہے اوسنے سوچا کہ آج وزیر کے محل میں آنے پر یہ کسی مصیبت میں مبتلا ہوگی - یہ سوچکر وزیر کی ماں سیدالنسا بیگم اور اونکی بیوی بہو بیگم کے پاس گئی یہ دونوں اوسوقت علیحدہ علیحدہ مکانوں کی سجاوٹ میں مصروف تھیں اور باندیوں سے آراستگی کے لیے "یہ کرو اور وہ کرو اور وہ کرو" حکم کر رہی تھیں ناظرین جانتے ہونگے وہی عاشقہ طوفانی اور عرفانی اور دس پانچ اور باندیاں زیادہ محنت سے کام کر رہی تھیں -

باندیوں میں کوئی سُنہری جھاڑ پھول دان عطردان وغیرہ عمدہ اور ولایتی اسباب کو آراستہ کر رہی تھی اور کوئی جڑاؤ چیزوں کو موقع موقع سے سجا رہی تھی -

جگد مبا کے کوٹھری میں پاؤں رکھتے ہی ساس بہو دونوں بیگمیں بڑی عزت سے پیش آئیں اور بیٹھنے کو کہا اور اوسنے بیٹھتے ہی دونوں بیگموں کو مخاطب کر کے کہا - ہم آپ دونوں بیگموں کو مخاطب کر کے کہا "ہم آپ ... کہنے آئی ہیں کیا آپ ہماری ایک بات مان لینگی؟"

سیدالنسا بیگم ایک نہایت دانا عورت تھی - وہ جگد مبا بیگم کی اسلیئے بہت عزت کرتی تھی کہ وہ معزول نواب میر جعفر کی بیوی ہے اور اوسکے ... بھی ہے ... اوسنے جواب ... آپ کی بات ہم ضرور

قبول کرینگے"

جگد مبا بولی "آج نواب آوینگے - حافظ کی لڑکی کو اونھوں نے کسی اور نیت سے محل میں داخل کیا ہے اگر اسے قیدی کی طرح رکھنا منظور ہوتا تو ضرور اسکی ماں کے ساتھ الہ آباد بھیجدیا جاتا اس سے ہم آپ سے یہی کہتی ہیں کہ نواب کی بیخبری میں حافظ کی لڑکی کو یہاں سے نکالکر کہیں الگ محفوظ کیا جاوے کیونکہ اوسکے یہاں رہنے سے ضرور کوئی نامبارک بات ہوگی ہمنے بہت بُرے آثار دیکھے ہیں -

سیدالنسا - ضرور شجاع نے نکاح کی نیت سے اوسے یہاں بھیجا ہے ورنہ اسکی ماں کیساتھ الہ آباد بھیجدیتا -

جگد مبا - مگر معلوم ہوتا ہے وہ نکاح پر راضی نہوگی -

سیدالنسا - عورت کا راضی اور ناراض ہونا کیا ہے جب قیدیوں کیطرح شجاع کے ہاتھ آئی ہے تو وہ جو چاہے کر سکتا ہے -

جگد مبا - تم اس لڑکی کو معمولی عورت سمجھتی ہو اگر نواب زبردستی کرینگے تو یہ خودکشی کر لیگی -

سیدالنسا - خودکشی تو کرتی معلوم نہیں ہوتی - مگر ایسا کرے تو بھی کیا ہمکو لڑکے کے ساتھ جھگڑا کرنا چاہیئے؟

جگد مبا - عورت کو عزت جان سے بڑھکر ہے آپ دونوں کو اسکی حفاظت کرنا چاہیئے اور اسے کہیں بھیجدینا چاہیئے -

سیدالنسا - اگر شجاع کے بے کہے ہم ایسا کریں تو وہ ہمپر ضرور خفا ہوگا -

جگد مبا - وہ خفا ہوکر کیا کریگا؟ کچھ قتل تو نہ کریگا؟ -

سیدالنسا - اوس سے لڑکر ہم محفوظ نہیں رہ سکتے وہ فوراً ہماری سب دولت زبردستی چھین لیگا - اور ہماری جاگیر سے زبردستی بیدخل کر دیگا - کیا شجاع کے ساتھ جھگڑا کر سکتی ہیں؟

جگد مبا - دُنیا میں دولت ایک وقت پر تباہ ہو جاتی ہے - صرف روپیہ یا جاگیر کے لیے انسان کو اپنا فرض نہ بھولنا چاہیئے اگر اسوقت تم اس یتیم بے پناہ لڑکی کی حفاظت نہ کروگی تو قیامت میں تمکو جوابدہ ہونا پڑیگا -

سیدالنسا - آپ کیا کہتی ہیں - اگر کوئی نواب کسی عورت سے نکاح کرے تو کیا اوسکی ماں یا بیوی اوسے اس کام سے روک سکتی ہے؟ کبھی ایسا ہوا ہے؟ کسی نے ایسا کیا ہے؟ یا دیکھا ہے کہ کسی نواب کی ماں یا بیوی اوسے ایسے فعل سے باز رکھ سکی ہو؟

جگد مبا - دیکھنا کیا ہے خود اپنے پیٹ کے پیدا ہوئے لڑکے نواب ناصر الملک ... کے بیٹے ... ان کا نام ناصر الملک تھا اُنکے

کرم نما و فرود آکہ خانہ خانۂ تست

(برٹش کانسل جنرل مقیم زنجبار نے بمبی گورنمنٹ کو لکہا ہے کہ عام اشتہار دیا جاے کہ ہوشیار کاریگر مثل دہوبی - نجار - معمار - وغیرہ کو زنجبار - مومباسا - بانگا مویو وغیرہ مین اچہی نوکریان مل سکتی ہین)

غور سے پڑھیے

مضبوط صحیح خوبصورت اوپن فیس نکل سلور نغیر کنجی کی ریلوے رگولیٹر گھڑی جسکے کو گنے مین بہت نہین لگتی چھوٹے جمر کے جوئل جڑے ہوئے مینا کار ڈائل گھنٹے کے نشان موٹے ان بہت واضح و نمایان وہ وقت بتاتی ہو تازہ دیئے ہوئے پنج او بکس ایا اگر گر جائے ایک شیشہ و کمانی فالتو مع بیمہ ویلیو پارسل ساڑھے سات روپیہ کو باسکتی ہے اور اسکا ذمہ کیا جاتا ہے کر نقل و حرکت یا ایسی جنتون سے بگڑ نہین جاتی آسانی سے درستی ممکن صورت سے کم قیمتی نہین پیدا اور لوگ انھین گھڑیون کو دوفی قیمت پر بیچتے ہین مسٹر اسے آر منتھا بندورا سے لکھتے ہین " ساڑھے سات روپیہ والی گھڑی جسکو دو برس ہوئے آپ سے خرید کیا تھا اب تک صحیح وقت بتاتی ہے خاندیس سے سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ نغا مرپون لکھتے ہین " تمھاری سات روپیہ آٹھ آنہ والی گھڑی کو گھڑی ساز نے پندرہ روپیہ کو آنکا ہے سٹاف رجمنٹ لکھنؤ سے لکھتے ہین " بعض لوگون نے اوسکی پندرہ روپیہ قیمت لگائی اور ساڑھے سات سنکر متعجب ہوئے۔

اسکے علاوہ کنا ڈا کی زنجیرین لاکٹ نپسل قیص کے بوتام مصنوعی ہیرے یا قوت کی انگوٹھیان فی دو روپیہ کے حساب سے ملتی ہین۔ مسٹر جے ایلیس مدر لکھتے ہین " ایک جرمن نے ہیرے کی انگوٹھی کی قیمت پچاس روپیہ اور یاقوت کی بیس روپیہ آنکی "

المشتہر

ایسٹرن انڈیا ٹریڈنگ کمپنی بمبئی

اشتہار

کتب مطبوعہ ایران و مصر بیروت عربی و فارسی کتب قلمی اور بمبئی محلہ امیر کاری نمبر ۱۲۸ نزد جناب آقا میرزا محمد صاحب شیرازی ملک الکتاب برائے فروش موجود است سوائے آن کتاب منتخبات محمدی در صنائع جدید و کتاب تذکرۃ الخوانین در شرح حال معاریف نسوان عالم از عرب و روم و عجم از صدر اسلام تاکنون مشتمل بر اشعار عربی و فارسی و ہندی و مجانا باقی کرا ترا نہا ستودہ شدہ کتاب کلیات خلائق المعانی و تاریخ چنگیز و روضۃ الادب فی طبقات شعراے عرب و کتاب جمہرۃ العرب و شرح فصوص الحکم از ملا جامی و دیوان ابن عربی و کشف الاسرار و تاریخ انگلینڈ مع تصاویر و کتاب مقناطیس الابدان در علم قوت جاذبہ و کتاب شاہنشاہ نامہ تصنیف فتح علی خان صباح و وقائع جنگ و ایران در روس و تاریخ ... در مطبع طبع شدہ ہر کس طلب باشد طلب دارد۔

نقرہ

نقرۂ محلول — تانبا اور پیتل کے ظروف پر ملمع کرنے کے لیئے بہترین چیز ہے اسکو ہرت اونپر ل دینے سے ملمع ہو جاتا ہے سونے اور چاندی کے زیورات پر ملنے سے ایسی جلا پیدا ہو جاتی ہے کہ کسی اور ترکیب سے ممکن نہین۔ سونے کے زیورات جو کثرت استعمال سے میلے ہو گئے ہون اونپر لگانے سے ایسی چمک و دمک ہو جاتی ہے کہ کبھی رنگسازی سے وہ بات حاصل نہین ہو سکتی یہ نسخہ خالص چاندی سے ترکیب پایا ہے اور اس امر کا کارخانہ ذمہ وار بھی ہے قیمت مین برقی ملمع سے کہین سستا ہے ایک بوتل منگوا کر اسکی خوبی آزمایئے قیمت فی شیشی — ۱۲؍

طلا

طلاے محلول — چاندی۔ پیتل۔ اور تانبے کے ظروف پر ملمع کرنے کی عمدہ ترین شئے ہے چاندی کے زیورات پر بھی خوب ملمع ہوتا ہے۔ قیمت فی شیشی ہے ؍

درخواست خریداری منیجر آرہنظم فیکٹری" اجمیر کے پاس بھیجنا چاہیئے +

مضامین غیر

مڈل

لوگ کہتے ہین کہ صندل درد سر کی ہے دوا + اسکا گھسنا اور لگانا درد سر یہ بھی تو ہے ایہا الاڈیٹر یہ مشہور ہے کہ اگر جناب نواب سٹر ایم سیم آئی ڈبل مڈل صاحب بہادر دام فی النار کم گورنر جنرل و ویسرائے ملک روزگار تک رسائی ہوجائے تو پھر جناب ملکہ معظمہ اے۔بی۔سی۔نوکری صاحبہ قیصرہ دام اقبالہا سے نیاز حاصل ہونا کوئی دشوار نہین ہے۔مگر یہ غلط ہے کیونکہ جنھون نے بڑی کوشش و جانفشانی سے نیمجان ہوہو کر جناب نواب صاحب ممدوح تک رسائی پیدا کی اور سارٹیفکیٹ سفارشی حاصل کیا اونکو بھی جناب ملکہ معظمہ موصوفہ کے قصر کی ہوا نہین لگی اور اونکا یہ قول ہے۔

مر مر کے کیا پاس یہ نوکر نہ ہوے خاک بہ افسوس کہ محنت ہوئی برباد ہماری
سر پٹکتے ہین شور و فغان کرتے ہین بیجا + لیکن کوئی سنتا نہین فریاد ہماری

اور بالفرض یہ صحیح بھی سہی تو جناب نواب صاحب ہی تک پہونچنا کیا آسان بات ہے۔اول تو ہمت ہی نہین پڑتی اور اگر جبراً قہراً جان جوکہ مستعد بھی ہوئے تو نواب صاحب تک پہونچنا تو درکنار ایک آستانہ مبارک طے کرنا گویا ایک ایک قاعہ فتح کرنا ہوتا ہے اور ایک ایک دربان کے سوال وجواب سے نجات ملنی گویا قید سے رہائی ہوتی ہے پہاڑ وںکا سامنا ہوتا ہے۔خواب و خور حرام رات و دن بحر تفکر مین غرق۔تندرستی کا خیال نہین ہر وقت زمین و آسمان نظر آتا ہے۔جان لبون پر آجاتی ہے اب مرنا نہ مرنا یہ اپنی حیا کے تعلق ہے ایک سیدھے سادھے سن رسیدہ زمانہ دیدہ شاعر مصیبت کے مارے گردش فلکی سے ناچار ہوکر محیط مڈل کے مرکز ہوئے۔تین چار سال شریک امتحان ہوئے مگر خوبی قسمت سے ہمیشہ کامیابی مین تھوڑی کسر رہ گئی چنانچہ امسال بھی جو شریک امتحان ہوئے تو چونکہ نظم و نثر مین اونکو مشق کامل تھی اول روز تو اول نمبر رہا لیکن دوسرے روز جو منزل ریاضی کی میلین طے کرنا پڑین تو تھوڑی مسافت طے کرتے ہی تھک گئے شکل تبدیل ہوگئی بحساب خفیف ہوئے جب ثابت ہوگیا کہ امید کامیابی کی نہین تو مایوس ہوکر وہین بیٹھے بیٹھے ایک مستزاد تیار کیا چلتے وقت مدرسہ کے باہر چسپان کرکے روانہ ہوگئے جسکی نقل آپ کی خدمت مین بھیجتا ہون براے تفریح ناظرین درج اخبار کیجئے۔

دہونہوا

اے مڈل ظلم تجھے اتنا سزاوار نہین — گر ذرا خوف خدا
کیا تجھے کچھ بھی قیامت سے سروکار نہین — اسقدر ہے جو جفا
دیکھ تو تیرے سبب کتنے غریبان جہان — کرتے ہین آہ و فغان
پر تجھے آہ سے کچھ اونکی سروکار نہین — ہے ترے حیف کی جا
کتنے ہی تیرے سبب کار سے بیکار ہوئے — خوب ناچار ہوئے
پر تو کچھ حال سے اونکے بھی خبردار نہین — کیا کہون تجھکو بھلا
لاکھون بیمار ہوئے تیرے ہی باعث سے — جان بلب ہو ہو گئے
تیری سختی کا بدل جسکو ہوا قرار نہین — ہے وہ نادان بڑا
کوئی خبر بھی ترا لوٹے گے جنو سے ہے کم — تو ہی کہہ کھائے قسم
جاے انصاف ہے کچھ شر نہین درکار نہین — مان ہرگز نہ برا
فارسی ناگری و عربی و قانون لکھو — [illegible]
کون ہے شوق مین تیرے جو گرفتار نہین — ہے عجب دام بلا
تابعہ قیصرہ کل جاہ مین تیرے ہین آہ — [illegible]
کون ایسا ہے کہ جو تیرا خریدار نہین — شہ نے رتبہ وہ دیا
شاہ نے تیری ہی خاطر سے کیا اعلان — جس سے واقف ہو جہان
کہ کوئی بے مڈل اب قابل دربار نہین — روسیاہ ہونگے سوا
اب تو لازم ہے تجھے رحم ارے او ظالم — دے زیادہ نہ الم
اسقدر ظلم مناسب تجھے زنہار نہین — مان لے میرا کہا
تیری اس سنگدلی کی نہ خبر تھی ہے صلا — جان تو بچ جدا
ورنہ اس جھول مین پڑتا کبھی زنہار نہین — یونہین رہتا مین سدا
ہجر مین تیرے ہین ایذا ہین اوٹھائی ایسی — جان جانے سے بچی
لیک او سیہ بھی تو ابتک ہوا غمخوار نہین — اور کی خوب سزا
بیوفا بدگمان ہے جہان مین نہین کوئی تجھسا — کس سے شاکی ہون ترا
سچ تو یہ ہے کہ تو ہر ایک کو سزاوار نہین — ہے تری کون خطا
سالہا سال کی محنت سے ہوا مجھپہ عیان — جو کیا مینے بیان
پہلے اس رمز سے مین بھی تھا خبردار نہین — کہ مڈل چیز ہے کیا

راقم

کون فریاد اسیران بلا سنتا ہے
ہم بھی غل کرتے ہین زنجیر بھی چلاتی ہے

فقط
صحیح مذاق

سلہ پولیس والے ۱۲

سوانح عمری مولنا آزاد

پندرہوان حصہ

اس زمانے مین ہم عجب رنج اور کشمکش مین مبتلا تھے۔ ہمارے نظر دل آزار اور فتنہ آثار خبرون کی شہرت تھی۔ گھر کے ہر شخص کی ادا مین ایک تذبذب کی بات پائی جاتی تھی۔ غیرون کے تیور سے بھی ایک غیر معمولی بات نکلتی تھی۔ ہر دوست ہم کو ایک عجب حسرتناک نگاہ سے دیکھتا تھا۔ ہر ملازم کی حرکت سے ایک ہلکی سی مخالفت ٹپکتی تھی۔ عمال خانگی بھی کچھ بر سر حساب معلوم ہوتے تھے۔ گھر کی ماما دائیون کا رنگ بھی بدلا ہوا نظر آتا تھا۔ بیگم صاحبہ کے مجموعی سلوک کا نقشہ بھی بے طور تھا۔ خلاصہ یہ کہ ہر طرف سے مصیبت کی مہیب اور وحشتناک کالی گھٹا بلاے ناگہانی اور آفت آسمانی کے مثل ہمارے خانۂ دل ترددمنزل کے ڈھانے اور ہمارے نقش تسکین و ننگ و ناموس کے مٹانے کو اُمڈی ہوئی چلی آتی تھی ایسی آفت عظیم کے نازل ہونے کے تصور سے ہمارا قلب چور ہوا جاتا تھا اسکے ٹالنے کے لیئے ہم ہر قسم کی دعا و تعویذ اور نقش اور منتر وغیرہ سے کام لیتے تھے اور اسی طرح اپنے دل کی تسکین کرتے تھے باوجود گھر مین رہنے کے ہفتہ ہفتہ بھر تک بیگم صاحبہ کی صورت دیکھنے کو ترس جاتے تھے [illegible] کے مبتلی و نشاط اور آزادانہ اخلاقی کرشمون کے [illegible] ان پیر فقرون سے خلاف اصول انسانی کمزوری [illegible] تھے وہان اپنے معاملات کو بھی سمیٹتے اور کل فرضی کاروبار کی کلون کی چولون کو بھی کستے چلے جاتے تھے کیونکہ ہماری عقل معمولی اور تجربہ نے روشن طور سے ہمکو دکھا اور بتا دیا تھا کہ ایک جان ستان اور ایذا رسان اور آفت نشان بم کے گولے کے فتیلے کو مخالف اور دشمن حالت عملی اور افساد کی تپش سے داغ چکے ہین اور وہ عنقریب اُڑ کر ہماری ساری ترقی کامیابی اور عافیت کے برج کو نہایت ہولناک انداز سے اُڑانے والا ہے۔

ہمارے گوئیندے بھی چار و ناچار چھوٹے ہوئے تھے اور ہمارے احباب خاص بھی ہماری بیگم کے معتمد اور بے تکلف نوجوان احباب کی کارروائیون اور تیورون کو پوشیدہ طور پر نظر غور سے دیکھتے جاتے تھے اس عرصے مین اون نوجوانون کی آمد و رفت بعض اٹرنیون اور کونسلیون کے دفاتر اور مکانون مین کثرت سے دیکھی جاتی تھی اور بعض مفسد اور دغاباز مقدمہ بازون کے مکان مین [illegible] ونکو جاتے ہوئے لوگون نے دیکھا تھا اور پولیس کورٹ کے آس پاس بھی وہ لوگ بعض روز نظر آتے تھے۔ اونکی تمام حرکات سے یہ بات ثابت ہوتی تھی کہ وہ کسی خفیہ اور مشکل اور فساد انگیز کام مین بہ دل و جان مشغول ہین۔ یہ تردد اثر خبرین آ ہی رہی تھین کہ ایک روز صبح کو ہمنے اپنے محفوظ صندوق کو جو کہ ہمارے خاص کمرے مین رہتا تھا ٹوٹا ہوا پایا اور اوسمین سے ہماری بیش قیمت اور ضروری اسناد کا بکس غائب نظر آیا۔ اسکا دیکھنا تھا کہ ہمارے ہاتھ کے طوطے اُڑ گئے۔ اور اتنی مدت کے بعد اب ہم سمجھے کہ تقدیر نے ہمکو جواب دیا اور وہ آفت کہ جسکا اندیشہ ہمکو ایک زمانے سے تھا آن پڑی۔

اس واقعۂ ہوشربا کے متعلق وکلا اور کونسلیون سے صلاح کرنے کے لیئے ہمنے گھر سے نکلنے کا قصد کیا لیکن گھر کی گاڑی تیار کرنے کو جو کہا تو ملازمین ٹالے بالے بتانے لگے اور جب کہ ہمنے بلا کر کوچبان وغیرہ کو سرزنش کے خیال سے بلایا تو اون لوگون نے ہمارے حکم کے ماننے سے صاف انکار کیا اور کہدیا کہ ہم بیگم صاحبہ کے نوکر ہین اونکے حکم کے خلاف مین ہرگز کوئی کام نہین کر سکتے۔ اسکے بعد ایک خون آلود دل اور اشکبار آنکھ لیکر ہم ایک کرایے کی گاڑی پر سوار ہو کر کاغذات و اسناد مسروقہ کے متعلق قانونی کارروائی کرنے اور پولیس مین اطلاع دینے کی غرض سے گھر سے نکلے۔ گول تالاب کی موڑ پر ہماری گاڑی پہونچی تھی کہ یکایک ایک یوروپین سارجن اور چند پولیس کے پیادون نے ڈپٹ کر ہماری گاڑی کو رکوایا اور وہ انگریز سارجن گاڑی کا پٹ کھولکر اندر چلا آیا۔ اوس ہلاکو نے ایک ہاتھ ہمارے ہاتھ پر رکھا اور دوسرے ہاتھ سے وارنٹ گرفتاری ہمکو دکھلایا اور کہا کہ فلان بیگم (یعنی ہماری اہلیہ) کی طرف سے پولیس کورٹ مین دغا و فریب کی نالش دائر ہوئی ہے اور ہمنے تمکو مجسٹریٹ کے حکم کے مطابق گرفتار کر لیا ہے ہماری آنکھون کے آگے دنیا تاریک ہو گئی اور اوسوقت ہمنے اپنے دل مین نہایت عبرت سے یہ سوچا کہ تقدیر بھی آخر کوئی چیز ہے۔ پولیس کے قبضے مین مالدار اسامی یا مجرم کے پڑنے سے اوسکے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے اور اوس بدنصیب کا روپیہ گلانے کے لیئے کس کس طرح بیہودی اور بیمروتی سے اوسکا گلا دبایا جاتا ہے اوسکا کامل تجربہ ہمکو اوسوقت ہوا۔ خلاصہ یہ کہ وہان سے اہلکاران پولیس ہمکو ع

سر بہ دست دگرے پاے بہ دست دگرے

کے پورے اصول پر پولیس کورٹ مین مجسٹریٹ کے پاس لے گئے۔ وہان پولیس کورٹ مین ہمنے اپنی بیگم کے نوجوان دوستون کا ایک قافلہ دو تین بڑے بڑے نامی کونسلیون کے ساتھ دیکھا انھین مین وہ خاص خوش رو اور بدسیرت نوجوان بھی تھا جو ہماری ذلت اور خانہ بربادی

مقابلہ خیر و شر

"انگلستان مین باوجود سخت مخالفت کے بڑے بڑے دھوم دھامی جلسے کانگریس کی موافقت مین ہو رہے ہین"

وتباہی کا اصلی باعث ہوا تھا۔ اس مقدمے کی وجہ سے عدالت مین غیر معمولی ہجوم اور ہنگامہ تھا اور ہمارے بعض خاص احباب بھی وہان خندان و فرحان پھرتے چلتے نظر آئے اور بیگانہ وار بڑی ڈھٹائی سے ہم سے آنکھین ملانے لگے۔ ہماری طرف سے کوئی اتنا بھی نہ تھا کہ ایک وکیل مقرر کر کے ہماری ضمانت کی فکر کرتا۔ جسطرف امید کی آنکھ جاتی تھی بہزار یاس وحسرت واپس آتی تھی۔ ہم مجرمون کے کٹہرے مین ہوچورون کے ایک چور اور ہزار دغابازون کے ایک دغاباز بنکر با چشم پر آب اور بادل صد چاک کھڑے تھے اور مغربی تہذیب اور نسوانی آزادی کے دقیق نکات اور پر تکلف باریکیون کے پہلوؤن پر جو غور کرتے تھے تو ہر مسئلہ نہایت صفائی کے ساتھ آسانی سے حل ہو کر ہمکو اوس قانونی پر عذاب شکنجے مین بہت بے کل کرتا تھا اور مشکل سے ہم اپنے دلکو روک سکتے تھے۔ ہمنے پھر استقلال سے کام لیا اور اپنے مضطر دل کو ہاتھون سے تھام لیا اور تعلیم یافتہ ہونے کے وہی پہلے پہل مشکل مین پھنس کر مشکل سے نہایت خجالت اور حسرت کے ساتھ دلی زبان سے خدا کا نام لیا۔ اس نام کے لیتے ہی ایک عجب طلسماتی طور سے ہمارے دل مین قوت آگئی جسکے بیان کرنے سے ہم مجبور ہین اور جسکی کوئی حکیمانہ تاویل اور فلسفیانہ شرح ہم نہین کر سکتے ہین۔

مدعیہ کی طرف کے کونسل نے یکے بعد دیگرے اپنے گواہون کو سنوانا شروع کیا۔ انہین سے اکثر حضرات وہ تھے جو سالہا سال ہمارے شریک ناے و نوش رہے تھے اور جنکو ہم یقینی طور پر برابر اور علے الخصوص مقدمہ دائر ہونے کے چند ہفتہ بلکہ دو چار روز قبل تک اپنا سچا ہوا خواہ اور راز دار دوست جانتے تھے اور جنسے خود ہمنے اپنی بیگم صاحبہ سے بہ اصرار ملاقات کروائی تھی۔ کونسلیون کے سوالات سے تھوڑے عرصے مین یہ بات کھل گئی کہ ایک زمانہ دراز سے اس فساد کا مصالح ہمارے اعدا نہایت اہتمام سے جمع کر رہے تھے۔ کل فرضی اسناد اور کل بے نامی معاملات کے کاغذات (کہ جو محض نیک نیتی سے تحفظ خاندان کی غرض سے طیار کیئے گئے تھے) اونکے قبضے مین موجود تھے اور انہین سے اکثر کی باضابطہ نقلین بھی مہیا کر چکے تھے اور ہماری کل رازکی باتون سے اونکو پوری واقفیت حاصل ہو چکی تھی۔ یہ رنگ دیکھکر ہمارے تو چھکے چھوٹ گئے۔ ان گواہون مین سے ہر شخص اس بے رعبی اور بے شرمی اور بے رخی سے گواہی دیتا تھا کہ جیسے ہم سے کبھی کی جان پہچان ہی نہ تھی اور گویا ایک مجرم کے مقابل مین چند غیر متعلق ایماندار اور ناطرفدار اشخاص اداے شہادت کرنے حاضر ہوئے تھے۔ مدعیہ کے گواہون کے اظہار ختم ہونے کے قریب ہم نے حاکم سے اس بات کی درخواست کی کہ ہم کو جرح کے ملتوی کرنے کی اجازت دیجاے تاکہ تمام گواہون پر ہم ایکبار جرح کرین چنانچہ ہمکو یہ اجازت ملی کچہری برخاست ہونے کے بعد پھر ایک یوروپین سارجن اور چند پیادے آئے اور ہم کو ایک بہت بڑی شان والی سرکاری گاڑی مین اہتمام سے اور چند سرکاری مہمانون کے ساتھ سوار کروا کر قلعے کے میدان کی ایک رفیع الشان مہمان سرا مین لے گئے۔ وہی ہماری زندگی مین پہلا دن تھا کہ جب ہماری گاڑی کو ایک یوروپین کوچبان ہانک کر لیگیا تھا۔ معاذ اللہ ہماری یہ ایک پرانی تمنا کس آفت انگیز عنوان سے کب بر آئی۔ دوسرے روز دس بجے پھر ہم اوسی اہتمام کے ساتھ اوس سرکاری مہمانسرا سے ہمدرو رفقا کے ساتھ عدالت مین بلائے گئے اور مقدمہ پھر پیش ہوا۔ مدعیہ کے باقی گواہون کے اظہار کے بعد ہمنے اون پر ایک آتشبار جرح کی ایسی بوچھار کی کہ فریق ثانی کے کونسلیون کا رنگ فق ہو گیا۔ مجسٹریٹ سکتے کے عالم مین تھا اور گواہون کی نہایت ہی بری گت ہوئی۔ ہر گواہ اختلافات کے گرداب مین متواتر ڈبکیان کھا رہا تھا اور بعض بیہوش ہو کر گر بھی پڑے۔ ہم نے ایک سرے سے سارا بھانڈا پھوڑ دیا۔ سارے عقدے کھول دیے۔ ہر ایک گواہ کی ایمانداری کی دھجیان اڑا کر رکھدین۔ کچہری مین ایک قیامت خیز معرکہ تھا۔ بڑے بڑے رسا عالی رتبہ اور مہذب حضرات کے دامن خصلت پر سیکڑون دھبے لگ گئے اصل یہ ہے کہ ہمنے اپنی جرح کو مرتا کیا نہ کرتا کے اصول پر درست کیا تھا۔ ہر سوال فرقہ مخالف کے سامنے ایک انگل کی گولی کے طور پر پڑتا تھا۔ حاکم نے ہماری جرح کا رنگ دیکھکر ہم سے دریافت کیا کہ کیا تمنے قانونی تعلیم بھی پائی ہے۔ اسپر ہمنے اپنے پیشۂ وکالت کی کامیابی کا حال مختصر لفظون مین موقع سے بیان کیا جسکو سنکر ہمارے ہم پیشہ حضرات پر گھڑون پانی پڑ گیا اور دریاے ندامت و حسرت مین غرق ہو گئے۔ یہ معلوم تھا کہ ایسے مفسدون کے برسون کے سوچے ہوئے اور مشکل الزامات سے باوجود ایسی بھاری مخالفت اور بے سرو سامانی کے پاک صاف نکل جانا غیر ممکن تھا مگر ہمنے بھی دل مین ٹھان لیا تھا کہ کوئی تسمہ باقی نہ رہجاے اور کوئی راز پوشیدہ اور کوئی بات اٹھا نہ رہے۔ جرح کے بعد حاکم نے ہمکو ضمانت پر رہا کیا اور ہمارے قدیم ہموطن ملازمون مین سے ایک شخص نے ہماری ضمانت کر لی۔ ضمانت سے آزادی تو مل گئی مگر سوا اپنی ذاتی قابلیت اور ہمت اور تجربے کے یہان دہرا ہی کیا تھا کہ ہم مقدمے مین خرچ کرتے۔ مقدمہ دائر ہونے کے ساتھ تمام اخبارون مین مخالفون کی طرف سے ساتھ ہی تحریرین ہمارے خلاف مین حاکم کو برگشتہ اور ہماری خدمات کو شکستہ کرنے کی نیت سے چھپنے لگین اور ہمارے گزشتہ سوانح عمری کا حال دریافت کر کے اوسپر سخت لے دے شروع ہو گئی۔

غور سے پڑھیے

مضبوط صحیح۔ خوبصورت۔ اوپن فیس نکل سلور بغیر کنجی کی ریلوے رگولیٹر گھڑی جسکے کوک دینے مین بہت دیر نہین لگتی۔ چھوٹے حجم کے جو نل جڑے ہوئے مینا کارڈائل گھنٹے کے نشان سوئیان بہت واضح و نمایان۔ وہ وقت بتاتی ہی تا وہ دیئے ہوئے اور بکس ایسا کہ گرد نہ جاسکے ایک شیشہ و کمانی فالتو بذریعہ ویلیو پارسل ساڑھے سات روپیہ کو مل سکتی ہے اور اسکا وعدہ کیا جاتا ہے کہ نقل و حرکت یا ایسی زحمتون سے بگڑ نہین سکتی آسانی سے درستی ممکن۔ صورت سے کم قیمتی نہین پیدا اور لوگ انھین گھڑیون کو دونی قیمت پر بیچتے ہین مسٹر اے آر سنہا بندورلے سے لکھتے ہین "ساڑھے سات روپیہ والی گھڑی جسکو دو برس ہوئے آپ سے خرید کیا تھا اب تک صحیح وقت بتاتی ہے جالندہر سے سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ رفارم یون لکھتے ہین "تمھاری سات روپیہ آٹھ آنہ والی گھڑی کو گھڑی ساز نے پندرہ روپیہ کو آنکا ہے مسٹر ... جنت لکھنؤ سے لکھتے ہین" بعض لوگون نے اوسکی پندرہ روپیہ قیمت لگائی اور ساڑھے سات سنکر متعجب ہوئے۔

اسکے علاوہ کناٹوا کی زنجیرین لاکٹ پنسل قیص کے بٹن تمام مصنوعی ہیرے یا قوت کی انگوٹھیان فی روپیہ کے حساب سے ملتی ہین۔ مسٹر جے الیس مور لکھتے ہین "ایک جرمن نے ہیرے کی انگوٹھی کی قیمت پچاس روپیہ اور یا قوت کی بیس روپیہ آنکی"

المشتہر

ویسٹرن انڈیا ٹریڈنگ کمپنی بمبئی

اشتہار

کتب مطبوعہ ایران و مصر بیروت عربی و فارسی کتب قلمی اور بمبئی محلہ امیر کاری نمبر ۱۲۸ نزد جناب آقا میرزا محمد صاحب شیرازی ملک الکتاب برائے فروش موجود است سوائے آن کتاب منتخبات محمدی در صنلہ جدید و کتاب تذکرۃ الخواتین در شرح حال معاریف نسوان عالم از عرب و روم و عجم از عہد اسلام

تاکنون مستطر اشعار عربی و فارسی و ہندی و مجاہا بی کہ در آن اشاعت شدہ و کتاب کلیات خلاق المعانی و تاریخ چنگیز و روضۃ الادب فی طبقات شعرائے عرب و کتاب جمہرۃ العرب و شرح فصوص الحکم از ملا جامی و دیوان ابن عربی و کشف الاسرار و تاریخ انگلینڈ مع تصاویر و کتاب مقناطیس الابدان در علم قوت جاذبہ و کتاب شاہنشاہ نامہ تصنیف فتح علی خان صباح و وقائع جنگ و ایران و روس و تاریخ بر درسطح طبع شدہ ہر کس طلب باشد طلب دارد۔

نقرہ

نقرۂ محلول۔ تانبا اور پیتل کے ظروف پر ملمع کرنے کے لیے بہترین چیز ہے اسکو صرف اونپر مل دینے سے ملمع ہوجاتا ہے۔ سونے اور چاندی کے زیورات پر ملنے سے ایسی جلا پیدا ہوجاتی ہے کہ کسی اور ترکیب سے ممکن نہین۔ سونے کے زیورات جو کثرت استعمال سے میلے ہوگئے ہون اونپر لگانے سے ایسی چمک دمک ہوجاتی ہے کہ کسی رنگسازی سے وہ بات حاصل نہین ہوسکتی یہ نسخہ خالص چاندی سے ترکیب پایا ہے اور اس امر کا کارخانہ ذمہ وار بھی ہے قیمت مین برقی ملمع سے کہین سستا ہے ایک بوتل منگوا کر اسکی خوبی آزما دیکھیے قیمت فی شیشی ۔ عمہ

طلا

طلائے محلول۔ چاندی پیتل۔ اور تانبے کے ظروف پر ملمع کرنے کی عمدہ ترین شئے ہے چاندی کے زیورات پر بھی خوب ملمع ہوتا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

درخواست خریداری منیجر آرنیٹم فیکٹری" اجمیر کے پاس بھیجنا چاہیے +

مضامین غیر

(بقیہ) سوانح عمری مولنا آزاد

دوسری پیشی مین جواب داخل کرنے کے بعد (جو کہ ہمنے ہم ورق پر لکھا تھا اور جو کہ ہماری قابلیت - قانون دانی - ذہانت ہمت - اور استقلال کی یادگار کے طور پر مدت تک دنیا مین قائم رہے گا) چونکہ معلوم تھا کہ ہماری صفائی مین کوئی ایک حرف بھی نہین کہے گا اور نہ اُمید کیجاتی تھی کہ کوئی بھی ایمانداری سے کام لیگا ناچار ہمنے بیکار عدالت کا وقت ضائع کرنا مناسب نہ جانا اور فقط بیگم صاحبہ کو اِس نظر سے اپنی صفائی کا گواہ مانا کہ اونپر جرح کر کے اُس مفسدانہ اور ظالمانہ کارروائی کی حقیقت سے عدالت اور اہل عالم کو پوری طرح واقف کر دین تاکہ ہمارا معاملہ ہمارے اور ابنائے جنس کے لیئے ایک عبرتناک اور یادگار سبق ہو -

بیگم صاحبہ کو پردہ نشین قرار دیکر پردے سے اظہار کرنے پر اندر دیا گیا مگر گواہون کی جرح مین اونکا پردہ اسطرح فاش ہو چکا تھا کہ حاکم نے اونکو پردہ مین رہکر اظہار دینے کی اجازت نہین دی اور آخر اونکو گواہ کے کٹہرے مین کھڑا ہونا اور ظاہر ہو کر اظہار دینا پڑا اسپر جرح مین اُنکی ایسی قلعی کھلی کہ تین مرتبہ اونکو اظہار کے اندر غش آیا - اونکے سارے ناجائز تعلقات اور اِس فساد کی اصلی وجوہات اور کل بدذات دشمنون کے فسادات کا بھانڈا ہمنے اسطرح سے پھوڑ دیا کہ ساری کچہری مین چارونطرف ہماری ذہانت - ہمت - اور قابلیت کی ستایش مین بے اختیار مرحبا اور حبذا کا غل بلند ہوا اور وہ بدنصیب عورت ایک چور دل - ایک سیاہ چہرہ ایک داغدار خصلت ایک پژمردہ حالت - اور ایک دائمی ذلت لیکر گواہون کے کٹہرے سے ایک بیجان لاش کی طرح نکلی - اِسکے بعد جب ہماری باری آئی ہمنے ایک نہایت پُراثر - ماتم انگیز - اور عبرت خیز بحث کی - حاضرین عدالت نے آنکھون پر رومال رکھ رکھ لیئے اور بہت سے بیتاب ہو کر عدالت سے باہر نکل گئے - دوسرے روز عدالت نے اوس پُر ذلت اور پُر عبرت مقدمے مین حکم دیا اور ہمکو ایک زمانۂ معتدبہ کے لیئے اپنے حکم کے ذریعے سے سرکار دولتمدار کا مہمان اور اوس رفیع الشان مکان مین کیا کہ جسکی ظاہری آرایش اور شان و شوکت جونگی کی بہت سی عمدہ کوٹھیون سے بڑھی ہوئی - جسکا احاطہ ایک بڑے پارک سے زیادہ تھا - جسکے باغ کی آرایش ایڈن گارڈن کی آرایش سے بہت سی باتون مین مشابہت رکھتی تھی - اور جسکے ایوانِ عالیشان فورٹ ولیم کی رفیع الشان اور خوبصورت بارکون کا جواب دیتے تھے - جس پُر شوکت گاڑی پر سوار ہو کر ہم اِس سرکاری مہمانسرا کے صدر دروازے تک پہونچے تھے اُسمین ہمارے جان پہچان لوگون مین سے جنھون نے ہمکو سوار دیکھا ہوگا اُنکو ضرور اِس بات کا خیال پیدا ہوا ہوگا کہ ہم کسی نئے فیشن کی بیش قیمت گاڑی پر اپنے خاص احباب کے ساتھ ریس کورس کی طرف ہوا خوری کو جا رہے تھے - پریذیڈنسی مہمانسرا کے دروازے کے اندر جب کہ ہم لوگ داخل ہوئے وہان سپاہیون نے ہم لوگون کا استقبال کیا اور یکایک ایک فولادی پنجہ آن کر ہماری گردن پر جم گیا جس سے ہمکو اپنی گردن پر گلاس لگنے کا دھوکا ہوا اوس کی کشش اور اثر سے ہماری آنکھون مین کسیقدر تاریکی چھا گئی اس تاریکی کے صاف ہوتے ہوتے ہمنے اپنے کو ایک نفیس کمرے مین ایک یوروپین عہدہ دار اور اوسکے پاس پایا - احباب سے تو کچہری ہی مین رخصت ہو چکے تھے یہان آ کر ہمکو اپنے غیر مہذب لباس سے ایک مایوسی اور حسرت کی ادا سے رخصت ہونا پڑا اور لطف یہ کہ پاجامہ اتارتے وقت بھی شاید مغربی تہذیب کے اصول سے ہمکو کوئی لنگی یا چادر وغیرہ نہین ملی - سرکاری لباس نہایت ہی آسانی سے پہنا دیا گیا اور اوسکے پہنتے پہنتے ہماری رگ و پے مین ایک عجب طرح کی طلسماتی چستی آ گئی - پھر اوس عہدہ دار نے ہمارے تولنے کا حکم دیا - فوراً ہم ایک نہایت شستہ اور عمدہ ترازو پر ایک جابرانہ اصول پر چڑھا دیئے گئے اور ہمارا وزن لکھ لیا گیا - پھر ہمارے کمرے کا نمبر وغیرہ درست ہو کر ہم ایک عقربی یوروپین سرجن کے پاس تفصیلی امتحان صحت کے لیئے بھیجے گئے وہان ہمارا پورا امتحان ہوا اور اوس سرجن نے کچھ لکھکر دیا - بعد اِسکے ہم اندر کے مکان مین گئے - واقعی اوسکے اندر کے قطعون مین ہمنے ایک مہذب مگر مختصر دُنیا آباد دیکھی - رات کو ایک وسیع دالان مین ہمکو اور مہمانون کے ساتھ سونے کی اجازت ملی اور باتھ روم (غسل خانے) کا نفیس سائنٹیفک انتظام کمرے کے اندر تھا اور ہوا کے آنے جانے کا ایسا معقول انتظام تھا کہ باوجود گرمیون کی فصل کے مطلق پنکھے کی حاجت نہ تھی - صبح کے وقت کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک خاص قسم کے ہندوستانی سپاہی عہدہ دار عمدہ وردی پہنے ہوئے جیب کے پچاس پچاس روپیے کے قفل کھولکر ہم لوگون کو کمرون سے نکالنے آئے - باوجودیکہ صبح ہو گئی تھی مگر ان عہدہ دارون کی آنکھین مشعل کی طرح روشن نظر آتی تھین - غور سے دیکھا تو معلوم ہوا اوس رنگ کی گویا بنی ہوئی تھین - حوائج ضروری سے فارغ ہونے کے بعد ہمکو ارنڈی کا تیل نکالنے کی کل مین کام سیکھنے اور کام کرنے کا حکم ہوا کیونکہ انسان بیکار اور سست اور بلا ورزش رہنے سے اوسکی صحت خراب ہو جاتی ہے - ہر طرح کا کارخانہ اور ہر قسم کی کلین وہان موجود تھین مگر ہمارے لیئے یہی تجویز ہوا - اِس کارخانے مین جاتے وقت پھر ہم نے اپنی گردن پر پنجے کا گلاس لگا ہوا پایا - زبانی اور پر بھی وارد ہوا جس نے ہمکو کسی قدر تجربہ چڑیا سمجھکر اون خاص لغات اور محاورات سے ہماری خدمت شروع کی جنسے ہمارے کان مطلق آشنا نہ تھے -

مگر اونکے مدرسے مین داخل تھے۔ شاید اس سے کسرِ نفس کی تعلیم مقصود تھی۔ اوس مہمانسرا مین ہمنے مختلف ملک کے کاملین بد نصیب اور مظلومین دیکھے۔ ہر شخص کی ایک عجیب و غریب تاریخ زندگی تھی۔ سیکڑون ہماری طرح مکار اور پُر فریب عورتون کی فساد انگیز کارروائیون کے مارے ہوئے تھے بیسیون پولیس کی شرارت سے محبس ناحق وہان مہمان بنائے گئے تھے۔

بہرحال مبادلۂ خیالات و آرا اور تجربے کو وسعت دینے کا عجیب بے بہا موقع ہمکو ملا۔ ایک ایک بزرگ کی سوانح عمری اور کمالات صوری و معنوی کا بیان سُنکر عقل دنگ ہوجاتی تھی۔ ہر شخص کو اوسکے مرتبے اور قابلیت کے لائق کام ملتا تھا اور اوسکے ساتھ مراسم مہمانداری اسی کے مطابق برتے جاتے تھے۔ بڑے بڑے صناع نہایت نامی نامی سیّاح اور صاحب ہنر وہان موجود دیکھے کہ ہم اپنے کو اونکے مقابلے مین بمشکل ایک طفل مکتب پاتے تھے۔ اون بزرگوارون کی صحبت سراپا برکت سے ہمکو بڑی تسکین اور نہایت فائدہ ہوا اور بعض بیرونی کارروائی سے ملازمین مہمانسرا کا حسن سلوک بھی ہمارے ساتھ روز بہ ترقی رہا۔ اوس برنیڈی کے تیل کے کام کو ہمنے جلد سیکھ لیا۔

آسکے بعد ہماری بدلی پرنٹنگ ڈپارٹمنٹ مین ہوئی۔ یہان ہمکو قابل مہمانون کے ساتھ ملنے جلنے کے موقع اور پڑھنے لکھنے کی کثرت سے ہاتھ آنے لگے چوری چھپے بعض اخبار بھی مل جاتے تھے اور ہم لوگون کی چٹھیان وغیرہ بھی کاتب ہی سے پوسٹ ہوجاتی تھین۔ ہمارے جوہر ذاتی کے جاننے سے سپرنٹنڈنٹ پرنٹنگ ہوس بہت خوش ہوا اور جب کہ اوسکو ہمارے پبلک کیریکٹر کا حال معلوم ہوا تو ہماری بے انتہا خاطر کرنے لگا یہان تک کہ ہمکو اوسنے اپنے خاص خانگی کامون پر مقرر کرلیا۔ ہم لوگون کی غذا کا نہایت حکیمانہ انتظام تھا۔ ہر شخص کی بھوک اور قوت ہضم کے پیمانے سے غذا تُل کر ملتی تھی اور ہر ہفتہ ہم لوگ تولے جاتے تھے تاکہ صحت کا اندازہ صحیح رہے اور غلیظ اور خراب اور مضر چربی جسم مین پیدا ہونے نہ پائے۔ کھانا اوسقدر غیر مہذب طور سے خلاف اصول طب نہین پکایا جاتا تھا کہ معدے کو اوسپر کچھ فعل کرنے کی ضرورت باقی نہ رہے اور قوت ہاضمہ معطل ہوجائے بلکہ بہت عمدہ نیم خام طور سے پکایا جاتا تھا۔ خاص اپنے باغ کی نفیس اور تازہ ترکاری اور ساگ پات اور مختلف قسم کی مزہ دار چیزین کھانے مین آتی تھین۔ وقت کی پابندی غذا مین ایسی سخت تھی کہ ایک منٹ تو وقت ٹلنے ہی نہین پاتا تھا اور ایک معیّن زمانے مین سب کھانا کھالینا پڑتا تھا۔ وارڈر صاحب کی ترش روئی کی چٹنی سے اکثر غذا کے فرو کرنے در مزے سے کھانے مین بہت مدد ملتی تھی۔ آب مصفا و مقطر پینے کے لیے افراط سے میسر آتا تھا۔ ہر ہفتے عمائد شہر جنمین بڑے بڑے حکام عالیشان اور روسا نامدار ہوتے تھے ہم لوگون سے ملنے جلنے اور ہم لوگون کی خیر و عافیت دریافت کرنے حسب ایماے سرکار بہادر اوس مہمانسرا مین تشریف لاتے تھے۔ گھنٹون ادھر سے اُدھر پھرا کرتے اور ہر چیز کو غور سے ملاحظہ فرماتے تھے اور ہم لوگون کی ہر قسم کی تکلیف کو رفع کرتے تھے اور ہر شخص سے جداگانہ مزاج پوچھتے تھے اور ہر شخص کی خاص ضرورت کی خبر لیتے تھے۔ ان روسا اور حکام کے آنے جانے سے سوشل مزہ بھی گویا تازہ ہوجاتا تھا اور ہم لوگون کی مہمانداری کے انتظام مین زیادہ عمدگی ہوتی تھی۔

یہ دلچسپ تعلیم کا زمانہ بھی ہم تمام عمر بھول نہین سکتے۔ ہماری رائے مین ہر فن کے کامل کی تکمیل بغیر اس آموزشگاہ مین رہے ہو نہین سکتی یہان سے ہم عجیب تجربہ عجیب صحبت اور عجیب خیالات لیکر نکلے۔ اس تعلیم اور اس صحبت کے ساتھ آزادی بھی جو ملی تو ہمنے اس موقع فرصت کو غنیمت جانا اور اپنے طلسماتی۔ عبرت انگیز۔ حکمت آموز اور تجربہ در بغل سوانح عمری کو نہایت صحت کے ساتھ اپنے ابناے جنس ہموطن اور ہمقوم لوگون کی غرض سے بڑی محنت و جانفشانی سے لکھ ڈالا۔ اگر ہمارے تجربون سے ہمارے ہمقوم اور اہل وطن فائدہ اوٹھائینگے ہم بخدا اپنی محنت اور مصیبت کا پورا پورا صلہ عند اللہ اور عند الناس پا جائینگے۔ گردش روزگار سے فرصت ملی اور آئندہ زندگی مین اور بھی بعض مفید۔ ہوش افزا۔ اور عقل روشن کن واقعات پیش آئے تو ہم اسکا بھی وعدہ کرتے ہین کہ اون فوائد بیشمار سے بھی ہرگز ہرگز اپنے ہموطنون اور ہمقومون کو محروم نہ رکھینگے بلکہ ایک صاف دل اور ایک پاک خیال سے ہدیۂ جسطرح بن پڑیگا پیش کرینگے۔ خدا حافظ۔

راقم
آزاد

اُردو اشعار کی داد

ہمارے تفریحی مشاعرون مین جو سچی داد ہمارے اشعار کی دیجاتی ہے۔ اوسکا ثبوت ہمارے ناظرین کو ذیل کی حکایت سے بخوبی معلوم ہوگا۔

مہاراجہ چندولال سابق وزیر حیدرآباد کو شاعری سے بہت شوق تھا۔ آپ شب کو روز ایک غزل کہکر لوگون کے سامنے جو آپ کے ایوان مین جمع ہوتے تھے پڑھتے اور داد مضمون آفرینی اور خوش بیانی پاتے۔ ایک روز قضا کار مسہل کے سبب سے آپکو بہت دست آئے اپنی معمول غزل نہ تیار کرسکے۔ لوگون کو جو آپ کی غزل سُننے کے اشتیاق مین حسب دستور آئے تھے اس علالت کی خبر نہ ہوئی۔ کمرہ مشتاق ناظرین سے بھرا ہوا تھا رات زیادہ آگئی تھی ہر شخص مہاراجہ صاحب کی غزل سُننے کو بیقرار ہوا اسوقت

انٹی کانگرس کی نیچرل حالت

پر گرگئے دم جھڑگئی پھرتے ہیں لنڈورے۔ چون چون کرو حضرت۔

مہاراجہ موصوف نے معذرت کے طور پر کچھ کہنا مناسب جانا سب منتظر
مین خاموش ہوگئے۔ آہستہ سے مہاراج نے اپنی زبان کھولی اور یون
ارشاد کیا "آج مین اپنی معمولی غزل تصنیف نہ کر سکا اسے بھائیو مین
نہایت افسوس کرتا ہون مین بیمار تھا اور دیکھئے گی ایک * * * " یہ جملہ ختم
ہونے پایا تھا کہ لوگ کمرہ کی ہر سمت سے اس خیال کر آپ نے اولیٰ
شعر ختم کیا اس زور سے چلا اوٹھے کہ سبحان اللہ واہ وا! واہ! مرحبا!
آفرین! آفرین! اُکے آوازون سے محل گونج اوٹھا اور مہاراجہ صاحب
طیش مین آ غصہ سے زرد ہو فرمانے لگے مین چاہتے کہ ہم مطبوعہ رہن جو
ہے سر اپنے دو ہو میرے سامنے سے دور ہو جاؤ۔ معلوم ہوا کہ اب تک
تم محض جھوٹی اور بیموقع تعریف کرتے تھے اور اوسی روز سے
آپ نے شاعری سے توبہ کی۔

راقم
ایک شاعر

اوّل بآخر نسبتے دارد

قدیم زمانہ کے کسی طباع حکیم نے اپنے ایک بدپرہیز کی نبض دیکھکر
بخار کی زیادتی کا یہ سبب بیان کیا تھا کہ "تم سے کھا گئے ہین" مگر
جدید سائنٹفک تحقیقات سے جو حال مین ایک دیوانہ کی لاش پر ہوئی
واقعی معلوم ہوا کہ حضرت انسان فی الحقیقت غضب کے بلانوش
ہوتے ہین۔ حلال حرام نذر و نیاز خوگیر تو خیر تھے ہی مگر جو چیزین آپ نے
فرط جنون مین تناول فرمائین اونکا وزن کچھ چار سیر سے زیادہ پایا گیا
اور اونمین اشیاے مندرجہ ذیل شامل تھین ۲۴ ٹکڑے تیس کرتے
کے۔ ۱۴ ٹکڑے جیبی سومال کے ۱۰ ٹکڑے ترپون کے ۳ ٹکڑے بجیون کی
پٹلیوں کی پہنی کے رستی کے ۶ ٹکڑے لکڑی کے ۵ ٹکڑے چمڑے کے ۵ ٹکڑے کو ... کے ۳ ٹکڑے
سوئے کے ۲ ٹکڑے بجیون کے ایک ٹکڑا پائیپ کا۔ ایک ٹکڑا لوہے کا ۴ کنکری
ایک گرہ لگا ہوا کف اور ایک سل شاہ بلوط کا مختصر یہ کہ آپکا پیٹ کیا
دھوبی کی گٹھری یا کوپر مل کمپنی کا مال گودام تھا۔ اللھم احفظنا۔

راقم
ایک طبیب

"آدمیان گم شدند ملک خدا خر گرفت"

حال مین بوقت شام مقام گمنام شہر مقدس مین ایک جلسہ لارڈ کرزن
کے بل ... کرنے کے لیئے منعقد ہوا تھا جسکے پریسیڈنٹ ایک صاحب
ہمارے شہر کے عمائدون مین سے تھے اس جلسہ مین ہمارے بڑے لائق
فصیح البیان و ملیح الزمان پنڈت صاحب بھی مدعو تھے جنھون نے اپنی
سحر بیانی و فصاحت لسانی سے دلون پر پورا پورا تسلط کر لیا تھا جب آپکی تقریر
تمام ہوئی کل حاضرین پر ایک محویت کا عالم طاری تھا بہت سے لوگ
کے خیالات تلاطم مین کھاگئے کانگرس کے معاونین بن گئے۔ بعد جناب
پریسیڈنٹ صاحب نے کھڑے ہوکر کچھ فرمایا جسکا مطلب یہ ہوسکتا ہے
کہ اس جلسہ مین ایک خوشامدی ازلی کانگرس کا بدخواہ دہلی آیا ہے اسکو وقت
کچھ بولنے کی درخواست کرتا ہے گو آپ لوگون کی سمع خراشی ہوگی
تاہم از راہ انسانیت مضائقہ نباشد جناب پریسیڈنٹ کے کہنے کا لحاظ کر
دبے دبائے بیٹھے رہے۔ اسکے بعد جناب موصوف ادھوڑی اسکا
چشمہ ایک آنکھ پر لگا کر کھڑے ہوئے اور یون چونچ کھولی۔

"حاضرین جلسہ! آپ جانتے ہین کہ میرے مزاج مین وحشت
حد سے زیادہ ہے اگر آپ لوگون نے تالیان بجائین تو تبدیر ہے اگر
کسی ویرانہ کا راستہ لیگا اگر آپ لوگون کو میرا لکچر سننا منظور ہو تو کراہیت
کے ساتھ ناک بھون سکوڑے چپکے بیٹھے رہیے چونکہ میری قسمتون سے
یہ جلسہ شام کو قرار پایا ہے جو خاص میرے آشیانہ سے باہر نکلنے اور
چہکنے کا وقت ہے لہذا مین حقیقی اہلی ہر سے جو میرا مسکن خاص ہے لوگون
کی دھیلے بازی سے گھبرا اوٹھا اور ادھر ادھر بھٹکتا ہوا یہان پر
آن بیٹھا ہون اگر یہانپر بھی آپ لوگون نے ات دوت کی ٹھہرائی
تو کسی قریب کے باغ مین فصل کے بارآور درخت پر جا بیٹھون گا
اور آپ لوگون مین سے ہر ایک کا نام لیکر رٹنا شروع کردونگا لہذا
مناسب ہے کہ آپ لوگ شائستگی کو راہ دیجیے اور مثل میرے
سنجیدہ اور سر دبا ہنکر بیٹھے رہیئے۔ آپ لوگون کو بیشک حیرت ہوگی
کہ مین ویرانہ نشین ہو کر کیونکر اس آبادی کے جلسہ عام مین بیٹھا ہون
اب اسکی وجہ سنیے چونکہ مین نے چند مدبران ملک کو ایکجا مجتمع دیکھا
لہذا خیال نے میرے سر پر ایک کڑی دھول رسید کی جس سے مین
چونک پڑا اور کانگریس یاد آئی مگر مینے معمولی تیاری کو راہ دی اور
سینچے ٹیک دیئے جب مین نے بلو کا مضمون سنا اور اکثر
بن بلاو بیٹھے دیکھے تو مجھے چوہون کے شکار کا احتمال ہوا جو کہ
میری غذا ہے مین متحیر ہون کہ آپ لوگ کیون پنجے جھاڑ کر ایک
ولایتی چوہے کے پیچھے پڑے ہین اور اسکی بل کنی پر آمادہ
ہین یہ صرف آپ لوگون کے نیم وحشیانہ خیال کا باعث ہے
کہ موش کشی کے لیئے گربہ پروری کا طریقہ چھوڑ کر بل کنی پر کمر باندہی
ہے۔ ہمارے مہربان نیولے کو دیکھیے کہ انھون نے ایک جلسہ
منعقد کیا تھا جسمین کہ چنڈول چند۔ مرغی دہر۔ گمہ باز ہر سنگھ۔
مینڈکی پرشاد وغیرہ وغیرہ جو وہان کے کہترون و مہترون مین سے
ہین جمع تھے اور سب نے متفق الرائے ہوکر یہ تصفیہ کیا

دیکھیے ہمیو ریل پارلیمنٹ مین لارڈ کراس صاحب کے بل کی تائید مین بھیجنا چاہیے۔ کیونکہ جب خیر خواہی ہوگا تبھی ان کی راے سے اتفاق کرتا ہون کہ آپ لوگ بھی میری پیروی کرینگے اور مثل میرے ملک کے حقوق و انگریزی شیشے سے دیکھینگے۔ تو کہ آپ لوگ مجھے بیعقل تصور کرتے ہین اور کہا نہ ملکی تنگ حرام کو میرے ہی نام سے موسوم کرتے ہین جو شخص آپ لوگون کی نگہ مین بیکاری اور ناقص العقلی کا باعث ہے مگر مغربی ملکون مین میرا اسکے جاری ہے عقل کا پتلا تصور کیا جاتا ہے ہر شخص سفید کی شائستگی اور ویرانہ پرستی کا سبق مجھی سے لیتا ہے اگر میری وقعت آپ کی نگاہون مین ہو تو میری راے پر چلیے خوشامد اپنا شعار سمجھیے اور خود غرضی اپنا شیوہ قرار دیجیے پھر دیکھیے کسقدر روز افزون ترقی اور چاردن طرف سے خطابون کی بھرمار ہوتی ہے جسطرف نکل جاے "خوش آمدی" "خوش آمدی" کا نعرہ بلند ہوتا ہے علاوہ فروغ کے عمر مین بھی دن دونی رات چوگونی ترقی ہوتی ہے کیونکہ اس مشہور مثل سے آپ بھی واقف ہو گئے "بنیا کی عمر دراز" مجھی کو دیکھیے سہ

از اقبال بودم ابعدہ راجہ شدم
گر خوشامد بیجا اسال م پی میشوم

علاوہ عمر بھی میری بہت زیادہ ہے پیر نابالغ معلوم ہوتا ہون اور انشاءاللہ قیامت کے ایک ہفتہ بعد تک جیون گا بہت لوگ جو میرے اس شعر پر

"اگر بینم کہ نابینا و چاہ است +
اگر خاموش بنشینم گناہ است" +

مجھے خیر خواہ ملک و دستگیر بالغزیدگان قوم سمجھے ہین سخت غلطی پر ہین اور اپنی کج فہمی سے اس شعر کے ثانی مصرع کے معنی بالکل برعکس سمجھے ہین انکو ثانی مصرع یون پڑھنا چاہیے۔

"دھکیلم گر نہ در چاہش گناہ است"

مین تو خود چاہ ضلالت مین گرا پڑا ہون دوسرون کی کیونکر دستگیری کر سکتا ہون اور بالکل کور باطن ظاہر ہون غیرون کی کیونکر رہنمائی کر سکتا ہون مختصر یہ ہے کہ اگر بندہ نہ پیدا ہوا ہوتا تو شیطان لاولد ہو جاتا" اس جملہ پر سیکڑون اسلیپ اسے تو بہ کلیسپ طرین اور آپ پر تولی کے فقرہ داخو ست +

راقم
[illegible]

آدہی رات

نصف شب کا وقت بھی اوقات شبانہ روزی مین عجب برکت خیز وقت ہے اسکی کیفیات اور حالات سے وہی شخص واقف ہو سکتا ہے جو اوسوقت خواب غفلت سے بیدار ہوکر دیدہ دل سے اوسکے محاسن اور قبائح کو دیکھے۔ کیونکہ حواس خمسہ باطنیہ کو جو قوت و ادراک حاصل ہے اوسوقت اوسکا کوئی مانع اور حاجب نہین ہو سکتا۔ یہ بات بتجربہ ثابت ہے کہ حواس خمسہ ظاہریہ مین سے جب کوئی ایک حس بھی کامل طور پر اپنے کام مین مصروف ہو تو باقیماندہ حواس قریب قریب حد تعطل کے پہونچ جاتے ہین۔ مثلاً اگر کسی وقت انسان ایسی شئے کے دیکھنے مین جو بالطبع مرغوب ہو توجہ تمام متوجہ ہوا اور اوسکے حسن و جمال کے مشاہدہ مین مستغرق ہو تو غالباً اوسوقت نہ کسی قسم کی آواز کان مین آتی ہے نہ کوئی خوشبو دماغ تک پہونچتی ہے نہ کوئی ذائقہ حاصل ہوتا ہے نہ سردی و گرمی محسوس ہوتی ہے۔ مگر یہ حواس خمسہ ظاہری جسوقت خود بیکار ہیون اوسوقت تمام روحانی تعلقات جو اس خمسہ باطنی سے متعلق ہو جاتے ہین اور جس شئے کا مذاق فطرتاً طبع انسانی مین ہے اوسکی پوری پوری لذت حاصل ہوتی ہے۔

میرے نزدیک جمعیت اور سکون حواس کا کوئی وقت نصف شب سے زیادہ بہتر نہین اور ایک خاص قسم کی تاثیر اوسوقت کے مشاغل مین پائی جاتی ہے۔ اہران شب زندہ دار و متقیان پرہیزگار نصف شب مین باوضو ہوکر سجادہ طاعت پر مؤدب بیٹھنا اور بخضوع و خشوع نماز شب پڑھنا خوف خدا سے گریہ و بکا کرنا۔ اپنی یاد مش اجل سے ڈرنا۔ سختی مرگ و فشار قبر سے لرزنا۔ اندیشہ حساب سے گھبرانا۔ اور چشم دریا بار سے آنسوؤنکا مینہ برسانا۔ رکوع و سجود مین ذکر کو طول دینا بہ تسبیح و تقدیس خدا کا نام لینا زندہ شبون کے بھی دلبر معبود حقیقی کے عظمت و جبروت کا اثر پیدا کرتا ہے شعر

اے دل و جانم بقربان لبے
کو برآرد یاربے نصف شبے
حبذا من لیلۃ احیےٰ لہٗ +
یا لہٗ طوبیٰ لہ طوبےٰ لہٗ +

اکثر ارباب باطن عارف باللہ جو اپنے تئین دنیا دارون سے چھپاتے ہین شب کو پردہ پوش سمجھکر اوسوقت آبادی سے جانب صحرا چلے جاتے ہین حالانکہ اوسوقت تیرگی شب مین اگرچہ سیر بیابان کا لطف ہے نہ تماشاے کہسار کا کوئی حظ ہے مگر بین چشم حق بین کا

تماشاگاہ اور ہی عالم ہوتا ہے۔ صحرا و دشت کا ذی روح اجسام سے خالی نظر آنا اور کبھی کبھی ثوابت و سیار کا دامن ابر میں چھپ جانا اور تمام عالم کا دفعتہ تیرہ و تار ہونا ہوئیت محض اور فنا سے بحث کا مرقع دکھاتا ہے بجلی کی چمک سے تار چنبر کی صورت آنکھوں میں پھر جاتی ہے۔ رعد کی گرج سے نفخ صور کی صدا کانون میں آتی ہے۔ اور پھر اون اشیاء سے ظلمت کا نورانی ہو جانا اور قریب صبح سوتے ہوئے آدمیوں کا اوٹھ بیٹھنا بعث و نشر کی دلیل بنکر اعتقاد معاد کو راسخ و مستحکم کرتا ہے اوسوقت اہل شہر کا دروازہ بند کر کے آرام سونا اور جانوران صحرا کا اپنے مسکنوں سے نکلکر جانب شہر جانا اور یہاں کی خاموشی اور گرگ و شغال کی فریاد اس تضاد کو ثابت کرتا ہے جو عالم حیوانی اور عالم انسانی کے درمیان میں ہے۔

باقی آئندہ

راقم

حضرت دماغ

بقلم پرہیزگار

پیچ مل خدا اُخدا مل پیچ

پبلک سروس گزٹ

چند روز سے ایک اخبار پبلک سروس گزٹ نام مرزاپور سے شائع ہوتا ہے دعوی یہ ہے کہ مرتشی اور مستدین دونوں کے اجتناب و تحریص کی غرض سے مضامین شائع ہونگے۔ اور دیگر تدابیر اوسکی انسداد رشوت ستانی کی کیجائینگی۔

دس بارہ برس کا عرصہ ہوا کہ مرزا محمد حسین صاحب نے الہ آباد سے ایک اخبار دبیر ہند بھی اسی غرض سے جاری کیا تھا اور جب ہمنے رائے ظاہر کی کہ بہت جلد یا تو یہ پرچہ لیبل کے عذاب میں گرفتار ہوگا یا اپنی خدمت کی انجام دہی میں معذور ہوکر معمولی پرچہ ہو جائے گا تو مرزا صاحب بہت بگڑے اور ہمارے صاف گوئی کی داد ترش روئی اور بیہودہ سرائی سے دی۔ مگر چندہی روز کے بعد اسباب کے لازمی نتائج پیدا ہوئے اور عبداللہ خان تحصیلدار الہ آباد نے لیبل کا مقدمہ دائر کرکے اخبار اور مالک کو ناگفتہ بہ حالت تک پہونچایا اور دبیر ہند صاحب نے ملک عدم میں پناہ لی ہر واقفکار اس امر کی شہادت دے سکتا ہے کہ اردو پریس کی حالت موجودہ ہرگز اتنی حیثیت نہیں رکھتی کہ اس پرخطر خدمت کو انجام دیسکے۔ اعمال اور حکام کی رشوت خواہی کی انسداد مین ہر طرح کی سعی کرنے کی ہمت پیدا کرے۔ ایسے چالاک گروہ کا ہر طرح مقابلہ کامیابی سے کر سکے۔ اور مختلف ترغیبوں سے قطع نظر کرکے تدین اور انصاف پر قائم رہ سکے۔

اس پرچے کی جانب سے ہمکو اندیشہ ہے کہ اگر یہ عنا اسنے اپنی خدمت انجام دینے میں مستعدی اور انصاف کو مدنظر کیا تو لیبل اور دیگر آزار رسان تدابیر کی بدولت اسکی جان غضب میں پڑیگی کہ لحہ بلحہ جینے سے زندہ رہنا ہزار موتوں سے بدتر معلوم ہوگا اسکے ستم اور معاونان - اور بانیوں سے ہم کو امید نہیں ہو سکتی کہ وہ اس قسم کی قول ہارڈی لنس کی جرات کرسکینگے اور اگر اس پرچے کے خریدار اور معاون وہی لوگ ہوگئے جو خود رشوت ستانی اور بددیانتی کی غلاظت میں آلودہ ہیں تو بجز اسکے کہ یہ پرچہ بھی اونکی نجس کمائی کا ایک حصہ بٹائے اور جس رشوتخوار سے کچھ ملے اوسکی مدح اور جس سے نہ ملے اوسکی مذمت کرے اور کچھ نہ کر سکے گا۔

بعض وہ حضرات بھی اسکے معین و سرپرست مشہور ہوئے کی پیچیدہ ترکیبین کرینگے جو اپنی بددیانتی اور رشوت خواری کو زبانی وعظ و شرم و دیانت دکھا کر چھپانا چاہتے ہین

بہرکیف ہماری آرزو ہے کہ یہ پرچہ اپنے مقاصد میں [illegible] جائز ہون بخوبی کامیاب ہو اور حاجتین اسکو [illegible] کرین کہ ہمارے پولیس کیطرح رعایا کی آرام آسائش حفاظت جان و مال کی جگہ چورون جواریون ہی سے حصہ بٹانا انصاف میں سعی تصور کرے۔

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

ضروری گذارش

بندہ راقم آثم جو ڈاکٹری کرتا ہے ۳۰ سال کے تجربے اور تلاش کو چند نسخہ بیند دستیاب ہوئے ہیں جنکی نسبت حتمی و عمدہ مفید ہونے کا کیا جاتا ہو اگر امراض ذیل میں سے کسی صاحب کو کسی مرض کا علاج کرانا ہو راقم سے خط کتابت فرمائیں بندہ مریض کے پاس جاکر بھی علاج کر سکتا ہے صرف مصارف آمد و رفت دینا ہونگے اور بعد صحت جو شے پاسے دے وہ انکی خوشی ہوگا۔ اور جو صاحب یہاں آکر علاج کرینگے ان سے تا صحت کچھ نہ لیا جائیگا اور اوسوقت دوا کی قیمت بھی نہ لیجائیگی جبتک فائدہ مریض کو محسوس نہ ہوگا۔ اگر کوئی صاحب دوا باہر منگوانا چاہیں گے اور بذریعہ خط کتابت علاج چاہینگے تو ادسی قدر دوا بقیمت بھیجی جائیگی جسقدر فائدہ کرنا شروع کریگی۔ قیمت وغیرہ بذریعہ خط کتابت طے ہونا چاہیئے۔

تفصیل امراض

ہر قسم تپ کہنہ ضعف معدہ۔ سوزاک۔ آتشک۔ جذام۔ برص۔ بواسیر اور تمام سستی

المشتہر ڈاکٹر یوسف خان امین آباد احاطہ لال خان لکھنؤ

غور سے پڑھیے

مضبوط۔ صحیح۔ خوبصورت۔ اوپن فیس نکل سلور نمبر ۲۰ کنجی کی ریوسے ریگولیٹر گھڑی جسکے کوکنے میں بہت دیر نہیں لگتی۔ چھوٹے حجم کے جو گل جڑے ہوئے میناکار ڈائل گھنٹے کے نشان سوئیان بہت واضح و نمایان۔ دووقت بتاتی ہوئی تاؤ دیے ہوئے پرزے اور کیس ایسا کہ گرد نہ جاسکے ایک شیشہ و کمانی فالتو بذریعہ ویلیو پارسل ساڑھے سات روپیہ کو مل سکتی ہے اور اسکا ذمہ لیا جاتا ہو کہ نقل و حرکت یا ایسی زحمتوں سے بگڑ نہیں سکتی آسانی سے درستی ممکن۔ صورت سے کم قیمتی نہیں پیدا اور لوگ انہیں گھڑیون کو دونی قیمت پر بیچتے ہیں مسٹر سے آر جے انبدہ ور اسے لکھتے ہیں "ساڑھے سات روپیہ والی گھڑی جسکو دو برس ہوئے آپ سے خریدکیا تھا اب تک صحیح وقت بتاتی ہے خاندیس سے سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ رفارم یون لکھتے ہین " تمہاری سات روپیہ آٹھ آنہ والی گھڑی کو گھڑی سازنے پندرہ روپیہ کو آنکا ہے " ہیڈ کلارک رجمنٹ کمشنر سے لکھتے ہیں " بعض لوگون نے اوسکی پندرہ روپیہ قیمت لگائی اور ساڑھے سات سنکر متعجب ہوئے۔

اسکے علاوہ کتاوڑ اکی زنجیر یں۔ لاکٹ نیل۔ قمیص کے بوتام مصنوعی ہیرے یاقوت کی انگوٹھیاں فی دو روپیہ کے حساب سے ملتی ہین۔ مسٹر جے الیس ... لکھتے ہین " ایک جرمن نے ہیرے کی انگوٹھی کی قیمت پچاس روپیہ اور یاقوت کی بیس روپیہ آنکی

المشتہر

ویسٹرن انڈیا ٹریڈنگ کمپنی بمبئی

استشہار

کتب ستہ بمبئی ایران و مصر بیروت عربی و فارسی و کتب قلمی اور بمبئی محلہ امیر کا رسرا نمبر ۲۳ نزد جناب آقا میرزا محمد صاحب شیرازی ملک الکتاب برائے فروش موجود است سوائے آن کتاب منتخبات محمدی در صنائع جدیدہ و کتاب ... در شرح حال مشاہیر نسوان عالم از عرب و عجم از صدر اسلام تا کنون مشتمل بر اشعار عربی و فارسی و ہندی و بخارائی کہ الحال نہایت باشد و کتاب کلیات علائق المعانی و تاریخ چنگیز و روضۃ الادب فی طبقات شعرای عرب و کتاب جمہرۃ العرب شرح فصوص الحکم از ملا جامی و دیوان ابن عربی و کشف الاسرار و تاریخ انگلستان مع تصاویر و کتاب مقناطیس الابدان در علم قوت جاذبہ و کتاب شاہنشاہ نامہ تصنیف فتح علی خان صبا و وقائع جنگ و ایران و روس و تاریخ بروس مطبع طبع شدہ ہر کس طلب باشد طلب دارد۔

نقرہ

نقرہ محلول۔ تانبا اور پیتل کے ظروف پر ملمع کرنے کے لیے بہترین چیز ہے اسکو صرف اونپرمل دینے سے ملمع ہوجاتا ہے سونے اور چاندی کے زیورات پر ملنے سے ایسی جلا پیدا ہوجاتی ہے کہ کسی اور ترکیب سے ممکن نہیں۔ سونے کے زیورات جو کثرت استعمال سے میلے ہوگئے ہوں او نپر لگانے سے ایسی چمک دمک ہوجاتی ہے کہ کسی رنگسازی سے وہ بات حاصل نہیں ہوسکتی یہ نسخہ خالص چاندی سے ترکیب پایا ہے اور اس امر کا کارخانہ ذمہ وار بھی ہے قیمت میں برقی ملمع سے کہیں سستا ہے ایک بوتل منگوا کر اسکی خوبی آزمایئے قیمت فی شیشی عہ

طلا

طلائے محلول۔ چاندی۔ پیتل۔ اور تانبے کے ظروف پر ملمع کرنے کی عمدہ ترین شئے ہے چاندی کے زیورات پر بھی خوب ملمع ہوتا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

درخواست خریداری منیجر آر عظیم فیکٹری اجمیر کے پاس بھیجنا چاہیئے۔

مضامین غیر

پرنس بسمارک کی توبتہ النصوح

اولارڈو! اب مین سمجھا۔ دنیا کی وقعت اب مجھے معلوم ہوئی۔

آہ! وہ تمغے۔ وہ اعزاز۔ وہ شہرت وہ ناموری صرف ایک ہوا تھی! برسون کی محنت اور کوشش سے سجایا ہوا ایوان چشم زدن مین تودہ خاک ہوگیا ع۔

دنیا ہیچ است و کار دنیا ہمہ ہیچ

وہ وقار وہ جبروت اور صولت جنکو مین اپنی زندگی کے جلوت سے اس درجہ پائدار اور مضبوط وابستہ جانتا تھا ایک ہی گردش مین پژمردہ پھول کی پنکھڑیون کی طرح سے منتشر ہوگئے۔

آہ! فرانس کی فتوحات کے سہرے جنگ و جدل کے وہ کارنامے وہ میری تدبیرین۔ وہ پیش بندیان۔ وہ حکمت عملی کی عمیق چالین کچھ بھی میرے کام نہ آئین۔ کوئی میرے درجہ کو قائم نہ رکھ سکا؟ کل کیا تھا سر آمد وزرا۔ یورپ مین چھوٹے چھوٹے ایلانٹے مین فرد تھا دنیا میری بات کو مانتی تھی۔ یورپ میرے اشارون پر چلتا تھا۔ آج کیا ہون دودہ سے پھینکی ہوئی مکھی! او تر اشحنہ! تمغے جو کل میرے کشادہ اور مردانہ سینہ کے لیئے درخشان ستارے معلوم ہوتے تھے آج بجھے ہوئے کوئلہ نظر آتے ہین۔

اولارڈو! اولارڈ! مین دھوکے مین رہا۔ غرور نخوت اور شہرت کے نشہ سے میری آنکھ ہی نہ کھلی زمین و آسمان کے قلابے ملائے۔ برلن کانگریس مین روم و روس کے جھگڑے مینے طے کیئے مگر مجھے کبھی دنیا کے فراز و نشیب پر اپنے بارہ مین غور کرنے کا موقع ہی نہ آیا۔

آہ! خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم * دنیاوی وقتون سے لڑکر کامیاب ہونے۔ اپنی راحت۔ شہرت اور ناموری کے مدارج کو جائز و ناجائز طور پر طے کرنے ہی کو مین انسانی فرض خیال کرتا رہا۔ مجھے اسطرف توجہ بھی نہ ہوئی کہ ان خواہشون کو ضبط کرنا اور انکے دام فریب مین نہ آنا ہی بقول ایک سچے شاعر کے ع

شیر مرد است آنکہ داند دل از و بر داشتن

اصل مردانگی اور شجاعت ہے۔

اولارڈو!! اولارڈ!! مجھے انسانی تلون کا اسدرجہ گمان نہ تھا مین نہین جانتا تھا کہ اوس خاندان کا ایک نوجوان شہزادہ جسکی توسیع مملکت عزت اور ناموری کی تدبیرون مین مینے اپنی عمر صرف کر دی ہے اس بڑھوتی وقت مین میرے سفید بالون کا بھی کچھ خیال نہ کرے گا اور مجھے اخیر عمر مین دنیا کے تماشا گاہ وسیع جسکے ساتھ مجھے ابتک ایک خاص دلچسپی رہی ہے یون یکایک علٰحدہ کردے گا۔

آہ! دنیا کی بیوفائی اب مجھے ثابت ہوئی ع

کہ این عجوزہ عروس ہزار داماد است

اب مین اس سے متنفر ہون۔ تمغون کو سلام۔ خطابون کے دم چھلون کو الوداع عزت اور شہرت کے سہرون کو رخصت (؟) سمجھ گیا۔ انمین لغو عجب اور ظلم و ستم کی بو آتی ہے۔

اولارڈو! اولارڈو!! مین گنہگار ہون۔ سینٹ مالک کی رفاقت مین افسوس محض دنیاوی اعزاز اور عزت کے حصول کے لیئے میری حکمت عملی نے سیکڑون کی گردنین اڑوا دین ہزارون کو بے خانمان اور برباد کیا۔ لاکھون کو مصیبت مین ڈالا کیا کیا ہے اور کیا کیا کچھ۔ دل بیمار اور دست بیکار میرا سوالی رہا ہے۔ میرے حال پر رحم کر۔ عزت آبرو۔ مال اور ملک یہ دنیاوی چیزین ہین نہ مجھے دائمی فائدہ پہونچا سکتی اور نہ میرے ساتھ جاکر قبر مین راحت دے سکتی ہین۔ میری عمر قریب ختم پہونچی۔ وزارت کی کرسی پر مرا تو کیا اور گرجا کے فرش پر دم نکل گیا تو کیا۔ بقول بعض رنگیل مستقل مزاج ع

آخری وقت مین کیا خاک مسلمان ہونگے

گو اپنی وضع اور آثار کے خلاف سمجھتے ہین مگر مین ایک ذلیل مسیحی شخص ہون میرے تاریک دل کو اپنی رحمت کے آفتاب سے روشن کرکے شبنم کیطرح سے مجھے اپنی محبت مین کھینچ اور اپنے اکلوتے بیٹے اور حضرت مریم کے طفیل مین میری خطاؤن سے درگذر سے

عقوبت مکن عذر خواہ آمدم

بدرگاہ تو روسیاہ آمدم

راقم

عاصی بسمارک

اودھ پنچ۔ نو سو چوہے کھا کے بلی حج کو چلی۔

رعایا و گورنمنٹ

مصرع شیخ سعدی علیہ الرحمہ

"رعیت چو بیخ اند و سلطان درخت"

یہ مصرع بادشاہون کو عمدہ نصیحت کرتا ہے اس سے مطلب شیخ کا یہ ہے کہ جس درخت کی جڑ مضبوط نہو وہ ایک باد مخالف کے جھونکے سے گر سکتا ہے اور جب تک جڑ مین تراوٹ ہو مضبوطی نہین آسکتی جڑ کی خشکی سے درخت سر سبز نہین رہ سکتا نہ بڑھ سکتا ہے آخر کو خشک ہو جانیکا اندیشہ ہے پس بادشاہون کو چاہیئے کہ جڑ اپنی مضبوط رکھین تاکہ خود سر سبز رہین اور رعیت

ذیل میں بھایت ہے جو کہ ہمارے امام کو شیخ سعدی علیہ الرحمہ کے نام سے ایک تعلق اور نسبت ہے ہم اس بات کی شرح کرین کہ آخر بادشاہ دینی جڑ کیونکر مضبوط کرے تا کہ پیدا ہو گا۔

لہذا ہم کہتے ہین کہ رعیت کو بادشاہ سے وہ نسبت ہے جو زمین کو آسمان کے ساتھ ہے دیکھو آسمان سے پانی برستا ہے اور اسکی وجہ سے زمین کی قوت پیدا اور بڑھجاتی ہے اور پھر وہی پانی آفتاب و ماہتاب و ستارون کے اثر سے بخارات بنکر آسمان کو جاتا ہے اور وہان سے پھر پانی ہوکر برستا ہے اگر وہ پانی نہ برسے تو زمین کی قوت پیدا اور جاتی رہے زمین پر کوئی چیز نہین اوگتی ہے اگر ہوئی تو جل جاتی ہے حتے کہ درخت تک خشک ہوجاتے ہین۔

پس بادشاہ بمثل آسمان کے ہے اور رعایا بمثل زمین کے اور وزرا و عہدہ دار وغیرہ بمثل آفتاب و ماہتاب و ستارون کے ہین جو کہ رعایا سے روپیہ کھینچکر خزانہ سرکار مین پہونچاتے ہین اور خزانہ سے وہ روپیہ پھر آمد ہوکر رفتہ رفتہ رعایا تک اسیطرح پہونچتا ہے جیسا کہ آسمان سے زمین پر پانی پہونچتا ہے اور اوس روپیہ سے رعایا کی قوت اوسیطرح بڑھتی ہے جیسے کہ زمین کی قوت پیدا اور برساتی پانی سے بڑھتی ہے اسکے بعد وہ روپیہ پھر خزانہ سرکار مین جمع رہ جاے اور رعایا پر خرچ نہ کیا جاے یا دوسرے ملک کو چلا جاے رعایا کو واپس نہ پہونچے تو رعایا کی قوت زائل ہوجائیگی ایسی رعایا کی مثال اوس زمین خشک سے ہے جہان کہ پانی برسنا بند ہوگیا ہو جب زمین خشک ہوگئی اور دریا بھی [illegible] ہین تو اوسپر جو کچھ ہے وہ بھی خشک ہوجائیگا اور کوئی چیز پیدا نہین ہوسکتی اوسکی خشکی اور کمزوری سے بادشاہ کی قوت بھی ضرور گھٹ جاتی ہے اسیوجہ سے شیخ نے نصیحت کردی ہے کہ رعایا کو اپنی جڑ سمجھو اور اوسکو تر و تازہ رکھو تا کہ تمھارا درخت سلطنت ہرا رہے اور پائیدار ہوسکے اوکھاڑے سے نہ اوکھڑے بلکہ ہمیشہ بڑھتا جاے۔

ہم ملک ہندوستان کی رعایا کو تباہ حال اسیوجہ سے پاتے ہین کہ اوسکے ملک کا زر محاصل جو انگلینڈ کے خزانہ مین جاتا ہے پھر کسیطرح سے واپس نہین آتا صرف اوسیقدر ہندوستان مین رہجاتا ہے جو کہ تنخواہ ہندوستانی ملازمان مین دیجاتا ہے اور وہ لوگ معدودہ چند [illegible] اوسیقدر حصہ [illegible] سے رہجاتا ہے جو کہ اونکے کھانے [illegible] ہوتا ہو باقی کل ولایت کو جاتا ہے جو کسی حیلہ سے واپس آتا ہے۔

اسکے علاوہ بہت روپیہ تجارت کے وسیلہ سے انگلینڈ مین کھنچ جاتا ہے اور وہ بھی کسی ذریعہ سے نہین آتا ہے کیونکہ یہان کوئی [illegible] تجارت نہین ہوسکتی جو وہان کا روپیہ کھینچ سکے اگرچہ چھوٹی چھوٹی تجارتین یہان ہوبھی سکتی ہین یا کوئی چیز ہندوستانیون سے ممکن بھی ہے تو اوسمین سرکار خود تاجر بنی جاتی ہے پس جبکہ ہر صورت سے ہندوستان کا روپیہ نکلتا جاے اور کوئی چشمہ آمدنی کا باقی نہ رہے تو کیونکر رعایا کی قوت نہ گھٹ جاے پتلی دال کے کھانے والے کو ایک فاقہ بھی بہت ہے۔

باوجودیکہ [illegible] کی خشک سالی نے سبکا بھرم کھو دیا [illegible] صد افسوس گورنمنٹ سے جب جواب ملا تو یہی ملا کہ ترقی کرو اخبار والون سے جو سنا تو یہی سنا کہ ترقی کرو ترقی معلوم نہین کہ ترقی کس چیز مین کیجاے اگر علم کی ترقی کے لیے یہ زور شور ہے تو بھلا پتلی دال کے کھانے والے کہانتک زور کرین انٹرنس تک پہونچے کہ بصارت ندارد عمر کا آدھا حصہ ندارد۔ جو لوگ کسی صیغہ مین نوکر بھی ہوگئے وہ کہتے ہین کہ ترقی کیونکر کرین دو چار عہدہ دارون کو پھاند جائین یا اپنے ہاتھ سے ترقی لکھ لین۔ [illegible] ان سب چیزون مین ترقی ممکن بھی ہو اوسمین ترقی دیکھ لیجیے نسل کی ترقی لے لیجیے رنج و فکر و مصیبت کی ترقی دیکھ لیجیے اسکے سوا آخر دنیا مین ترقی کرنے کا نتیجہ کیا ہے ہزار ترقی کرو گے پھر آخر کو تنزل کی حالت پر آجاؤ گے کیونکہ دنیا گول ہے جہان سے ترقی کرنا شروع کروگے آخر کو اوسی جگہ آنکلو گے اسیوجہ سے کہا گیا ہے کہ کل شیء یرجع الی اصلہ یہی ترقی کا نتیجہ ہے اگر ترقی اسی کا نام ہے کہ مرتے جاؤ اور آسمان پر جاتے جاؤ جیسا کہ اگلے علما و حکما سب چل بسے انتہا کی ترقی کرگئے تو بخار لکھنؤ مین گھر گھر اسی پہونچا ہے نقشہ اموات سے دیکھ لیجیے گا کہ کتنے لوگون نے ترقی کی۔

ہمارے نزدیک تو اب یہ کہنا لازم ہے کہ کاہلی کرو کاہلی اسوجہ سے کہ اسکا نتیجہ عمدہ دکھائی دیتا ہے بہ نسبت ترقی کے کیونکہ کاہلی مین سکون ہوتا ہے اور سکون سے آرام ملتی ہے مثال اوسکی یہ ہے کہ انسان جب تک چلتا ہے یا کام کرتا ہے یا دوڑتا ہے تکلیف پاتا ہے لیکن جب بیٹھتا ہے تو کسیقدر سکون و آرام پاتا ہے جب لیٹتا ہے اوس سے زائد جب سوتا ہے اوس سے زائد جب مرجاتا ہے تو بہت بڑا سکون اور آرام پاتا ہے پس تمکو اپنی اصل کی طرف اور کاہلی کرو کاہلی کرو ترقی کوئی چیز نہین اوس سے کاہلی بہتر ہے +

راقم

ایم - ایم

دونون کی ضد نے خاک مین ہمکو ملا دیا

گھر سے آیا ہے مستر نائی

انگلستان مین قومی مشن کی سرگرم کارروائیون کی تاربرقیان پڑھ پڑھ کے ہمارے بوڑھے سید صاحب اپنے دل مین سوچنے لگے کہ خیر ملک تو ترقی کی طرف قدم اوٹھائے بھاگا جارہا ہے ادھر ضعف مزاج آزادی پسند انگلستانی مادر مشفقہ بھی دست شفقت بڑھائے ہوئے ہمدردی کے رومال سے اس نوخیز بچہ کے وہ آنسو جو شکایت ابنائے روزگار سے بہتے ہین پونچھ رہی ہے قرائن سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ ایک نہ ایک دن سوختی اوٹھانا پڑیگی خفت کا سامنا ضرور ہوگا مگر اسکی تدبیر مجمل سوچی جائیگی سردست تو لاؤ دل خوش کرلین اگر یہی سرگرمی رہی ڈر ہے کہین سمجھدار مریدون کی راسخ الاعتقادی مین خلل نہ پڑے تکیناؤن پر پانی پھرجائے چنانچہ اب یون پھسلاتے ہین کہ انگلینڈ مین جو قدر ہمارے پولیٹیکل ایجیٹیشن کا زور ہے اور یہ جو روزانہ تائیدی جلسون کے حالات اخبارون مین چھپتے ہین وہ کوئی اثر نہین رکھتے یہ تو وہان کے لوگون کے معمولی اشغال ہین کہ پولیٹیکل مباحث سر راہ چھیڑا کرتے ہین اور ایکو جلسہ ہوا کرتے ہین آئے دن کا تفریحی شغل ہے پس یہ جو نیشنل کانگرس کا قومی مشن ہندوستانیون کی حالت کا فوٹو دکھانے اور ہندوستان کی ضروریات کا عرض حال کرنے اور انگریزی پبلک پر حاجتمندان ملک کے اغراض ومقاصد کو علے الاعلان بیان کر کے مستدعی ہے کہ ریپریزنٹیشن کے پاکیزہ اصول عطا ہون اب زمانہ آگیا ہے کہ وعدے اپنا عملی جلوہ دکھائین اور جو اپنے ساتھ اون جلسون کی رپورٹین پورٹ منٹو مین لیگیا ہے جنمین اقوام ہند بلا امتیاز حصہ مساوی لیتے رہے ہین اور جنمین کیا ہندو کیا مسلمان کیا پارسی کیا عیسائی سبکو یکسان دلچسپی ہے اور جو اوس کانگرس کا وکیل ہے جسنے آج چار سال ہوئے پولیٹیکل ایجیٹیشن کا نقارہ چاردانگ سبزہ زار ہند مین بجا رہا ہے کوئی "سر بمہر جلسہ" نہ تھا جو قیصر باغ کی بارہ دری یا حضرت گنج کی "اوڈیٹری آفس" مین ہوا ہو۔ کوئی پیٹریاٹک کمیٹی تو تھی نہین کہ جسکا اجلاس ہی سلامتی سے آجتک نہین ہوا البتہ ممبرون سے بارہ روپیہ فیس داخل کراکے پانیر کے کالمون مین نام چھپوا دیا ہوا اور جسکا آغاز ہی مین انجام ہو۔ اب اگر آپ اوس تمام کارروائی کو جھٹلانے پر مستعد ہوئے ہین چاند پر خاک ڈالنا چاہتے ہین تو آپ کی خوشی۔

یہ تو سید صاحب کے خیالات پاکیزہ تھے جنکو ہمنے اپنی زبان مین بیان کیا ہے اب اونکے حواریون کو دیکھیے مضامین نقل کیے جاتے ہین ہر ایک صاحب بغلین بجاتے ہین خوشیان مناتے ہین کہ دیکھیے سید صاحب یون طعن کر رہے ہین ارے صاحب ایسا معتبر شخص کہہ رہا ہے کہ ہمکو ڈرنا نہ چاہیے تو پھر ڈر ہی کیا ہے۔ سبحان اللہ یہ وکوئی صاحب اخبارات مین وہانکے حالات دیکھتے ہین نہ تار برقیان پڑھتے ہین نہ پارلیمنٹ کے مباحث پڑھتے ہین نہ ممبران پارلیمنٹ کے خیالات معاملات ہند پر کوئی صاحب نظر کرتے ہین بس سید صاحب سے سن کے و کیسا اطمینان ہو سکتا ہے یہ سب محض لغو اور سراسر جھوٹ ہے۔ اطمینان سے کواڑے بند کرکے سر دست بیٹھو جب سید صاحب کے گریہ وبکا کی آواز آئیگی تب دیکھ لینا کہ یون پارلیمنٹ والے آزادی بیچتے ہین ٭

راقم

دل کے خوش رکھنے کو سید یہ خیال اچھا ہے

جزو لاینفک

خوشامد	منشی نولکشور سے
سٹرک	علیگڈہ کالج سے
کامیابی متواتر	کانگرس والون سے
نوحہ خوانی شبانروز	انٹی والون سے
ظرافت	حضرت پنچ سے
جورو	راقم سے

جان حزین

عید

حضرت پنچ۔ عید ہوگئی آپ کو بھی مبارک اور ہمکو بھی مبارک اللہ اللہ اب کی مرتبہ ہلال عید کے چم خم بھی یادگار رہینگے۔ اونتیسوین تاریخ شدت کی گرمی۔ سنیچر کا دن۔ گھبراہٹ کا وقت ادھر تو ساڑھے چار بجے یارون نے گھڑی کی سوئیون سے آنکھ لڑائی ہر ایک گردش پر نظر جاتی اودھر میان آسمان صاحب کچھ اور ہی رنگ لائے اودہر اکے تم دہی پانی کا ساتھ ہی چالان بولا گیا۔ اور کس غضب کی آندھی اور کس زور شور کا ابر کہ سیاہ بخدا خدا خدا کرکے آندھی سے فرصت ہوئی پانی صاحب کی نوبت آئی۔ قصہ مختصر دونون صاحبون نے وہ وہ ساری کارروائیان کین کہ مطلع نہ صاف ہونا تھا نہ ہوا۔ روزہ بندے آسمان پر نظر جماتے تھے اور پھر زمین کی طرف دیکھنے لگتے مطلع ہی ابر وباد سے کب صاف ہوتا کہ ہلال صاحب کا جلوہ نظر آتا بارے تیس روزون کے بعد حضرت نے غرفہ عدم سے سر نکالا تو بندہ نے بھی [illegible] کی شکایت کی کہ حضرت کا دل ہی جانتا ہوگا۔ واہ چاند ماموں واہ اب دن [illegible] چلے آئے ہوتے تو کیا بگڑ جاتا۔

مضامین غیر

بقیہ آدہی رات

مورخہ ۲۲ - مئی سنہ ۹ء

یہی وقت عاشقون کے کرب و اضطراب اور معشوقون کے یاد رلانے مین پیچ وتاب کا ہے - چارون طرف سناٹے کا عالم فراق یار کا اندوہ وغم دل مین درد جانگزا لب پر نالۂ فلک فرسا - آنکھین طوفان خیز آہین شرر ریز تیر انتظار کے پہلو مین خلش سوز فراق کی آبلہ جگر مین طپش - صورت پر زبونی اور وحشت - آدمیون سے نفرت - چشم تحیر سے ہر سو نگران - ناخن بڑھے ہوئے بال پریشان - ہمہ تن صورت اندوہ والم غیر از شمع بالین نہ کوئی یار نہ ہمدم - جسم ضعیف ونزار بستر غم پر مضطرب وبیقرار ؎

کباب سیخ ہین کب کروٹین لیکر سنبھلتے ہین
جو جل اوٹھتا ہے یہ پہلو تو وہ پہلو بدلتے ہین

اگر مطلوب لاپرواہ ہے تو پھر زندگی کا خدا ہے - اور اگر بر سر عنایت ہے تو مصیبت بالائے مصیبت ہے ؎

نہ اوسکا وصل ہے ممکن نہ تاب ہے دلکو
عجب طرحکا الٰہی عذاب ہے دلکو

ادھر بارہ کا گجر بجا ادھر خفقان و اضطراب بڑھا دل مین دھڑکن پیدا ہوئی آہٹ پر کان لگے اگر کوئی راہگیر بھی اوسطرف ہو نکلا تو اوسی کے آنے کا یقین ہوا گھبرا کر اوٹھے فوراً دروازہ کھولا مگر وہان کون تھا پھر الٹے پھیر کر پلٹ آئے اور کلیجہ تھام کر پلنگ پر گر پڑے اب لیٹے ہوئے یہ مصرعہ کسیکا ع

نہ تو آئی اجل نہ وہ یار آیا یہ بھی نہ ہوا وہ بھی نہ ہوا

فرماتے ہین - اور چپکے چپکے روتے جاتے ہین ؎

ابتدائے عشق مین روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھیئے ہوتا ہے کیا

ان لوگون کا راز زیادہ تر فاش کرنا روا ہے اور حضرت سعدی نے خوب اختصار کیا ہے - (در ایام جوانی چنانکہ افتد دانی) ؎

عشق ازین بسیار کردہ است وکند
سبحہ را زنار کردہ است وکند

جو لوگ مددگاری بخت سے فائز الوصل ہین اونکے سونے اور ساز و راز و نیاز کا بھی وقت ہے - ارباب صحبت رخصت ہو چکے اہل خدمت اپنے کامون سے فراغت پاکر ٹھکانے لگ گئے - پردے اور چکین گرادی گئین - لیمپون کی روشنی کم کردی گئی دربانون کو حکم ملا کہ کوئی غیر آنے جانے نہ پائے تخلیۂ تام اور وقت عیش و آرام پورا پورا حاصل ہوا - حرارت غریزی کا اشتعال انفعال نامنہدس کا اعادہ ناگفتہ بہ تمناؤن کا جوش مدتون کے ارمان برآنے کی مسرت وقت خواب کی تبدیلی بیجا ہونیکی تمہید - ادہر دست شوق کا تطاول ادہر شرم وحیا کا انکار ایئون سے تامل کبھی دہشت کبھی خاموشی نشۂ شباب کی مدہوشی آنکھین نیند سے مخمور بانکپن کا دفور ؎

نہایت نیند مین ہین قصد ہے آرام کرنے کا
بڑھاتے ہین چھپڑ دلکو بجلیان بالے اولجھتے ہین

اس وقت خاص کا زیادہ تر احوال لکھنا نوجوانون کی طبیعت کو برانگیختہ کرنا ہے "

باقی آیندہ

راقم

حضرت دماغ

بقلم - پرہیزگار ؛

حیدرآباد دکن

ڈیر پنچ - تسلیم کی ڈالی پیشکش ہے - آپ ہی کیا یاد کرینگے آج وہ تازہ دم ڈال کی ٹپکی خبر آپ کو سناتا ہون کہ آپ ہی مارے خوشی کے ریشہ خطمی ہو جائین اور منہ مین پانی بھر آئے تب کی سند -

آپ کو غالباً یہ تو معلوم ہی ہوگا کہ ہمارے فرخندہ بنیاد حیدرآباد دکن مین آمون کی وہ ریل پیل ہے کہ اگر مولوی صاحب استنجے کو ڈھیلا اوٹھانے بیٹھے تو آم ہی پر ہاتھ پڑتا ہوگا -

چنانچہ ہمارے شہر کے ایک رئیس قوی جنگ بہادر کا دریائے سخاوت جو آجکل موجزن ہوتا ہے سارا نزلہ آمون پر گرا آپ نے روپیہ پیسا خلعت سب سے کنارہ کرکے آمون کی تقسیم کی بھرمار شروع کردی - ہین آپ جو کوئی ملاقات کو گیا - آم موجود - جسکو کچھ دینا ہو آم حاضر - بنک اور مہاجنی کوٹھیان روپیہ کے دین لین کے عوض نوٹ اور کاغذ اور ہنڈی - استعمال کرتے ہین مگر ہمارے نواب صاحب نے اپنی سخاوت کا بیوہار آمون پر رکھا ہے - لوگون کی رائین آئین مختلف ہین - ہر شخص اپنی اپنی جگہ موشگافیان کرتا ہے - ایک صاحب کہتے ہین کہ آم کی شکل دل کی شکل سے مشابہ ہے - خاص وعام کو آم عطا فرمانے سے مطلب یہ ہے کہ دل قوی ہے - اگلے زمانے مین ایک شاعر کہہ گیا ہے - ؎

لختے برد از دل گذرد ہر کہ ز پیشم ؛
من قماش فروش دل صد پارہ خویشم ؛

پنچ ملِ خدا خدا ملِ پنچ

لکھنؤ پنجشنبہ ۵ - جون ۱۸۹۰ء

زمانے کی ترقیون کی کوئی حد نہین - جب سُنیئے ایک نہ ایک نئی بات موجود خصوص یورپ تو ایسی باتون کا آج کل معدن و مخزن ہو رہا ہے - دنیا کی کوئی بات تعجب انگیز ایسی باقی نہوگی جسکے کرنے کی ہمت اور کوشش نہوگی اور پھر آپ جانیئے ہمت تو عجب چیز ہے آخر کوشش و سعی کر کر کے شاید مقصد تک آہی جاتا ہو ریل تار - تو پُرانے مضامین ہوگئے - ابخرات کی طاقت پھکڑے کی حرنج چون معلوم ہونے لگی مسٹر آدیسن برقی قوت مسخر کر کے ساری دنیا کے کام انجام دینے کا ٹھیکہ لیا چاہتے ہین فونوگراف اور ٹیلی فون کے علاوہ انجن بھی برقی قوت سے چلنے لگے - سواری کے واسطے ہوا گاڑی کی ہوا سر مین جو سمائی - لوگون نے طیار بھی کر لی صرف دُم کی کسر باقی ہے وہ بھی آجکل مین نکلی جاتی ہے - پھر دیکھیئے کا ٹرینین کی ٹرینین اوڑن کھٹولے کیطرح آسمان پر ہوائی سمندر مین ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر زناٹے بھرتی ہونگی - جنگی سامان کی ایجاد مین بے دھوئین کی بارود کا نسخہ بھی بڑے بڑے تغیر پیدا کرنے والا ہے - پہلے بے دھوئین کی بندوق خیالی تھی اب اسکے بدولت توپ تک بے دھوئین کی چھوڑی گی آجکل جنگ مین جبکہ حضرت انسان مارے بہادری اور شجاعت کے تلوار خنجر چھری - کٹار پیش قبض برچھے - بھالے سب کو سلام کر کے بندوق اور توپ سے لڑتے ہین - بارود کا دھوان اکثر باعث خیرگی نظر ہوا کرتا تھا بلکہ یہ سنا ہے اکثر گھن گرج گھمسان رن کے میدانون مین جب دھوئین کی اتنی کثرت ہوئی کہ کرۂ ارض سے لیکر کرۂ زمہریر تک اٹ گیا تو بارش ہونے لگی - آگ نے بہت چھوٹے دائرے - سادی ترکیب - ہتھ پلیٹی سے قلب ماہیت حاصل کر کے پانی کی صورت اختیار کی - اب اس سے بھی اطمینان ہوگیا - بقول شخصے نہ رہو بانس نہ بجے بانسری - دھوان ہی کب ہوگا کہ بارش کا جھگڑا نکلے گا - کرورون بندگانِ خدا - سوکھے گھاٹ اتار جائینگے -

خیر یہ تو لڑائی بھڑائی جدال و قتال کے سامان کی باتین تھین - اب امن کے سامان سُنیئے کہ آجکل یورپ مین پتھر گلانے کا نسخہ ہاتھ لگا ہے - جس سے پتھر صاحب پانی کیطرح گھل جاتے ہین - پھر جس سانچے مین چاہو ڈہال لو جس شکل کی چیز بنانا چاہو طیار کر لو - اب اس ترکیب سے بھی بڑے بڑے تغیرات ظہور پذیر ہونے والے معلوم ہوتے ہین اور تو اور زبان مین بھی کچھ اثر پیدا ہو تو تعجب نہین - کیا وجہ کہ ظالم اور بے درد کو سنگدل اسوجہ سے کہتے ہین کہ وہ پگھلتا نہین - مگر جب پتھر صاحب گداز ہونے لگے تو آپ یہ صاحب پارہ بنکر اُڑ گئین -
افسوس ہے تو صرف اتنا کہ خواجہ آتش نہوئے جو کہہ گئے مین -

پسیجے گا کبھی تو دل تمہارا
ہمیشہ اپنی آہون کا دھواں ہے

ورنہ معلوم ہو جاتا کہ حضرت پسیجنا کیا اب تو گداز ہو کر بہ شکل [illegible] تو کوئی تعجب کی بات نہین کیا وجہ کہ معشوق کا دل اب تک پتھر [illegible] اور پتھر پگھلنے لگا - پس اگر دل پتھر ہی کا رہا تو وہ بھی ضرور پگھلنے لگا [illegible] کی مرادین بر آئین گی - اور اگر معشوق صاحب [illegible] سے ہی طرح دل کو بھی [illegible] جیسے پیچ گنج مین برتن بدلا ئے جاتے ہین - اور آیندہ پلاٹینم کا دل بنا کر خدا انے پوسٹ پیڈ کرنا شروع کر دیا تو عاشق بیچارے اس پوچ [illegible] کو استعمال کر کے کیا خاک پتھر فائدہ اٹھا سکین گے [illegible] داغ [illegible] یہی شعر پڑھا کرینگے ؎

ہماری آہ تیرا دل نہ نرم [illegible] مست
وگرنہ دیکھ آئینہ کہ پتھر ہوگئے پانی

یا اگر اس جھنجھٹ سے زیادہ گھبرائے اور جان [illegible]
دوش ہوا تو غالب کا یہ شعر سنا کر رخصت حاصل کریں -

وفا کیسی کہان کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگدل تیرا ہی سنگ آستان کیون ہو

سر ولیم میور صاحب سابق لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی کی تقریب گولڈن ویڈنگ یعنی جشن زرنگار پنجاہ سالہ کی شادی کے [illegible] یورپ مین ایک مسرت خیز رسم ہے اس موقعہ پر مبارکباد [illegible] کی تجویز درپیش ہے ہم بھی اس تجویز سے متفق ہین مگر صرف اسقدر او کہنے کی جرأت کرتے ہین کہ یہ مبارکباد اگر بذریعہ کسی مستند زرگر کے روانہ کیجائے تو "زرنگار" لفظ کی رعایت سے بہ نسبت بنیئے کی ترازو و باٹ کے تول ناپ مین زیادہ موزون ہو +

"خط ڈالدیا - تلوا لیا تھا"
"جی ان حضور - ننک گر دیتھا - ایک ٹکٹ اور لگا"
"ٹکٹ تمنے ہی لگایا ہوگا" حضور دڑھی
"کہین لکھے ہوئے پتہ پر تو نہین لگا دیا"
"نا ہین صاحب ناہین - ایس بکیوف ناہین - ٹکٹ کے اوپر ٹکٹ ٹھیک لگا دیت ہے" بیقوف +

پانی کی طرف سے ہمارے شہر کی قسمت ایسی پھٹی ہے کہ اسکی شوربختی کی قسم کھانا چاہیئے۔ شہر میں آب شیرین حکم آبحیات رکھتا ہے۔ بعض حصون مین تو بہشت کی وہ نعمت کہ گلاس بھر پانی مین معہ مبالغہ بورا بھر نمک گھلا ہوا خدا خدا کرکے تو تڑکنو مین کی تجویز قرار پائی اور ہزار کوشش ہنسنے کی بھی نوبت آئی مگر آپ جانیئے سے

تہی دستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیوان تشنہ مے آرد سکندر را

وہ بھی رنجک چاٹ کے رہگیا۔ نل صاحب پہلے تو اٹک اٹک کے چلتے تھے اب دور پہونچکر اڑیل ٹٹو کیطرح جا دل بھر نہین اٹھتے۔ چلیئے اسسے بھی فرصت ہوئی ؏

وہ پانی شہر کا کھاری جو آگے تھا سو اب بھی ہے

خیر یہ مایوسی۔ روح فرسا تو تھی ہی برف کی کلون کو دا جو لگتی ہے یا شہر کی تشنگی اپنا اثر جو دکھاتی ہے۔ انکا مزاج بھی جادۂ اعتدال سے منحرف رہا کرتا ہے۔ الہ آباد، آگرہ۔ کانپور۔ وغیرہ وغیرہ مین کلین چلتی تشنہ کامونکو سیراب کرتی ہین مگر نہین معلوم یہان آکی بہنون مین کہان کے تنترغم بھر گئے ہین کہ آئے دن ایک نہ ایک نخرا موجود۔ واللہ برف سے جتنا پاس ٹھنڈا نہین کرتین اوس سے چوگنا جلا کے خاک سیاہ کرتی ہین۔ سلامتی سے ایک چھوڑ دو دو کلین موجود۔ مگر اقل درجہ ۲ سیر سے کم میسر ہی نہین آتا اور وہ اوس وقت تک جب تک بی کل صاحبہ بے کل نہین ہوئین ادھر ذرا کسلمند ہوئین تو ہر نرخ فرج معشوق کی طرح آسمان پر پہونچ گیا۔ روپیہ دو روپیہ سیر کوئی بڑی بات نہین۔ دم دعوی تو یہ ہے کہ سوختہ جان تشنہ لب اگر سے

قیمت خود ہر دو عالم گفتۂ
نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

کا مشورہ دین تو شرح اور بڑھا لیجائے۔

اوسپر ستم یہ ہے کہ وزن صحیح نہین ہوتا۔ سیر کی جگہ اگر آدھ سیر ملگیا تو جانیئے حلال کمائی کا روپیہ وصول ہوا۔ ورنہ وہ لپ جھپ۔ ہتھ پھیر ہوتا ہے کہ مجال کیا آدمی جان سکے۔ اور اگر کسی نے دیکھ لیا یا اپنے ترازو بانٹ سے وزن کیا تو سنتا کون ہے ہم تو اسی حساب سے دینگے۔ جی چاہے لو نہین ٹھنڈے ٹھنڈے گھر جاؤ۔ بی کل صاحبہ جنھون نے برف کے ساتھ آٹا تیل کا بھی کارخانہ شامل کیا تھا اور حصہ دارون کو دس سیر کے حساب سے برف دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اب نیا رنگ لائین دریا کے کنارے کی تاثیر سے نیت مین وہ گھاٹ سمائی حصے کے مطابق برف نہین دیتین۔ دس سیر ملنا چاہیئے سیر آدھ سیر دیدیا باقی ندارد۔

ارے صاحب ہم اسی چاٹ پر حصہ دار ہوئے ہین دس سیر برف روز کے حساب سے حسب وعدہ دیجیئے۔ دل جلون سے ٹھنڈی گرمیان نہ کیجیئے۔

جناب مجبوری ہے برف ہی اتنی نہین بنی۔ ٹھیکہ دارون سے جسقدر بچی نذر کی گئی۔

المختصر بیچارے حصہ دار تک جب اسطرح سوکھے گھاٹ اتار دیئے جاتے ہین برف نوشی کے بدلے الٹی سوختنی اٹھاتے ہین تو اور لوگون کو کون پوچھتا ہے رہ رہ کر صبر کرکے خاموش ہو رہین اور پانی پی پی کر دعائین دین ٭

نمایش کی بہار کی فصل مین سہارنپور مین بعض بال کی کھال نکالنے والون نے بال تراشنے کی نمائش تجویز کی ہے۔ اسمین دیکھا جائیگا کہ سب سے بڑھکر نفیس اور خوبصورت بال کسکے اور کیسے ترشے ہوئے ہین۔ اور کون حجام صاحب اس فن مین اعلے دستگاہ رکھتے ہین۔

مگر ابھی یہ تصریح نہین معلوم ہوئی کہ انعام کس فریق کے واسطے تجویز ہونگے۔ یعنی جسکے بال ترشے ہونگے یا جسنے تراشے ہونگے۔ اگر اخیر فریق کی دستکاری پر نظر ہوگی تو اکثر سوختگاف رنڈیون ہی کو انعام دلوائینگے۔ کیا وجہ کہ اس فرقہ سے بڑھکر اور کسکو اس کام مین دستگاہ ہوسکتی ہے ٭

ہمارے ہمعصر لاہوری نے جوتی رام کے پدر بزرگوار کی جانب سے ایک اشتہار مشتہر کیا ہے جسکا منشا ہے کہ جوتی رام کو کوئی شخص میری پیدا کردہ جائداد کے بھروسہ پر قرض نہ دے نہ میرے کاروبار مین معاملت کرے اور جدی جائداد کچھ نہین ہے سوا سوئمی حصہ مکان قیمتی [illegible] کے اور جوتی رام نے میری جائداد کا ایک حصہ صرف کر ڈالا ہے اوسکو مین نے آئندہ کے لیے محروم کر دیا ہے۔

ہم یہ کہتے ہین کہ جوتی رام کے معاملت سے پبلک کی جوتی کو کیا غرض اگر اپنے باپ کی جائداد کا ایک حصہ صرف کر ڈالا پبلک کی بلا پوش سے اگر جان جوکھم کوئی شخص اوسکو کچھ دیگا پھر پائیگا کیا دو جوتیان پبلک تو ایسی جائداد کے اشتہار کو جوتی کے پھٹ پھٹ کی نوک پر مارتی ہے بلکہ پبلک کی جوتی بیزار ہین کسکی جوتی کو غرض ہے جو بیچ مین پڑے لیکن شاہ صاحب کے قول کی البتہ اس اشتہار سے تصدیق ہوگئی۔ ؏

پسران را ہمہ بدخواہ پدر مے بینم ٭

چاہے اسمین جوتی پرشاد ہون خواہ بوٹ دیال یا گرگابی لال مہاراجہ۔

ہمدرد

اس نام کا اخبار تھوڑے عرصے سے فیض آباد سے شائع ہوتا ہے ایڈیٹوریل انتخاب برا نہیں۔ اُنمیں اکثر سلامت روی کی جانب مائل ہیں۔ ضلع میں جہاں دو سے اخبار نہیں ہمدرد بہت کچھ وسیع میدان ہمدردی کے اظہار کے واسطے پا سکتا ہے۔ اگر اڈیٹر اور کاتب قسم کا انتظام معقول ہوگیا تو ہمکو ترقی کی بہت کچھ امید ہے *

شکریہ

عجب اتفاق ہے جس فصل میں ہمارے اور ہمعصروں کو شکایت نادہندی مشتہر کرنا ہوتی ہے اوسی میں ہمکو نوبت ادائے شکریہ آتی ہے۔ ذیل میں بطور رسید اسماء قدردانان بدین غرض درج کیے جاتے ہیں کہ دیگر معاونین بھی ضرور۔ اس جانب توجہ فرمائیں گے۔

سرکار حضور پرنور مہاراجہ صاحب بہادر وعار۔
جناب عال بہادر صاحب۔
جناب احمد الدین صاحب۔
سرکار خیرپور سندھ۔
نظام کلب۔
جناب محمد محسن صاحب۔
جناب سید اسد اللہ صاحب۔
سرکار جناب مولوی محمد علی صاحب۔
منہ اپور انسٹیٹیوٹ۔
پبلک لائبریری امرتسر۔
جناب شنبھو ناتھ صاحب۔
جناب منشی امیر احمد صاحب نسیر
کھتری کلب۔
لائل لیبریری۔
انجمن اسلامیہ بمبئی۔
کالون لابریری۔
سرکار حضور نظام دکن۔
جناب گل محمد صاحب سیٹھ۔
جناب شیخ اصغر علی صاحب تعلقدار۔
جناب شاہ سعید الدین احمد صاحب۔
سرکار بہاولپور۔
جناب عبد العزیز صاحب۔

انجمن اخلاق۔
جناب شیخ حسام الدین خانصاحب۔
کتب خانہ بریلی۔
جناب منشی سلطان حسین صاحب تحصیلدار۔
کانیکل لائبریری۔
سرکار نواب زین العابدین خان بہادر
سرکار پرورش علیخان بہادر۔
صاحب ڈپٹی کمشنر سلطانپور۔
بھارتی بھون۔
جناب عظمت علی صاحب۔
جناب اجودھیا پرشاد صاحب۔
جناب حاجی ہارون جان محمد صاحب
عالیجناب بابو مادھوداس صاحب۔
عالیجناب سید فضل حسین خانصاحب تعلقدار
جناب پربھو نراین صاحب
عالیجناب میر راحت حسین صاحب تعلقدار
صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سلطانپور۔
بہار ستیشی لائبریری
جناب محی الدین صاحب۔
لبریری بارہ بنکی۔
ویسٹرن انڈیا واچ کمپنی۔
سرکار فیض آثار مہاراجہ پرتاب نراین سنگھ بہادر۔
جناب سید کربلائی حسین صاحب بہادر۔
سرکار ریاست کپورتھلہ۔
ریفارم کلب۔
جناب مرزا آغا حسن صاحب۔
جناب سید محمد عمر صاحب۔
سرکار ریاست رامپور۔
سرکار ریاست بیدلہ
جناب علی بخش صاحب۔
جناب ڈاکٹر جوالا پرشاد صاحب۔
نواب کلب
جناب ڈریک براکمین صاحب۔

مضامین غیر

نئی روشنی کی اخلاق جمالی

پولیٹکل اکانمی کے باریک نازک اور پیچیدہ مسائل پر عمیق نظرون سے دیکھنے والون نے بجا سے خود طے کرلیا ہے کہ زمانہ سے بڑھکے متلون المزاج بیوفا اور گرگٹ کیطرح گھڑی گھڑی رنگ بدلنے والا کوئی ہو ہی نہین سکتا۔ اسی لیئے فلسفی عالمون اور زمانہ کے نبض شناس عاقلون نے پالیسی کب ایسی شیے پیدا کی ہے جس سے تمام مشکلات رفع تمام عقود حل تمام رازسربستہ افشا اور تمام پیچیدگیان سلجھ سکتی ہین۔ سیاست مدن تہذیب اخلاق آداب منزل کا کوئی مشکل سے مشکل مسئلہ ہو اسکے بدولت آسان۔ اور اگر اسکی تعریف اپ چھیئے تو اتنا کہنا کافی ہے زمانہ با تو نہ سازد تو با زمانہ بساز یا جیسا دیس ویسا بھیس۔ میرا تو یہ عقیدہ ہے کہ زمانہ کے ہاتھون آدمی اگر موم کی ناک بنکے رہے تو البتہ شاید اطمینان سے رہ سکے کہ نہ زمانہ کی سرد وگرم اوتار چڑھاؤ۔ ترقی تنزل۔ عسر یسر۔ مد و جزر افلاس و امارت کی متواتر ٹھوکرون سے انسان کی جان حزین سلامت نہین رہ سکتی جو لوگ

"گیا ہے سانپ نکل اب لکیر پیٹا کر"

پر عمل کرنے والے ہین وضعداری کی دھن مین اپنی والی نباہتے تو بہت ہین پر مشکل سے چند ایسے نکل سکتے ہین جو زمانہ کے ہاتھون تنگ نہ آگئے ہون اور ہر دم نوحہ خوان نہون۔ یہ ضد اور ہٹ تو اون وضعدارون ہی کو مبارک رہے ہم تو حضرت پالسی اور حکمت عملی پر ایمان لانے والون مین ہین ہمارا تو یہ خیال ہے کہ آدمی کو ہر وقت زمانہ کی ہوا دیکھکر بات کرنا چاہیئے جسطرف اسکی چتون پھرے خود بھی پھر جاے۔ قاعدہ کی بات ہے بازار مین جس جنس کی طلب ہوتی ہے لوگ اوسی کی بہم رسانی پر ٹوٹ پڑتے ہین یہی حال آجکل کے زمانہ مین ہمارے طرز تعلیم کا سمجھیے جب تک ہندوستانی عملداری رہی لوگ عربی فارسی کی تکمیل پر جان دیتے رہے اب زمانہ نے کروٹ لی انگریزی علوم کا چرچا مدارس مین ہونے لگا۔ اسیطرح طرز معاشرت مے بھی ایک عجب پلٹا کھایا ہے لباسون مین۔ بات چیت مین روزانہ میل جول مین فرق بین نظر آتا ہے کلی دار پائجامہ چپکنین۔ قبا مین اب کسی بدن پر نظر نہین آتین علی ہذالقیاس بازار عالم مین اب اگلے زمانہ کے اخلاق و آداب معاشرت بھی کھوٹے روپیہ سے زیادہ وقیع نہین نیا سکہ ہر نیا چلن ہے مگر ہمارے ہندوستانی بھائی جنکے مزاجون مین جودت اور طبیعتون مین ایجاد پسندی اور اختراع کا مادہ بہت کم ہے ابھی اوسی پرانے ڈھرے پر چلے جارہے ہین انھین خبر نہین کہ اب زمانہ کس رنگ پر ہے اور نیا۔

کو اب کیا مرغوب ہے میری راے مین ہم ہندوستانیون کی منزل ترقی تک پہونچنے کی سد راہ اور قومی ادبار کی وجہ یہ بھی ہے کہ یہ لوگ لکیر کے فقیر بنے ہوے اگلون کے اخلاق کی کتابون پر اسدرجہ مرے دہرے ہین کہ عالم بھر تو اپنا کام ایمانداری بے ایمانی۔ جائز ناجائز صورتون سے بے دھڑک بلا شرم و لحاظ نکال رہا ہے اور یہ اوسیطرح خواب خرگوش مین پڑے ایمانداری سا ایماندار بگا رہے ہین۔ زمانہ بھر تو جھوٹ سے بے تکلف فوائد کما حقہ حاصل کر رہا ہے مگر آپ زمانہ سے بیخبر "سچ بولو سچ بولو" کے وعظ سے کان کے پردے اڑائے ڈالتے ہین۔ پس اپنے ہندوستانی بھائیون کی اس دیع کو دیکھکے مجھسے تو رہا نہین جاتا پس اور حضرات پولیٹکل مباحث مذہبی مسائل پر جھگڑین بندہ تو سردست اسی سبجکٹ پر خامہ فرسائی کرتا ہے۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

حضرت پنچ سے استدعا ہے کہ قلم کے بیراہروی اور لغزشون سے وقت وقت پر مطلع فرماتے رہینگے۔

(نمبر ۱)

پرانے زمانہ کے اخلاق کی کتابون مین محققین نے صفات انسانی کی دو قسمین رکھی ہین حمیدہ و رذیلہ انکو زمانہ کے لحاظ سے قسمین تو برقرار رہی ہین مگر اسقدر تباین و تغائر کلی واقع ہوگیا ہے کہ ہر ایک چیز کی کایا پلٹ ہوگئی ہے نیکی بدی۔ اچھائی برائی اب اوس رنگ پر نہین جن باتونکو اگلے عیب سمجھتے تھے اب محاسن مین اونکا شمار ہے جو باتین اونکے نزدیک اچھی تھین اب قابل نفرین و ملامت ہوگئی ہین پس ایسے زمانہ مین بھلا سوسایٹی مین وہ دفتر پارینہ کیا خاک کار آمد ہوسکتا ہے اونکے زمانہ کی سیاہ چیز گردش زمانہ سے اب سپید نظر آتی ہے ایسی صورت مین اگر وہی لکیر پیٹے جائین تو یہ حماقت آمیز تعصب ہی تو ہے۔ اسمین تو شک نہین کہ اون بزرگون کے قول کے مطابق بھی اچھے ہم ہی رہینگے کیونکہ اونکا یہ قول ہے کہ "اخلاق انسانی جب درجۂ اعتدال پر ہوتے ہین فضیلت مین اس سے بڑھے تو عیب گھٹے تو عیب" سبحان اللہ کیا پل صراط کی راہ نکالی ہے کیا کانٹے کی تلی ہوئی چال ہے کہ ادہر ذرا رتی ماشہ چوکے اور عیبی ہوے امکان کیا کہ گھٹ بڑھ تو جائے۔ افراط تفریط کا نام تو آئے۔ بہرحال بی فضیلت ایک ثلث کی مالک ٹھہرین باقی دو ثلث ہمارے ہی رہے۔ خیر ان کرم خوردہ کتابون کو جانے دیجیئے اب بی فضیلت ہمارے کام کی نہین ہوسکتین نہین سکتین پر چنانچہ آج کے نمبر مین ہم ایک دو صفات کا حال بیان کرکے دکھلائے دیتے ہین کہ اگلون نے جو کچھ بجود ملامت کی ہے وہ اونہین معصوم بھولی حضرات کے واسطے تھی نئی پود کے واسطے یہ چراغ ہدایت سب۔ اسی پر مہذب دنیا کا عملدرآمد ہے اور تعلیم یافتہ

روشن دماغ حضرت کا یہی دستور العمل ہونا چاہیے۔ منتقران فن تر قدرو منزلت کی امید ہے۔ ہان ذرا سے

جا بجا لعنت جگر ادھر ٹھکے دیکھلو تم بھی
زمانہ اور ہے یہ رنگ بھی نظر مین رہے

فصل در بیان بے ایمانی

سبحان اللہ اس ہنر کا کیا کہنا ہے کہ اس جوہر بے بہا کی کہان تک تعریف کیجائے اس سے بڑھ کے دولت کا کوئی اور سہل طریقہ ہی نہین اب ایمانداری کا زمانہ نہین ہے ایماندار کی مٹی خراب ہے۔ یہی ذریعہ حصول عزت و دولت ہے۔ اسی کو کیمیا سمجھیے یقین نہو تو ہمارے منشی بنیا پرشاد سے پوچھ لیجیے کہ اسکی ترکیبین نہایت آسان ہین بہت ہی سہل الوصول گرشتے مثلث مثلاً آپ نے اشتہار دیا تجارت کی کمپنی قائم کرتے ہین یون کرینگے وون کرینگے دو سو فیصدی منافع دینگے ماہواری بلکہ ہفتہ واری نفع تقسیم ہوا کریگا یار و حصہ خرید کرو۔ بڑا فائدہ ہے منافع کی کوئی انتہا نہین ہے اور بعد چندے جب دیکھا روپیہ وصول ہوگیا شکار جال مین پھنس گیا۔ کام چل نکلا پس ہزارون کے وارے نیارے کر لیے ہر طرح شرکیف غالب رہے حساب فہمی کے وقت کنائی کاٹ گئے۔

ان تلون تیلی ہی نہ تھا گویا
آپ سے میل ہی نہ تھا گویا

آجکل کے زمانہ مین ذرا آدمی کمر ہمت چست باندھنے اور ایمان سے پٹھیہ پھیرے کیا امکان افلاس چھو تو جاے۔ پارس ہوکے تو نکل جاے توڑے کے توڑے ہر دم موجود سکۂ علیہ السلام کی زیارت ہر وقت آنکھونکے سامنے یا عزیز کی کتنا کمن سے کان کے پردے کو نجے ہوئے۔ یہ تو خالص بے ایمانی کی تعریف ہوئی اب ذرا اسکی اولاد شاخون کا بھی حال سن لیجیے اسکی شاخین بہت ہین مثلاً دغا۔ فریب۔ جعل بدعہدی وغیرہ وغیرہ ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ تعریف کرون۔

دغا یہ کہ مثلاً آپ نے میری نوکری کی دن رات نماز وظیفہ پڑھ پڑھکے قال اللہ قال الرسول کرکے مجھے رجھایا ایمانداری کا کامل ثبوت پہونچایا گنڈے تعویذ جھو جھکے عمل فتیلے کا بازار لگایا زہد تقوے کا سکہ بٹھایا کرامت ولایت کا رنگ جمایا۔ تمام لوگون کو لبھایا خوب کمایا ہر کام مین شرع سے مطلب بات بات پر مسئلہ مسائل کا ذکر بعد چندے جب دیکھا قلوب مطمئن ہوگئے ایک مرتبہ بڑ مار کے چل دیے۔ یا مثلاً آپ میرے دوست ہین میںنے آپ سے اپنے مقدمہ کا حال کہا کچا چٹھا کہہ سنایا تمام راز نہان آپ کو بتلا دیے کسی بات کا پردہ نہ رکھا اب آپ نے یہ دغا کی کہ مجھسے الگ ہو کے فریق ثانی سے جا کر ملگئے موقع پاکر اذن پاکر روپیہ کما لیا۔

یہی دغا ہے

فریب مثلاً آپ تجارت کر رہے ہین مال تجارتی خریدا ہے۔ سب نظر ہی دیکھنے کا محض نمائشی۔ دام وہ کہ نیچے مال کے ودنے اور جب سودا خرید کر کے لائے معلوم ہوا کچھ بھی نہین محض واہیات نکلا۔ کلن خان کی دو پلکے کو جواہرات کے مول بیچا۔ یا اسکی ترکیب خوب نکالی ہے۔ پہلے اشتہار دیا ہم اخبار نکالینگے بڑا عمدہ ہوگا لٹریچر بہت اچھا ہوگا گورنمنٹ کا شفیق مشیر رعایا کا وکیل ہوگا۔ وعدہ کرتے ہین کہ نہایت آزاد ہوگا ملک کا بڑا ہمدرد ہوگا اور علاوہ اسکے سب اخبارون سے اسمین یہ زیادتی ہوگی کہ ایک لٹیل نیچر صاحب (مشہور ناولسٹ) کا نہایت عمدہ دلکش دلچسپ دلربا اوریجنل ناول مفت خریدارونکو ملیگا اور صرف یہی نہین ہر مہینہ کسی حکیم کسی شاعر (مثل بیکن گبن ارسطو فلاطون وغیرہ وغیرہ) کی سوانح عمری بھی مفت خریدارون کو تقسیم ہوگی اور ایک بڑی فضیلت ہوگی کہ ایک اور کتاب بھی جو نہایت عمدہ ہے مفت نذر کیجائیگی لوگون نے اسی چاٹ پر خوب جی کھول کے خریداری کی بس ناول کا ایک حصہ دیکھیے چھپ ہو رہے نہ سوانح عمری تقسیم ہوئی نہ ناول کا دوسرا حصہ کسی نے منہ در منہ ٹوک دیا تو خالیان بتائے عذر معذرت کر کے ٹال گئے۔ یہ فریبی کارروائی سب سے اچھی رہی۔ جعل کا ذکر آیندہ نمبر مین کیا جائیگا ❊

(باقی آیندہ)

راقم
فلاسفر

جانم آتش تنم آتش دل چاکم آتش
آب من آتش و باد آتش و خاکم آتش

حضرتنا جناب شیخ سیدا ددو پنچ خانصاحب دام ظلکم۔ گرم گرم تسلیم قبول ہو۔ حضرت کچھ نہ پوچھیے تموز کے ایام ہین پسینہ نہین ست نکلتا ہے یا قوام ہے گرمی کا بازار گرم ہے جسکو دیکھیے جامۂ عریانی پہنے تن رہا ہے نہ کسی کی حیا ہے نہ شرم ہے دن کو مچھرون کی یورش ہے تو رات کو کھٹملون کی چڑھائی غرض گرمی سے جان لبون پر آئی ہے آگیا بیتال کی دُہائی ہے زمین سرخ آسمان زرد ہے ہر گھر آندھی والے سے تمام باد گرد ہے ابر رنگی سے سب کا دل سرد ہے باغون مین عجب خاک اڑتی ہے چمن مین اچھی خاصی آتشبازی چھٹتی ہے غنچے انار کی طرح پھٹ کر رہ گئے ہین گلدستے خاصے ہتھ پھول بنگئے ہین قمری تک کا رنگ خاکستری ہے ہر شاخ گل مثل پھلجھڑی ہے سرو مارے گرمی کے لب جو پانون لٹکائے بیٹھے ہین سنبل بھی مثل موئے آتش دیدہ اینٹھے ہین پھولون پر شبنم نہین

مسئلہ آبکاری پر گورنمنٹ کی طرفداری

عرق نکل رہا ہے دیدہ نرگس شراب کا شکا ہو رہا ہے وہ گرمی
ہے کہ سبکے دل بسمل ہین پتے بھی مثل چہرۂ معرق زرد ہین پیر فلک کو
امساک بھلا ہے کھیتون کو یرقان ہوگیا ہے کمہیلون کے کھان ہین
کرتان بانی کی روکھان دن کو چین نہ رات کو آرام ہر شخص کی گرمی سے
تلیا تمام ہے بسترون پر یون کروٹین بدلتے ہین جیسے گرم توے پر
روغنی روٹیان پھیرتے ہین پسینہ ہے کہ اشک عاشقان کی طرح
بہا چلا آتا ہے وہ طغیانی کہ طوفان نوح یاد آتا ہے جسکو دیکھیے مانند
مین دہکا پڑا ہے کوئی خسخانہ مین انگڑائیان لے رہا ہے کوئی تہ خانہ
مین کروٹین بدل رہا ہے ہر گھر آتشکدہ ہو رہا ہے ہر کس و ناکس
گرمی سے جامہ سے باہر ہو رہا ہے جالی لوٹ کی لنگوٹی باندھ کر
چھپکلی کے دُم کیطرح لوٹ رہا ہے پیاس کی وہ شدت ہے کہ خدا
کی پناہ زندگی مین تشنگی مرگ کا مزا آتا ہے (فی الحقیقت سچ ہے
بھی کیونکہ اگر "گرم" کو قلب کیجیے تو مرگ نصیب ہو) لوگ ٹھنڈے پانی
پر یون گرتے ہین جیسے چیٹیان میٹھے پر گدھ مُردے پر شرابی
میکدے پر افیونی گنڈیری پر اہل مقدمہ کچہری پر اب تو بے تحاشا
طبیعت چاہتی ہے کہ دروازون پر "وقنا ربنا عذاب النار" لکھکر
لٹکا دیجیے غلہ کا نرخ گرمی کے تھرمامیٹر کی طرح بڑھا ہی چلا جاتا ہے
بنیون کی بن آئی ہے مارے خوشی کے پھول کے کُپا ہو گئے ہین جدہر
دیکھیے کھیسین نکالے منہ پھیلائے توند پر ہاتھ پھیرتے ہین برف والونکا
مزاج معشوقون کے مزاج سے بھی دو تین چھٹانک بڑھکر ہے دن بھر
مین ایک سو اکھتر نرخ بدلتے ہین برف کا چور اہیرے کی کنی کے
بھاؤ بیچتے ہین ایک صاحب سے سبب دریافت کیا تو جواب دیا
کہ برف کی کل پر فالج گر پڑا ہے آپ بھی آدمی ہین کہ پاجامہ [illegible]
برف کی کل پر فالج گرتا ہے۔ آپ کی عقل پر تو پالا پڑا ہے ابھی کچھ دن
سیکھیے اتنا نہین سمجھ سکتے کہ فالج رطوبت و برودت سے پیدا ہوتا
ہے اور برف کسقدر بارد ہے جبتک بخار آیا کیا فالج سے نجات
رہی جہان بخار مین کمی واقع ہوئی فالج کو دبا پڑا تو برف کی کل بھی بابا آدم
کی اولاد مین سے ہے فالج اسیر کرے بخار اسکو آوے ہوا اسیر اسکو ہو
خیر فالج کا گرنا تو آپ نے ثابت کر دیا مگر غیر ذی روح کو بخار کا آنا
تو امر محال ہے آپ کے دماغ کا تو ٹانٹ الٹ گیا ہے عقل پر سان
رکھوا لیجیے ارے میان بھلا کہین بے بخار یا "اسٹیم" کے بھی کل
چلی ہے آپ کیا اس بخار سر الفلوانزا سمجھے تھے یہی مانتا ہون کہ تم ہی چھوٹی
کھونٹی کے اقلیدس ہو کتنا برا امر اسم و محال ہو جھٹ پٹ ثابت
کر دیتے ہو بھلا اتنی مار دن کی چھوٹی تقدیر کو بھی ثابت کر سکتے ہو

الراقم ایم آئی از بنارس

پنچ مِل خدا مِل پنچ

آجکل اخبارون مین طرح طرح سے یہ گپ اڑ رہی ہے کہ سر سید
نے تیسری دفعہ اپنا سر گیارہ سال کی عدے پر امریکہ کے ایک ڈاکٹر
کے ہاتھ تیرہ ہزار روپیہ پر بیچ ڈالا ہے۔
مگر اسکی تصریح نہین معلوم ہوئی کہ اسدفعہ خطابی سر بکا ہے
یا برودوش مبارک پر سجا ہے۔ اور آیا اس سر کے سودے مین سر کا
سودا بھی شامل ہے یا نہین۔ شرائط دیکھنے سے یہ بھی پایا جاتا ہے
کہ سر کے وزن کی نسبت بھی کچھ معاملہ طے ہوا ہے۔ مگر ہم ڈاکٹر کے
گوش گزار کیئے دیتے ہین کہ سابق کی بہ نسبت سر کم وزن ضرور ہے
کیا وجہ کہ حال کی چند حرکات سے پایا جاتا ہے کہ بہت کچھ خالی
ہو گیا ہے +

پسِ مُردن تقاضا اپنی قیمت کا وہ کرتے ہین

ہمارے بعض معاصر خریدارون سے ایسے تنگ آئے ہین
کہ اونکے جیتے جی کے علاوہ مرنے کے بعد بھی تقاضا نہین چھوڑتے
چنانچہ حال مین صفیر بلگرامی کی موت کی خبر کے ضمن مین ہمارے
مولانا کارنامہ یون ارشاد فرماتے ہین۔

فاعتبروا یا اولوا الابصار

شاعر نامی صفیر بلگرامی پورب مین جنکی وجہ سے شعر و سخن کا
چرچا تھا پٹنہ وغیرہ مین اکثر مشاعرہ ہوتا رہا اونھون نے ۷ مئی کو
پٹنہ مین بمرض اسہال جہان فانی سے سفر کیا جسنے سنا انا للہ و انا
الیہ راجعون کہا مرحوم خریدار اخبار کارنامہ تھے چنانچہ نومبر ۱۸۷۹ء
سے برابر اخبار لیتے رہے اور اپنے دیوان موسوم خمخانہ کے نسخے
طلب کیئے مگر باوجود مکرر وعدہ و ادا سے زر قیمت اخبار و دیوان کی نوبت
نہ آئی جان و جہان سے گزر گئے یہان کے تقاضے سے سبکدوشی
پائی مگر زیربار قرضہ رہے جسکا ادا کرنا قیامت مین دشوار ہے دیکھیے
اوکے وارث و شاگرد بار قرضہ سے مرحوم کو سبکدوش کرین یا زیربار
رکھین +

واقعی صفیر مرحوم نے اہل مطبع کار دیہ ادا کرنے کا سبق کسی
اوستاد سے نہین پڑھا تھا مگر ہاں قدردانی ہمارا اخبار بھی عرصہ
خرید فرماتے تھے اور باستثنائے ایکدفعہ کے ہمیشہ قیمت کی ہما[illegible]

دو عدد و آیندہ سال بسال پیشگی مرحمت فرماتے رہے -

غالباً ہمارے ناظرین جملہ فاعتبروا یا اولوا الابصار کا مطلب اب بخوبی سمجھ گئے ہونگے کہ آیا مجرد مرنے پر عبرت مقصود ہے یا اہل اخبار کا روپیہ بغیر ادا کیئے راہی ملک بقا ہونے پر *

رفتہ رفتہ یار کی صورت مری صورت ہوئی

یار وتم زمانے کے ہاتھون - عورتون کے مظالم سے تنگ آکر اکثر شاکی رہتے تھے کہ خدا نے ہمکو کیون مرد بنایا - کسلیئے آفت مین پھنسایا - اگلا دلون کا حال نہین معلوم آج کل تو مردون کے واسطے سوا آفت مصیبت زحمت - دقت - کے اور خاک پتھر فائدہ نہین تمام عالم کا جتنا فائدہ نفع ہے سب فرقہ اناث کے واسطے مخصوص ہوگیا - گویا اللہ صاحب نے مانا خواکئے ہمین دیدیا - اگر اب سجدہ شکر بجا لاؤ - نہ اقرار ایم کا ہے کسی کی ہیچے دل کی دعا رائیگان نہین کرتا ستنا ضرور ہے دیر مین ہو یا جلدی - چنانچہ تم لوگون کی بھی اوسنے سنی اور اس خوبصورتی - آہستگی - سے قلب ماہیت و تبدیل ہیئت کی کارروائی شروع کی ہے کہ سارا معاملا اولٹ پلٹ - درہم برہم - تلے اوپر - غٹ پٹ اور پٹ غٹ ہوجا ئے کہ کیا مجال کانون کان دونون جنسون کو خبر بھی ہو - بعد دو چار سو برس کے آنکھ کھلی تاج الملوک کیطرح پھیر بدل دیکھکر دونو اپنی اپنی جگہ متحیر ہون - اور خالی ہاتھ ملتے ہین لیئے - حیدر گنج کے ناکے پر برات ڈھونڈھتے پھرین - تب کی سند -

آپ جانیئے بی تحقیقات صاحبہ بھی عجب نسخہ ہین - انکی بدولت دفتر گیتی کے کھوہ وہ رسالے اور ہر رسالے مین ہائیسے ایسے ورق اور ہر ورق مین اس اس طرح کے مضامین پائے جاتے ہین کہ سارے عالم مین ایک نئی ہل چل ڈالدیتے ہین چنانچہ آج کل ان نیک بخت کی بدولت تازہ شگوفہ کھلا - نیا حماسنا گیا ہے - اور سچ تو یہ ہے جب داڑہی مونچھون کا خیال آتا ہے گھبرائے جاتے ڈر معلوم ہوتا ہے - یعنی آجکل بعض حضرات کو تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ زن وشو اگر ایک عرصہ تک میل ملاپ محبت الفت کے ساتھ ہمخیال اور ہمخواہش رہتے ہین تو دانہ بگڑ بدلتے - ایک دوسری کی صورت بھی بدل لیتے ہین - دونون کی صورتون مین ایسی مشابہت پائی جاتی ہے کہ بھائی بہن کا شبہ ہوتا ہے - اور سلامتی سے دونون ایک ہی مان باپ کے معلوم ہونے لگتے ہین سو چنانچہ مقام جنیوا کی ایک کمپنی نے اٹھتر جوڑون کی تصویرین اوتاری تھین اونمین سے تیس میان بیوی ایک دوسرے سے ایسی مشابہ ہو گئے کہ بھائی بہن معلوم ہوتے تھے تجربہ تو یہ ہوا اب عقل کی گدے بازیان گھینسے کہ اوسکی رو سے بھی یہ بات چندان خلاف قیاس نہین معلوم ہوتی

کیا وجہ کہ اگر بنظر غور و تعمق دیکھا جائے تو ایک سوسائٹی یا مجمع کے ارکان مین عام اس سے کہ وہ باہمد گر قرابت دار ہون یا صرف اتفاقات زمانہ سے اکثر ایک جگہ رہتے سہتے ہون حرکات و سکنات - اور انداز او اشارات - طرز کلام - لہجہ - وغیرہ مین ایک مشابہت ضرور پائی جاتی ہے - اور صحبت کا اثر اخلاقی صفات پر تو سب سے پہلے اسطرح ظاہر ہو جاتا ہے جیسے پانی مین رنگ - اور صحبت ہی کون گھر کے لوگون کی - وہی دن مین قصدا جانے رشتہ خلطی بتاکر کہان سے کہان پہونچا دیتی ہے پس جب موافقت اور اتحاد خیال کی باگ بھی مزید ہوے اور زن و شوی کا جھگڑا ابھی برسون چلتا رہا - تو صفات و خیالات و جذبات و خواہشات مین خواہ مخواہ یکجہتی پیدا ہوگئی - حرکات و سکنات مین اسیوجہ سے اتحاد ہوگیا -

اور ظاہر ہے حرکات و سکنات کا اثر انسان کے چہرے پر اسوجہ سے نمایان ہوتا ہے کہ وہ دل کا آئینہ ہے - ہر قوم و ملت کے بوچہرون - جلادون کی صورت دیکھنے سے اسکا پتا بخوبی لگسکتا ہے پس اس یکجہتی سے رفتہ رفتہ یکرنگی اپنا رنگ دکھاتی - سیرت کی موافقت صورت مین بھی مشابہت پیدا کرتی ہے -

دور کیون جائیے اون لوگون کی صورت و سیرت کو تو دیکھیئے جو اکثر عورتون مین اپنی جرأت - شجاعت - استی - مردانگی کی جگہ بزدلی - خوف - مکر جھوٹ - جبن مین مبتلا ہوئے اور زنانی پسند کی وجہ سے وضع اور قطع دستار رفتار گفتار کردار مین زنانہ پن ظاہر کرنے ہین اونکی جذبات اونکی شہوات بالکل زنانہ ہوتے ہین - گویا مرد کے لباس مین کوئی بی صاحبہ جلوہ افروز ہوتی ہین -

اسکے علاوہ سالکان مسلک تصوف دجرمہ نوشان بادہ وحدت وجود عاشق و معشوق - علت و معلول - سبب و نتیجہ مین بھی جب بال کی کھال اور کھال سے بال نکالتے ہین تو اسی مشابہت اور مماثلت کی آئینہ داری کرتے ہین -

الغرض تجربہ و عقل دونون اسی مسئلہ کی تائید مین شہادت دیتے ہین - اب اس پھیر بدل مین بی گھر بسی سے بہت محبت کرنے والے - ہر وقت مصاحبت گرم رکھنے والے - مگر ساتھ ہی اسکے لٹھ ڈرا اٹھانے والے یعنی ایک عرصہ دراز تک جیتے والے ذرا ہوشیار ہوجائین - اپنے سامان کا نبیتا کرین -

مگر ہم ہندوستانیون کو عموماً یکجائی کی نوبت بہ نسبت انگریز صاحب بہادر کے کم آتی ہے - ہندوستانی بیچارہ جب تک گھر مین بیٹھا کبوتر کی طرح خانے مین تھنگ رہا ہے تب تک گھر کے لوگ بھی ہم پہلو ہین - باہر نکلا اور الگ تھلگ -

بخلاف مہذب حضرات کے میم صاحبہ اکثر اوقات پلاسے بندوقیں کی طرح ہر وقت جان پر مسلط ہیں۔ اور جب موافقت نہ ہوا تو اور بھی جان نہیں چھوڑتیں۔ اگر ہندوستانی شوہر بیس برس میں زوجہ بنے تو صاحب بہادر دس ہی سال میں میم صاحب ہو جائیں۔ مگر ہاں ایک بات کی البتہ ہندوستانیوں میں کمی ہے یعنی ان بیچاروں سے ہتھیار پہلے ہی سے لے لیے گئے ہیں جو کچھ ہے بقول شخصے میاں کی تیغ ہے اگر صحبت زنان نے اسکو بھی غصب کر لیا اور اپنی صورت بھی لباس کنندہ کیطرح عطا فرمائی تو میاں سچ مچ بی کلا نوشتا ہو۔ ہو گئے اور صاحب بہادر باوجود میم صاحبہ بچانے کے بھی بندوق اور تمنچہ دکھاتے ہیں گے۔ اور گو۔

بر مخنث سلاح جنگ چہ سود

کلیہ صحیح ہے گر دور سے تو ضرور دھمکاتے ہیں

چونکہ دنیا آج کل دم اٹھائے بڑے زور سے بھاگی جاتی ہے اور وقت کو چوٹی سے پکڑنے والے ہر کام میں مستعجل ہو رہے ہیں۔ چھکڑے اور بہلون کی جگہ ریل قاصد کی جگہ تاربرقی جاری ہے۔ جو کام سال بھر میں اگلے زمانے میں ہوتا تھا اب وہ منٹ میں ہوتا ہے۔ تاکہ قیامت تک سب کام ختم ہو جائے کوئی بات ناتمام۔ ادھوری نہ باقی رہے۔ اسواسطے مشابہت کے مسئلہ میں بھی عجلت نے دخل کیا ہے۔ ورنہ اگلے زمانے میں اطفال ماں باپ چچا۔ ماموں سے مشابہ ہوتی تھی۔ اور حال میں ایک ڈاکٹر صاحب نے تحقیق کیا ہے کہ رو سے دو جا کر یعنی دادا دادی سے مشابہت ہوتی تھی مگر اب ایک یا دو پشت کا انتظار رواہی نہ سمجھا گیا میاں بیوی ہی میں صورت تقابض البدلین شروع ہو گیا۔ واقعی کاروبار کے معاملے۔ دین لین میں جسقدر عجلت کے ساتھ کارروائی ہو بہتر ہے کیونکہ آج کل شیطنت کا زور ہے اور شیخ سعدی کہہ گئے ہیں۔

ع —

کہ تعجیل کار شیاطین بود

مگر ایک خرابی البتہ ہے اگر میاں بیوی ہم عمر ہوئے تو بھائی بہن اور اگر سنون میں فرق ہوا تو ماں بیٹے یا باپ بیٹی کا سنک کیونکر رفع ہوگا۔

خیر بھائی صاحب یہاں تک تو مضائقہ نہ تھا۔ تم میں بہت سے حضرات نسائیت کے شائق بھی ہیں زنانے اور ہیجڑے۔ سدا سہاگن۔ ایسے نعمات کے بہت مشتاق ہیں۔ لیکن اگر یہی رنگ رہا۔ تو اندیشہ یہ ہے کہ عورتوں کا اعتبار کیا۔ اگر خدانخواستہ صورت کے ساتھ مرد خدا بخش نے جان اور روح کا بھی معاوضہ شروع کر دیا۔ اور کسی دفعہ بی صاحبہ جنتی کر گئیں دلہن کی طرح اوسکو بھی لیکر بیٹھ رہیں تو مرد صاحب کی ابنی ہی تھی وہاں ایک چھوڑ دو دو جانیں بہسان فنا فی الجنید شہید ہو گئے ۞

لوکل

ہوا چلی رت بدلی۔ تقاطر شروع ہوا۔ تھیٹر اپنے تماشے دکھا کر شہر کو شریفتہ کر رہا ہے باوجودیکہ سارا سامان جلکر خاک سیاہ ہو گیا۔ مگر عرصہ قلیل میں سب چیزیں اوسی طرح لیس۔ نئے پردے نئے تماشے۔ نت نئے اکٹر مہیا۔ بعض بعض تماشے تو اس خوبی سے کیے جاتے ہیں کہ جو کوئی ایک دفعہ دیکھ لیتا ہے دوبارہ دیکھنے پر جان دیتا ہے۔ اندر سبھا۔ غزالہ۔ وعمران۔ کی روز اکثر کثرت ہوتی ہے اور یہ تماشے مختلف وجوہ سے قابل پسند اہل شہر بھی ہیں ۞

ضروری گزارش

عرصہ دراز سے راقم لکھنؤ مین ڈاکٹری کرتا ہے ۲۰ سال کے تجربے اور تلاش کر چند نسخے ایسے دستیاب ہوئے ہین جنکی نسبت حتمی وعدہ مفید ہونے کا کیا جاتا ہے اگر امراض ذیل مین سے کسی صاحب کو کسی مرض کا علاج کرانا ہو راقم سے خط کتابت فرمائین خود مریض کے پاس جا کر بھی علاج کر سکتا ہے صرف مصارف آمد و رفت و قیام یومیہ دینا ہونگے اور بعد صحت جو کچھ پانے وہ ادا کرنا ہوگا۔ اور جو صاحب یہان آکر علاج کرینگے اونسے تا صحت کچھ نہ لیا جائیگا۔ اور اوسوقت دوا کی قیمت بھی نہ لیجائیگی جبتک فائدہ مریض کو محسوس نہ ہوگا۔ اگر کوئی صاحب دوا باہر سے منگوائینگے اور بذریعہ خط کتابت علاج چاہینگے تو اوسی قدر دوا پہلے بلا قیمت بھیجی جائیگی جسقدر فائدہ کرنا شروع کریگی۔ قیمت وغیرہ بذریعہ خط کتابت طے ہونا چاہیئے۔

تفصیل امراض

صرع۔ تپ کہنہ۔ ضعف معدہ۔ سوزاک۔ آتشک۔ جذام۔ برص۔ بواسیر اور عام سستی۔

المشتہر ڈاکٹر یوسف خان امین آباد احاطہ لال خان لکھنؤ

غور سے پڑھیے

مضبوط۔ صحیح۔ خوبصورت۔ اوپن فیس نکل سلور بغیر کنجی کی ریلوے ریگولیٹر گھڑی جسکے کوکنے مین بہت دیر نہین لگتی۔ چھوٹے حجم کے جو ٹل جڑے ہوئے مینا کار ڈائل گھنٹے کے نشان سوئیان بہت واضح و نمایان۔ وہ وقت بتاتی ہوئی تاؤ دیے ہوئے پرزے اور بکس ایسا کہ گرد نہ جا سکے آئینہ شیشہ۔ و کرانی فالتو بذریعہ ویلیو پارسل ساڑھے سات روپیہ کو مل سکتی ہے اور اسکا وثوق کیا جاتا ہے کہ نقل و حرکت یا ایسی رکھنوان سے بگڑ نہین سکتی آسانی سے درستی ممکن۔ صورت سے کم قیمتی نہین پیدا اور لوگ انہین گھڑیون کو دونی قیمت پر بیچتے ہین۔ مسٹر اے آر مشاہد دراسے لکھتے ہین "ساڑھے سات روپیہ والی گھڑی جسکو دو برس ہوئے آپ سے خرید کیا تھا اب تک صحیح وقت بتاتی ہے خاندیس سے سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ فارم یون لکھتے ہین "تمہاری سات روپیہ آٹھ آنہ والی گھڑی کو گھڑی ساز نے پندرہ روپیہ کو آنکا ہے" بنگلور رجمنٹ لکھنؤ سے لکھتے ہین "بعض لوگون نے اوسکی پندرہ روپیہ قیمت لگائی اور ساڑھے سات سنکر متعجب ہوئے۔"

اسکے علاوہ کتاڑا کی زنجیرین۔ وکٹ نیس۔ نمیص کے بوتام مصنوعی ہیرے یاقوت کی انگوٹھیان فی درجن دو روپیہ کے حساب سے ملتی ہین۔ مسٹر جے ایس ہو لکھتے ہین "ایک جرمن نے ہیرے کی انگوٹھی کی قیمت پچاس روپیہ اور یاقوت کی بیس روپیہ آنکی

المشتہر

ویسٹرن انڈیا ٹریڈنگ کمپنی بمبئی

اشتہار

کتب مطبوعہ ایران و مصر و بیروت عربی و فارسی و کتب قلمی در بمبئی محلہ امیر کاری نمبر ۲۸ نزد جناب آقا میرزا محمد صاحب شیرازی ملک الکتاب برائے فروش موجود است سوائے آن کتاب منتخبات محمدی در صنائع جدید و کتاب تذکرۃ الخواتین در شرح حال معاریف نسوان عالم از عرب و روم و عجم از صدر اسلام تاکنون مشتمل بر اشعار عربی و فارسی و ہندی و عجائب باقی کہ از آنہا بدو نسخہ طبع شدہ کتاب کلیات خلائق المعانی و تاریخ جہانگیر و روضۃ الادب فی طبقات شعرائے عرب و کتاب جمہرۃ العرب شرح فصوص الحکم از ملا جامی و دیوان ابن عربی و کشف الاسرار و تاریخ انگلینڈ مع تصاویر و کتاب مقنا طیس الابدان و علم قوت جاذبہ و کتاب شاہنشاہنامہ تصنیف فتح علی خان صباح و وقائع جنگ و ایران و روس و تاریخ بر در سطح طبع شدہ ہر کس طلب باشد طلب دارد۔

نقرہ

نقرہ محلول۔ تانبا اور پیتل کے ظروف پر ملمع کرنے کے لیئے بہترین چیز ہے اسکو صرف اونی رومال وغیرہ سے ملنے سے ملمع ہو جاتا ہے سونے اور چاندی کے زیورات پر ملنے سے ایسی جلا پیدا ہو جاتی ہے کہ کسی اور ترکیب سے ممکن نہین۔ سونے کے زیورات جو کثرت استعمال سے میلے ہو گئے ہون اوپر لگانے سے ایسی چمک دمک ہو جاتی ہے کہ کسی رنگ سازی سے وہ بات حاصل نہین ہو سکتی یہ نسخہ خالص چاندی سے ترکیب پایا ہے۔ لہذا اس امر کا کارخانہ ذمہ دار بھی ہے قیمت مین برقی ملمع سے کہین سستا ہے ایک بوتل منگوا کر اسکی خوبی آزمائیے قیمت فی شیشی ۴؍

طلا

طلائے محلول۔ چاندی۔ پیتل۔ اور تانبے کے ظروف پر ملمع کرنے کی عمدہ ترین شئے ہے چاندی کے زیورات پر بھی خوب ملمع ہوتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱؍

درخواست خریداری مینیجر آرمنبٹم فیکٹری ۲۴ جمیر کے پاس بھیجنا چاہیئے۔

مضامین غیر

عدالت اعلےٰ خدا کی سرکار سورج دیوتا کی روبکاری

ان ایام مین سورج دیوتا کا بازار چمکا ہوا تھا حضرت وہ دیگر میان لوگون کو دکھاتے تھے کہ ہمین خدا کا تاک مین دم تھا ذرا گھر سے باہر نکلے اور دو بجے زبان تک چمکا کر پسینہ کی راہ بہ گئین گر دیوتا کا دل نہ پسیجا اہل قوم تو انکو مخلوق سمجھکر انکی سختیون پر صبر کرتی ہین لیکن ایک قوم نے تو غضب ہی کیا خوف جو پیدا ہوا خوشامد سے سجدہ کرنا شروع کر دیا آپ جانتے اللہ میان کی سرکار بھلا انکو یہ کب پسند کہ میرے سجدے مجھے مالک و خالق نہ سمجھین میری مخلوق کو میرے ہوتے سجدہ کرین غصہ آگیا بگڑ گئے مثل مشہور ہے ڈر تو ڈر نہین خدا کے غضب سے ڈر فرشتے بدحواس تھے دلمین کہتے تھے کہ دیکھین یہ آفت کسپر نازل ہوتی ہے اسی سجدہ کی بدولت ایک بھائی ہمارا ایسا راندہ گیا کہ قیامت تک مردود رہیگا اسی تصور مین تھے کہ حکم پہونچا سورج کو جوابدہی کے لیئے جلد حاضر حضور کرو فرشتون نے فوراً حکم کی تعمیل کی اب سورج دیوتا در عدالت پر گردن جھکائے سر کے بال پریشان کیئے بیٹھے ہین ایک ایک فرشتے سے جو انکی حراست مین ہین بجاجت تمام پوچھتے ہین کہ بھائیو آخر مین نے خطا کیا کی ہے تمکو معلوم ہو تو آگاہ کرو فرشتون نے بیرخی سے جھڑک کر کہا خدا اسوقت غصہ مین ہے ڈر ہے کہین ہم سب لپیٹ مین نہ آجائین اگر مٹھی گرم کرد تو وہ جواب سکھاوین کہ ابھی رہائی پا جاؤ (زمین کے عملے کے پاس سے انھین فرشتون سے سبق لیا ہے)

اسی عرصہ مین پکار ہوئی سورج دیوتا تھر تھر کانپنے لگے مارے خوف کے پسینا چھٹ گیا حاضر کیا حکم حاکم مرگ مفاجات سامنے لائے گئے استفسار ہوا کیون تمہارے بندون سے اپنا سجدہ کراتا ہے پہلے تو سورج دیوتا کو غش آگیا جی ڈوب گیا جب کسیقدر ہوش آیا دست بستہ عرض کیا خداوند نعمت مجھین کیا قدرت میری کیا مجال جو ایسی خطا کرون حضور کے بندے ناحق مجھے عذاب مین پھنساتے ہین غلام بے قصور ہے حضور تحقیقات کرلین مین انکو تکلیف دیتا ہون کہ میری پرستش نہ کرین مگر وہ باز نہین آتے حضور خود انصاف فرمائین جب اونپر مجھے اختیار نہین تو ابھی تھوڑا زمانہ گذرا ہے کہ وہ آپ کے بندے مجھ کے پیارے تیرے نام پر بسر کرتے تھے اسلیئے مین نے اپنی طپش کم کردی تھی سال گذشتہ مین بھی ایسا ہی ہوا تھا ابکی چاند خان نے حاضری مین ایک روز کی دیر کی اس سے تیرے ان بندون کو ایک روز کی تکلیف ہوئی ادھر تو دربار مین یہ روبکاری پیش تھی سورج دیوتا بری ہوا چاہتے تھے کہ ادھر در عدالت پر یہ گل کھلا کہین سورج دیوتا کسی آسمانی بھنگی کے قرضدار تھے اسکو جو معلوم ہوا کہ سورج دیوتا پر مقدمہ قائم ہوا ہے اور وہ سرکار مین پکڑے گئے ہین کمینہ کمظرف قوم کا بھنگی نہ دیکھا آؤ دیکھا تاؤ ٹوکرا ہاتھ مین لیکر در عدالت پر آموجود ہوا اور اول فول بکنے لگا بڑے دیوتا آئے ہین کس کے جون اودھار مین سن لین آج تو نہین ٹلا جائین دے دین نہین تو اپن جان اور ان کی جان ایک کریون مین گریب آدمی مین کاسیائی نہین ہے دیوتا مہراج کا اپنی بھلمنسی رکھنا منظور ہوئے چار رکم ڈالدین ہم سگل اسمان کمادت ہین ہرسے ساتھ اس کو نہین کیس" سورج دیوتا نے جو جھانک کر دیکھا ہوش اوڑ گئے اپنے جسم کی بوٹیان کاٹ کاٹ کر بھنگی کی طرف پھینکنے لگے خدا کے لیئے چپ رہ اور اشارہ کیا کہ یہان سے نجات ہو لے تو مین ادا کر دون لیکن وہ کب چپ ہوتا تھا سورج کے پاس آشنا فرشتے بھنگی کے گرد جمع ہو گئے اور سمجھانے لگے کہ بھیا مہتر یہ وقت کٹھن ہے اسوقت تم کیا تقاضا کرو وہ روبکاری مین پھنسے ہین ہوش حواس درست نہین بھلا یہ کونسا موقع قرضہ وصول کرنے کا ہے صبر کرلیا ہے تو کیا دینگے نہین سچ کہا ہے اوچھے کا احسان اور کمینہ کا قرضہ کبھی نہ لے بھنگی نے چلا کر کہا بیٹھو میان اپنا کام کرو یہ چپا چپا کے باتین کوئی اور سے کرو ہم نہین ماننے کا اسمین استفسار ہوا یہ کیا شور ہے فرشتون نے عرض کیا سورج نے کسی بھنگی سے کچھ قرض لیا تھا وہ اپنا قرض وصول کرنے آیا ہے اللہ میان نے حکم دیا کہ اس بھنگی کو فہمایش کردو کہ تو مت گھبرا تیرا قرضہ اسکے پرستش کرنے والے دام دام ادا کر دینگے اور یہ بھی ہم تجھکو آگاہ کرتے ہین کہ آیندہ اگر تو اسکو کبھی قرضہ دیگا تو جنبھی کوڑی نہ پائیگا بھنگی نے عرض کیا اصل کے بارہ مین حکم ملا کسر بٹہ - یہ بیان نہ ملیگا اسکے عوض مین تیری قوم ہر سال زمین مین پایا کریگی تب تو بھنگی بڑبڑاتا ہوا اپنے گھر گیا اللہ میان نے سورج کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا جو جرم کہ تمپر لگایا گیا تھا اوس سے تم بری کیئے جاتے ہو کیونکہ تمکو چاند خان نے دھوکا دیا تمہاری بدلی اونسے نہین کرائی لہذا یہی الزام اوسپر عائد کیا جاتا ہے اسلیئے تم رہا کیئے گئے لیکن دوسرا الزام تمپر یہ ضرور عائد کیا جائیگا کہ تم ہمارے مقرب سجدہ دار تھے ایک کمینہ بھنگی سے قرض لیا اپنی شرافت کا مطلق خیال نہ کیا اول تو تمکو ضرورت ہی کیا تھی اور اگر ایسا ہی ضرورت نے مجبور کیا تھا کسی فرشتے سے قرض لے لیا ہوتا لہذا اس جرم مین

سلہ گرہن کے قریب پانی برسا تھا ۱۲

محکمہ پولیس پر اصلاح کی بوچھار

لندن تک تشہیر ہوگی - ملکی رفارمرون اور قومی تنخواہون سے ہم منہ در منہ لڑینگے اور ملک کی بھلائی نہ ہونے دینگے (جبھی تو خطاب کی امیدواری ہوگی) اور جب یہ سب ہو چکےگا تو ہم لاٹ صاحب کیکے ہاتھ پانون جوڑکر سفارش کرکے خطاب حسب حیثیت دلا دینگے جس کسی کو منظور ہو ہماری کمیٹی کا چندہ داخل کرے اور شریک ہو ہر طرح نفع ہی نفع ہے نقصان کا نام نہین اور جو لوگ اپنی حیثیت کے مطابق چندہ سے زیادہ دینگے اونکے ہم مشکور ہونگے - اور چندہ دینے والون کے نام ہر ڈیلی اخبار مین جسکو سب صاحب لوگ دیکھتے ہین چھپوا دینگے چلیئے صاحب کمیٹی قائم ہوئی لوگون نے بیدریغ روپیہ دیا - چندہ دہندگان سب دو دن مین دیا - بعد چندے صرف نامون کی تو تشہیر ہوگئی باقی کاروائی ندارد سائن ڈکا تک نہین لیتے کیا اجارہ ہے "ہمکو فرصت نہین اپنے گھربار کا کام دیکھین کہ خواہ مخواہ لڑائی بھڑائی پر کمر کسین" بدعہدی بدایمانی کی یہ بھی ایک بڑی شاخ ہے - ہزار عیب آدمی کرے مگر کبھی عہد پورا نہ کرے ہرگز نہ کرے اسمین سراسر زیان ہے - اگر آدمی اس شاخ پر نہ چلے تو ایمانی کچھ نہ پہلے روپیہ ہاتھ لگے اسکی ضرورت ایماندار بے ایمان سب کو یکسان ہے بھلا ہماری سرکار سے بڑھکے ایماندار آج کوئی ہو تو سہے مگر اونکے ہان بھی "عہدنامہ توڑنے ہی کے واسطے ہوتی ہین" یہ ہمیشہ عملدرآمد ہے آدمی مجبور ہے چارہ نہین کرنے کو ایک وقت زبان سے وعدہ تو کر لیا حامی بھر لی اب ضرورت کے وقت خواہ مخواہ زبان پلٹنا ہی پڑتی ہے - مین پوچھتا ہون آج سرکار عہدنامون کی تعمیل پر آمادہ تو ہو پہلے پہل تو یہ بسم اللہ ہو کہ سارا ملک تھوڑا تھوڑا کرکے خودداروں کو دینا پڑے ہاتھ دھو دھا کے سیدھے انگلستان کو میان بھرے کجا ایک چپہ سا بھر زمین اور کجا سارا ہندوستان - یہ سب اسی اسم اعظم کی برکت ہے بدعہدی مین علاوہ مصلحت ملکی کے ایک مزا بھی ہے - معشوق ہمیشہ بدعہدی دیکھیے اور عاشقون کو ہمیشہ مزا لے لے کے یہی پڑھتے سنا ؎

ہر روز نیا وعدہ ہے ہر شام نیا عذر
بن بنکے بگڑتا ہے مقدر کئی دن سے

اسکے یہ بھی معنے ہین کہ مثلاً بیٹے باپ سے عہد کر لیا کہ اپنی ملکیت پر ازراہ جہاباندی اور اتحاد کے مجھے چند دن کے واسطے حکومت کرنے دو نمبر اسپر میرے نام کرا دو اور داخلخارج مین میرا نام چڑھا دو پٹہ میری طرف سے لکھے جایا کرین بعد میرے تمہاری اولاد مالک ہوگی مراسم قدیم و نیز اتفاق یکجہتی پر نظر کرکے اور اپنے خلقی بھولے پن سے اس بات کو مان بھی لیا جب بیٹے حکومت کا چسکا پڑا تو وعدہ وعید عہد معاہدہ کو ٹال گئے اپنا حق بگھارنے لگے قبضہ دخل جتانے لگے اور آپ منہ دیکھ رہ گئے اگر آپ کو زیادہ شرارت سوجھی ترکی بہ ترکی جواب دینے کا قصد کیا فضیحتی فضیحتا ہوئی تمکلم تمکا ہوا حاصل الاالذی نہ ادلالذی نعمت کی دردسری - اور مین تو اکثر سنا ہوا ہی ہون جعل فریب سے کام لیا اور آپ کو عدالت سے بھی ناکام کیا - اور یہ تو ہمارے آپ کے روز مرہ کرنے کی بات ہے کہ کسی مہاجن سے روپیہ لیا تمسک لکھا جائداد مکفول کی - میعاد کے اندر دوسری جگہ جائداد بیع کر دی یا ایک جگہ اور رہن کرکے تیسری جگہ بیع کر دی اب آپ سب آپسمین جھگڑا کرین ہماری بلا سے سب سے الگ تھلگ - یا مثلاً ہمارے آپ کے عہد ہوا کہ بھئی روپیہ تمہارا اور محنت ہماری دوکان قائم کرنے مین آدھا آدھا منافع بانٹ لیا کرینگے بعد چندے عہد سے منہ موڑ گئے روپیہ جتنا نفع مین آیا تھا اصل مین لگا کر آپ کے حوالہ کیا اور آپ منہ دیکھتے رہگئے ؞

(باقی آیندہ)

راقم
فنا سفر

برسات کی فضا

گھٹائین اودی اودی رنگ پر ہین کیا بہار دین
تماشا ہے کہ پریان ناچتی ہین سبزہ زار دین

یون تو کل موسم اپنے اوقات معینہ پر اپنی اپنی بہار دکھا ہی جاتے ہین - لیکن موسم برسات کی دلچسپیان ایسی نہین جو کسی شخص کو معمولی طور پر اپنی طرف متوجہ ہونے دین - انمین قدرت نے کچھ ایسا تقناطیسی اثر رکھا ہے کہ خواہ مخواہ دلونکو اپنی طرف کھینچ لیتی ہین - اور ہر مذاق اور ہر خیال کے لوگ جداگانہ اسکے لطف سے بہرہ یاب ہوتے ہین - اگر خیال کیا جاے تو کوئی ساعت کوئی لحظہ اس خوشنما موسم کا کیفیت سے خالی نہین - یہ کچھ ضرور نہین کہ ہم صرف اوسیوقت کی قدردانی کرین جسوقت باران رحمت نازل ہو رہا ہو -

کیا یہ مختلف رنگ کے ابر کے ٹکڑون ہی کا ہوا کے جھونکے سے ادہر ادہر آنا جانا آفتاب ماہتاب کے چمکدار رخسارون سے شوخیان کرنا لطف سے خالی ہے؟ "ہرگز نہین" اگر ہر مذاق والون سے جدا جدا پوچھا جاے تو پھر سنیئے کہ کیسی کیسی قدردانیان کرتے ہین - شیخ سے تو البتہ نہ پوچھیئے کیون کہ انکو دور ہی کی سوجھے گی - ذرا اس غریب مسافر کو دیکھیئے جسکو تمازت آفتاب نے چلنے سے مجبور کر رکھا ہے - اوسکی تیز کرنین اس واجب الرحم کو قدم قدم پر جکڑے لیتی ہین اور یہ مجبور ہو کر اپنی نگاہین اوٹھا اوٹھا کر ہر چہار طرف اس غرض سے دیکھ لیتا ہے کہ

کہین کوئی سوکھا درخت بھی نظر آجاتا ہے جسکے سایہ مین دم بھر بناہ اختیار کرے - اسحالت مین جب کوئی ٹکڑا ابر کا آفتاب کے مقابل آجاتا ہے اگرچہ ناپائدار ہے لیکن یہ بیچارہ مسافر کس خوشی سے کارکنان قدرت کی شکرگزاری بیان کرتا ہوا قطع مسافت مین مشغول ہوجاتا ہے -

راتون کو کوسے جاپان مین چھپ کے جانے والون سے اگر پوچھا جائے تو اس حقیر ابر کے ٹکڑے کو (جو اسوقت آفتاب کا مقابل ہے) مستاب سوز ہی کے معزز خطاب سے مخاطب کرینگے - اور کسی کی سواری آنے کے چشم براہ ہین وہ اسے کالی بلا سمجھینگے -

دلدادگان یار تو اسوقت اور ہی دُھن مین ہین کیونکہ انکو کسی کے نورانی چہرے پر زلف عنبرین کا بکھیلا دینا اور کس ناز و انداز سے ہٹا لینا یاد آگیا ہوگا -

برسات کی مختصر کیفیت تو آپ ملاحظہ فرما چکے - اب دیکھیے کہ یا جھوم جھوم کر مستانہ وار ابر چلا آرہا ہے - نہین معلوم قدرت نے اسمین کیا اثر رکھا ہے کہ جسکو دیکھتے ہی مختلف فرقے کے لوگ مختلف مشغلے مین مشغول ہوگئے

دیکھیے وہ جفاکش کسان اپنے ہل پھاوڑے درست کررہا ہے اور اپنے محنتی وفادار بیلون کی پیٹھ پر تھپکیان دیدیکر کہہ رہا ہے کہ میرے پیارے تیری کارگذاریون کے دن آگئے -

زاہد تیزی سے مسجد کو جا رہا ہے لیکن کبھی کبھی آسمان کی طرف بھی نگاہ اوٹھا کر دیکھ لیتا ہے کہ کہین ترشح روک نہ لے -

رندون کی نہ پوچھیے صراحیان مے گلگون سے بھری جارہی ہین کوری کوری پیالیان نکالی جاتی ہین - پیر مغان کی خوشامدین ہین کہ آج جی بھر کے پلا دے - طفلان نبات سے خدا جانے کسنے کہدیا کہ وہ بھی اپنے منہ کو لال لال کر آسمان کی طرف مچل رہے ہین گویا اس امر کے منتظر ہین کہ اب انکو کارخانۂ قدرت سے روزی ملا ہی چاہتی ہے -

دیکھیے بارش شروع ہوگئی اور اسی ابر نے جسکو آپ نے دو حرفی لفظ مین گھٹا کہا تھا فیاضی کے ہاتھ کھول دیئے -

وہ مسافر جو ٹھنڈے ٹھنڈے چلے جارہے تھے تھوڑی دیر کے لیئے درختون کے نیچے ٹھہر گئے انکا حرج تو بیشک ہوتا ہے لیکن اسوقت کا سمان انکو کچھ ایسا بھلا معلوم ہوتا ہے کہ باوجود اُن درختون کے ٹپکنے کے بھی وہین کھڑے کھڑے برسات کا دلچسپ تماشا دیکھ رہے ہین -

رندون نے منہ سے صراحیان لگا دی ہین اور جھوم جھوم کر کہہ رہے ہین ؎

کی فرشتون کی راہ ابر نے بند
جو گنہ کیجیئے صواب ہے آج

کیسے کیسے گلے مین باہین ڈالکر چمنستان کی سیر کرنے والے تحسین کررہے ہین کہ سامنے والے کمرے مین چلکر تھوڑی دیر کے لیئے بیٹھ رہین لیکن یہان جوشش جوانی کب ٹھنے دیتا ہے - اگرچہ اس خوش نصیب کے لیئے یہ کوئی خراب موقع نہ تھا لیکن کسیکے دوانی پوشاک کا تمام تر بتر ہو جانا اور جسم کی سنہری رنگت کا پھوٹ پھوٹ نکلنا سینے پر دوہرے آنچل ڈالنا ایسا بیقرار بنائے ہوئے تھا کہ دل بیتاب نے کچھ اور ہی تقاضے شروع کر دیئے -

اسی اثنا مین صدائے رعد و تابش برق (جو اس موسم مین لوازمات سے ہین) اسکی معاون ہوگئین اب خود بخود کسیکا سہم سہم کر کسی سے لپٹنا اور اس خوش نصیب کا کلیجے سے لپٹا لپٹا کر تسلیان دینا اوسی سے پوچھیے جس پر فیاض موسم ایسا عمدہ سلوک کر رہا ہے -

بیچارے ہجران نصیب البتہ داحب الرحم تھے انکا دل بیتاب بلکلحظہ قرار پکڑنے والا نہ تھا - لیکن یہ برسات ہی کی فیاضیان ہین کہ انکے لیئے بھی ایک دلچسپ شغل عطا کر دیا ہے -

کچھ دیر کے لیئے یہ اپنی چشم اشک فشان و ابر باران کے مقابلہ سے جی بہلاتے ہین پھر صدائے رعد پر اپنے نالون کی فوقیت جتاتے ہین کبھی اپنی آہ شرربار سے برق کو شرماتے ہین - غرض ان لوگون کو بھی اس موسم سے ایک قسم کی دلچسپی ضرور ہے -

راقم

محمد شبیر از پھر سالار بلیا

پنچ مل خدا خدا مل پنچ

لکھنؤ پنجشنبہ - ۱۹ جون سنہ ۱۹۰۲ء

عرضی ابوالبد معاشان

جناب عالی

بڑی ذاس عرصہ مین بڑی دلچسپ اور پسندیدہ خبرین سنی اور بچشم خود کئی ایسی ترغیب دینے والی وارداتین دیکھی ہین کہ لاکھ ضبط کرتا - زبان کو روکتا ہاتھ پاؤن سنبھالتا ہے مگر دل ہاتھ سے زبان قابو سے ہاتھ پاؤن اختیار سے نکلے جاتے ہین اور بار بار یہی خواہش ہوتی ہے کہ سائل بھی کسی طرح اوچک پھاند کر ایسے وقت مین پہونچے اور حضورون کے حکم کی تعمیل اور دلکا شوق پورا کرے بقول شخصے ؏

چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار

ہم خرما و ہم ثواب - چیڑی اور دو دو - مشغلہ کا مشغلہ - اور حاکم لوگون کی خوشی اور مہربانی حاصل کرنے کا سہل ٹلکہ - واضح رائے عالی ہو کہ فدوی نے

ایک خواب دیکھا تھا داب چاہے رویاے صادق سمجھا جاے چاہے بلی کو خواب مین چھیچھڑے تصور ہون) کہ بہت سے صاحب لوگ ہندوستان کو ائرلینڈ کیطرف کھینچے لیے جاتے ہین۔ اور اہل ہند بیچارے ننگے منہ نہار پانوںین۔ واویلا مچارہے ہین کہ حاشا وکلا ہم اودھر نہین جانا چاہتے۔ ہم مین نہ آتنی طاقت۔ نہ اونکی تقلید کی ہوس کو ا ہنس کی چال چلنا نہین چاہتا۔ مینڈک کی نعلبندی کی شائق نہین۔ جو کچھ استدعا منت سماجت۔ عرض معروض ہے وہ سیقہ جتنی ہمارے ملکہ معظمہ کے وعدون اور کئی انجام مین اور نیک نفس گورنر جنرلون کی رایون سے اچھی طرح سے بیدا ہو سکتی ہے اور جو مدبران باریک نظر کی اتفاق راے سے مصدق ہو چکی ہے۔ اتنے مین ایک صاحب بہادر حضور ونکی نسل حاکونکی قوم سے فدوی کی طرف لپکے اور بڑی گرمجوشی سے گڈمارنی کہکے ہاتھ ملایا۔ ہوڈوڈو کرکے مسکراے اور فرمایا ہم آپ کا مرد مانگتا ہے آپ مرمت (مرمت) کرکے ایک پلٹن اپنا کانگرس شیار اور کارگزار لوگ کا بھرتی کرانے سکتا ہے۔ ہم آپ کو اکدم سے کرنیل بنا دینے سکتا ہے۔

حضور آپ جانیئے فدوی نے جیسے ہوش سنبھالا ہے کرانے کے مکان کی کوٹھری آبادی صاحب لوگون کچہری کے دیوتاؤن کے درشن نصیب ہوے تو اوسیوقت جب اہل پولیس نے اپنا حق نہ پاتے ہر چالان کر دیا اور فدوی مفت کی بود و باش اور خوراک پوشاک کی اجازت لیکر حاضر ہوا اوسوقت کی ہاردنی خونخوار صورت اور نیلی وردی کے شیطانون کی کثرت اور ہوتی تھی اور اوسوقت کی مہربانی آمیز چتون اور گدگدیا کی ہلکی سی تھمکی دوسرا ہی لطف دیگئی۔ مارے خوشی کے کسی بنیئے کا بیٹ ہوگیا چارپائی سے اوچھل پڑا آنکھ جو کھلتی ہے صاحب ہین نہ وعدہ پلٹن ہے نہ کرنیلی جرنیلی۔

چونکہ وقت صبح کا تھا فدوی نے خواب کو سچا قیاس کیا اور عرضی ہذا تحریر کی فدوی کو یقین کامل ہے کہ چند روز سے جو یہ کانگریس والے زور شور مچاے ہوے ہین۔ اور بعض لوگ ایسے بھی پیدا ہوگئے ہین جنکو خدا نے حاکم لوگون کی خوشامد کا مادہ عطا ہی نہین فرمایا۔ اور پولیس کی برائیان کرنے والے تو اسقدر ہین کہ برسات مین حشرات الارض بھی اون سے مقابلہ نہین کرسکتے۔ پس اس گروہ کی مرمت سرکوبی۔ درستی اور درسی کے واسطے کچھ بند و بست درکار تھا اور شکر کا مقام ہے کہ بعض بعض جگہ حکام کو اس جانب توجہ بھی ہوئی ہے۔ اور براہ راست نہسی۔ ارتکاب فعل نہ سہی۔ ترک فعل چشم پوشی ہی سے سہی مرمت ہونا شروع ہوئی ہے۔ اسواسطے فدوی بذریعہ عرضی ہذا گذارش پرداز ہے کہ ایسی خدمت کے واسطے فدوی معہ اپنے گروہ کے ہزار جان سے حاضر ہے۔ دنیا مین کوئی کام رعایا کے ستانے حیران کرنے سونٹے مارنے۔ دھمکانے۔ ڈاکہ ڈالنے۔ حتی کہ قتل و غارت کرنے کا ایسا نہین جو ہر وقت ہر موسم مین یہ فدوی باحسن وجوہ انجام نہ دے سکے۔ فدوی نے ایک ولایتی سپرنٹنڈنٹ پولیس سے تعلیم تربیت پائی ہے صاحب فدوی کو بہت چاہتے تھے اور رفاہ کرتے تھے ایک روپیہ روز تو صرف دودھ ملائی کہانے کو اپنی پاکٹ سے دیتے تھے اور باقی رقم بالا کا کہتا گیا۔ فدوی چوری کے سب کامون کے علاوہ بدمعاشی کی ہر شاخ مین بہت اچھی کارگزاری دکھا سکتا ہے۔ اگر کانگریس والون کے جلسون مین پولیس کی دست اندازی کا حیلہ پیدا کرنا مقصود ہو تو فدوی اشارہ پاتے ہی ساری کمیٹی میٹنگ۔ بمر بعنڈ کرسکتا ہے اور دو چار دس پانچ ڈھیلے ہی اسطرح حبیب کرچیرمین اور اسپیکر کے رسید کرسکتا ہے کہ فقانہ پر تھپک جا پہونچین اور فدوی اسطرح الگ تھلگ رہے جیسے بعض صاحب کو کانگریس والون کے ستانے کے الزام سے۔ اگر کسی اخبار کے نامہ نگار یا کانگریس کی طرفدار کی دماغ کی درستی منظور ہو تو فدوی اجازت پاتے ہی جس ضرب کے ذریعے سے کہئے بخوبی مرمت کرسکتا ہے اور کیا مجال فدوی کی مرزائی یا صاحب کے کوٹ کا کوئی دامن پا سکے۔

اگر کانگریس کے کاغذات چوری کرانا منظور ہون تو ایک عرضداشت دستخط شدہ کیا مال ہے فدوی جی پر رکھے تو مسٹر ہیوم کے پورٹ منٹو سے اگلے پچھلے سب رزولیوشن۔ مسٹر نارٹن کے بکس سے اصلاح کونسل کا مسودہ۔ مسٹر بریڈلا کا بل۔ بابو سریندر ناتھ کی آیندہ کی [illegible] اسطرح غائب کردے۔ جیسے خوشامدیون سے غیرت [illegible] محبت وطن۔ اگر کسی خاص لیٹے کا غذ کا اوڑا دینا منظور ہو [illegible] سے ولایت جاتا ہو تو فدوی ڈاک خانے سے اسطرح اوڑا لاے جیسے [illegible] سنگدیپ سے گلفام کو۔

اگر کانپور کیطرح کسی جگہ آزاد خیال لوگونکی ہم پھوٹے اور [illegible] منظور خاطر ہو تو حکم ملتے ہی فدوی حصہ رسد تقسیم کرنا شروع کرے [illegible] آدمیونکو اشارہ ہو درست کردیا جاے ایک ہردے نراین صاحب کیا ہزار [illegible] ہر گلی کوچے مین پٹی باندھے پھرتے ہون۔ فدوی اسکے علاوہ جعل فریب مین بھی دستگاہ کامل رکھتا ہے جس قسم کا جعل مطلوب ہو ادنے اطلاع پر طیار کرسکتا ہے جس کسی طرف اشارہ ہو دوسرے ہی دن کسی نہ کسی مقدمے مین پھنس سکتا ہے بلکہ وہ کیا اوسکا سارا گھر بار چیر غلط ہوجاے اور کسیکے بنانے نہ بنے۔

الغرض حضور کی مہربانی رہے تو فدوی شیطان کی تمام تمامی کرسکتا ہے لہذا امیدوار ہے کہ ایسی فصل مین جبکہ ہندوستان کو آئرلینڈ بنانا مقصود ہے فدوی اپنی خدمات لائقہ سے بہت کچھ حضور لوگونکو مدد دیسکتا ہے اور جس شہر اور قصبہ مین ایسی کارروائیون کے واسطے جسقدر آدمی کارگزار درکار ہون مہیا کرسکتا ہے۔

بوادید حالات جو واجب جانا عرض کیا

الٰہی آفتاب جلال فلک تحکم پر ہمیشہ درخشان اور تابان ہو [illegible]

فدوی [illegible]

انگریزی دان کی ضرورت

ایک انگریزی دان کی ضرورت ہے جو معمولی فارسی بھی جانتا ہو اور کم سے کم [illegible] فیل ہو تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط کتابت ہوسکتا ہے۔ المشتہر محمد [illegible]

ضروری گزارش

عرصہ دراز سے راقم لکھنؤ مین ڈاکٹری کرتا ہے ۳۰ سال کے تجربے اور تلاش سے چند نسخے ایسے دستیاب ہوئے ہین جنکی نسبت حتمی وعدہ مفید ہونے کا کیا جاتا ہے - اگر امراض ذیل مین سے کسی صاحب کو کسی مرض کا علاج کرانا ہو راقم سے خط کتابت فرمائین بندہ مریض کے پاس جاکر بھی علاج کرسکتا ہے صرف مصارف آمدورفت وقیام یومیہ دینا ہونگے اور بعد صحت جو طے پائیگا وہ ادا کرنا ہوگا - اور جو صاحب یہان آکر علاج کرینگے اونسے تا صحت کچھ نہ لیا جائیگا - اور اونسے تا [illegible] دوا کی قیمت بھی نہ لیجائیگی جبتک فائدہ مریض کو محسوس نہ ہوگا اگر کوئی صاحب دوا باہر سے منگوائین گے اور بذریعہ خط کتابت علاج چاہینگے تو اوسی قدر دوا پہلے بقیمت بھیجی جائیگی جسقدر فائدہ کرنا شروع کریگی - قیمت وغیرہ بذریعہ خط کتابت طے ہونا چاہیے -

تفصیل امراض

مرگی - تپ کہنہ - ضعف معدہ - سوزاک - آتشک - جذام - برص - بواسیر اور عام سستی -

المشتہر

ڈاکٹر یوسف خان امین آباد احاطہ لال خان لکھنؤ

غور سے پڑھیے (۸۸-۸۹)

مضبوط - صحیح - خوبصورت - اوپن فیس نکل سلور نیو کمپنی کی ریلوی گویا لیور گھڑی جسکے کوکنے مین بہت دیر نہین لگتی - چھوٹے حجم کے جو تل جڑے ہوئے مینا کار ڈائل [illegible] کے نشان سوئیان بہت واضح ونمایان - دو وقت بتاتی ہوئی تا او دیے ہوئے پرزے اور کیس ایسا کہ گرد نہ جاسکے ایک شیشہ وکمانی فالتو بذریعہ ویلیو پارسل ساڑھے سات روپیہ کو ملسکتی ہے اور اسکا ذمہ کیا جاتا ہے کہ نقل وحرکت یا ایسی ہی صدمات سے بگڑ نہین سکتی آسانی سے درستی ممکن - صورت سے کم قیمتی نہین پیدا اور لوگ نہین گھڑیون کو دونی قیمت پر بیچتے ہین - [illegible] سے لکھتے ہین "ساڑھے سات روپیہ والی گھڑی جسکو دو برس ہوئے آپ سے خرید کیا تھا ابتک صحیح وقت بتاتی ہے - خاندیس سے سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ ریفارم [illegible] یون لکھتے ہین "تمہاری سات روپیہ آٹھ آنہ والی گھڑی [illegible] نے پندرہ [illegible] کو [illegible]" [illegible] لکھنؤ سے لکھتے ہین "بعض لوگون نے اوسکی پندرہ روپیہ قیمت لگائی اور ساڑھے سات سنکر متعجب ہوئے" اسکے علاوہ کنارا کی زنجیرین - لاکٹ - پنسل - قینچی کے نرتام مصنوعی

ہیرے یاقوت کی انگوٹھیان فی دو دو روپیہ کے حساب سے ملتی ہین مسٹر بجے ایلیس مور لکھتے ہین "ایک جرمن نے ہیرے کی انگوٹھی کی قیمت پچاس روپیہ اور یاقوت کی بیس روپیہ آنکی -

المشتہر

ویسٹرن انڈیا ٹریڈنگ کمپنی بمبئی

اشتہار

کتب مطبوعہ ایران ومصر وبیروت عربی وفارسی وکتب قلمی [illegible] امیر کاری نمبر ۲۱ اثر جناب آقا میرزا محمد صاحب شیرازی ملک کلکتہ برائے فروخت موجود است سوائے آن کتاب [illegible] محمدی در صنایع جدیدہ وکتاب تذکرۃ الخواتین در شرح حال معاریف نسوان عالم از عرب در روم وعجم از صدر اسلام تاکنون مشتمل بر اشعار عربی وفارسی وہندی ومحاسباتی کہ از آنہا روایت شدہ وکتاب کنایات خلائق الجمالی وتاریخ [illegible] در روضۃ الادب فی طبقات شعرائے عرب وکتاب جمہرۃ العرب و شرح فصوص الحکم از ملا جامی ودیوان ابن عربی وکشف الاسرار تاریخ انگلینڈ مع نقشہ وکتاب مقناطیس الابدان در علم قوت جاذبہ وکتاب شاہنشاہ نامہ تصنیف فتح علیخان صباح ووقائع جنگ ایران وروس وتاریخ [illegible] طبع شدہ ہرکس طالب باشد طلب دارد +

نقرہ

نقرۂ محلول - تانبا او پیتل کے ظروف پر ملمع کرنے کے لیے بہترین چیز ہے اسکو صرف اونپر مل دینے سے ملمع ہو جاتا ہے - سونے اور چاندی کے زیورات پر ملنے سے ایسی جلا پیدا ہوجاتی ہے کہ کسی اور ترکیب سے ممکن نہین - سونے کے زیورات جو کثرت استعمال سے میلے ہوگئے ہون اونپر لگانے سے ایسی چمک دمک ہوجاتی ہے کہ کسی رنگسازی سے وہ بات حاصل نہین ہوسکتی یہ نسخہ خاص چاندی سے ترکیب پایا ہے اور اس امر کا کارخانہ ذمہ دار ہے کہ قیمت مین برقی ملمع سے کہین سستا ہے ایک بوتل منگوا کر اسکی خوبی آزمائیے قیمت فی شیشی [illegible]

طلا

طلائے محلول - چاندی - پیتل - اور تانبے کے ظروف پر ملمع کرنے کی عمدہ ترین شے ہے چاندی کے زیورات بھی خوب ملمع ہوتا ہے - قیمت فی شیشی [illegible] ہے

درخواست خریداری منیجر [illegible] فیکٹری اجمیر کے پاس آنا چاہیے

مضامین غیر

(بقیہ) نئی روشنی کی اخلاق جمالی

(نمبر ۳)

ایہا الناظرون فدایم شستا قون - آج طبیعت کا انجن زور و شور سے ہے ذرا سنبھل بیٹھو اور قلم کی روانی و گل افشانی دیکھو - تمہید کا غذ پر وہ رفعت نظر آئیگا کہ تم سب باغ باغ ہوجاؤ گے - جعل فریب بے ایمانی دغا بازی کا چٹھا تو ذکر کرچکا ہون اب آج کے نمبر مین اوس صفت کا ذکر کرتا ہون جسکے بغیر بازار عالم کی دنیا سونی ہے -

وہو ہذا

صفت کذب

اہا ہا - کیا مزیدار صفت ہے - تمام صفتون سے بہتر ہے اسکے برابر دنیا مین کوئی صفت نہین اسکی وہ ساکہ آجکل بندہی ہوئی ہے کہ اعلے ادنیٰ ہر شخص اس سے بمحبت پیش آتا ہے اسکی سب عدالتون مین رونق بازارون مین لین دین مہاجن اپنا کار و بار چلاتا ہے ساہوکار اپنی ہوا باندھتا ہے پیشہ ور اپنی روزی کماتا کچہری دربار سے لیکر گھر کے معاملات بھی بغیر اسکی مدد کے نہین چلتے - دن رات مین ہزارون مرتبہ اسکی ضرورت ہوتی ہے سیکڑون مرتبہ خدا واسطے کو ایسی ہی قسمین کھائی جاتی ہین - بعض لوگون کا بغیر اسکے کھانا نہین ہضم ہوتا - کون ہے جسکو اسکی ضرورت نہین کون ہے جو اسکا محتاج نہین - دیر و حرم مسجد امام باڑہ - چرچ شوالہ کون مقام ہے جہان اسکا چلن نہین - سینٹ صوفی مولوی مُلّا - پادری برہمن کون ہے جو دن رات اسکا وظیفہ نہ پڑھتا ہو - اس سے بچنا محال اور اسکے بغیر دنیا دارون کی زندگی دشوار - بنیئے سے جلس کاٹ کبار والون سے سودا سلف بغیر جھوٹے وعدون کے نہین ملتا - دھوبی سے جبتک جھوٹا وعدہ دھولائی کا نہ کرلو کپڑے نہین دیتا درزی کو جبتک سبز باغ نہ دکھاؤ کپڑا نہین طیار کرتا بس اس سے آدمی گریز کرے اور ایک دم سے مصیبتون مین گھر جائے - میلے کپڑے گھر مین پھاڑ و پھری ہوئی - اکثر لوگون سے قل ہو اللہ کی صدائین نکلتین ایک بسر ہزار سو دو آدمی کہانتک اور کس کس سے سچ بولا کرے - پھر اسکے صفات کی کوئی انتہا ہے تقریر مین اسی سے تسلسل بڑھتا ہے بات دلچسپ و خوشگوار ہوجاتی ہے یاد رون مین دلگی اسی کے دم سے ہے یہی تو سبب ہے کہ بوڑھا اور لڑکا ہر ایک ہزار جان سے اسپر فریفتہ ہے

اسی کی بدولت ہزارون دلچسپ افسانے سیکڑون قصہ بنگئے بھلا بتلائیے تو سہی کہ اگر اسکا چلن نہوتا تو آج یہ الف لیلہ کی داستانین بوستان خیال کی اتنی جلدین کہان نظر آتین شکسپیر کے پائے گولڈ اسمتھ کے ڈرامے رنالڈلی ناولس دیکھنے کو ملتے شاعری کے بازار مین اسکی دہاک بندہی ہے شیرین زبانی - فصاحت - اور جادو بیانی کا نام اسکے دم سے روشن ہے اسکے سبب روکھی پھیکی بات مین بھی مزا ہے "چبائے ہوئے نوالے" اسکی چاشنی سے خوشگوار معلوم ہوتے ہین کلام مین لوچ اسی کی ذات سے پیدا ہوتا ہے بالکل یہی تاثیر بخشتا ہے کہ جگر تک اوتر جائے دلمین اثر کر جائے - داستان گویون کی داستانین ہمکو کیون دلچسپ اور بھلی معلوم ہوتی ہین اسلیئے کہ جھوٹ ہوتی ہین - اگر جھوٹ مین یہ تاثیر نہین تو یہ کیا ہے کہ داستان سننے مین ہماری نظرون کے آگے سمان بندہ جاتا ہے - تصویر پھر جاتی ہے حالانکہ محض دل کے گڑھے ہوئے قصے بے اصل افسانے ہوتے ہین مگر گھڑی گھڑی دل کو اور مختلف کیفیات طاری کردیتے ہین اگر خوشی کا بیان ہے تو دلکو شگفتگی ہے - جی خوش ہے - طبیعت ابشاش ہے - اگر مصیبت کی داستان سن رہے ہین دل بھر آتا ہے آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے ہین ہونٹ چبا چبا کے لاکھ جی کو بہلا نے اور طرف متوجہ کرتے ہین مگر دل اُمنڈا آتا ہے حسن و عشق کے چرچے اسی کے دم قدم سے ہین - لیلے مجنون شیرین فرہاد کے قصے اب کم دیکھے جاتے ہین - کیون ؟ صرف اس سبب سے کہ اسی نے مجنون جیسے ہزارون کو چہ گرد حرمان نصیب دیوانہ قصبون مین بنا ڈالے کوہکن ایسے ہزارون مصیبت زدہ جگر چاک عاشق فرضی طور سے لا کھڑے کیئے کیا وجہ ہے کہ ہمکو نثر سے نظم زیادہ مرغوب ہے یہی کہ نظم مین وہی زیادہ ہے جسے لوگ جھوٹ کہتے ہین - نثر مین وہ بات کہان سیدہی سی ایک بات کہدی یہ اثر کچھ اس جھوٹ ہی مین ہے کہ جیا ہے جو کردکھائے کیا ممکن ہے کہ ایک شخص ایک نوحہ کسی کی طرف سے لکھکر درد انگیز لہجہ مین آپ کو سنائے اور آپ بے اختیار رو نہ دین - اگرچہ آپ سب کچھ سمجھتے ہین کہ واقفیت کے لحاظ سے بالکل بے اصل ہے - مگر دل پر ایک فوری اثر ہوتا ہے جسے عقل ذرا دیر مین سمجھ سکتی ہے لڑکپن مین اگر خیال کیجیئے تو ہمکو چڑیا کی کہانیان بہت دلچسپ معلوم ہوتی تہین - فرضی بادشاہون اور رانیون کے قصے بڑے شوق سے سنتے تھے - کیا وہ سب سچے تھے - جوانی مین عشق و عاشقی کے افسانون مین بہت جی لگتا ہے کیا اونکی کوئی اصلیت ہوتی ہے نہین - بالکل نہین - ! یہ سب اس جھوٹ کے کرشمہ ہین یہ ساری دلبستگی صرف اسی کی بدولت ہے - یہ مثل کہ "جھوٹے کے آگے

سچا دم رہے" بہت ٹھیک ہے آجکل جھوٹی چیزون جھوٹی باتون کو جو فروغ ہے سچ کو کہان نصیب جھوٹ کی شان ہی اور ہے آن بان ہی نرالی ہے جھوٹ وہ نسخہ اکسیر ہے جو ہر مرض کی دوا ہر زخم کا مرہم ہر چوٹ کی مومیائی ہے۔ پھر وہ جو کہتے ہین کہ "جھوٹے کے آگے سچا رو مرے" تو بہت درست ہے کیا معنے کہ سچ بولنے والا اپنی بات کو اوتنا بڑہا سکے کیون کہنے لگا وہ تو کھری کھری سیدھی سیدھی بات کہیگا اوتنا کہدیگا جھوٹ کا سا تعلقہ کیونکر باندھےگا۔ جھوٹا آدمی اپنی بات چمکا کے بڑہا کے بیان کریگا قسم بھی ضرورت کے وقت کھائیگا سُننے والے کو یقین آجائیگا۔ علاوہ اسکے لوگ کہتے ہین "سچے مرگئے جھوٹون کو بخار بھی نہ آیا" یہ بھی بہت ہی صحیح ہے ہمارا خود آزمودہ صاحب عمل ہے۔ آنکھون کی دیکھی بات ہے اسی انفلوانزا کی فصل مین بہتیرے آدمی جو ہمیشہ سچ بولا کرتے تھے ٹھنڈے ٹھنڈے سدھار گئے بلکہ وہ قربان جائیے اس جھوٹ کے جسنے اسکا دامن پکڑا ایک دن بھی تو بخار نے اوسکو نہ پوچھا۔ بس اب فرمائیے ترجیح کسکو ہوئی۔ یون تو اب جھوٹ کی قسمین ہزارون ہین مگر اصل مین دو ہی قسمین ہم نے رکھی ہین ایک تو وہ کورا جھوٹ۔ بے بات کی بات۔ تعلقے باندھنا۔ جسکا کہین سرپیر اور چھور ہی نہین۔ داستان گو اور فسانہ نویسون مین اسکا بہت بیان ہے اور ایک وہ کہ ذرا سی بات کا تبنگڑ بنانا تنکے کو تھا اور کنکری کو پہاڑ کر دکھانا رائی مین قائم کرنا اوسکا عجیب ٹھاٹھ باندھنا ہزارون ایچ پیچ لاکھون حاشیہ ایک ایک حرف ایک ایک نقطہ پر بڑھاکے اصل بات کو بیان کرنا۔ یہ قسم زیادہ تر شعرا کے ہان رائج ہے مثلاً مجھے صرف اتنا کہنا ہے کہ مین آج کوٹھی پر سے اوتر کے باغ مین ٹہل رہا تھا ایک کھنکھجورا میرے پاؤن مین چمٹ گیا اور مینے پاؤن کو جھٹکا دیا تو وہ دور جا پڑا۔ بس اتنی سی بات کو ایک بڑی لمبی چوڑی تمہید کی ابتدا یون شروع کرونگا کہ پہلے تو کوٹھی کا سمان دکھاونگا اوس کی سجاوٹ اوسکی آرایش زیبایش کا تذکرہ اس شد و مد سے کرونگا کہ آسمان کے تارے قمقمون کی جگہ لٹکاونگا۔ اور چاند سورج کو فانوس یا آئینہ بناونگا۔ کہکشان کا فرش اور ہیرے کی ایک ڈال ترشی ہوئی چھت زمرد کی سلم ڈہلے ہوئے ستون اور یاقوت کے بے جوڑ دروازہ نیلم اور پکھراج کے کواڑ۔ بڑے بڑے موتیون کی ترشی ہوئی محرابین وسعت اتنی کہ کرہ ارض کی تو بساط ہی کیا ہے۔ آسمان اوسکے جھوٹے صحنچے کا ایک گوشہ معلوم ہو۔ اسکے پائین باغ کی تعریف مین وہ تو وہ طوفان باندھون کہ بہشت شداد کم ایک ہلکا سا خاکہ یا چربا بتلاؤن۔ سونے چاندی کے درخت پھر اوسکی پتی پتی شاخ شاخ کی علحدہ علحدہ صفت بیان ہو۔ طیور کی خوش الحانیان لحن داودی کو مات کرتین الغرض وہ سامان باندھے کہ سُننے والے دنگ ہو جائین اور کبھی خواب و خیال مین بھی نہ آئے۔ کھنکھجورے کی وہ ہیبت ناک شکل دکھاؤن کہ اژدہے اوسکی ایک جھٹکا مین پانی ہو جائین بالکل زہر کا بجھا ہوا۔ پھر اپنی جرات مردانگی تذکرہ شجاعت کا حال نہایت عجز و انکسار کے ساتھ بہت ہی گھٹا گھٹا کر بیان کرون اور بیچ بیچ یہ بھی کہتا جاؤن کہ اپنے منہ اپنی تعریف کرنا مجھے نہین آتی سچی بات عرض کرتا ہون۔ قصہ مختصر اتنا سر کھاؤن اتنا طومار عرض کرون کہ سامعین اکتا جائین اور سلسلہ کلام ختم نہو۔ ایک داستان گو (جو ایک بادشاہ کے ہان نوکر تھا) کی روایت سُنی ہے کہ وہ جب بادشاہ سے رخصت کا طالب ہوا تو بادشاہ نے کہا کہ تیری داستان سُنے بغیر مجھے نیند نہ آئیگی اوسنے عرض کیا بندہ زادہ حاضر ہے وہ خدمت بجا لائیگا بادشاہ نے رخصت عطا کی کہ کیا مضائقہ ہے چلتے وقت یہ بیٹے سے کہتا گیا کہ بیٹا امیر صاحبقران اعظم کی داستان ہے اوس مقام تک کہہ چکا ہون کہ محل مین تشریف لیجاتے ہین "چرخی پر پردہ چڑھا ہے"۔ چھ مہینے بعد یہ واپس آیا تو بیٹے سے پوچھا کہ کہانتک کہہ چکا ہے اوسنے کہا کہ محل مین تشریف لیئے جاتے ہین سامنے چرخی پر پردہ چڑھا ہے۔ ابھی اندر داخل نہین ہوئے۔ بس اسی حجت کا اندازہ اس سے کرلینا چاہیئے کہ قصہ کو کہا تک طول دیا۔ ہزارون باتین بیچ مین نکال دین کہ اصل قصہ سے واسطہ ہی نہین وہ الگ رہا۔ یہ تو خاص الخاص بے لاگ جھوٹ ہے اور بعض ایسا کہ ضرورت کے وقت درست جیسی گواہی شاہدی مین اکثر دیکھے پچھم کو اور پورب مین گواہی دینے چلے۔ معاملہ سے ناواقف مگر جھوٹا حلف اوٹھا رہے ہین یہ صرف پیٹ کے دھندون کے واسطے۔ اس صفت کو گلستان بوستان کے باغبان حضرت سعدی رح نے بھی جائز فرمایا ہے کہ دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز بعضے لوگ اسکے معنے غلط سمجھے ہین کچھ کا کچھ بیان کرتے ہین۔ اصل معنے یہ ہین دروغ کہ جو مصلحت ملا ہوا ہے راستی سے جس سے فتنہ اوٹھتے ہین بہتر ہے یعنے راستی کہ فتنہ انگیز ہوتی ہے دروغ سے کہ وہ ہمیشہ مصلحت آمیز ہوتا ہے اچھی نہین *

(باقی آیندہ)

راقم

فلاسفر

خریدارو - بڑھو! چلو! دوڑو!

کثرتِ استعمال - زشتِ افعال - شامتِ اعمال کی وجہ سے عصبی اعضائے رئیسہ کے رئیس کو جو گرانیِ سر یا لاغریِ کمر کی شکایتِ سراپا مصیبت مین پیش آتی اور ناکامی - مایوسی - اور خجالت کے آنسو مین جھنکواتی ہے ایسی حالتون مین یہ طلا الم کی کمانی خم کو دم کے دم مین رفع کرنے مین نشانۂ صحت پر تیر بہ ہدف ہے اور گرانیِ سر جو عالمِ عیش کے سر و دوش کے لیئے سخت باعثِ گرانی اور نفسانی قوتی کے لیئے دائمی موجبِ ناتوانی ہے اوسکو اس بے تکلفی سے دور کرتا ہے جیسے صندل پیشانی سے ملتے ہی اوڑ جاتا ہے اگر رئیس الاعضا مالش سے غشیانی پریشانی مین مبتلا ہو کر رقت کے عالم مین غیر محسوس اور مضطربانہ انداز سے مصروفِ اشک افشانی ہو کر عیش پر پانی پھیر دے اور سامانِ عیش کی ادنیٰ حرارت سے بیتاب ہو کر عنانِ اختیار ہاتھ سے چھوڑ دے تو ایسی حالت مین اوسے مزاجِ عشرت امتزاج کو اعتدال کے زینے پر مضبوطی کے ساتھ قائم رکھنے مین یہ روغن سنگی ستون کا کام دیتا ہے - امراضِ مردادیہ کی وہ عشرت سوز خلشین جو کہ ایسے اعضا سے موانستِ قدیمہ کی وجہ سے دست و گریبان رہ کر گریبانِ صحت کو چاک اور اکثر آدمیون کو ہلاک کرتی ہین اونکو دو چار ہی پھٹون مین جھٹ پٹ اس بے تکلفی سے نیچر کے عشرتی سوتے اور اوسکے ہر رگ و ریشے سے نکال دیتا ہے جسطرح اندری جلاب مثانے وغیرہ کی حرارت اور غلاظت کو دھو دھا کر آسانی سے خارج کرتا ہے - یہ طلا جوانون کے پھٹے ہوئے گریبانِ صحت کے لیئے نہایت دیرپا اور مضبوط بخیہ اور بڈھون کے واسطے رزمگاہِ قوتِ آزمائی مین نہایت بکار آمد ظفر تکیہ ہے - اِسنے ہندوستان مین عشرت کے سیکڑون زمین دوز اور سرنگون ستون کو بڑی آسانی اور سہولت سے کھڑا کیا ہے - اِسنے بہت سے پژمردہ اور بعض قدرتی چھوٹے عصبی عصا کو اپنے طلسماتی اثر کے ہتوڑے سے پیٹ پیٹ کر بہت بڑا کیا ہے - آیندہ نسلون کی آسانی سے دُنیا مین آنے کی راہ کو بڑی سرگرمی سے بتاتا ہے - جادو کا اثر - افسون کی قدرت ٹوٹکے اور گنڈے کی برکت دوا مین دکھاتا ہے - قیمت فی شیشی ایک دینار سُرخ اکبری -

نمبر ۳ - کوچۂ جانان - کلکتہ

المشتہر

رئیس الاطبا حکیم مسیح الملک

پنچ مِل خدا خدا مِل پنچ

لکھنؤ پنجشنبہ - ۲۶ - جون سنہ ۱۹۰۸ء

سوانح عمری کے ٹلانگ بالقابہ

سلّم ہے کہ مثال سے کلیہ - عمل سے علم خوب سمجھ مین آتا ہے - اسیطرح اعلےٰ خیالات - بلند ہمت - پاکیزہ اخلاق - بلند نام - حاصل کرنے کے واسطے مشہور اور برگزیدہ اشخاص کی سوانح عمریان مشعلِ راہ و سامان ترغیب و تحریص ہوتے [illegible] - لانگ فیلو امریکہ کا ایک مشہور شاعر جو ابھی چند روز ہوئے مرا ہے اپنی مشہور نظم مین کہتا ہے

"اعلےٰ درجے کے لوگون کی [illegible]
[illegible] خیال [illegible]
بنا سکتے اور [illegible]
نقوشِ قدم چھوڑ سکتے ہین - اور نقوشِ قدم
بھی ایسے کہ اگر کوئی بیچارہ تباہی کا مارا حیات کے
بحرِ زخار کا مسافر بھولا بسرا - شاید اوس کنارے
جا پڑے تو اونکو دیکھکر کمرِ ہمتِ چُست باندھ سکے"

پس جو لوگ مشاہیر کی سوانح عمری تالیف کرتے ہین وہ صرف اوسکے نام کو زندہ اور اوس نام کی پایدار یادگار نہین تعمیر کرتے جبکے سوانح لکھتے ہین بلکہ اوس سے زیادہ موجودہ اور آیندہ نسلون کے واسطے ترقی زینہ قائم کرتے ہین سنجیدہ اور غور کرنے والی طبیعتون کے واسطے تاریخ سوانح عمری اور سفرنامے نہایت مفید اور مناسب غذا اسے دماغ ہین - اور سچ یہ ہے کہ کسی قوم کے اخلاق اور خیالات مین ترقی اور تہذیب پیدا کرنے کے ذریعون مین سے یہ ذریعہ نہایت مستحکم اور بااثر ہے -

حافظ احمد علیخان شوق رامپوری نے حال مین ایک رسالہ دو جزو کا عالیجناب کے ٹی ٹلانگ سی آئی ای جج ہائی کورٹ بمبئی کی سوانح عمری مین تالیف فرمایا ہے - اِسمین اگرچہ نہایت سرسری اور مختصر طور سے سوانح درج کیے گئے ہین - جنسے پایا جاتا ہے کہ لائق (مگر عجلت) مؤلف نے یہ بہین طریقہ سوانح نگاری کو سرِ دست نظر انداز کر دیا ہے اور جج موصوف کی تالیف و تصنیف اور تقریرون پر اور اسکی تعجب انگیز ترقی کے اسباب پر غور کرنا - اور اسباب و نتائج کی تفتیش کرنا دوسرے اہل ہمت کے واسطے چھوڑا ہے - مگر پھر بھی اسقدر مسالہ جمع کرنا اور اوسکو ترتیب کے ساتھ ناظرین اردو خوان کے

ر دبرو پیش کرنا اور آیندہ کوشش کرنے والے کے واسطے پہلا خاکہ طیار کردینا بہت کچہ شکریہ کا مستحق کرتا ہے +

شیون کدہ

یہ ایک فارسی مثنوی جناب ابو الحسنات مولانا عبد الحی مرحوم کی سوانح عمری مین جناب ابو النعمان مولوی محمد عثمان صاحب عشق مدرس عربی مدرسہ کاکوری ضلع لکھنؤ نے تالیف کرکے جناب مستطاب عالی خیال بلند ہمت نواب محمد اکرام اللہ خان نواب یار جنگ بہادر جوڈیشل ممبر ریاست رامپور کے نام ڈیڈیکیٹ کی ہے - اسمین [illegible] صاحب مولانا سے مرحوم کے حالات ایشیائی شاعری کی خوبیون کے ساتھ بیان کرکے حق شاگردی ادا کیا ہے اگرچہ جناب مرحوم کی ذات کو اسلامی خواندہ دنیا مین اسقدر شہرت حاصل ہے کہ کسی شاعر کے مبالغے اور کسی طرفدار کی رنگ آمیزی کو اوس وسعت تک رسائی میسر نہین ؎

حاجت مشاطہ نیست روی دل آرام را

مگر پھر بھی جنود تلامذہ مین کسیکا سوانح نگاری کی جانب متوجہ نہونا نہایت تعجب پیدا کرتا - مگر شکر ہے کہ فارسی مین حضرت عشق نے یہ فرض ادا کیا اور سنا ہے عربی مین بھی جناب مولوی حفیظ اللہ صاحب حال مدرس مدرسہ رامپور اور سابق مدرس عربی مدرسہ کاکوری نے کوئی رسالہ تالیف فرمایا ہے اور شاید اُردو مین بھی ایک چھوٹا رسالہ شائع ہوا ہے -

شیون کدہ اپنے طرز بیان اور زبان مین سکندر نامے اور شاہنامے سے بہت مشابہ ہے جس سے بخوبی ثابت ہے کہ مصنف صاحب عربی ہی مین منتہی نہین بلکہ اعلے درجے کی زبان وری - پہلوے - وغیرہ - اور قدیم فارسی شاعری مین دستگاہ کامل رکھتے اور فارسی خوان گروہ کو ایک طرح کا فائدہ پہونچانے کی قابلیت رکھتے ہین بشرطیکہ اسطرح تالیف وتصنیف کی جانب بہت متوجہ رہین +

آجکل ڈاکوؤن نے پولیس کے لباس مین لوٹنا شروع کیا ہے غالباً اس سے غرض صرف ڈاکہ ہی نہین بلکہ پولیس کی اندرونی اور خفیہ حالت کو ظاہر و آشکارا کرنا ہو +

دہلی کے ہمعصر انوکھی خبر لکھتے ہین کہ وہان آمین بالجہر پر شیعہ وسنی مین فساد ہوا - آجتک مقلدین مین آمین بالجہر کا جھگڑا سنتے تھے - اب شیعہ و سنی مین بھی داخل ہوگیا - تعجب وتاسف +

بُزدل کمینہ خصلت - پست ہمت - ذلیل خیالات والا جب کسی مقابلہ مین شکست کھاکر کھسیانا ہوتا ہے - یا اپنی کمزوری سے آگاہ ہوکر ہزیمت کے خوف سے جی چھوڑ دیتا ہے - تو بیچارہ شرمندگی مٹانے ڈوبتے ہوئے دل کو سہارا دینے کی غرض سے اپنے کامیاب اور غالب حریف کے اون نقائص کو جنسے امر متنازع سے کوئی تعلق نہین پیش کرکے اپنی ہوا باندھنا چاہتا ہے - ہمنے دیکھا ایک وکیل جو کمبختی سے مقدمہ ہار کر کمرہ عدالت سے باہر نکلا تھا اپنے کامیاب فریق ثانی کے وکیل کی پگڑی پر مضحکہ اوڑانے لگا کہ گھوڑا کیسا مریل ہے گردن سے سن ہوا مین اڑتا نظر آتا ہے پہیون مین رسیان لپٹی ہوئی ہین جھکر ملے کی چال ہے - ہارا ہوا وکیل جھنجھلایا ہوا تو تھا ہی اوسنے کہا جی ہان درست ہے مگر حاکم کے اجلاس پر ریس سے بڑھکر کارروائی کرتا ہے -

ہمارے انٹی کانگریس حضرات بھی ہر طرح سے شکستون پر شکستین کھاتے کھاتے اسی وکیل کیطرح کارروائی کرنے لگے ہین - بیچارون نے جلسے قائم کیے اسوسی ایشن برپا کیے - مگر غازی خود غرضی آباد وہ جوتون ڈال بیٹھکر انٹی مار ذکا ل جانتا ہے -

گربہ میر وسگ وزیر وموش دربانی کند
اینچنین ارکان دولت خانہ ویرانی کند

کا معاملہ پیش آیا اور ساری عمارت بادہوائی ہوگی - ملک مین بہت سی جھوٹی سچی کمیٹیان اوڑا کر موافقت چاہی مگر دروغ کو فروغ نہوا - عرضداشتون پر دستخطون کا افلاس اسقدر رہا کہ جب تک ایک ہی قلم سے ہزارون دستخط نہ حاصل کیے گئے برائے نام بھی کام نہ چلا - اوسپر طرہ یہ کہ پھر بھی کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ والی مثل چسپان رہے -

اور ادھر کانگریس والون نے وہ زور باندھا کہ بڑے بڑون کی عقل دنگ ہوگئی - یہان سے لیکر ولایت تک دھوم مچادی - گئی گورنر جنرل - اور مدبران انگلنڈ تائید کو اوٹھکھڑے ہوئے - اور تمام رعایاے گریٹ برٹن کو اپنی ہمت کوشش سحر بیانی - زور قلم سے دنگ کردیا -

انٹی والونکو بجز اسکے کہ مار دم بریدہ کیطرح پیچ وتاب کھائین - کھسیانی بلی کیطرح کھمبا نوچین - اور کچہ بن نہین پڑتا - آجکل کہین معلوم ہوگیا ہے کہ کانگریس کے حامی لندن انجمن کے واسطے ولایت سے روپیہ طلب کررہے ہین بس پھر کیا تھا مارے خوشی کے جامے مین نہین سماتے لیجیے صاحب کانگریس والون کی پکار ستانی سنیے کہ روپیہ مانگتے ہین - اب وہ الو نکلتا نظر آتا ہے روپیہ کی مانگ ہے - لکھنؤ کا پاگل اخبار جو بجز تعلقدارون کی رڈیان ہضم کرنے کے اور کچہ نہین جانتا زٹل ہانکتا ہے کہ پولیٹیکل مشکلات

کو مٹھے ہی اب مالی تکلیفات مین کانگریس والے پڑے ہین۔

سبحان اللہ۔ ذری اس بحث و استدلال کو دیکھنا چاہیے۔

چہ خوش گفت ست سعدی در زلیخا

الا یا ایہا الساقی ادر کاسگ و ناولہا

کانگریس اپنے ملکی حقوق اپنی گورنمنٹ سے مانگنے کے واسطے قائم ہے یا بیرن رائس جاکی؟ملڈ کا مقابلہ کرنے کو۔ کانگریس نے کسیدن دعوی پیش کیا تھا کہ پولیٹکل جلسہ نہین ہے یہ کوئی بنک یا مہاجنی کوٹھی ہے۔ ایک کانگریس کیا کرے ایسا جلسہ بدون چندے اور اہل ملک کے مالی مدد کے چل سکتا ہی۔ انٹی والون نے ٹٹیا بھوس جلسے تک جنمین چندان روپیہ کی ضرورت نہین بغیر چندے کے اپنی چند روزہ حیات "پیدایش در بہار ان و مرگ در دے" نہ بسر کرسکے پھر چندہ طلب کرنا یا روپیہ کا تقاضا کرنا کون گناہ ہوگیا اگر کانگریس انٹی والون سے کہے کہ اپ اپنا سکہ قلب ہمارے بنک مین جمع کیجیے تب البتہ کہ سکتے ہین کہ تمہارا دوالہ نکلگیا ہم نہین دیکھتے کوئی سمجھدار عاقل دنیا مین ایسا نکلیگا جو اتنے اہم ضروری اور مفید کام کے واسطے چندہ مانگنے کو فریب یا چالاکی یا خلاف مقاصد سمجھے گا۔

واللہ اس جلسے نے تو بالکل ثابت کردیا کہ پاگل خانہ آباد کرنے کی قابلیت دریافت کرنے کے واسطے اب ڈاکٹر کے سرٹفیکٹ کی حاجت نہین رہی۔ بھلا خیال تو کیجیے ہندوستان سا مفلس ملک اور چالیس چالیس پچاس پچاس ہزار روپیہ لگاکر پانچ برس سے سالانہ جلسہ ہو۔ ولایت کی ایجنسی مین ہزارون صرف کیئے جائین۔ جابجا مختلف شہرون اور قصبون مین لاکھون جلسون کا صرف ادا ہوا اور پھر بھی روپیہ نہ طلب کیا جائے یہ تو ہندوستان افلاس نشان ہے ہم دعوی کرتے ہین کہ متمول سے متمول ملک مین ایسے جلسے بدون چندہ ایک لمحہ نہین چل سکتے۔ ہم تو کہتے ہین چندہ کا نہ وصول ہونا اور اوسکے واسطے سخت تقاضا کرنا۔ یہ بھی ہمارے اس قول کا ثبوت بدیہی ہے کہ ملک مفلس اور تباہ ہو رہا ہے جسکے واسطے اون حقوق کی سخت حاجت ہے جو کانگریس طلب کرتی ہے وہ تو کہیئے یہی ہی مقبولیت اور عام ہمدردی اس کانگریس نے پیدا کرلی ہے کہ اسقدر روپیہ سال بھر خرچ کرنے کو ملجاتا ہے ورنہ اس ہندوستان مین ہمنے بڑے بڑون کو دیکھا ہے کہ ہر ترکیب سے چندہ وصول کرنے مین کبھی کوئی بات نہین کیا۔ اور بقول خود بھیک مانگی جوا کھیلا۔ ہیجڑون زنانون کی حرکات گوارا کیئے مگر پھر بھی پیٹ نہ بھرا۔

ارے انٹی والے یارو۔ ذرا ہوش مین آؤ۔ اگر تمکو کوئی معقول دلیل مخالفت کی نہین ملتی۔ یا زمانہ۔ اور تجربہ تمہارے خیالی اعتراضات کو اسطرح گرائے دیتا ہے جسطرح بالو کی دیوار کو سیلاب تو لہو کے گھونٹ پیکر خاموش ہو رہو۔ ایسی ایسی بیہودہ باتین زبان سے نکالکر کیون تو وہ تمام تحیر و مضحکہ بنتے ہو۔ دم بخود ہوکر بیٹھ رہو۔ اور پاینیر انگلش مین علیگڈھ گزٹ وغیرہ سے اپنا منہ کاغذی قندیل کیطرح چھپالو۔

شکریہ

عجب اتفاق ہے جس فصل مین ہمارے اودھ ہمعصرون کو شکایت نادہندی مشتہر کرنا ہوتی ہے اوسی مین ہمکو نوبت ادائے شکریہ آتی ہے ذیل مین بطور رسید اسمائے قدر دانان بدین ترصد درج کیئے جاتے ہین کہ دیگر معاونین بھی ضرور اس جانب توجہ فرمائین گے۔

جناب بدری نراین صاحب	عہ/ ٥
عالیجناب سید یوسف امام صاحب	سے ر
جناب مرتضی خانصاحب	للعہ ر
حضور راجہ فتح سنگہ بہادر	سے ر ۱۳
جناب اشرف علیخان صاحب	سے ر
جناب حاجی سید خیرالدین صاحب	عہ ر
جناب منشی ہرنام داس صاحب	سے ر

اشتہار عرق عجیب در دفع امراض ہیضہ و تخمہ و سوء ہضم

عرق ہذا مجوزہ حکیم مرزا محمد علیصاحب مرحوم لکھنوی نہایت لذیذ و خوش ذائقہ فوائد اسکے کثیر زمانہ مین بے نظیر حقیقت مین نعمت اکسیر ہے۔ سابق اکسیر بزمانہ شاہی ایام بارش مین گشت ہوتا تھا جس سے بندگان خدا کو عوارض فصل و طوبت سے حفظ ہوتا [illegible] وجہ یہ کہ ایام بارش مین اندر معدہ کے رطوبات کی کثرت ہوجاتی ہے معمولی ہضم طعام مین بھی دقت ہوجاتی ہے اسی سے اکثر عوارض شدید و مہلک مثل تخمہ و ہیضہ وغیرہ پیدا ہوجاتی ہین ترک حفظ ما تقدم سے لوگ بڑی بڑی سخت ایذائین اٹھاتے ہین بعد غذا دو تولہ اس عرق کے استعمال سے بفضلہ ہر عارضے مین امن ہوجاویگی اور وبا تو انشاء اللہ تعالی خواب مین بھی صورت منحوس ندکھاویگی۔ مریض ہیضہ کے حق مین یہ عرق کم از مار گزیدہ را تریاک نہوگا انجام مین شفا ہوگی بعونہ تعالی ہرگز ہلاک نہوگا۔ سچ پوچھیے تو یہ عرق نہین اکسیر ہے ترکیب استعمال مریض ہیضہ کے پرچہ منسلکہ بوتل پر مشرح تحریر ہے۔ سابق مین قیمت اسکی فی بوتل ما مقرر تھی۔ مگر چونکہ افادہ عام مد نظر ہے غربا کی عدم مقدرت اور مایوسی کا بہت بڑا خطرہ ہے لہذا اب عہ فی بوتل اسکی عام قیمت قرار دیگئی۔ صرف ایصال قیمت اجزا پر اکتفا کی گئی واضح ہو کہ نصف بوتل بھی بقیمت ۔ دستیاب ہوسکتی ہے جن صاحب کو خریداری منظور ہو بمقام توپخانہ بازار کہنہ شہر کانپور مکان میر مولابخش صاحب امین مرحوم دواخانہ حکیم ابالمعالی عفی عنہ مین قیمت معہ محصول ڈاک بنام بندہ مشتہر روانہ فرمائین علاوہ اسکے ادویات مفردات و مرکبات تجربہ یافتہ تیر بہدف سخت سخت عوارض کے اس دواخانے مین طیار و موجود ہین بذریعہ کتابت بشرط ضرورت دریافت فرمائین قیمتین بہت کفایت سے ہونگی۔
المشتہر حکیم ابالمعالی عفی عنہ مہتمم دواخانہ محلہ توپخانہ بازار کہنہ شہر کانپور مشہور نزدیک دو در

انگریزی دان کی ضرورت

ایک انگریزی دان کی ضرورت ہے جو معمولی فارسی بھی جانتا ہو اور کم سے کم اہل اسپے فعل ہو تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط کتابت ہوسکتا ہے۔ المشتہر محمد واجد حسین تعلقدار گدیا و ڈپٹی کلکٹر رائے بریلی۔

افریقہ میں یورپین تہذیب

ہشیاریوں میں مست رہ مستی میں بھی ہشیار رہ

جوتی سے کوئی دیکھے تو کشش کیسے رہا کیا
مست جا کہ ہوں سے شو ہوبی [illegible]
ہو جائیگا کندن یہ دل نہ گر [illegible] سے رہا کو
سفر [illegible] ہو اور پیشہ در سے رہا کیا

تہذیب کا یہ دور ہے اس مے سے تو سرشار رہ
ہشیاریوں میں مست رہ مستی میں بھی ہشیار رہ

ہر صلح کی تفتیش کر ہر جنگ کا رکھ تجربہ
ہر مے کی ماہیت سمجھ ہر رنگ کا رکھ تجربہ
چمکا تو کر ہر سنگ میں ہر ڈھنگ کا رکھ تجربہ
ہر ڈھنگ سے آگاہ رہ ہر رنگ کا رکھ تجربہ

تہذیب کا یہ دور ہے اس مے سے تو سرشار رہ
ہشیاریوں میں مست رہ مستی میں بھی ہشیار رہ

ہر واقعے کی شان پر تیری نظر پڑتی رہے
گرد جہالت چشم کے دامن سے جھڑتی رہے
باتیں مناسب ہر گھڑی فکر رسا گھڑتی رہے
سو پیچ کے مضمون پر طبع رسا لڑتی رہے

تہذیب کا یہ دور ہے اس مے سے تو سرشار رہ
ہشیاریوں میں مست رہ مستی میں بھی ہشیار رہ

گر آپ سے گھوڑا اترا یہ بھی ذہن میں جھٹ پٹ گڑا
ہے پیٹھ پر یہ ہی اگر بھاگا گدھا سی تڑا
دیکھا اگر تو کہیں الو ہی سے کچھ لے اڑا
جانا غنیمت ذہن نے جس وقت جو اسکو جڑا

تہذیب کا یہ دور ہے اس مے سے تو سرشار رہ
ہشیاریوں میں مست رہ مستی میں بھی ہشیار رہ

حاصل ہو قعر بحر میں مچھلی کی آسانی اسے
چوٹی پہ گر یہ جا پڑے کچھ ہو نہ حیرانی اسے
بخشے نہ اصلاح غیر کی سورج کی تابانی اسے
چمکائے معلومات کی ہر دم فراوانی اسے

تہذیب کا یہ دور ہے اس مے سے تو سرشار رہ
ہشیاریوں میں مست رہ مستی میں بھی ہشیار رہ

سے تو سے عیاشی سے [illegible] ہی
کس منہ سے تو نے یہ غزل [illegible] کبھی
پھبتی قصائد مدح کی باقی کہاں [illegible]
رشتہ ہدایت کا پکڑ وہ چھوڑ اگلی گمرہی

تہذیب کا یہ دور ہے اس مے سے تو سرشار رہ
ہشیاریوں میں مست رہ مستی میں بھی ہشیار رہ

واسوخت کو لے آگ میں یوں ہی امانت ڈال دے
تیری بلا سے گر شرر اوس میں خیانت ڈال دے
قومی مسدس لکھ کوئی شور ذہانت ڈال دے
قالب میں نظم پاک کے جان فطانت ڈال دے

تہذیب کا یہ دور ہے اس مے سے تو سرشار رہ

ہشیاریوں میں مست رہ مستی میں بھی ہشیار رہ

راغب ہو فن نظم میں گر طبع سوئے مثنوی
حکمت ترین دیکھے سبق آ میں حکیم غزنوی
دوں ہی اوس بالاقتدا میں مولوی معنوی
ہو ذہن میں گر اختراع صنعت کی بھی دکھا دی

تہذیب کا یہ دور ہے اس مے سے تو سرشار رہ
ہشیاریوں میں مست رہ مستی میں بھی ہشیار رہ

قطعہ مسدس مثنوی خمسہ رباعی یا غزل
جو چیز لکھ اصلاح لکھ مقبول ہو بین الملل
جاہل میں پیدا علم ہو عالم میں ہو حسن عمل
اخلاق کی اصلاح ہو ہر طرح ہو نفع و خلل

تہذیب کا یہ دور ہے اس مے سے تو سرشار رہ
ہشیاریوں میں مست رہ مستی میں بھی ہشیار رہ

شاعر کے فن کے واسطے حاجت ہے معلومات کی
قدرت ہو تا پیدا اسے ہر بات کو اثبات کی
سو طرح ثابت کر تو تقریر ہو جس بات کی
کھینچے خوشی میں رنج کی تصویر غم میں [illegible]

تہذیب کا یہ دور ہے اس مے سے تو سرشار رہ
ہشیاریوں میں مست رہ مستی میں بھی ہشیار رہ

ابنائے حکمت کی نظر میں ہے کمال منتظر
احوال عالم پر نظر تا حد امکان بشر
حکمت قرین شاعر گر ہے وہ جو معلومات پر
کر کے تصرف قلب پر ہو [illegible] مطلب اثر

تہذیب کا یہ دور ہے اس مے سے تو سرشار رہ
ہشیاریوں میں مست رہ مستی میں بھی ہشیار رہ

پس شاعری کی شاخ کو درکار ہے حکمت کی جڑ
حکمت کی جو کھیت پر پہنچ زراعت پیشانی رگڑ
نو میں تری تفتیش کی جو علم وحشی ہو پکڑ
ترکیب میں رہ علم کی جہل مرکب میں نہ پڑ

تہذیب کا یہ دور ہے اس مے سے تو سرشار رہ
ہشیاریوں میں مست رہ مستی میں بھی ہشیار رہ

علم ریاضی کے لیے برسوں ریاضت چاہیے
فن طبیعی میں بہت صرف طبیعت چاہیے
برسوں الہیات میں دن رات محنت چاہیے
فن نظر میں فکر سے ہر لحظہ صحبت چاہیے

تہذیب کا یہ دور ہے اس مے سے تو سرشار رہ
ہشیاریوں میں مست رہ مستی میں بھی ہشیار رہ

ہیئت میں دل پر نقش ہو احوال ہر عالم کا
کھل جائے گا در ہیں کا [illegible] شامل کا
ہر نجم ثوابت سے عیاں مفہوم ہو آرام کا
ظاہر ہو سیارات سے سر گردشِ ایام کا
تہذیب کا یہ دور ہے اس مے سے تو سرشار رہ

ہشیاریون مین مست رہ مستی مین بھی ہشیار رہ

آنکھ جا مین پردے سے اٹھ کے جو سبل کی ہو گئی — آئینہ افلاک مین ہو جلوہ ردئے زمین
آئے نظر مخلوق پھر سوزمین پر جا کہین — عالم ہزار دن کھل پڑین سبحان رب العالمین

تہذیب کا یہ دور ہے اس مے سے تو سرشار رہ
ہشیاریون مین مست رہ مستی مین بھی ہشیار رہ

تارے کہ جو ہین ہمکو واقع مین مشعل ہو رہا — ہون انکے دیکھے روشنی افزون دل آگاہ کا
ہر نظر ہو سلطنت اس سمجھے شاہنشاہ کی — آئے طلائی حرف مین قدرت نظر اللہ کی

تہذیب کا یہ دور ہے اس مے سے تو سرشار رہ
ہشیاریون مین مست رہ مستی مین بھی ہشیار رہ

ہر دم جہاز اس سے چلا ہر بحر مین کپتان ہو — پیش نظر کمپاس رکھ قبضے مین ہر امکان ہو
منزل بھلا کب دور ہے گو قرص ہو یا میلان ہو — ہر حال مین اس علم سے منزل شناس انسان ہو

تہذیب کا یہ دور ہے اس مے سے تو سرشار رہ
ہشیاریون مین مست رہ مستی مین بھی ہشیار رہ

جس دم افق کا دائرہ کھنچ جای سطح آب پر — سر دوش ہو افلاک کا اک تختۂ سیماب پر
ہو تختۂ سیماب پر کھولے ہوئے سیماب پر — ہیئت کی منزل سے رستہ روشن ہو شیخ و شاب پر

تہذیب کا یہ دور ہے اس مے سے تو سرشار رہ
ہشیاریون مین مست رہ مستی مین بھی ہشیار رہ

مضبوط ہر تمہید ہے مربوط ہر تقریب ہے — سنجیدہ ہر مضمون ہے برجستہ ہر ترکیب ہے
معقول ہر تحریص ہے دلچسپ ہر ترغیب ہے — شہباز نام اس نظم کا آئینۂ تہذیب ہے

تہذیب کا یہ دور ہے اس مے سے تو سرشار رہ
ہشیاریون مین مست رہ مستی مین ہشیار رہ

راقم
عبدالغفور شہباز

اودھ پنچ — واہ مولانا! — خدا تمہارے خیالات مین اور حسن و پاکیزگی دے بعد مدت تمہاری ایسی لطیف چیز دیکھنے مین آئی ❖

پنچ لِ خدا خدا مل پنچ

لکھنؤ پنجشنبہ — ۳ جولائی ۱۸۹۰ء

فتیحہ آو اسلام

اس نام کا ایک رسالہ لیورپول (انگلستان) کے مسٹر کوئیلیم سالشر نے عقیدہ اسلام کی بحث مین انگریزی زبان مین شائع کیا ہے۔ اسکے مطالعہ سے ... ہر ... بے تعصب انصاف پسند منصف سے عقائد و اصول اسلام پر ... کی نسبت زہر خیالات کمال ایمانداری کے ساتھ نہایت ... طریقہ سے تحریر کیے جابجا قرآن مجید کی آیات کا ترجمہ انگریزی مین درج کر کے ثابت کیا ہے کہ مذہب اسلام کی نسبت جسقدر اعتراضات ہوتے ہین وہ اکثر ناواقفیت یا تعصب سے عائد کیے جاتے ہین۔ اس رسالے کے دیکھنے سے مسلمانونکو امید ہو سکتی ہے کہ اگر اونکے مذہب کے اصول اور عقائد تعلیم یافتہ مہذب ترقی کردہ ملکون مین علی قدر عقلونہم کی شرط کے ساتھ شائع کیے جائین اور وہ لوگ جو عموماً مذہب کو مذہب عیسائی پر قیاس کر کے دہریت اور الحاد کی جانب رجوع کرتے جاتے ہین حکیمانہ اور عالمانہ طور سے اس مذہب کی خوبیون اور برکتون سے آگاہ کیے جائین تو یقین ہے گمراہی سے مجتنب ہو کر راہ راست پر آجائین ہم سمجھتے ہین ایسے زمانہ مین جبکہ ہندوستان کے مسلمان مختلف اسباب سے اپنے مذہب سے بیخبر اور انگریزی تعلیم کے اثر سے جسکو گورنمنٹ بمصالح مذہب سے اسطرح جدا کیے ہوئے ہے جسطرح خلل شیرینی سے آزادی اور الحاد کی طرف مائل ہین تو وہ ایسے رسالون سے بہت کچھ فائدہ حاصل کر سکتے ہین۔ اگر اس رسالے کے ترجمے اون زبانون مین جو ہندوستان کے مختلف حصون مین مسلمان بولتے ہین شائع ہون تو ہمارے نزدیک نہایت فائدہ پہونچا ئین — چنانچہ ہم اپنے ناظرین کو اشتہار ذیل کیجانب متوجہ کر کے امید وار ہین کہ اس اردو ترجمے کو ضرور ملاحظہ فرمائینگے اور ایک غیر قوم غیر ملک والے کی منصفانہ اور متین تحریر کی داد دینگے۔

مژدہ بخدمت برادران اسلام

حال مین مسٹر کوئیلیم سالشر نے شہر لیورپول واقع انگلستان سے ایک رسالہ مذہب اسلام کی حقانیت اور خوبی کی بحث مین بزبان انگریزی شائع کیا ہے صاحب موصوف بہی خواہ اسلام ہین اور رجحان تک رسالے سے ثابت ہوتا ہے پکے مسلمان معلوم ہوتے ہین راقم نے ایسے منصف اور عالی دماغ شخص کے خیالات سے اپنے ہندوستانی مسلمان بھائیون کو بھی فائدہ پہونچانے کی نظر سے رسالے کا ترجمہ اردو مین کیا ہے اور جابجا جہان آیات قرآنی کا ترجمہ تھا اصل عبارت قران مجید معہ ترجمہ اردو درج کی ہے۔ ترجمہ مذکور عجلت کے ساتھ چھپ رہا ہے اور غالباً ایک ہفتہ مین بہمہ وجوہ مکمل ہو جاے چونکہ محض اشاعت منظور ہے قیمت صرف ۲ محصول ۱ ہے۔ درخواست آنے پر فوراً روانہ ہوگا —

المشتہر سید امجد حسین عفی عنہ کاکوری۔ لکھنؤ — ۳ جولائی ۱۸۹۰ء

انگریزی دان کی ضرورت

ایک انگریزی دان کی ضرورت ہے جو معمولی فارسی بھی جانتا ہو اور کم سے کم ایف اے فیل ہو تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط کتابت ہو سکتا ہے

محمد واجد حسین تعلقدار گ باؤنی ضلع ...

ضروری گذارش

عرصہ دراز سے راقم لکھنؤ مین ڈاکٹری کرتا ہے ۳۰ سال کے تجربے اور
تلاش سے چند نسخے ایسے دستیاب ہوئے ہین جنکی نسبت حتمی و عمدہ مفید
ہونے کا کیا جاتا ہے۔ اگر امراض ذیل مین سے کسی صاحب کو کسی مرض
کا علاج کرانا ہو راقم سے خط کتابت فرمائین بندہ مریض کے پاس جاکر
بھی علاج کرسکتا ہے صرف مصارف آمد و رفت و قیام ہو سبہ دینا ہونگے
اور بعد صحت جو طے پاسکے وہ ادا کرنا ہوگا۔ اور جو صاحب یہان آکر علاج
کرینگے اونسے تا صحت کچھ نہ لیا جائیگا۔ اور ادویات کلو دوائی قیمت بھی
نہ لیجائیگی جبتک فائدہ مریض کو محسوس نہ ہوگا اگر کوئی صاحب دوا باہر
سے منگوائین گے اور بذریعہ خط کتابت علاج چاہینگے تو اوسی قدر
دوا پہلے بقیمت بھیجی جائیگی جسقدر فائدہ کرنا شروع کریگی۔ قیمت وغیرہ
بذریعہ خط کتابت طے ہونا چاہیئے۔

تفصیل امراض

صرع۔ تپ کہنہ ضعف معدہ۔ سوزاک۔ آتشک۔ جذام۔ برص۔ بواسیر
اور تمام سستی۔

المشتہر
ڈاکٹر یوسف خان امین آباد احاطہ لال خان لکھنؤ

غور سے پڑھیئے

مضبوط۔ صحیح۔ خوبصورت۔ اورین ٹیس نکل سلور بیفیر کمپنی کی ریلوے ریگولیٹر گھڑی
جسکے کوکنے مین بہت دیر نہین لگتی۔ چھوٹے حجم کے جوئل جڑے ہوئے
مینا کا ڈائل گھنٹے کے نشانات سوئیان بہت واضح و نمایان۔ وہ وقت
بتاتی ہوئی تا دو دیئے ہوئے ... ہے اور کیس ایسا کہ گرد نہ جاسکے ایک شیشہ
وکمانی خالص نو بذریعہ ویلیو پے ایبل ساڑھے سات روپیہ کو ملسکتی ہے اور
اسکا ذمہ کیا جاتا ہے کہ ... سے بگڑ نہین سکتی
آسانی سے درستی ممکن۔ ... سے کم قیمتی نہین پیدا اور لوگ اپنی
گھڑیون کو دونی قیمت پر بیچتے ہین۔ مسٹر ... لکھتے ہین۔
"ساڑھے سات روپیہ والی گھڑی جسکو دو برس ہوئے آپ سے خرید
کیا تھا اتبک صحیح وقت بتاتی ہے خاندیس سے سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ فارم
یون لکھتے ہین" تمھاری سات روپیہ آٹھ آنہ والی گھڑی سازنے پندرہ روپیہ
کو آنکا ہے شکایت رجمنٹ لکھنؤ سے لکھتے ہین "بعض لوگون نے اوسکی
پندرہ روپیہ قیمت لگائی اور ساڑھے سات سنکر متعجب ہوئے۔
اسکے علاوہ کناڈا کی زنجیرین۔ لاکٹ۔ پنسل۔ قمیص کے بٹن تمام مصنوعی
ہیرے یاقوت کی انگوٹھیان فی دو روپیہ کے حساب سے ملتی ہین
مسٹر جے ایلیس ... لکھتے ہین "ایک جوہری نے ہیرے کی انگوٹھی
کی قیمت پچاس روپیہ اور یاقوت کی بیس روپیہ آنکی۔

المشتہر
ویسٹرن انڈیا ٹریڈنگ کمپنی بمبئی

اشتہار

کتب مطبوعہ ایران و مصر و بیروت عربی و فارسی و کتب قلمی ادبی مجلد
امیر کاری نمبر ۱۲۸ اثر و جناب آقا میرزا محمد صاحب شیرازی ملک الکتاب
برائے فروش موجود است سوا... آن کتاب منتخبات محمدی در صنائع
و بدائع و کتاب تذکرۃ الخواتین در شرح حال ... سوان عالم از عرب
و روم و عجم از صدر اسلام تا اکنون مشتمل بر اشعار عربی و فارسی و ہندی
و محاسن ... ایشان ... شدہ کتاب کتابیات خلائق المعانی و تاریخ ...
و روضۃ الادب فی طبقات شعراء عرب و کتاب ثمرۃ العرب و
شرح فصوص الحکم از ملا جامی و دیوان ابن عربی و کشف الاسرار و
تاریخ انگلینڈ مع تصاویر و کتاب مقناطیس الابدان در علم قوت جاذبہ
و کتاب شاہنشاہ نامہ تصنیف فتح علیخان صباح و وقائع جنگ و ایران
و روس و تاریخ ... طبع شدہ ہر کس طلب باشد طلب دارد +

نقرہ

نقرہ محلول۔ تانبا اور پیتل کے ظروف پر ملمع کرنے کے لیے بہترین
چیز ہے اسکو صرف اوپر مل دینے سے ملمع ہوجاتا ہے۔ سونے
اور چاندی کے زیورات پر ملنے سے ایسی جلا پیدا ہوجاتی ہے کہ کسی اور
ترکیب سے ممکن نہین۔ سونے کے زیورات جو کثرت استعمال سے
میلے ہوگئے ہون اوپر لگانے سے ایسی چمک دمک ہوجاتی ہے
کہ کسی رنگسازی سے وہ بات حاصل نہین ہوسکتی یہ نسخہ خاص
جاپان سے ترکیب پایا ہے اور اس امر کا کارخانہ ذمہ دار ہے
قیمت مین بہ نسبت ... کے کہین سستا ہے ایک بوتل منگوا کر اسکی
خوبی آزما دیکھیے قیمت فی شیشی چار آنہ

طلا

طلائے محلول۔ چاندی۔ پیتل۔ اور تانبے کے ظروف پر ملمع کرنے
کی عمدہ ترین شے ہے چاندی کے زیورات پر بھی خوب ملمع ہوتا
ہے۔ قیمت فی شیشی ... ہے
درخواست خریداری منیجر ... فیکٹری اجمیر کے پاس بھیجنا چاہیے

مضامین غیر

کیون نہ گرمی مین ہو پریشانی

جھسا دیوانہ اور دیوانی

توبہ دہائی دوہائی تہائی ارے جلے اے بیٹھکے اوف اوف آوہ آوہ
پناہ تیری یہ مئی جون کا مہینہ دہوپ کی شدت گرمی کا زور اتہ پیاس کا چپاتہ کو
ستاتے لو ہوا کے تھپیڑے دنیا گرد آباد خاک کا اڑنا آگ کا برسنا لوہو
کی زمین تابنے کا آسمان آدمی کیسے جانور تک گہونسلون سے باہر نہین نکلتے
لینڈی بازار میں کتے تک باوجود خانہ بدوشی جابجا گہرون مین سر ڈالے
جان چہپائے بیٹھے ہین تہ خانے خسخانے والون کا تو ذکر ہی کیا پیشاب
پاخانے کو بھی باہر نہین نکلتے غریب غربا تیمر شہیلے ٹانس جہوٹی کہوٹنے
والے بیچارے پائیان بہگوئے دری چہڑک کے اندھیری کوٹھری مین آنکھین
بند کئے کروٹین بدلتے ہین اور ذرا گرمی لگی تازہ ٹب کا پانی بہرا اور تہوڑا
پیکے ادہر اودہر چہڑک لیا برائے شگون اور کچھ نہین تو ایک چہوٹی سی خس کی
جہاڑو بہگوکے ناک کے پاس دہری ہے کہ دماغ مین تراوٹ رہے مزدور
دہتورے درختون کے تلے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کہاکے جینا جیا کے لوٹ لگا رہے
ہین جلتے تقال دوکانون کے پردے چہوڑے منہ ہاتھ دہوکے پڑے ہین
جیسے دیکھو پنکھا شاہ کا بال کا بنا ہوا ہے ہاتہون مین گھنٹے ہلتے
اور گرمی نہین جاتی پسینا ہے کہ سر کا ایڑی مین آتا ہے پاجامہ جب دیکھو تر بتر
جی کھسیانا ہوتا ہے کہ کوئی یہ نہ کہے پیشاب خطا ہو گیا۔ گرمی نے جی چہڑوادیا
جو ہے وہ جان سے بیزار چہیتڑون سے خفا۔ زبان مین کانٹے پڑ گئے ہچکی
ہو گئی پیاس کی وہ شدت کہ بالتشبیہ مستسقی پانی بہرتے ہین جہری انجورا
چہ معنی دار دل چاہتا کہ سارا حسین آباد کا تالاب پیٹ مین رکھ لیجئے پانی
ادہر پیا اودہر پسینے کے رستے طبیعت نے دفع کر دیا آدمی سے پنچھیرا
ہوکے رہ گئے بوڑہا بچہ جوان جسے دیکھئے جامے سے باہر چار گرہ کی لنگوٹی
بھی تو دوبہر ہر دفعہ قصد ہوتا ہے کہ تحت اللفظ ہو کے شدید برہنا پنجا تو۔ گلاب
فالودہ اور ٹھنڈی برف کی صدا کلیجے مین گھسی جاتی ہے سردی کی اسقدر
خواہش بلکہ حسرت ہے کہ اگر اختلاج کی شدت یا نجر کی آمد سے ہاتھ
پاؤن ٹھنڈے ہو گئے تو غنیمت معلوم ہوا۔ ہائے ہائے پسینے مین گرمی
دانون کی کل کلاہٹ کا مزا کسی نئے روغنی والے سے پوچھا
چاہیے کہ موئے کپڑون مین کیا حال ہوتا ہے آنکھون مین مشعلین دشمن۔
سر کا بھیجا ایسا کہدبد رہتا ہے کہ ہنڈیا تو ابال کی تہی باین ہمہ اگر چین سے
ایک جگہ ٹھور ٹھکانے سے بیٹھنا ملے تو بھی غنیمت ہے یہاں ایک ناحق شناس
دشمن کی بدولت امین الدولہ کے امام باڑے کھنچنے والے اصطبل کی

نوکری ہو لدی کئی جلتے کباب کی طرح کروٹ کروٹ دوزخ چارون پہل سے تپے
سینکنے لگے برسے کی جان کو پانی پی پی کے دعا کے بدلے روتے ہین خدا ایکا
ابرا اونہین نصیب کرے سہے ہے حاضری عدالت کا وقت وہ قیامت خیز
کے وارے نیارے کا سناٹا پورم پور بارہ بجے اب خیال کیجئے کہ اس
وقت کے تصور سے جان گہلی جاتی ہے راہ کا چلنا معہ مبالغہ کئی کوس دنیا کی
اوس سرے امریکہ کے قریب قریب سواری شکاری تو خدا جہوٹ نہ بلوائے
بڑی بڑائی کی گراہیر کی کنج جون گاڑی یا شیطانی چرخہ مرے ہوئے ٹٹو کا انکا جو
بیلے آدمی استخوان شکن کہتے ہین نصیب ہوا پہر واہ جی واہ تمازت آفتاب نے
ایسا گرم کر دیا کہ جوتے لٹکاتے ہی بواسیر ہاتھ باندہے کھڑی ہے آو گڑون بیٹھے چلے
آتے ہین بہولے چوکے اگر کہین ڈنڈے پر ہاتھ جا پڑا تو پہپولے پڑ گئے قصہ کوتاہ
اس عزت سے جانے کے ٹھاٹھ ہوتے ہین کہ اپنے حال پر آپ ہنسی آتی ہو
اب پہلا مرحلہ اول منزل اسٹام کی خریداری بسم اللہ سرکاری خزانے کا نام
دروازے کے آگے سپاہی بہادر بندوق شریف لیے چہل قدمی کر رہے ہین
ضرورت بڑی بلا دل کڑا کرکے لوہے کے کٹہرے تک پہونچے دونون ہاتھ جوڑ
منشی جی بندگی ایک اسٹام دو سو پندرہ کا چاہیے۔ جاؤ جاؤ صاحب الین تو آتا
ابہی خزانے کا منہ نہین کہلا جناب ہم کچھ خزانے سے لینے تہوڑی ہی آئے
ہین بلکہ کچھ اپنا داخل کرنا ہے اور یہین کیا معلوم صاحب کب آئین عرضی دعویٰ
آج ہی داخل کرنا ہے وکیل صاحب فرماتے ہین کہ میعاد کی دم آج ہی کا دن
باقی ہے۔ آہ ہا بڑے با توفی آدمی ہین بات پوچھین بات کی جڑ پوچھین ہین
کیا غرض جب تمہارا دل چاہے جب آنا اور نہ دل چاہے نہ آنا میعاد گذر ہی
جاتی ہے تو کچھ خیر جو گرہ ڈھیلی کرو زیادہ فرصت نہین چلو چلو بہیڑ نکرو اندھیر ہوتا ہے
اندھیر کیا اندھیر ہوتا ہے بہت بہتر جاتے ہین اور جائین کہان گھر بھی پاس
نہین۔ اسمین سنتری بہادر نے ٹنگڑی لی۔ ہٹ جاؤ ایسی ٹہاڑ ہو کا ہے اگیا بی چلے
آوت ہو۔ اے میرے خدا کہان جائین خیر لنگڑاتے ہوئے چلے درخت کے
تلے ٹھری کی منڈیر پر ذرا کمر نیچہ صاف تہا وہان بیٹھے ہنوز پاؤن سیدہے
نہ ہونے تہے کہ دوسری طرف سے آواز آئی کہانے کہانے میٹہو
میان گرمی نے دماغ خراب کر رکہا تہا ایسی پرخوف آواز جو سنی تو جی ڈر گیا
کہ چلئے آج ہی خاتمہ بالخیر ہے یہ کوئی اور صاحب آدم خوار پیدا ہوئے۔ مگر
اژدہے کے بچے ہین کہ سارے بہرے آدمی کو نگل جاتے ہین نادعلی پڑہتے
ہوئے پیچھے ہٹے۔ اور ایک ایک سے کیون بہئی یہ کونسی آفت ہے اب اسمین
ایک آدہ تجربہ کار واقف آدمی بہی ملا۔ بندہ نواز آفت ہے نہ قیامت ہے
کچہری مین سب لئے دئے کام نہین چلتا اور کیا کچھ ان لوگون کے کہیتی باری
ہوتی ہے یہی آسرا اسکا توقع ارے صاحب یہ کہانے کہانے کیون کہتا تہا
اسکے کیا معنے کہانے کہتے ہین نیچے اوتر کے بیٹھنے کو۔ ہت تیری ناواقفی
کی مین سمجہا نوش جان کرنے کا اشارہ ہے اسمین تقدیر جاگی صاحب کی گہنبی

Mr. Warburton's last hope.-

ڈوبتے کو بہت ہوتا ہے تنکے کا سہارا

پردون پر جو نظر پڑی آنکھوں کے پردے کھل گئے سارا نگارستان چین ایک پرت مین دکہائی دینے لگا ادہر چارون طرف دوڑاتا ہون تو کیا دیکھتا ہون کہ ایک صاحب اپنی لیڈی کی کرسی پہ سجے ہوئے ہین انکی وضع اور قطع بریدے تو مجھے اندر سبھا کے کالے دیو یا ریل والے انجن کے خلاصی کا دہوکا ہوا سارے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے پیٹ مین ڈہیکلی چلنے لگی گر دل پر جبر کرکے بیٹھا رہا آپ کی رنگت بالکل شبیہ بار انگوٹ سے ملتی جلتی تہی تو مردمکیکر گمان ہوتا تہا کہ یا تو روٹی کا خمیر ابل گیا ہے اس اثنا مین ایک عرقی بند فلکی پوشش وقیتہ بردوش وہ ہوتیا پرشاد صاحب نازل ہوے جنکی صورت دیکھتے ہی وہ صاحب اوس کے آگے کیطرح اینٹھ گئے اور بطوطے کیطرح آنکہین بدلکر ایک بارگی ہونک اوٹھے "یو بروٹ آدمی لیڈیون کا سامنے تم ہوا ادہر پہنکے آیا ہے لیڈی لوگ کو اکا پمپنیٹ ہوتا ہے" ذرہ زبان سنبہال کے بولیے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے تہذیب کا جوتا کبھی نہین کہایا ہے ورنہ حیا و اعتدال سے باہر نہ قدم رکہتے ہمین ہی کچہ آپکا اجارہ نہین ہمارا لباس یہی ہے پہیرونیے تو ہین نہین کہ وضع تبدیل کیا کرین میان تو جیسے پیدا ہوئے کپڑے پہنتے ہی ہمین ہمیشہ سے وضعداری کا لحاظ - علاوہ اسکے یہ آزادی کا زمانہ ہے کوئی شخص کیسکی وضع پر اعتراض نہین کرسکتا اگر آپ کو ایسی ہی پردہ داری منظور ہے تو ساتھ باندہیے کیون سہر دین دو "کیا بولا ہمارا کو تم جانتا نہین ہم ابہی ابہی تمہارا رپورٹ کرادیگا" اجی جاؤ بہی خسکا کہاؤ تمہاری ایسی بینائین بہت دیکھی ہین بندر کی ایسی بہبکیان کسی ایرے غیرے کو سناؤ جو ڈرے "ہم بہی تمہارا مافک (موافق) ڈہیلاڈہالا ہوتی والا انش بہت دیکھا ہے گستہ (غصہ) آیگا تو ہم ابہی اپنا آفس کا دوات بلاکے کہینچ مارے گا" اور مجھے بہی غصہ آئیگا تو مارے سلیپرون کے قلم بند کر دونگا - مجھے بہی کیا دبیل چیت خور لعل تصور کیا ہے ابہی اس بہت کہتے کو چاول کیطرح کوٹ کر رکہدونگا "دیکہو دیکہو اسکو دہیرا کرو تشدد اکڑنا مانگو ہکو ہوشیو غصہ چلا آتا ہے نہین ہم ابہی مجسٹریٹ سے اسکا منہ جلا دیگا" یہ سنکر آپ جہپٹ کر چلے اور چاہتے تہے کہ جہڑی پکڑکر ایک لات رسید کرین کہ پوٹا پہٹ جائے کہ وارے بہادر تین سے سرکے بالی باہر "پولیس پولیس دوڑو دوڑو پکڑو ہاتہا ہوشی کرنا مانگتا ہے ٹینی مرغ (مرغ) ماافک لات مارتا ہے" اتنے مین اور لوگون نے آنکر بیچ بچاؤ کر دیا اور بندہ یہ شعر پڑہتا ہوا نکل کہڑا ہوا ستند خوے مرد را بے قدر در عالم کند؛ بادہ از جوشیدن بسیار خود را کم کند؛ -

راقم

ایم - آئی از بنارس

زنش سے ہے نیا اور زمانہ نیا | اچہوتی ہے فکر اور فسانہ نیا
یہ قصہ ہے اک پیر فرتوت کا | فسانہ و میان کے طرے تو ت کا

عالیجناب معلی القاب گرگٹ جنگ اڑنگ بڑنگ حضرت سیدنا مولانا اودھ پنچ خانصاحب بہادر سبے بہادر دام ٹیم ٹام کم - بندہ درگاہ از اینچ پینچ زمانہ آنجناب کو ایک دیر باز مدت سے بوجہ انتظامات ملکی اور مالی استقدر فرصت نہ ملی کہ کوئی تازہ دم پہڑکتا پہدکتا چہپاتا اوچہلتا کودتا ہوا مضمون آبدار آپ کی خدمت سراپا ظرافت مین روسے ٹپکتا اب کہ ایزد تقدس و تعالیٰ کی عنایت بےنہایت سے اون مشکلات اور مہمات کو جون تون کرکے ٹہکانے لگا دیا لیجیے اب تازہ تازہ گرماگرم مضمون کی بہرمار ہے موسم برشکال مین برساتی مینڈکون کی طرح اوچہلتی پہدکتی نہ آئین تو انجناب کا ذمہ - اجکل بہگدرنگر مین ایک نوجوان اونچی دوکان پہیکا پکوان بیگم کے ساتھ جو دادخواہی کے نام سے شہرت پذیر ہین صیغہ انکحت کا جاری کیا ہے حضرت کو اس زمانے مین خوب ہی سوجہی کچہ ہونا ہو تو بابا یہ ہی بقول شیخ شیرازی رہ ؎

ترا کہ دست بلرزد گہر چہ دانی سفت

بغیر اور معلوم کیونکہ میان صاحب تو مسن اور بی صاحبہ ماشاء اللہ چشم بد دور ابہی نوجوان کم سن الہڑ ہنسنے کے دن لیکن معلوم نہین کہ حضرت نے کون ایسا چہومنتر پہونکدیا ہے کہ بغیر اونکے اور کسی سے پیاتی ہی نہین میان کے حکم کی ایسی مطیع کہ انکی توبہ ساری گہربار بلکہ ٹولے محلے کا ناک مین دم میان نے ذرا اشارہ کیا دم ہلائی اب بی بی ہین بقول شخصے دیوانہ را ہوئی بس است لی جبتی دوڑ پڑین اور خواہ اپنا ہو خواہ پرایا اوہراودہر ارنی گین غرض اپنے بیگانے کا کچہ خیال نہین میان صاحب بہادر کی اطاعت اور فرمانبرداری سے غرض حق ہو یا ناحق گہر تو گہر ٹولے محلے والے انکے ظلم وستم بیجا کے شاکی اور روز وفغر واشدن کی طالب یہ آندہ وغدر سن سنکر بڑے بڑون کے کان کہڑے ہوئے ہین اللہ ہی خیر کرے کہین ایسا نہو کہ اس اندہا دہند کے سبب سے دونون اکیرن ہو جائین بہئی خدا ایسا ہی کرے کیونکہ جور وظلم تو مخلوق کیا خدا کو بہی سخت ناپسند ہے مگر یار یہ تو بتلاؤ کہ ان میان ریشہ خطمی کے پاس کون ایسا مجرب نسخہ موجود ہے کہ جسکے سبب سے باوصف اینکہ از خود ہیچ نمے او کہڑ وبی صاحبہ موم کی بتی کی طرح پگہلی جاتی ہین شیارہ بندہ کا وظیفہ وہ ات پڑا کرتی ہین بہئی یا تو روپے پیسے حرام کون کے لوٹ مار کے طمع سے یہ آرہا دہندہ ہے یا نوجوان گرگون کی جو میان کی سرکار مین ڈٹے رہتے ہین خاطرداری منظور ہے کچہ نکچہ تو ضرور ہی ہے بہرحال جو کچہ ہو خالی از علتے نیست ؎

راقم

ایک زن مرید

حیدرآبادی معاملے

سن اے پنچ خان گوش دل سے یہ بات | کہ لکہتا ہون مین اک نئی واردات
نئی چیز گئے ہین طلبگار سب | اسی فکر مین ہین گرفتار سب

حیدرآباد دکن

ایک افسر کی پنچ سے ملاقات

ا- عمر و اقبال بہ تزائد باد-

پ- کون؟

ا- خادم ہیچکارہ

پ- اہاہ شروع ہی سے آپ کے تعلّیٰ اور کسر نفسی کے الفاظ آپ کا پتہ بتلا رہے تھے-

ا- توجّہ بندہ پروری میں کس قابل- من آنم کہ من دانم-

پ- نہیں حضرت- آپ تو ہمارے بڑے کام آئینگے- پنچ کو حیدرآباد سے کچھ خبر ہی نہ تھی- آپ تو افضلہ وہاں کے زندہ تاریخ ہیں-

ا- میں کس قابل- مگر آپکا حکم فرض لازمی سمجھ کر حتی الوسع بجا لاؤنگا-

پ- وہاں کی موجودہ عام کیفیت پہلے ارشاد ہو-

ا- الحمد للہ کہ موجودہ وزارت میں حیدرآباد نے وہ دن دیکھے جو کبھی اونکو خواب میں بھی نہ آئے تھے-

پ- ذری تشریح سے ارشاد ہو-

ا- اعلیٰحضرت بندگان عالی، بالکل خاموش- حالات ریاست کا بھاری بوجہ سر آسمان جاہ بہادر کے نازک کندھوں پر- کل حکام باستثنائے چند خار در پہلو کے اپنے منصبی کاموں پر مستعد- آمد سے خرچ کم- انتظام جملہ اقسام قابل تعریف

پ- کیا صحیح نہیں کہ سر آسمان جاہ بہادر ناز پروردہ ہونے کے لحاظ سے ریاست کا کام بنفسہ کم دیکھتے یا دیکھ سکتے ہیں؟

ا- استغفر اللہ- بہت سے احکام ہر وقت دستخطی سرکار موجود رہتے ہیں جنمیں "الف جیم" آسمان جاہ کا موجود ہے- مگر بعض لوگ الف جیم سے اور مراد لیتے ہیں!-

پ- وہ کیا ہے؟

ا- اس خادم کو متہم کرتے ہیں کہ انھیں کے نام کا اختصار ہے- اور درحقیقت میں بھی اپنے دفتر کے کاغذوں پر بنظر اختصار و تبرک "الف جیم" لکھدیا کرتا ہوں- یہ خوش قسمتی اور اتفاق ہے کہ دونوں کا ایک ہی اختصار ہے!

پ- آپ کو کیا خدمت ہے؟

ا- سرکار کی بے انتہا عنایت سے ہیچکارہ کے نام سے مشہور ہے- مگر

پ- مگر کو حضرت پورا کر دیجیئے۔ مگر کے بعد آپ خاموش کیوں رہے-

ا- اصل یہ ہے کہ سرکار کے تفضلات بیحد ہیں- سرکار کوئی حکم بغیر خاکسار کے مشورہ کے نہیں لکھتے- یہ اونکی پرورش ہے ورنہ میں کس قابل

پ- کیا مخصوص آپ ہی سے مشورہ لیتے ہیں اور کوئی دوسرا شریک نہیں ہوتا- مہدی علی، تو وہاں کے عقل کل ہیں- سید حسین بلگرامی چراغ علی وغیرہ بھی تو بارسوخ ہیں-

ا- ان سچ ہے اور سرکار ان سبھوں کو شریک جلسہ فرماتے ہیں اور رائے لیتے ہیں- مگر مہدی علی اب بوڑھے ہوگئے- اونکی رائے قابل وثوق سرکار نہیں سمجھتے- سید حسین صاحب بڑے لائق ہیں مگر انتظامی امور میں اونکو دخل نہیں- چراغ علیصاحب اب گلبرگہ کے لفٹنٹ گورنر ہوگئے- مستقر بدل گیا- علاوہ بریں وہ اوہی گروہ کے دلدادہ ہیں-

پ- تو ماشاء اللہ آپ ہی آپ ہیں-

ا- (گردن نیچی کرکے) نوازش سرکار- میں کس قابل-

پ- آپ کے گورنمنٹ کی اندنوں پالسی کیا ہے؟

ا- گورنمنٹ نظام کی پالسی میرے نزدیک یہ قرار پائی ہے کہ حکاموں میں پُرانے بارسوخ اور قدیمی طرفداران سالار جنگ کا استیصال ہو- سالار جنگ کا خاندان جہانتک قہر الٰہی سے بچ جائے غضب سرکاری سے محفوظ نہ رہے- انگریزوں سے لفظاً ہمدردی رہے خاندان شمس الامرا کی ترقی اور قوت ہو- اعلیٰ درجہ کے حکاموں کے مددگار اپنے آوردے ہوں-

پ- ماہدولت و اقبال آپ کے مختصر مگر جامع بیان سے بہت محفوظ ہوئے کیا اس مجوزہ پالسی میں کچھ کامیابی ہوئی؟

ا- اقبال سرکار سے بہت کچھ- اقبال الدولہ بہادر معین المہام فوج وبال ہوئے- سالار جنگ کا خاندان محض معمولی سمجھا گیا- جتیات اپیل ضبط کر لیے گئے- فخر الملک بہادر کی ماتحتی میں زبردستی عزیز مرزا- اکبر جنگ کی مددگاری میں زین الدین خاکسار کا نسبتی بھائی- محسن الملک کی نیابت میں حسن عطار اللہ جان نثار خاندان سرکار (آسمان جاہ) ہوم سکرٹری کا دست راست مظہر اللہ اس ہیچکارہ کا نسبتی بھائی- محسن الملک کی دو آنکھیں جو ہندو تھے علیٰحدہ کرکے اصلاح پرسوانہ کر دیئے گئے- تیسرا جو سرمایہ ناز تھا اور وہ بھی ہندو علیٰحدہ کرکے اعلیٰ درجہ پر بھیجدیا گیا- سید حسین کے بھائی کو زبردستی پنشن دیگئی- کیا یہ ابتدائی کامیابی سرکار پنچ کی نظروں میں قابل وقعت نہیں-

پ- ماشاء اللہ سبحان اللہ- بے مثل کامیابی ہے- اندنوں کتنے صیغے اور کسقدر معتمدین ہیں؟

ا- صیغے تو بدستور بہت سے مگر سب کا احاطہ کر لیا گیا ہے کچھ

خاکسار معتمد مال اور بقیہ خاکسار کے دست بازو مہدی حسن ہوم سکرٹری کے اختیار مین ہے۔ تسکین خاطر کے لیئے چند بیکار صیغے محسن الملک کے پاس ہین مگر وہ بوڑھے ہو گئے۔

پ آپ کا ذاتی اقتدار تو ماشاء اللہ خوب ہوگا۔

ا اسکی نسبت تو خاکسار کو بھی شکایت ہے۔ عہدہ کے لحاظ اور سرکار کی عنایت سے تو لوگون پر رعب ہے مگر کچھ تو عوام کی نافہمی۔ کچھ محسن الملک کے پھونکے ہوئے افسون گرمی چاء کی پیالیان اور دور تک استقبال ومشایعت بیکار ہوجاتی ہین اور کچھ قدرتی طور سے اسباب سد راہ ہین۔

پ تقررات کی کیا کیفیت ہے۔ وہی سالار جنگی اور مہدوی ڈھنگ ہے یا کچھ ترمیم ہوئی؟

ا سالار جنگی ہر بونگ خدا خدا کرکے موقوف ہوا۔ کل تخفیف یافتہ یا شتنا چند باقیماندہ کے مختلف عہدون پر ہوگئے مہدوی ڈھنگ اختیار کرنے سے پہلے تو بندہ جھجکتا رہا مگر تخفیف یافتون کے رفع دفع ہوتے ہی مینے اپنے خیال کو اپنے دست بازو اور دیگر اغراض کے مدت کے اصرار سے پلٹ دیا۔ مخالف اتفاق وقت سے بید دست و پا ہوگئے ہین جو کچھ کرنا ہو کر لو ع گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہین۔

پ شاباش۔ پہلے تو طریقہ مہدی علی کو خوب لتاڑا بعدہ خود کار بند ہوئے کیا ملکی وغیر ملکی کی قید ہنوز قائم ہے۔

ا اور ہو بڑے زور سے۔ اور پورے طور سے۔ کوئی غیر ملکی کسی عہدہ پر تا وقتیکہ اوس لیاقت کا آدمی حیدر آباد مین نہو مقرر نہین ہو سکتا مگر "بحکم مدار المہام بہادر" مرے اغراض مستثنی ہین۔

پ چہ خوش گل سرانا شدہ "الف جیم"۔ کی باہمی مناسبت ایسی واقع ہوگئی ہے کہ فرق نہین [illegible] رہا

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی

کہیئے رزیڈنٹ سے کیا برتاو ہے؟

ا نہ شکر ہے نہ شکایت۔ شکر اسلیئے کہ کہنا نہین اور شکایت اسوجہ سے نہین کہ مہدی علی کا بھی جادو کام نہ [illegible] ہوا مگر اب اسکی (فطرت کی) تبدیلی ہونے والی ہے انشاء اللہ آئندہ دیکھا جائیگا۔

اور اب اجازت ہو سرکار نے ٹیلیفون دیا ہے [illegible] تو حاضر ہونگا۔

پ اچھا۔ خوش باشید۔ خدا حافظ۔

تمت

دوربین

نہ چندان احمق

اسٹنلی۔ "دم آنکھین کھولین حضرت آپ اور نیند سے ہون ہشیار"

غور سے پڑھیئے

مضبوط - صحیح خوبصورت - اوپن فیس نکل سلور بغیر کنجی کی ریلوی ریگولیٹر گھڑی جسکے کوک نے مین بہت دیر نہین لگتی چھوٹے جوکے جو اسکے جیسے سوئیان کا ڈائل گھنٹے کے نشان و دیان بہت واضح و نمایان - وہ وقت بتاتی ہوئی تاؤ دیے ہوئے پرزے اور بکس ایسا کہ گرد نہ جا سکے آپ فیشن ایکمانی فالتو بذریعہ ویلیو پارسل ساڑھے سات روپیہ کو ملسکتی ہے اور اسکا ذمہ کیا جاتا ہے کہ نقل و حرکت یا ایسی زحمتون سے بگڑ نہین سکتی آسانی سے درستی ممکن - صورت سے کم قیمتی نہین پیدا اور لوگ انہین گھڑیون کو دونی قیمت پر بیچتے ہین مشتری اسکا بابت یہ لکھتے ہین - ساڑھے سات روپیہ والی گھڑی جسکو دو برس ہوئے آپسے خریدکیا اب تک صحیح وقت بتاتی ہے نا ڈبس سے سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ فارم یون لکھتے ہین "تماری سات روپیہ آٹھ آنہ والی گھڑی سا ڑھے پندرہ روپیہ کو" آنکا جیسے سکلف تجنبت لکھنؤ سے لکھتے ہین "بعض لوگون نے اوسکی پندرہ روپیہ قیمت لگائی اور ساڑھے سات سنکر متعجب ہوئے"

اسکے علاوہ کناڈا کی زنجیرین - الاکٹ نیبل قمیص کے بوتام مثل سونے ہیرے یاقوت کی انگوٹھیان فی دو روپیہ کے حساب سے ملتی ہین - مسٹر جے الیس مور لکھتے ہین "ایک جرمن نے ہیرے کی انگوٹھی کی قیمت پچاس روپیہ اور یاقوت کی بیس روپیہ آنکی"

المشتہر

ویسٹرن انڈیا ٹریڈنگ کمپنی بمبئی

ضروری گزارش

عرصہ دراز سے راقم لکھنؤ مین ڈاکٹری کرتا ہے ۳۰ سال کے تجربے اور تلاش سے چند نسخے ایسے دستیاب ہوئے ہین جنکی نسبت حتمی و عمدہ مفید ہونے کا کیا جاتا ہے - اگر امراض ذیل مین سے کسی صاحب کو کسی مرض کا علاج کرانا ہو راقم سے خط کتابت فرمائین یا مریض کے پاس جاکر بھی علاج کرسکتا ہے صرف مصارف آمد و رفت و قیام بہم پہونچانا ہونگے اور بعد صحت جوڑے پائے دوا ادا کرنا ہوگا اور جو صاحب یہان آکر علاج کرینگے اونسے تا صحت کچھ نہ لیا جائیگا - اور اوس وقت تک کل دوا کی قیمت بھی نہ لیجائیگی جبتک مریض کو فائدہ محسوس نہ ہوگا اگر کوئی صاحب دوا باہر سے منگوائین گے اور بذریعہ خط کتابت علاج چاہینگے تو اوسی قدر دوا پہلے بلاقیمت بھیجی جائیگی جسقدر فائدہ کرنا شروع کریگی - قیمت وغیرہ بذریعہ خط کتابت طے ہونا چاہیئے -

تفصیل امراض

صرع - تپ کہنہ - ضعف معدہ - سوزاک - آتشک - جذام - برص بواسیر - اور عام سستی -

المشتہر

ڈاکٹر یوسف خان امین آباد

احاطہ لال خان لکھنؤ

اشتہار

کتب مطبوعہ ایران و مصر و بیروت عربی و فارسی و کتب قلمی در بمبئی محلہ امیر کاری نمبر ۲۸ اجناب آقا میرزا محمد صاحب شیرازی ملک الکتاب برائے فروش موجود است و سوائے آن کتاب منتخبات محمدی در صنائع جدید و کتاب تذکرۃ الخواتین در شرح حال معاریف نسوان عالم از عرب و روم و عجم از صدر اسلام تا کنون مشتمل اشعار عربی و فارسی و ہندی و عجائباتی کہ از آنہا روایت شدہ کتاب حلائق المعانی و تاریخ چنگیز و روضۃ الادب فی طبقات شعرائے عرب و کتاب جمہرۃ العرب و شرح فصوص الحکم از ملا جامی و دیوان ابن عربی و کشف الاسرار و تاریخ انگلیند مع تصاویر و کتاب مقناطیس الابدان در علم قوت جاذبہ و کتاب شاہنشاہ نامہ تصنیف فتح علیخان صباح و وقائع جنگ ایران و روس و تاریخ بردر مطبع شدہ ہرکس طلب باشد طلب دارد ۰

انگریزی دان کی ضرورت

ایک انگریزی دان کی ضرورت ہے جو معمولی فارسی بھی جانتا ہو اور کم سے کم ال اے فیل ہو تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط کتابت طے ہوسکتا ہے *

المشتہر

محمد واجد حسین تعلقدار گدیا

ڈپٹی کلکٹر راستے بریلی

مضامین عیسیٰ

کیوں نہ گرمی میں ہو پریشانی
جھپسا دیوانہ اور دیوانی

(تتمہ اودھ پنچ مطبوعہ ۱۰ جولائی ۱۸۸۹ء)

ابھی وکیل صاحب گھبرائے ہوئے پورے ساڑھے دس بجے برآمد ہوا چاہتے تھے پوری پیچھے سے درست ٹھیک ٹھاک جھک کے ایک فرشی سلام ادھین کچکی لگا — السلام صاحب خوب ہوا آپ آ گئے ہمارا مختانہ لائے — جی مختانہ تو آپ نے ابھی چکے سکے رسید دکھا دوں بلکہ ابھی ٹکٹ بھی نہیں لگا یا آپ نے کہا تھا لگ جائیگا — مسکرائے اجی تو یہ ہاں بھول گیا یاد نہیں — بتا مختانہ نہیں ٹھکرانا شکرانا — چنانچہ ایسی یاد ہے تو توہمات قانون ونظائر ہائی — کورٹ کیا خاک یاد رہتے ہونگے مگر دل ہی دل میں دبی زبان سے بہ تھوڑی کہ وہ سن بھی لیں بغیر کہے بھی نہیں بنتی اسے بابو جی شکرانا تو بعد فتح یابی کے دیا جاتا ہے ابھی تک تو دعوے بھی نہیں دائر ہوا — آپنے تو آج کے لیے فرمایا تھا کہ مقدمہ تمہارا لکھ پڑھ کے درست ہو گیا کل تک داخل ہو جائے گا وہ آج کا دن ہے میں ابھی سے تو سویرے حاضر ہوا اور کل جا کے بڑی دقت سے اسٹام بھی لے آیا — ہاں توبہ توبہ سچ ہے ایک سر ہزار سودا کہاں تک یاد رکھوں اور کس کس کو پہچانوں — آپ تو وہ ہیں جنسے کل کہا تھا کہ عرضی دعوے وغیرہ تو لکھ پڑھ کے درست ہو چکا اب قانونی بحث ہے اسکے لیے ایک دو — بیرسٹر ڈبل ولایتی آدمی کی بھی ضرورت ہے چلیے چھٹی ہوئی یک نہ شد دو شد اچھی سحر لگائی اب رہا سہا دوالہ ہوا — سہم کے ڈر کے کانپتے کیا ارشاد ہوا — بیرسٹر بھی کرنا ہوگا — اور مجھسے آپ نے کب ارشاد فرمایا — آپ تو یہی فرما گئے کہ یوں چٹکی بجاتے آناً فاناً جیت لیا ہوگا فقط ایک دو پیشیوں کی کسر ہے آج تو آپ نے دم ہی نکال ڈالا کہ بیرسٹر کر دیوں کون سی بات باقی ہے کہ بیرسٹر صاحب کو اب ٹھونستے ہیں — بس جانے جتنا کہدیا اتنا کیجئے نہیں پیچھے کو سر پر ہاتھ دھر کے رو دیے گا اور زیادہ مجھے فرصت نہیں جو ڈیشی جاتا ہے آپ پیچھے چلئے کچہری میں ملئے گا — تو جناب مجھے ایک بات اور عرض کرنی ہے وہ — نہیں نہیں نہیں یہ وہ — ہٹے دیجئے اب میں سنتا گنتا نہیں وقت بہت تنگ رہ گیا اتنا کہکے یہ جا وہ جا بگھی پر کیا ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو کے چلتے ہوئے — میاں پیٹ پیٹاتے خاک اڑاتے رہ گئے پھر رہی کمر تو ڈ سواری نصیب ہوئی اور شدہ شدہ کچہری تک پہونچے دروازے کے اندر قدم رکھنا تھا کہ معلوم ہوا ایسا ازدحام میدان میں پڑا ہے جسکے گرداگرد حیر گدفراہم ہو گئے یو ہی بارے میاں گنج مزار والے مجاوروں کی کیفیت نظر میں پھر گئی — یہاں چراغی چڑھاؤ میاں نہا رہے تھے ادھر شیرینی لاؤ میاں کھانا کھاتے تھے یہ میاں کے ذرہ گذر کرنے کا مقام ہے ادھر پاخانہ ہے ادھر حمام ہے — یہاں میاں کا گھوڑا ہنہناتا تھا — یہاں

پر کرتی ٹٹو لید کرتا اور دانا گھانس کھاتا تھا — غرض آدمی سے بیشتر ہو سکنے کہ جدھر جاتی ہیں موندتی ہیں — اب وہ ڈرو ہو بپ ہے کہ پیٹ میں پانی نیلا ہوا جاتا ہے ٹکٹ لاؤ فارم منگاؤ — کاغذ خرید ترجمہ کراؤ — جھک مارو [illegible] — چو طرفہ کڈا بیروں کا جانا ہے کہ واہ جی واہ ایک گلدستہ کھلا ہوا ہے [illegible] وبد نشستہ — ولال ہیں کہ شرک کا نشانہ لگا نہیں کھاتا یہ کون ہیں یہ کون ہیں گھوڑے پیچھے یہ کون ہیں لالہ بید موہن لال — یہ کون ہیں بابو جانکی پرشاد یہ کون ہیں منشی ذکر دیوا ہیں بنیا سست قم تا تہہ — یہ ہیں لالہ نوچ کھسوٹ لال یہ کون ہیں منشی گہرے فاضل صاحب منحوس یہ کون ہیں بابو بالی رام کھوس — یہ ہیں شیخ کٹ کھنے صاحب یہ کون ہیں یہ ہیں میر لاچار صاحب کہوں کہوں غرض کہ اجلاس کامل ہو گیا اور پوری وہ مثل صادق آئی کہ جڑ بیا ٹولہ بھانت بھانت کا جانور بولا آدہا بیت دونوں اوڑھے اوڑھے پہرے ایسے تو یا دن سکے پھندے میں آ گئے بیچارا کچھ حصہ ہی نہ تھا کچھ بچا کیا کھلاؤ گے — ابھی ارمیاں ہم نالشی فریادی ایک شقی کی بیوا مدہی کو اسے ہیں یا بیٹا بیاہنہ چہیتے [illegible] محل ہے [illegible] یہ سامان بربادی — [illegible] دو شراکت کر دیا کورٹ اور شہرت سے عمر ہونڈی کی فکر استے ہو — کملا اپنے کو توجہ کچھ کھو کھلا ابھی — بلانا سختے کے لئے بند ہوا ہی دین گے — لیکن پہلے یہ تو بسی سے تحمل تو جانئے —

کیوں نہیں یہ بجا ارشاد ہوا — مگر ایسے فقروں میں وزیر علیخان بگڑے گئے ہیں میاں اوستاد نے بتایا تھا کہ بتا سنے تیرے پر زیادہ کھڑے کیا دیگا — بغیر ہاتھ لائے تو ہم قدم نہیں اوٹھاتے آگے اپنی سمجھ بوجھ — بس اب باتیں جھیکین پہلے بھنی کرا ڈ گرہ کھولو نحست سے کام نکلو کیا سارے دن کی نسیٹ کر دو گے ہاہاہا یہ وہی بات ہے کہ مردہ چاہے دوزخ میں جائے چاہے بہشت میں ہیں اپنے حلوے اندھے سے کام ہے — جتنا ہارنا کیا اگر یہی لیل ونہار رہا تو اپنا خاتمہ بالخیر ہو جائیگا بقول اونھیں بے اکل طبیب کے کہ بندہ مرض کی جڑ کھوتا ہے نہ بیمار رہے نہ بیماری — قربان ایسی نالش وفریاد کے جب تک مقدمہ کا فیصلہ ہو فریقین میں سے کوئی زندہ رہتا نہیں معلوم ہوتا — اس سے تو سرکار دولت مدار رسوم عدالت کے سایہ بسبب رقومات یکمشت آپ ہی بزور پیشی وصول کر لیا کرے — پہلے وہ اسٹام کا قضیہ ہوا — دوسرا وکیل اور محرر صاحب کا مرحلہ پیش اب باقی ساقی جو ساری عمر کی کمائی تھی وہ کانزو کے نالے میں گنوائی جاتی ہے دینے لینے کی آخر کوئی حد کہاں تک دے کس کس کا من پورا کرے — سنگ آمد سخت آمد — خیر یہ مشکل بھی خدا خدا کی آسان کی جن تون اس دریا پایاب کو سے بھی بیڑا پار ہوا — اور کاغذات بھی لکھ پڑھ کے درست ہوئے اور محرر صاحب نے گڈی کی گڈی ہاتھ میں دیکے فرمایا سیدھے ڈلکی چال سنتری کو جا کر داخل کر آؤ میرا کیا کام ہے — ابھی نہیں جاؤ — یہ آپکا کام ہی نہیں مقدمہ تو انکا داخل کرکے لوٹی اور جاؤ سنئے اب دیر نہ کرو وقت گذرا جاتا ہے پہر سپاہ ختم ہو کے لینے کے دینے پڑ جائیں

انگلستان مین کانگرس کی خاطر

دو دل یک شود بشکند کوہ را   پراگندگی آرد انبوہ را

غیروں مین مروت ہی نہ اپنون مین محبت	اونکا وہ طریق انکی یہ عادت نہین آتی
کسقدر ہے کہ رنج کبھی غم کبھی ا تم	آفت سے مصیبت سے فراغت نہین آتی
کوتاہی کیون دست سخاوت کوئی پوچھے	اظہر یہی کہتا ہے کہ طاقت نہین آتی

راقم
شاعر

نیچرل شاعری

واقعی ایشیائی شاعری بہت بری۔ ہر ہر مصرعہ مین مبالغہ۔ ایک ایک شعر مین تشبیہ و استعارہ۔ جب دیکھئے وہی خیالی معشوق کا قصہ۔ اوسکے جور و ستم کا شکوہ فرقت کا رونا۔ وصل کی تمنا۔ پھر تشبیہ کتنی بھونڈی اور مہمل کہ اچھا خاصا آدمی پاگل ہوجائے۔ کمر کو عنقا بنا دیا۔ رفتار سے قیامت برپا کردی۔ ٹھوکر سے مردہ جلا دیا۔ کوئی پوچھے عنقا کس چڑیا کا نام ہے۔ قیامت کس بلا کو کہتے ہیں بھلا مردہ کہین ٹھوکر سے زندہ ہوا ہے۔ ایک ٹھوکر نہین سو سو ٹھوکرین پڑین۔ مردہ کب جی سکتا ہے۔ پھر یہ سب باتین عقل کو گنہگار بنا دینے والی نہین تو اور کیا ہین۔

نیچرل شاعری کو دیکھئے۔ اصلی مضامین۔ سچے واقعات۔ اور نیچرل جذبات سے بھری ہوئی ہے۔ پھر فصیح و بلیغ اتنی کہ ایک ایک حرف خود زبان قلم کا بوسہ لیتا ہے۔ آسان اسقدر۔ کہ پندرہ منٹ مین دس پندرہ شعر بلکہ مطلع چٹک مارنے ناتو یہ۔ کہڈالئے۔ یقین نہ ہو۔ تو ذیل مین ”مشتے نمونہ از خروارے“ دیکھ ہی لیجئے۔

مرد ہین باہر کو دھندہی اور کمانے کے لیے	عورتین سینے پرونے اور پکانے کے لیے
بال بچے ہین اماں غل مچانے کے لیے	بیوی صاحب بچے جننے اور کھانے کے لیے
درزی سینے کو لیے کپڑے پہنانے کے لیے	دھوبی دھونے کے لیے ہین اور چرانے کے لیے
بگھی گھوڑے کو لیے گھوڑے بھگانے کے لیے	ہاتھ ہنٹر کو لیے ہنٹر لگانے کے لیے
سر حجامت کے لیے نائی بنانے کے لیے	آئینہ ہے شکل و صورت کے دکھانے کے لیے
ناک دم لینے کو ہے اور بو سونگھانے کے لیے	کان سننے کے لیے آنکھین دکھانے کے لیے
چور چوری کے لیے پولیس بچانے کے لیے	فوج لڑنے کے لیے باجے بجانے کے لیے
چاء پینے کے لیے بسکٹ ہین کھانے کے لیے	مے لنڈھانے کے لیے اور کاگ اوڑانے کے لیے
ملا لیف اور سماند ہین گانے بجانے کے لیے	ہولی کا تیوہار ہے لونڈے نچانے کے لیے
ریل جاری ہے تجارت کو بڑھانے کے لیے	تار برقی و مبدم خبرین منگانے کے لیے
میل کا پتھر مسافت ہے بتانے کے لیے	پختہ سڑکین جا بجا ہین آنے جانے کے لیے
ہر جگہ اخبار ہین خبرین سنانے کے لیے	بیخبر کو خواب غفلت سے جگانے کے لیے
اور ہین تہذیب و علم و فن سکھانے کے لیے	رنجش و رشک و تعصب کو مٹانے کے لیے
مسلک راہ فلاحت ہین دکھانے کے لیے	صنعت و حرفت تجارت کے بتانے کے لیے
پیچ ظاہر میت ہین گو ہنسنے ہنسانے کے لیے	دل لگی مین ہین گرستہ بتانے کے لیے
میٹھی میٹھی چٹکیون مین ہین جگانے کے لیے	پردے پردے مین یہ اب کچھ کہہ سنانے کے لیے
ایشیائی پاٹھری ہے سر پھرانے کے لیے	نیچرل مضمون یہ ہین دل لبھانے کے لیے

راقم
مسٹر شوخ ظریف جونپوری

طوالت قد

یون کہنے کو تو پست قد فطرت و دانائی کے اعتبار سے بڑا جیڑا سمجھا جاتا ہے مگر اینجانب کئی برس سے اسی ادھیڑ بن مین ہین کہ طویل قد کیون اور کس بات مین منہ بگاڑکر دیکھا جاتا ہے۔ اگر بلندی خیال کو وسعت دیجیے اور وس حصہ اونچی چھت پر چڑھکر نیچی نگاہ کرکے دیر تک غور کیجیے تو صدہا خوبیان ایسی نظر پڑینگی کہ چھوٹے موٹے ذیل مین نام کو نہین۔ مثلاً

لمبی ٹانگون سے نکلتے ہین ہزار دن مطلب
نالے ملتے ہین جو رستہ مین اچک جاتے ہین

اور لیجیے۔ مجمع کثیر مین ٹھنگنے قد والے تو رل مل کر اسطرح غائب ہو جاتے ہین جیسے سینگ گدہے کے سر سے۔ مگر ان حضرت کو ادہر اودہر ٹٹولنا تو درکنار جب نگاہ اوٹھا کر یاد کیجیے اور جا بجا مڑکر دیکھیے دو ڈیڑہ انچہ اوبھرا ہوا پائیگا۔

اور لیجیے۔ (بنا راہ) مین جہان کہین اور جب کبھی اونچے درخت سے پھل یا ٹہنی توڑنا مد نظر ہوئے بے تکلیف ہاتھ بڑھایا اور صفایا بولدیا یا کسی اور لمبی تدبیر سے چٹ پٹ فیصلہ کردیا۔ کوتاہ قد صاحب ہین کہ کودتے ہین اوچھلتے ہین۔ پسینہ مین غرق ہوئے جاتے ہین۔ بہت زور لگاتے ہین۔ تھوڑا بہت شور بھی مچاتے ہین۔ آخرکار کھسیانی بلی کیطرح ”انگور کھٹے ہین“ کہکر چلدیتے ہین۔

اور لیجیے۔ رعب داب بھی عنایت الٰہی سے ایسا کہ آدمی دیکھتے ہی یا تو اوس سے ٹلجائے یا آنکھ نہ ملا سکے اور جب تک باتین سنتا رہے بجا اور درست کہنے کے علاوہ مختصر کھوپڑی کی خوبی اور لمبے ہاتھ پاؤن کی موزونیت بلند فہمی کے باعث تسلیم کرلی۔

اور لیجیے۔ ”عمرت دراز باد“ کی دعا کا اثر بھی اونپر ایک حصہ زیادہ ہوتا ہے اسلیے کہ مختصر القامت کی تو صرف عمر ہی بڑھتی ہے۔ ان حضرت کی عمر بھی بڑھتی ہے اور قد بھی بڑھتا ہے۔ شاید شعرا نے معشوق کو سرو قد اسلیے کہا ہے۔ کیون لمبی کہی۔ اور ویسی اسکی اصلیت تو کچھ آپ جانین یا ہم جانین۔

راقم
باڈی گارڈ

پنچ مل خدا خدا مل پنچ

لکھنؤ پنجشنبہ ۱۷ - جولائی [illegible] ء

تاریخ بنارس

جس شہر کی نسبت حزین سا نازک دماغ عالی خیال شاہانہ مزاج شاعر

تجز بنارس نروم معبد عام است اینجا
ہر برہمن پسر لچھمن و رام است اینجا

کہہ جاے اوسکی تاریخ کی ضرورت خود ہی ظاہر ہے - ہنود کے معبد قدیم ہونے کے علاوہ اوسکا طبیعی اور پولٹیکل پوزیشن قریب قریب تمام اقطاع ہندوستان کے باشندون کے مذہب کی موجودگی تاریخی واقعات اور اور اونکی دلچسپی اغیرہ وغیرہ ایسے ہین کہ جسقدر واضح طویل اور مفصل تاریخ لکھی جاے سزاوار ہے - مگر ان دیکھنا یہ ہے کہ اس طرز اور ڈول کی تاریخ جیسے ہمارے حضرت سید محمد رفیع صاحب عالی موہانی نے حال مین دم برداشتہ ای توبہ تلمبر داشتہ لکھی ہے مناسب ہے یا دوسری طرح کی -

حضرات ناظرین آپ کے ذہن مین خلقی طور سے یہ سوال کود رہا ہو کہ یہ تاریخ کیسی ہے سنیے یہ تاریخ اردو زبان مین مع تصاویر لکھی گئی اور رفیع التواریخ کا دوسرا حصہ قرار دی گئی ہے اس سے پیدا ہے کہ حضرت عالی کو ایسی تواریخ نگاری کا خبط مدت سے ہے اور اسکے علاوہ بھی فن تاریخ مین جوہر لیاقت دکھا چکے ہین - ایک سلسلہ خیالات ہے کہ اردو خوان ناظرین کے [illegible] پر امر بیل کی طرح دوڑایا جاتا اور ایک مکڑی کے جالے کیطرح کا شانہ دماغ مین تنا جاتا ہے خیر بہرکیف کچھ بھی ہو ہم نے لاکھ لاکھ شکر کرتے ہین کہ جتنے صرف اسی بنارسی ہی کو دیکھا اور اس امر بیل کو من پوسے کی سوئیان سمجھکر بڑے شوق سے لیا مگر بعد مطالعہ اپنی اوقات عزیز کے اسطرح صرف ہوجانے پر جسقدر مسرور ہونے ہمارا دل ہی جانتا ہے اور تو نہین اسقدر البتہ دعا ہے کہ خدا ہم ایسے ہر عدیم الفرصت کو دنیا کی [illegible] سے محفوظ رکھے - اسکے بارے تخلص عالی مصنف نے بنارس کے فزیکل اور پولٹیکل خصوصیات وحدود وغیرہ کو فضول اور لاطائل سمجھکر بہت کم لکھا ہے بلکہ راجون کے حالات اور پولیٹیکل معاملات کو اس اختصار اور صفائی یا صفائی کے ساتھ بیان کیا ہے کہ بے اختیار اوس قاصد کی حکایت یاد آتی ہے جسنے خط لکھو جانے پر سادہ کاغذ سادہ لفافہ مین رکھکر مکتوب الیہ کے حوالہ کیا اور کہا تھا کہ جلدی مین لفافہ نہ کیا اندر خط بھی سادہ ہی میان نے رکھ دیا ہے -

اور یار سچ پوچھو تو بات یہی ہے اگر ایک ہی کتاب مین سب باتین بھر دی جاوین تو اورون کے واسطے کام ہی کیا رکھا ہے ہرچہ گیرید مختصر گیرید ہر داسنے حکیم کا قول ہے اور اسی پر عمل کرنا عقلمندی ہے - اس کتاب کا دیباچہ بھی شاید عمداً گستہ رکھا گیا ہے تاکہ ناظرین سے جو جس صفحے سے چاہے مطالعہ کتاب شروع کر دے سلسلہ ڈھونڈھنے - بیل کی جڑ تلاش کرنے کی تکلیف گوارا نہ کرنا پڑے - حالات کے بیان مین بھی تقدم و تاخیر کی چندان قید نہین بیان واقعات مین من پوسے کے جلاہون کی تنگیا کا لطف آتا ہے - اس کتاب مین خدا کی عنایت سے اسناد کا ٹیڑا ذخیرہ اسطرح بھر دیا گیا ہے کہ تصنیف کی علت غائی وہی معلوم ہوتا ہے - اوسکے بعد مہاراجہ صاحب حال کے دربار کی کیفیت اس تصریح و تفصیل سے لکھی گئی ہے کہ تمام راجگان بنارس کو اپنے حالات کی فروگذاشت یا اونسے لاپروائی کی شکایت جاتی رہی ہوگی یا اور پیدا ہوگئی - آخر مین غدر کے حالات باغیون کی لڑائی توپ خانہ کی کارروائی اسطرح کتاب مین لگا دی گئی ہے جیسے گدہے کی دم مین چھچھوندر -

اس کتاب مین سلامتی سے تصویر دنکا بھی اہتمام کیا گیا ہے اور بڑی بات یہ ہے کہ مصور نے شاید پانون سے نہین ہاتھون ہی سے بنائی ہین عمارت اور انسان سب کی تصویرین نہایت جلی موقلم سے ایسی عام فہم بنی ہین کہ گنوار تک سمجھ لے یہ آدمی سا بیٹھا ہے اور یہ مکان کیطرح کا نقشہ ہے - اور اس امر کے یقین کرنے پر جبر بھی کیا گیا ہے کہ ہم تصاویر کو اصلی مان لین - اگر آغاز مین مصنف صاحب ہی اپنی صورت نہ بنوا لیتے تو ہمکو یقین تھا کہ تمام زندہ مردہ راجگان بنارس مع گھاٹ و مکانات کے اس قسم کی مصوری کی شکایت ضرور خدا کے ان کرتے اسپر آج کل کے زمانے مین ۸۰ صفحہ اور ایک لوح کی کتاب اردو مین لکھنا اور اوسپر جرات کر کے چھپوانا اور ریویو کیواسطے جابجا بھیجنا بڑی مستعدی جرات اور ہمت کا کام ہے - ناظرین ضرور دیکھین اور داد دین - اور مہاراجہ صاحب بنارس تو ضرور ہی قدر دانی فرمائین کیونکہ شاید ایسی امید پر اونکی گدی نشینی کے حالات مین کتاب کا بہت بڑا حصہ ضائع کیا گیا ہے - اگر قدر نہ کی تو واللہ شکایت ہوجائیگی -

آخر مین یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ کتاب پر ریویو کی مقبولیت کا یقین اسدرجہ صاحب مصنف کو ہے کہ جملہ اہل مطابع آگاہ کیے جاتے ہین کہ بغیر اجازت راقم کوئی صاحب کتاب کے طبع کا قصد نہ فرمائین -

تازہ ترین معلومات

سوال پوچھنے والا مبر - کیون صاحب آپ کو معلوم ہے آپ کی سلطنت مین کسی حاکم نے کوئی حکم جاری کیا ہے جس سے

غلاق کو بیجد ناراضی ہے ؟"

سکرٹری و اسسٹنٹ آوا - "مجھے ابھی خبر نہیں ملی"۔

ممبر - "آپ ازراہ عنایت آگاہ فرماسکتے ہین کہ فلان مذہبی جھگڑے مین کیا فیصلہ ہوا"۔

سکرٹری - "مین نہایت متاسف ہون کہ ابھی تک مین ایسی حالت مین نہین ہون کہ تفصیلی اور مکمل حالات پیش کرسکون"۔

ممبر - "آپ کو اس امر کی اطلاع ہے کہ مسٹر راسکل پولیٹکل ایجنٹ ریاست زنانہ نے کیا کاروائی نظم و تشدد کی اختیار کرکے رئیس کو تنگ کیا ہے اور آیا آپ کے ماتحت نے اسکا کوئی ذکر لکھا ہی"۔

سکرٹری - "مین ابھی صحیح طور سے کچھ نہین کہسکتا اس امر کی نسبت دریافت کیا گیا ہے بعد جواب آنے کے تمام کاغذات پیش ہو نگیے"

ممبر - "مین نہایت ممنون ہونگا - اگر آپ ازراہ عنایت آگاہ فرمائین کہ کیا معاہدہ اوس مقدمے کے تفتیش حالات کی بابت کیا گیا ہے جسمین ایک انگلو انڈین حاکم آلودہ تھا"

سکرٹری - "ہنوز مجھے اوسکی خبر نہین"

ممبر - "بتکرار و بوثوق بیان کیا جاتا ہے کہ کسی اخبار کے ساتھ اوسکی رائے اور آزادی کی خریدکا معاملہ گورنمنٹ کی جانب سے پیش کیا گیا تھا مگر صاحب اخبار نے نامنظور کیا"

سکرٹری - یہ تو اور بھی معلوم نہین - ہان اتنا کہا جاسکتا ہے کہ اخبارون کو اشتہارون کی اجرت مین کچھ روپیہ دیا جاتا ہے"

ممبر - جل بھنکر - حضرت جب آپ کو کچھ معلوم ہی نہین تو جھک مارکر آپ سکرٹری اور اسسٹنٹ ہی کیون بنے ہین۔

ہماری میونسپلٹی تو ٹر کنوئین کے معاملے مین "آزمودہ را آزمودن جہل است" کی تنسیخ اور "نیکی کن و بدریا انداز" مین اسقدر تسلیم کرنے والی ہے کہ "پول جمع کن دبچاہ انداز" دو دفعہ نل چلے کنوان بکھدا - مدتون آسمانی موسل نلون پر گدا گد گدا گد چلا کیا - مگر بعد کئی دفعہ دل خوش کن وعدون کے انجنیر صاحب نے یہی حکم لگایا کہ ان نلون تیل نہ ان نلون سے پانی نکلتا نظر آتا ہے - لیجئے اسّی ہزار روپیہ بقول شخصے کنوئین کھتّے مین تشریف لیگیا - کچھ روپیہ تو نلون مین صرف ہوا کچھ نلون مین گلا - کچھ مزدوری مین خرچ ہوا - اور قدرے قلیل انجنیر صاحب کی تو تڑ پاکٹ مین جا گھسا اب وکی سنئیے بعض حمقا کی رائے ہے کہ پھر اونھین انجنیر اوسی سامان کے ساتھ دوسرا کنوان منولایا جاے اور جیسا انجنیر صاحب فرماتے ہین اوسکے بھی باریک نل اوتارے جائین - نفع اسمین یہ ہے کہ سامان اور جگہین سب موجود ہی ہین - انجنیر صاحب بھی سلامتی سے تشریف کا انجن کہین نہین لیگئے - تھوڑے سے صرف مین کام سد ہر سکتا ہے - تجویز تو اچھی ہے اور ایسی اچھی کہ ملا جیون انھین اصول پر عمل کرکے پھرتی کا ظرف کا سستا کرایہ ٹھہرا کر دلی واپس چلے گئے تھے - مگر کسی بنئیے کے دماغ کر لائق ضرور ہے کیا سبب کہ مثل مشہور ہے اُکا بنیا سودا کرے - یارون کے نزدیک عقل کی بات یہ ہے کہ آئندہ اوسوقت تک کوئی کام نہ شروع کرنا چاہئیے جب تک اور تجربہ کار انجنیرون کی رائے اس کنوئین کی پہلے نہ حاصل کرلیجاے - اور سبب ناکامی گزشتہ و کامیابی آئندہ بخوبی معلوم نہو لے - ورنہ پیرجی کی داڑھی تبرک ہی مین کھونا - پانی کی چاہ مین گھس دینے والا نکار روپیہ اندھے کنوئین مین جھونکنا ہے -

اگر ایک کمیٹی اِن امور کی تحقیقات کے واسطے بیٹھے تو بڑا لطف ہو - اور بیچارے سرسیّد اور اونکی دم کش بہا ٹی مینا سرمو گز ٹ کو بہت کچھ چیخنا چلانا پڑے -

(۱) جو وعدے تحریری اور تقریری سرسیّد نے اجراے کالج کے وقت کئے تھے اونکو کہان تک پورا کیا ہے -

(۲) جن نتائج و فوائد کا سرسیّد نے یقین دلایا تھا وہ کہان تک حاصل ہوئے ہین -

(۳) جس طریقۂ علدرآمد کو سرسیّد نے ابتدا مین اختیار کیا تھا - اوسمین کسقدر جائز اور مفید اور باضابطہ ترمیم کی ہے اور کسقدر محض خودرائی سے

(۴) ملک اور قوم سے کسقدر روپیہ وصول کرکے کسقدر مناسب طور پر خرچ کیا - اور کسقدر ضائع کیا -

(الف) بقیہ روپیہ کس کس صورت مین موجود ہے اور کہان کہان ہے -

(ب) اگر ایک کوڑی ضائع نہین ہوئی تو کیا معاوضہ قوم سے ملنا چاہئیے -

(ج) اگر ضائع کیا ہے تو اوس رقم سے کسقدر معاف کرنا اور کسقدر وصول کرنا چاہئیے -

(د) وصول کس تدبیر سے کرنا چاہئیے -

(ہ) آیا گزشتہ کارروائیون اور حرکات کیوجہ سے سرسیّد ملک و قوم کے نزدیک اس قابل ہین کہ کل انتظام کالج کا سیاہ وسفید بدستور انھین کے ہاتھون مین رہے -

(الف) اگر نہ ہے تو باعتبار لیاقت توجہ - تجربہ - مذاق - کون اس کام کے لائق ہے -

(ب) اگر ہے تو آیا کچھ قیود کے ساتھ یا بلا قید حسب سابق -

(ج) اگر قیود ہون تو کیا ہون ؟

غور سے پڑھیئے

مضبوط۔ صحیح خوبصورت۔ ادین فیس نکل سلور بغیر کنجی کی ریلوی ریگولیٹر گھڑی جسکے کوکنے مین بہت دیر نہین لگتی چھوٹے حجم کے جوٹل جیسے موٹے مینا کا ڈائل گھنٹے کے نشان سوئیان بہت واضح و نمایان۔ وہ وقت بتاتی ہوئی تاؤ دئے ہوئے پرزے ہو ملبس ایسا کہ گرد نہ جا سکے ایک شیشہ وکمانی فالتو بذریعہ ولیو پارسل ساڑھے سات روپیہ کو ملسکتی ہے اور اسکا ذمہ کیا جاتا ہے کہ نقل و حرکت یا ایسی زحمتون سے بگڑ نہین سکتی آسانی سے درستی ممکن۔ صورت سے کم قیمتی نہین پیدا اور لوگ انہین گھڑیوں کو دونی قیمت پر بیچتے ہین سرٹیفکیٹ۔ استعمال کنندہ لکھتے ہین ساڑھے سات روپیہ والی گھڑی جسکو دو برس ہوئے آپ سے خریدکیا اب تک صحیح وقت بتاتی ہے خاذرس سے سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ فارم یون لکھتے ہین تمہاری سات روپیہ آٹھ آنہ والی گھڑی سا نہ نیند روپیہ کو اسکا سے مسکونہ پنڈت لکھنؤ سے لکھتے ہین بعض لوگون نے اوسکی ..... روپیہ قیمت لگائی اور ساڑھے سات سنکر تعجب ہوئی

اسکے علاوہ کتابڈ اکی زنجیرین۔ لاکٹ نیل ..... کے بنام ..... ہیرے یاقوت کی انگوٹھیان فی دو روپیہ کے حساب سے ملتی ہین۔ مسٹر جے ایلس ....ر لکھتے ہین "ایک جین نے ہیرے کی انگوٹھی کی قیمت پچاس روپیہ اور یاقوت کی بیس روپیہ آنکی۔

المشتہر

ویسٹرن انڈیا ٹریڈنگ کمپنی بمبئی

ضروری گزارش

عرصہ ۔۔۔۔۔ راقم لکھنؤ مین ڈاکٹری کرتا ہے ۲۰ سال کے تجربے اور تلاش سے چند نسخے ایسے دستیاب ہوئے ہین جنکی نسبت حتمی و عمدہ مفید ہونے کا کیا جاتا ہے۔ اگر امراض ذیل مین سے کسی صاحب کو کسی مرض کا علاج کرانا ہو راقم سے خط کتابت فرمائین بندہ مریض کے ..... جاکر بھی علاج کرسکتا ہے صرف مصارف آمد و رفت و قیام یومیہ دینا ہونگے اور بعد صحت جو طے پائے وہ ادا کرنا ہوگا اور جو صاحب یہان آکر علاج کرینگے اونسے تا صحت کچھ نہ لیا جائیگا۔ اور اوس وقت تک ..... دوا کی قیمت بھی نہ لیجائیگی جبتک مریض کو فائدہ محسوس نہ ہوگا۔ اگر کوئی صاحب ..... باہر سے منگوائینگے اور بذریعہ خط کتابت علاج چاہینگے تو اوسی تدر دوا ویلیو بقیمت بھیجی جائیگی جبتک ..... فائدہ کرنا شروع کریگی۔ قیمت وغیرہ بذریعہ خط کتابت طے ہونا چاہیئے۔

تفصیل امراض

صرع۔ تپ کہنہ۔ ضعف معدہ۔ سوزاک۔ آتشک۔ جذام۔ برص بواسیر۔ اور عام سستی۔

المشتہر
ڈاکٹر یوسف خان امین آباد
احاطۂ لال خان لکھنؤ

اشتہار

کتب مطبوعۂ ایران و مصر و بیروت عربی و فارسی و کتب قلمی اور بمبئی محلہ امیر کاری نمبر ۱۳۹ جناب آقا میرزا محمد صاحب شیرازی ملک الکتاب برائے فروش موجود است و سوائے آن کتاب منتخبات محمدی در صنائع جدید و کتاب تذکرۃ الخواتین در شرح حال معارف نسوان عالم از عرب و روم و عجم از صدر اسلام تا کنون مشتمل بر شعر عربی و فارسی و ہندی و مجانبانی کہ از آنہا روایت شدہ کتاب خلائق المعانی و تاریخ چنگیز و روضۃ الادب فی طبقات شعرائے عرب و کتاب جمہرۃ العرب و شرح فصوص الحکم از ملا جامی و دیوان ابن عربی و کشف الاسرار و تاریخ انگلیند مع تصاویر و کتاب مقناطیس الانسان در علم قوت جاذبہ و کتاب شاہنشاہ نامہ تصنیف فتح علیخان صباح و وقائع جنگ و ایران و روس و تاریخ بروز ملبع شدہ ہر کس طلب باشد طلب دارد ❊

انگریزی دان کی ضرورت

ایک انگریزی دان کی ضرورت ہے جو معمولی فارسی بھی جانتا ہو اور کم سے کم ال اے فیل ہو تنخواہ کا فیصلہ بذریعۂ خط کتابت طے ہو سکتا ہے ✦

المشتہر
محمد واجد حسین تعلقدار گدیا
ڈپٹی کلکٹر اسے بریلی

مضامین غیر

کیون نہ گرمی مین ہو پریشانی
مجہسا دیوانہ اور دیوانی

تتمہ اودھ پنچ مطبوعہ ۱۷ - جولائی سنہ ۸۹ع

ہاے ہاے واویلا وا مصیبتا اب خلتے کا بندشیپ کا مصرع سنئیے۔
ایکدن جو وکیل صاحب مہربان ہوتے ہین تو حکم دیا کہ آپ کے مقدمہ مین چند کاغذات کی نقلین لینا ضروریات سے ہے - اور جب تک کوئی بیرسٹر نہو مقدمہ اچھا چہوڑا کہاتا ہے اوسدن کہیں دیا تھا اب پیشی قریب ہے کسی نکسی کو پرا سے زینت عطہر ائیے کام تو ہین سب کرینگے - بخار چڑہ آیا ہاتھ پاؤن کانپنے لگے - بہتر ہے جو حکم ہو - اب نقل کا ملنا بلا تشبیہ خدا کے ملنے سے زیادہ مشکل - بیرسٹر صاحب کی ملاقات سلطان روم کی ملازمت سے زیادہ دشوار - طوعاً و کرہاً - ادہر درخواست لکھوا کے دی ادہر بنجرہ شاہ آمر کے میدان کی راہ لی - بنگلے پر پہونچے - بڑی دیر تک ادہر ادہر کے تاؤ کہائے خوف کے مارے اندر قدم کون رکہے اسمین ایک ڈوریا نکلا پگڑی دیکھکے سمجھے کوئی خانساماں سردار ہے جہک کے بندگی صاحب کہان تشریف رکھتے ہین ہم ملین گے اوسنے جواب بہی نہ دیا اور لمبے لمبے ڈگ رکہتا ہوا چلا گیا - اور ایک مالی آیا مہراج آپ کو معلوم ہے صاحب بہادر کہان ہین او نباب (نواب) صاحب بہیتر آؤ ھمبوا حاجری پر ہین بندگی آپ کی مہربانی عنایت مین وہان آؤن کوئی خفا تو نہوگا نہین اہا کون کہبکی کیر بات ہے - رقبے کے اندر قدم رکہنا تھا کہ آٹھ نو کتے جہپٹ پڑے نہتے کچھ پاس نہین خالی منہ سے دوت دوت کرتے ہوئے پچہلے پاؤن ہٹے وہ تو کہیئے قضا نہ تہی بروار یاسچے اور انگرکھے کے دامن پر خیر گذری نُچ بچا گیا وہ بہی باغبان کی پامردی اور کوشش بلیغ سے نہین تو بنیہ منگڑی نہیں تہی اسمین منشی جی یعنے خاص محرر بیرسٹر صاحب بہادر ٹیڑہا منڈاسہ لمبی عبا پہنے نظرائی دیئے مالی نے کہا لیو صاحب منسی جی آئے گئے اب جون چاہو تون بتلائے لیو - اوہا منشی صاحب بہادر تسلیم مین تو بڑی دیر سے آپ انتظار مین تہا - آپ کی نوازش توجہات مین بہی قدمبوسی کو آپہونچا - فرمائیے فرمائیے کوئی مقدمہ ہے دیوانی ہے یا فوجداری - ہمارے صاحب دونون کام خوب دیتے ہین - جی نہین خدا نہ کرے فوجداری تو نہین ہان ایک دیوانی کا جہگڑا ہے اچھا کاغذ دکھائیے منتانہ طے کیجئیے جیتنا تو بائین ہاتھ کا کہیل ہے - خوب سہلا ہلا کے کاغذات دیکھئیے - ہون اب فرمائیے کیا دیجئیے گا -
صاحب بہادر پانسو روپیہ پیشی سے کم کا مقدمہ لیتے ہی نہین الّا میرا آپ کا قدامت سے ایک واسطہ مجہی تو اسمین اپنی ذات خاص کی ہی کوشش بڑی کرنی ہوگی مین دو سو روپیہ پیشی پر ہاتھ پاؤن باندھکے راضی رضامند کرادونگا بجا ارشاد ہوا دس پانچ پیشیون مین مطالبے بھر کی رقم تو انہین کے نذر ہوجایگی - جناب والا مین تمام زندگی آپ کا احسان نہ بہولونگا اگر آپنے انہین سو روپیہ روز پر رضامند کردیا - گویا مجہے مول لے لیا - آپ نے بہی غضب کیا سو روپیہ پر بیرسٹر تو کیا کوئی گہس کہدا ملجائے تو ملجائے - یہ آپ کے واسطے ہے نہین صاحب بہادر تو چار سو ننانوے روپیہ پونے سولہ آنے پر بہی نہین تشریف لیجاتے جب تک پورا نہجہ نہو -
ادہر جہان ستیا ناس وہان ساڑہے ستیا ناس ایکدن کا تو کام ہے نہین دیکھکے حاکم فوری ڈگری دیگا - یہ تو ایک قوم ایک ذات ایک جگہ کے باشندے کچھ عجب نہین کہ رشتہ ناتا بہی ہو - بہت بہتر مجہے آپ کا کہنا منظور ہے وہی سو روپیے دونگا - وہ دن گا لینے دینے کا کوئی اور وقت ہوگا - اب صاحب گئیے اور پندرہ روپیہ میرے معمولی مجہے دیجئیے بعد فتح یابی مقدمہ شکرانا ضرور دینا ہوگا - اسمین توفیق ہم مین نہین کرتے اچہا تو نصف پہلے نصف بعد - آپ شاید ناواقف بہت ہین بندہ نواز جب آج سے روپیہ دیجائیگا تو کہین شاید تاریخ خالی رکھکے جاتا ہو نہین نہین کی بات - ہا صاحب روپیہ دیجانے پر بہی شاید - بہت خوب روپیہ گن کے حوالے کیا - منشی جی نے بڑے احسانات سے نگاہ روبرو بیرسٹر صاحب بہادر کا سامنا کرایا - آداب بجالاتا ہون - سلام سلام ہم بڑی خوشی سے آپ کی پیشی پر آئیگا - رکمست (رخصت) وہان سے چلے اب نقلنویس صاحب کی نوکری شروع ہوئی - معہ مبالغہ پورے پچیس ہزار پہیرے کیئے ہر روز کل آئیگا - بڑی کل کل کے بعد ایکدن خدا سے ڈر کے فرما دیا - ایک دولاکھ فولیو تو داخل کیجئیے گویا عید ہوگئی فولیو بہی داخل کیئے اب پہر وہی دو وقتہ کی نوکری - کئی سو برس کے بعد کہدیا کہ لیجئیے پرسون آپ کو نقلین ملجائینگی مٹھائی لیتے ہوئے آئیے گا - اسمین پیشی کا دن آیا - اب کچھ نہ پوچھیئے - اگر قیامت کا آنا برحق ہے تو بس اتنا ہی انتشار اوسدن بہی ہوگا - الٰہی توبہ الٰہی توبہ ایکدن پہلے ختم پڑھوایا تعویذ لکہوائے صبح کو دعائین پڑہتے تسبیح ہاتھ مین لیئے سات آٹھ بجے سے موجود - دل کا مالک اللہ منہ پر ہوائیان اڑ رہین کلیجے مین پنکھی لگی ہوئی اسمین نو بجے سے آمد شروع ہوئی - ابتو پیٹ گڑگڑاتا ہے دیکھئیے کیا ہوگا - چلے پاؤن کی بلی کی طرح کبہی وکیل صاحب کے پاس کبہی گواہون کی تواضع تعظیم آپ نے حقہ پیا آپ نے پان کہایا - مین تو پیاسا بہت ہون جلدی برف لاؤ آپ کو پانی بہر کچہری کے کمرے مین اب کونسا لسبٹر بیٹھ رہے - آیا ایک ... آیا ... کیون

جناب کیا آج ہی مقدمہ ختم ہو جاسکتا ہے حکم تو تھوڑی سنا دین بہت تیری نادانی کی دم تک مقدمات ہوا کی کام وٹور اکپھلا پنے صفت کا سامنا کوئی ہوتا ہے کوئی بنا اسے کوئی تھمنے لگاتا ہے - اسمین خیال آیا کہ اسے پیرسٹ صاحب تو آتے نہین بس جان نکل گئی ایک آدمی کو منت خوشامد کرکے آبرو تمت کا کرایہ ایک اودھ ہر دو ٹیڑ ہا دہ فضل خدا سے قدیمی کو ہیں ایک چند ہی کی جلدی کرکے روانہ ہوئے تھوڑی دیر مین وہی شل ہوئی - ہوئے گئے مرے کی خبر ایک ٹپ آئے - وہ تو ابھی سب سامنے سیدتا پورسوار ہو گئے - کیا کہا - سوار ہو گئے اور اپنا کچھ نہین مین کبھی تک بڑھتا چلا گیا لیکن ذرا فاصلے سے تمہارے ٹرنے پاس جانے کی جرأت نہوئی [illegible] موقت [illegible] سے ہوئے رکھنے جو مرضی خدا کی دیکھئے [illegible] مسلمان تو اچھے اچھے ہین اسمین منادی ہونے لگی کہ [illegible] کچہری تے حاضر ہے قلی ہو [illegible] وکیل صاحب کی طرف دوڑے حضور پکار ہوگئی اچھا آپ چلئے کہہ دیجئے کہ ہمارے وکیل جی مین مین آتے ہین مین اکیلا جاؤن اگر کچھ پوچھا گچھی ہوئی تو کیا ہوگا اجی چلیے تو سہی دیر نہ کیجئے اسمین دوسری تیسری آواز آئی - حاضر ہین حاضر ہین - بسم اللہ سلام کرکے کٹہرے کے اندر آپ کا کیا نام . . . . آپ کی پیشی اب لوندر کے جینے گیا میسوین تاریخ [illegible] کے دن ہوگی - چلیے سارا خرچہ البانہ طلبانہ کیا ہون شاہدون کی گرداوری مقدمانہ احمقانہ کا وخورد جیسے کے تیسے اپنا سامنہ لیے لٹے چپ چاپ آتے ہین فقط چیپا اے کہانے کا اخیر فقرہ برزبان ہے - آئی مین تیج سلامت آئی - اور نہین معلوم کی کیا آئی مین صحیح سلامت آئی باقی اب دوسری نہین ہے ؎

راقم
ستنیث

اگر مین باغبان ہوتا تو گلشن کو لٹا دیتا

اگر طاقت مجھے دنیا مین کچھ بھی کبریا دیتا | بدلتا وقت کو دم مین زمانہ کو پھرا دیتا
اگر ہر جنبا مین انگریزی کو [illegible] نہین بتاتا | مثال فارسی اردو کو بھی دل سے بھلا دیتا
زبانون مین نہ ہوتی روشنی تو اگر پیدا | تو اونکا آتش غیظ و غضب سے منہ جلا دیتا
نہ رکھتا نام بھی اسلام کا دنیا مین پھر باقی | رواج و رسم سابق خلق سے بالکل اٹھا دیتا
نہ ہو علمی لیاقت عقل ہی کو دور ہو جاتا | جہان مین چھوٹی سی امت کو مین پیغمبر بنا دیتا
بھٹکتا کوئی دین مین کوئی وعظ و نصیحت ہے | سبھی ڈہہرے پہ آجاتی جو اک لکچر سنا دیتا
بتاتا سبکو مین کاشانہ ہی ہے لطف کھانے کا | قلم کر والتا جو ہاتھ یا انگلی لگا دیتا
سوا گڈ مارننگ کے گر کبھی ذکر سلام آتا | مزا اس بدکلامی کا زبان کو بھی چکھا دیتا
کبھی نمرو یک بھی آنے نہ دیتا مین نماز یکو | خیال کنہ کی صورت سے اوس دکھو بھگا دیتا

جہان مین کوئی اسے اطہر اگر لکنا میر آشنا
تو اپنے دوستون کو خواب غفلت سے جگا دیتا

راقم
شاعر

(بقیہ) نئی روشنی کی اخلاق جمالی

(نمبر ۴)

تتمہ اودھ پنچ مطبوعہ ۲۶ - جون سنہ ۱۹۰۸ء

حضرت پنچ - معاف کیجیے کا خادم نے اس عرصہ مین بہت غفلت کی اول تو آپ جانتے ہین بھری برسات کا زمانہ ہے اوسپر طرہ یہ کہ بندہ تنہا مجرد آدمی نہین مکان کے گھر بار کی ہزار فکرین بیسیون بکھیڑے ایک جان حزین پر ایکدم سے عدیم الفرصتی نے ریلا بولا تو بندہ گھبرا گیا آپ کے کام کا بھی خیال نہ رہا آج جو ذرا پانی تھما ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے خوشگوار جھونکونے طبیعت کو شگفتگی ہوئی باقی آیندہ کا خیال آیا - اس کار خیر کی طرف جی لگا ! لیجیے یہ چوتھا نمبر حاضر ہے - آج کا سبجکٹ ضرورت سے زیادہ مفید ہے -

صفت بخل

سبحان اللہ وبحمدہ کہنے کو تو ذرا سی بات ہے مگر فائدہ کوٹ کوٹ کے بھرا ہے - جسنے اس صفت مین ملکہ بہم پہونچایا کبھی اوسکا ہاتھ سکہ علیہ السلام سے خالی نہ دیکھا حقیقت مین اکسیر کا نسخہ کیمیا کی بوٹی ہے - اگلے بزرگ لوگ تو بڑی بڑی مذمت بیان کر گئے ہین مگر توبہ کیجیے خدا اون حضرات کی باتون سے بچائے اونھین کی یہ کرامت ہے کہ آپ ہندوستانیون کو عموماً اور مسلمان بھائیون کو خصوصاً اسقدر تنگدست پریشان حال دیکھتے ہین وہ تو کہیے ہمارے ملک کے بنیا پرشادی حماقت والون نے بنظر پیش بینی اس گر کو بہت اچھی طرح یاد کیا ہے جس سے ملک مین روپیہ کی کھنک بھی کبھی کبھی سنائی دیتی ہے ورنہ اس سخاوت کی بدولت سکہ علیہ السلام کی زیارت کو ترس جاتے - اب ملاحظہ کیجیے کہ ملک بھر مین سوا اون جماعت کے اونکے پاس روپیہ رہگیا ہے - اور آخر اونکے پاس کیمیا تو ہے نہین بس یہی صفت اونمین بدرجہ غایت جگہ پائے ہوئے ہے عادت سے طبیعت ثانیہ ہوگئی ہے اور اسیوجہ سے کبھی روپیہ کا توڑا نہین ہوتا ہمیشہ اطمینان سے "لاکھ پر دیا جلاتے" اونکو عیش مناتے رات کو پانون پھیلا کے سوتے ہین - ہماری مسلمان بھائیون مین یہی تو شامت ہے کہ بنئی چال پسند نہین نام رکھتے ہین - سخاوت و دریا دلی پر مرتے ہین جبھی تو دربدر افلاس کے ہاتھون ٹھوکرین کھاتے ہین اس زمانہ مین

دوڑیو اے انٹی والے بہائیو ؛ بل رہا جاتا ہے رنجک چاٹ کر

(پ)

تو جس شخص نے اصول بخل پر عملدرآمد کیا اعلے درجہ کا فلاسفر بڑا ہی عقلمند سمجہا گیا۔ دنیا مین چار پیسون کی عزت ہے اگر آپ نے سخاوت پر کمر کسی دو دن مین جائداد تسلفہ کر دی محتاجونکو (جنکی نسبت اکثر غلط فہمی ہوا کرتی ہے) تقسیم کر کے فراغت حاصل کی چلیئے مشہیا کے سب گئے مونگ مانگتے پہرتے ہین لنگوٹی بندہ گئی عزت آبرو بہی روپیہ پیسہ کے ساتہون ساتہ چل بسی اس صفت سے بغیر روپیہ کا ہاتہ مین تہمنا محال ہے اور جب روپیہ ہی نہ رہیگا تو عزت کب رہسکتی۔ بخل کے باتہون آدمی دنیا مین عزت و وقار حاصل کرسکتا ہے۔ بخل ہی کی بدولت سوسائٹی مین انسان وقعت پیدا کرسکتا ہے اور پہر ملاحظہ کیجیئے تو اسمین کسیطرح نقصان نہین ذرا گہاٹا نہین بلکہ جہانتک خیال کیجیئے ہر طرح فائدہ ہی فائدہ ہے کہ جقدر روپیہ اقتدمیان نے دیا سب اپنے اختیار مین ہر وقت موجود دلکو اطمینان قلب کو تسلی ہے علاوہ اسکے کسیطرح کل حساب کا جہگڑا جہنجہٹ نہین آنہ پائی سے سب حساب صاف روپیہ دم نقد موجود ضرورت بہر کا جو کچہہ جتنا خرچ ہوا اوسکا بعد ہسکا حساب کیا مشکل۔ مشہور ہے ایک جلسہ مین ایک سخی صاحب حاتم کی قبر پر لات مارنیوالے اپنی دریا دلی سخاوت کا ذکر بڑی شدومد سے کر رہے تہے شیخیان بگہارتے ڈینگ مارتے تہے دون کی لے رہے تہے یون دیا اسطرح دیا ایسی بخشش کی اسقدر سخاوت کی جسے دیا اوسے مالامال کر دیا سو کی جگہ ہزار ہزار کی جگہ لاکہ دیئے کچہہ گنتی ہے نہ حساب اور اسی کے ساتہہ کچہہ بخیلون کی ہجو بہی ہو رہی تہی کہ وہ کیا دینگے پیسہ نکالتے اونکا جی نکلتا ہے ایک بخیل بہی جلسہ مین بیٹہے تہے سن سنکر دہل گیا منہ آگے بولے کہ جناب بڑا التعجب ہے باوجود صاحب عقل و فراست ہونیکے آپ نے آجتک سخاوت و بخل کو نہ سمجہا کہ افضل کون ہے۔
میان سخی صاحب پیچ تاؤ کہا کے بولے درست ہے اجی حضرت سخی کا بول بالا دینیوالے کی دور بلا۔ آپ شاید بخل کو اچہا سمجہتے ہین اس غلط فہمی مین مبتلا ہین بہلا مین بہی تو سنون آپ نے بخل مین کیا منافع سوچے ہین۔
بخیل نے کہا قبلہ سنیئے یہ دولت روپیہ پیسہ امانت ایزدی ہے اسکا اصراف ناروا ہے خدا نے یہ کبہی نہین کہا ہے کہ آپ کو دولت دیجاے اور آپ دوسرون کے سنگ لگا دیجیئے۔ مین پوچہتا ہون جسوقت خدا سے برتر آپ سے حساب پوچہیگا کہ اتنا روپیہ مینے تجہکو دیا تو نے کیا کیا اوسوقت آپ حساب نہ بتلا سکینگے ایک دو رقم ہون تو یاد ہون ضرور بارگاہ ایزدی سے عتاب ہوگا اور جسوقت بخیل سے حساب فہمی ہوگی وہ ایک دم سے توڑے کے توڑے گنا دیگا کہ "اتنا روپیہ آپ نے دیا اتنا میرے نوتنے خرچ ہوا باقی یہ موجود ہے[1] بہت احتیاط سے خون جگر کہا کے مینے جمع کیا ہے ذرا آپ بہی احتیاط سے رکہیئے کا صرف نہ کر ڈالیئے گا۔ اوسپر یقیناً مستحق انعام و خلعت سمجہا جائیگا۔ اب فرمایئے کون بالا رہا کسکو ذلت ہوئی۔ بس یار و میری صلاح مانو تو اس سخاوت سے باز آؤ بخل سے کام لو۔ ابہی ہندوستان کا افلاس دور ہوا جاتا ہے۔ دیکہو اسی سخاوت کا نتیجہ ہوا کہ ہندوستان ہمیشہ غیر ملک والونکے ہاتہون لٹتا رہا جو صاحب زر خطیر بہر لیگئے آجتک تمام اقوام دنیا کی رال ٹپکتی ہے ہر ایک صاحب دانت پیس رہے ہین کہ یہ دودہاری گائے ہمارے قبضہ مین کیون نہوئی اگر آج کو اسنے اصول بخل پر عمل کیا ہوتا کسیکو خبر بہی نہوتی کہ اسکے پاس روپیہ ہے بہی کہ نہین۔

(باقی آئندہ)

راقم
فلاسفر

مزیدار عیدی

ملک الشعرا جناب منشی اودہ پنچ خانصاحب۔ تسلیمات کا گلدستہ پیشکش کرتا ہون مجہکو اسوقت آپ سے ایک ضروری بہت ضروری۔ بلکہ اشد ضروری بات کہنی ہے۔ وہ یہ ہے کہ چونکہ "مین بہی شاعر ہون" اسلیئے غالباً آپ مجہکو اچہی طرح جانتے ہونگے۔ واقعی ما بدولت نے ایک مرتبہ آپ کو گہانس کہاتے ہوئے دیکہا تہا۔ آہا خوب یاد لایا۔ کیا کہون۔ اوسوقت ایک ضروری کام مین مصروف تہا ورنہ آپ سے بغیر ملاقات کیئے نہ رہتا۔ خیر تو مطلب یہ ہے کہ مین بہی شاعر ہون۔ بے شک شاعر ہون۔ اور ضرور شاعر ہون۔ مین نے اس بلا کی طبیعت اور اس آفت کا دماغ پایا ہے کہ سال بہر مین کئی شعر بنا ڈالتا ہون جو دوسرا اگر کہے تو خون تہوکنے لگے۔ اچہا تو اسکا کوئی ثبوت کہ آپ شاعر ہین۔
جناب ثبوت یہی ہے کہ مین انگرکہا۔ پائجامہ اور کرتہ پہنتا ہون۔ کہانا کہاتا ہون۔ پانی پیتا ہون۔ حقہ کے پاس نہین جاتا۔ ہان ہان اگر مفت کا ملجاتا ہے تو اسقدر کہاتا ہون کہ منہ ولایتی بیگن۔ یا بندر کے چوتڑ سے بہی زیادہ لال ہو جاتا ہے۔ پہر ہزار بات کی ایک بات یہ ہے کہ بلحاظ الجنس یمیل الے الجنس۔ شاعرون کے کلام دیکہا کرتا ہون جسکی وجہ سے مین خود کو بڑا ہی لائق اور عالم و فاضل خیال کرتا ہون۔
بس بس زیادہ تکلیف نہ کیجیئے۔ اسیقدر الفاظ معقول۔ ثبوت مین بہت ہین۔ اب جناب اپنا کلام جماقت۔ ناتو بہ فصاحت التزام سنائیے طبیعت کو بے چینی ہے۔ حضرت کلام ولام تو مجہے اسوقت یاد نہین اسلیئے کہ مین ضرورت کے وقت شعر بنایا کرتا ہون۔ اور وقت ضرورت ہی سناتا بہی ہون۔ چنانچہ جب کوئی موقع ہوگا تو سناؤنگا۔

[1] بلکہ سود اسقدر بڑہایا۔ اڈیٹر۔

مگر سر دست ایک پھڑکتی ہوئی عیدی عرض کرتا ہون - ذرا بغور ملاحظہ کیجیے گا - قافیہ تنگ کر ڈالا ہے ؎

بہار عید عالم مین ہے آئی
کھلا ہے پھول شادی کا جہان مین
مبارک مومن ہے یا رو شاہ و فرمان
دوگانہ کی خوشی ہے ہر مکان مین

سبحان اللہ سبحان اللہ خوب اور بہت خوب - اور تو اور ہے مگر واللہ مصرع سوم مین لفظ یارو نے عیدی بھر مین جان ڈالدی - اہا - جی چاہتا ہے کہ آپ کو حکم دیدون - لفظ یارو کے صلہ مین انکو خوب مارو -

آداب عرض ہے تسلیم تسلیم یہ سب آپکی عنایت ہے نوازش ہے - ورنہ مین اس قابل کہان کہ من آنم کہ من دانم - قبلہ یہ آپ کا انکسار ہے ورنہ واقعی آپ کی طبیعت مین بلا کی لوکھلاہٹ ہے تو بہ چلبلاہٹ ہے - خصوصاً سچ تو یہ ہے کہ آپ نے بندہ کی بڑی قدر دانی فرمائی - جی چاہتا ہے کہ ایک شب براتی بھی سنا دون جو مسلمان لڑکون کے لیے بنائی تھی - ہان ہان ضرور ضرور ع

کان ہین مشتاق کچھ فرمایے

اچھا سنیے - مگر داد دیجیے گا کہ اسمین نثر و نظم دونون کا لطف دکھایا ہے ؎

شب برات ہے شب عبادت کی
مومنون کرلو قدر طاعت کی
ہے یہی رات رزق کی تفریق
سب ہے تکالیف و غم و رنج و راحت کی

آوہو ہو ہو - کیا خوب - کیا خوب - ذرا پھر فرمایئے گا - واللہ آمین تو آپ نے قلابا قلابان تک توڑ ڈالا ہے - پھر یہ کتنی بڑی خوبی ہے کہ رونے والے کو بھی ہنسا ہنسا تے ہو لیکن کیوں تھا شب برات کی چھچھوندر بنا دیے - خدا جانے تیسرے مصرع کی دم سے ایک بندہ کیطرح آپ نے خوب ہی جڑا ہے - مرحبا - نفرین اسپر تو ہزار آفرین -

حضرت ہم مان گئے - آپ ضرور شاعر ہین - مگر قصور معاف - ساون کا مہینہ ہے اگر ایک دفعہ اودھر ہی ہی تناول فرما لیجیے تو یہی سہی دم کی اسر بھی نکل جائے ؎

الراقم
شاعر غرا
بقلم شوخ ظریف

لوگون نے گا جین نہین ہتین

ہمارے شہر کے دو شاعران غرا جو ابتک زلف و گیسوئے پیچ و خم مین اولجھے ہوئے نازک خیالیون مین موشگافیان کر رہے تھے آجکل کچھ اصطلاح مور د عتاب حکام تعالی ہورہے ہین کہ بیچارے سب گھبراہٹ مین ساری شاعری بھول گئے پھر آپ جانئے گھبراہٹ مین جو فعل آدمی سے سرزد ہو لتعجب ہے - چنانچہ حضرات لگے سب ردیف و قافیہ بھلا اوڑا نے اور بجائے اشعار مرثیہ گوئی کے بوجب پولیٹیکل حالات مین بین کرنے مگر چونکہ یہ نوحہ خوانی اور یہ بین و فریاد کچھ انہی کانگریس والون ہی کے حصہ مین آئی ہے آپ بھی اوسی گروہ مین جا ملے اور خلق اللہ کو مطلع کرتے ہین کہ اونکے احباب اور جن حضرات کو یہ خیال تھا کہ وہ کانگریسی ہو گئے ہین وہ محض غلط سمجھے ہوئے تھے کیونکہ وہ بڑے پکے مخالف کانگریس ہین اور وہ عنقریب ایک جلسہ کرکے اپنے مرحوم وہابی نوحہ یا تقریر یا مرثیہ سے (جو یقیناً نو لکشور پریس سے چھپے سے تب پیش کئے جائینگے) ثابت کردینگے کہ وہ کیسے مخالف کانگریس ہین خدا آپکو مبارک کرے ہماری تو یہی دعا ہے کہ آپ سے اسکے صلہ مین ڈپٹی کمشنر صاحب صاف ہو جائین اور جج کی کرسی سے آپ کو نہ ہٹائین باقی رہا آپ کی رائے کا اثر واللہ کچھ نہ پوچھیے کانگریس والون کے تو بلا شک دل دہل گئے بڑی زک کانگریس پارٹی کو دی یا اللہ تو ہی بیڑا پار کرنا یہ مخالفت بہت بری ہوئی اسنے تو چھکے چھوڑ دیئے ایسے نازک خیال ایسے مضمون آفرین حضرات تک مخالف کانگریس ہو گئے چلیے صاحب اب کانگریس دم توڑ رہی ہے آج سے بھیا مین بھی مخالف کانگریس ہوا جاتا ہون - ہو نہو کچھ دال مین کالا ضرور ہے آخر یہ لوگ بھی سمجھدار آدمی ہین تخلص کی جانب سے کوئی حکمت ضرور سوچی ہوگی کوئی بات تو سمجھ لی ہوگی جب تو مخالف ہو گئے لے یار و میرا اسلام ہے مین بھی مخالف کانگریس ہو گیا -

پنچ صاحب معاف کیجیے گا آج سے رخصت ذرا مہربانی کرکے اس اشتہار کو شائع کر دیجیے گا -

آخر مین ہم اون حضرات سے دست بستہ عرض کرتے ہین کہ حکام آپ کی طرح نادان نہین جو آپ کے جھانسون مین آجائین آپ کی رائے کا وزن ہی کیا ہے پس آپ دونون طرف سے گئے نہ ملک مین کوئی رسوخ ہوا نہ حکام کی نظرون مین وقار پیدا ہوا - سزا یہی ہے -

راقم
ہمت یاران طریقت بعد ازین تدبیر ما

بکرے کی مان کب تک خیر منائیگی

ارے توبہ - ادھر عید کو گئے دیر نہین ادھر بقر عید سر پر - نماز مین تو کچھ

خرچ نہین ہوتا۔ یہانتک خیر ہے۔ رہی قربانی۔ سو ہم خود قربانی کا بکرا بنے ہین

سر پہ ہر سال ٹکس چڑھ چڑھ کے
کہہ رہا ہے چھری تلے دم لو

ارمان شاید تم لکھنؤ مین نہین رہتے اور رہتے بھی ہو تو نماز نہین پڑھتے اور پڑھتے بھی ہو تو عیدگاہ نہین جاتے۔

یہ کیون؟

اسلیئے کہ تم کہتے ہو کہ نماز مین کچھ خرچ نہین ہوتا۔ وضو مین پانی خرچ ہوتا ہے اور رکوع و سجود مین بدن کی طاقت۔ خیر اسے جانے دیجیئے۔ عیدگاہ مین کوئی تو کپڑے کی زیارت کرا کے دامن پھیلاتا ہے اور کوئی مٹھ سیئے سامنے آ کے تو یہ کہیئے۔ نماز پر بھی ٹکس قائم ہو گیا واہ میرے اللہ۔ ہم تو نیچری کو رو رہے تھے۔ دین مین بھی وہی قانون جاری! تو اب عیدگاہ بھی چھوٹی

ارمان یون چھوڑنے کی سند نہین۔ کام وہ جو حکمت سے ہو۔ نیچری بنجاؤ۔ آپ ہی سب چھوٹ جائے۔

لاحول ولا قوۃ سچ پوچھیئے تو سب کچھ چھوڑ دون مگر نیچری نہ بنون۔ وہان کوٹ پتلون کا خرچ کیا کم ہے۔ ابھی تو مداری درزی سہی۔ تب سبے حاجی نور بخش کی دوکان کے چکر لگانا چلے گا۔

تمھاری تو وہی مثل ٹھہری دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا" نہ مسلمان بنا چاہتے ہو نہ نیچری۔ آخر ہو کس پنتھ مین۔

پنتھ یہی جو ہے۔ مسلمان بننا نہ بننا اپنے اختیار مین کب تھا۔ وہ تو جناب حجام صاحب نے بنا ہی ڈالا۔ خیر ان باتون کو جانے دیجیئے۔ بقرعید کی کہیئے ہم تو آپ سے بکرے خریدنے کو کچھ ادھار مانگنے آئے تھے۔ ایک دو کا خرچ تو ہے نہین۔ خدا کے دیئے ساڑھے پندرہ بچے ہین۔

این! ٹھہریئے ٹھہریئے ساڑھے پندرہ کیسے؟ اور آپ ایسے ناعاقبت اندیش کیون ہوئے کہ اتنے بچے سو کے سے زائد بچے جنا ڈالیئے۔

آپ سمجھے نہین۔ ایک بچہ بی بی کے پیٹ مین ہے۔ اسکو گنتی مین نصف رکھا بچون کی دیکھیئے۔ چار جورو بھی تو ہین۔

تو یہ کہیئے ایک تھیٹریکل کمپنی کے ایکٹرون کا پورا سامان آپکے گھر ہی مین موجود ہے۔

ارے بھئی سچ تو یہ ہے کہ جوروون کے سوا قحط کی دو درجن لونڈیان بھی ہین مگر اب یہی روز کی گرانی ہے تو لونڈیان آزاد۔ جوروون کو طلاق۔ لونڈے عاق۔ ضرورت کے لیئے آدمی جورو رکھ لیجائیگی۔

یہ آدھی کیسی؟

شاید آپ کبھی حیدرآباد نہین گئے ہین۔ اجی دیکھ بھال کے ایک اچھی سی ماما رکھ لی سب کام بنتے پار سارے تو بہ۔ پھر وہی بقرعید کی ہول!

تو ہول کی ضرورت ہی کیا ہے۔ "بقرعید کے اصلی معنی یہ تاویل کو دخل دیجیئے۔ بقرعید یعنی "گائے بیل" ہم آپ گائے بیل نہین جنکی عید ہے۔

واہ استاد۔ کیا تاویل کی ہے۔ ایسی تو سرسید کو تفسیر مین نہ سوجھی ہو گی واللہ ہے۔ نیچری صدقے۔ ہم تو مرشد تھے تم ولی نکلے۔ خیر قربانی گئی تفلسی کے رستے۔ اب بڈھے سے نام لونگا۔ سردست" وہ" آرہے

وہ۔ واللہ۔ وہ۔ اجی وہی نا۔ جو بوتل مین لال لال ہوتی ہے۔ اجی بکرا ڈھونڈھتے تو موقوف اتنے کی نورو جی کی دوکان سے وہی نہ خریدے۔ یار تم اپنی بتاؤ۔

اس برسات مین انکار کرے تو دیوانہ۔

بس بس۔ یک نہ شد دو شد۔

ارے یار ساقی ذرا مے تو لانا
بہار آئی جس شے کی وہ شے تو لانا
مری جان ساقی یہ سو بار صدقے
مین کیا ساری دنیا کے میخوار صدقے
ہوا سنسنانے لگی دیکھ ساقی
ارے بدلی آنے لگی دیکھ ساقی
ٹپکتی ہے مے پر مری رال ظالم
یہ چھینٹے کہان کے اب ٹال ظالم
گرجتا ہے بادل برستا ہے پانی
ادھر گھٹا [illegible] پانی
یہ شاخین گلون کی یہ جوبن گلون کا
یہ گلشن کے [illegible] یہ جوبن گلون کا
یہ سبزہ یہ غنچون کے منہ چھوٹے ہو
یہ بھینی بھینی شجر ہو لے ہو
یہ نرگس کی آنکھین بہت پیاری پیاری
یہ سنبل کی زلفین بلا کی سنواری
یہ شبنم ہے گل پر کہ منہ پر پسینا
حباب اور پانی وہ جوبن یہ سینا
یہ دلچسپ کلیان یہ خوشرنگ بوٹے
یہ بلبلین کہ دل جنکے اپنے نہ چھوٹے
ہوا شاخ گل کو جو لچکا رہی ہے
کمر ہے کسی کی کہ بل کھا رہی ہے
روش پر جو سبزہ جما یا ہوا ہے
رخ صاف پر خط سا آیا ہوا ہے
جو موسم ابھارے تو مے پی ہی لیجے
مزے کی ہو جو شے وہ تو کر ہی لیجے
نہ ملا کی سنیئے نہ صوفی کی باتین
لب لطف سی ہون یہ دن اور یہ راتین
ادھر مے اوڑے اور ادھر ناچ گانا
کہان پر یہ جلسے کہان یہ زمانا
ادھر کوئی ناچے ادھر کوئی گائے
کوئی چھا گلین اپنی چھم چھم بجائے
ادھر آ ملے کوئی اٹھلانے والی
ادھر سے چلے کوئی بل کھانے والی

مبارک سلامت کا غل ہر طرف ہو
اودھ پنچ کی خیر دشمن تلف ہو

راقم
میان بقرعیدی +

اودھ پنچ۔ سبحان اللہ۔

غور سے پڑھیے (۱۸۹)

مضبوط - صحیح خوبصورت - اوپن فیس نکل سادہ لیفیہ کنجی کی ریلوے گوائیڈ گھڑی جسکے کو کہنے مین بہت دیر نہین لگتی - چھوٹے جسم کے جوف حرف بڑے مینا کاری کُل گھنٹے کے نشان سوئیان بہت اعلیٰ و سیاہ ہین - وہ وقت بتاتی ہوئی تاؤ دبلے ہوتے تیز سے اور بکس ایسا کہ گرد نہ جا سکے ایک شیشہ کمانی فالتو نہ بیمہ و پارسل ساڑھے سات روپیہ ٹوپلتی ہے اور اسکا ذمہ کیا جاتا ہے کہ نقل و حرکت یا ایسی نقصان سے بگڑ نہین سکتی آسانی سے درستی ممکن - صورت سے کم قیمتی نہین ہیدا اور لوگ انھین گھڑیان کو دونی قیمت پر بیچتے ہین مشتہر تو اشتہار دیا سے لکھتے ہین کہ ساڑھے سات روپیہ والی گھڑی جسکو دو برس ہوئے آپ سے خریدکیا اب تک صحیح وقت بتاتی ہے خاندیس سے سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ رفارم یون لکھتے ہین دو تمہاری سات روپیہ آٹھ آنہ والی گھڑی سازنے پندرہ روپیہ کو انکا جے مسٹر کلارک ہنٹ کنٹونمنٹ سے لکھتے ہین بعض لوگون نے اوسکی پندرہ روپیہ قیمت لگائی اور ساڑھے سات سنکر متعجب ہوئے

اسکے علاوہ کناڈا کی زنجیرین - لاکٹ پنسل - قمیص کے بوتام منصوعی ہیرے یاقوت کی انگوٹھیان فی دو روپیہ کے حساب سے ملتی ہین مسٹر ہے ایلیس مؤر لکھتے ہین دو ایک جرمن نے ہیرے کی انگوٹھی کی قیمت پچاس روپیہ اور یاقوت کی بیس روپیہ آنکی -

المشتہر

ویسٹرن انڈیا ٹریڈنگ کمپنی بمبئی

ضروری گزارش

عرصہ دراز سے راقم لکھنؤ مین ڈاکٹری کرتا ہے ۲۰ سال کے تجربے اور تلاش سے چند نسخے ایسے دستیاب ہوئے ہین جنکی نسبت حتمی و عمدہ مفید ہونے کا کیا جاتا ہے - اگر امراض ذیل مین سے کسی صاحب کو کسی مرض کا علاج کرانا ہو راقم سے خط کتابت فرمائین بندہ مریض کے پاس جاکر بھی علاج کرسکتا ہے صرف مصارف آمد و رفت و قیام یومیہ دینا ہونگے اور بعد صحت جو طے پائیگے وہ ادا کرنا ہوگا اور جو صاحب یہان آکر علاج کرینگے اونسے تا صحت کچھ نہ لیا جائیگا - اور اوس وقت تک کل دوا کی قیمت بھی نہ لیجائیگی جبتک مریض کو فائدہ محسوس نہ ہوگا - اگر کوئی صاحب دوا باہر سے منگوائینگے اور بذریعۂ خط کتابت علاج چاہینگے تو اوسی قدر دوا سے بقیمت بھیجی جائیگی جسقدر فائدہ کرنا شروع کریگی - قیمت وغیرہ بذریعۂ خط کتابت طے ہونا چاہیے -

تفصیل امراض

صرع - تپ کہنہ - ضعف معدہ - سوزاک - آتشک - جذام - برص بواسیر - اور عام سستی

المشتہر

ڈاکٹر یوسف خان امین آباد

احاطہ لال خان لکھنؤ

اشتہار

کتب مطبوعۂ ایران و مصر و بیروت عربی و فارسی و کتب قلمی اور بمبئی محلہ امیر کاری نمبر ۲۹ جناب آقا میرزا محمد صاحب شیرازی ملک الکتاب برائے فروخت موجود است و سوائے آن کتاب منتخبات محمدی در صنائع جدیدہ و کتاب تذکرۃ الخواتین در شرح حال معاریف نسوان عالم از عرب و روم و عجم از صدر اسلام تا کنون مشتملہ اشعار عربی و فارسی و ہندی و عجائبات کہ از آنہا روایت متعددہ کتاب خلائق المعانی و تاریخ چنگیز و روضۃ الادب فی طبقات شعراے عرب و کتاب جمہرۃ العرب و شرح فصوص الحکم از ملا جامی و دیوان ابن عربی و کشف الاسرار و تاریخ انگلیند مع نقشہا و کتاب نقشہا میران در علم قوت جاذبہ و کتاب شاہنشاہ نامہ تصنیف فتح علیخان صباح و وقائع جنگ وایران و روس و تاریخ برور مطبع شدہ ہرکس طلب باشد طلب وارد ۰۰

انگریزی دان کی ضرورت

ایک انگریزی دان کی ضرورت ہے جو معمولی فارسی بھی جانتا ہو اور کم سے کم ال اے فیل ہو تنخواہ کا فیصلہ بذریعۂ خط کتابت طے ہوسکتا ہے +

المشتہر

محمد واجد حسین تعلقدار گدیا

ڈپٹی کلکٹر اسے بریلی

مضامین غیبیہ

ہوگیا زندگی سے جی بیزار
وقنا ربنا عذاب النار

توبہ سو بہ تلا بلا دوہائی تہائی پوتہائی - واویلا - فریاد - الغیاث وغیرہ وغیرہ - باینہمہ کان پکڑکے اوٹھا بیٹھی معہ ملاحظہ نظر ثانی پھر توبہ کرکے بندہ اس گند سے عذر کارہے - کیا کہیئے اور کیا نہ کہیئے - آجتک معہ مبالغہ کوئی پونے پانچ کرور برس ہوئے کہ اس عذاب النار کا مطلب سمجھکے بیچا پیچ مین نہین آتا - بعضے عذاب النار کے یہی معنے بھاڑ چولہے کی آگ کہتے ہین - بہتیرے ملّا قل اعوذیئے نار دوزخ جو ہمارے مغز مولانا مغربی کے بقول یونہین بسا ایک دو ہٹر بنکا ڈراوے دہمکا دیے گا آکے - مان بیٹھی ہین - اکثر پلیو مرتھکے پیٹ کی آگ یعنے بھوک پیاس کا عذاب سمجھے ہوئے ہین - بعضے سپاہی پیشہ اٹلنے مرنے مورچہ میدان داری کے آدمی بندوق کی نی سے تعبیر کرتے ہین - غرضکہ اپنے اپنے خیالی پلاؤ کون ایسا ہے کہ نہین پکاتا خاص مطلب سچی بات وہی ہے جو ایک برگزیدہ سن رسیدہ گرم و سرد چشیدہ پہنچے ہوئے اللہ والے بزرگ نے مرتے وقت چپکے سے کہی تہی کہ بھیا نار سے مراد عورت یہی عذاب وہ ہے کہ جس سے پناہ مانگنی چاہیئے بلکہ پناہ بہی مانگے نہین ملتی - غرض یہ کہ چھٹکارا ہی نہین بھاگے سے بہی جان نہین بچ سکتی اب ضرور ہوا کہ مین تہوڑا تہوڑا سا ذکر بہی کر دون پورا مرغ اوتار مین تو شاید کم سے کم کوئی سوا لاکہ جزو کے کتاب تیار ہو ہان دو ایک جلے بیتے نشان کے طور پر وہ بہی لب لباب کہہ دونگا - ہان لیے اب پڑہیے -

کیا (وقنا ربنا عذاب النار) آنحضرت پہلی قسم بڑھیا معاملہ چندہ جورو عاشقی معشوقی کا درجہ - بیوی شمع پر جیسے پروانہ - میان جیسے چاند کے گرد چکور انتہا مینگ بڑہے ہوئے تھکے اخلاص میل جول ساری دنیا داری کی باتین اسکے ساتھ دنیا دی سب کام بند میان بے مصرف محض - گھر مین حوالات کا مزا مجال کیا دالان کے باہر قدم نکالین دوست آشنا حق ملاقاتی سب کو استعفا - نوکری چاکری کا تو ذکر ہی کیا بلا تشبیہ کفر کے کلمے سے بہی زیادہ بیوپار تجارت گھر کی چار دیواری مین تو ممکن نہین بے دست غیب یا کیمیا بنانے کے کام کیونکر چلے کہانین کیسے گھر سے اوقات بسری کیونکر ہو لاکہ امیر سہی بیٹھے بیٹھے تو کنوئین خالی ہو جاتے ہین خرچ ان بر جون کو آئے تو کہان سے آئے - گھر سے باہر جانا سفر کرنا بغیر سارا انجر لادکے کل اثاثہ ساتھ لیئے ممکن نہین - پھر کچھ بجے جھنگا پوٹی ماما اصیل دائی کھلائی آئے نگے ملا کے تین چار کوڑی آدمی اور ایک دوسرے سے ایسا متعلق جیسے چہرے سے ناک معاملہ دولی رات ہوگئی انشاء اللہ

ہونے والی کی آنکھون مین خاک روز بروز ترقی ہے - روزمرہ مین بہاڑ کی کیفیت جو پایا جہان سے جو کچھ بلا جھونک دیا آخر تا بکجا - مجبوری کو ہاتھ پانو ہلانا چاہا - گھر سے باہر قدم نکالنا تھا کہ آفت آگئی - بس ہو چکا خوب دیکہا اب وہ ہماری بات کہان صورت سے نفرت ہے - رسیان تڑاتے ہین - اے صاحب وہ نہین کہتے کہ چار دن کی چاندنی پہر اندھیرا پاکھ - کون کسکا ہوا ہے ایکسی بات ذرا مشکل ہے - ایکی ہی کیفیت یہی یہی نگاہ تہی - اے مشکلکشا کی قسم وہ آنکہ ہی نہین - گھڑی بہر کو گھر مین آتے ہین تو رسیان تڑاتے ہین کنده سے تولا کرتے ہین - یہی معلوم ہوتا ہے کہ کیونکر باہر اوڑ جاؤن کب نظر بچے کہ ہوا ہون تو یہ ہے جیسے کوئی گوڑی کبوتری اپنی - جب دیکھو کبوتر اوسکے گرد پہرتا ہے چونچ سے کہینچا جاتا ہے جو ہن دیکھتا ہے - اور تو اور اپنے پیٹ کا دانہ اوسکے منہ مین اوگل آپ بیچارا بھوکا رہتا ہے پر ایک پیار اخلاص ہی نہین - بچے پالے - تنکے چونچ مین اوٹھا لاکے ڈربے مین گھر بنائے انڈے سیا - بچون کو بہرانے کبوتری ذرا باہر نکلی اور دل غون غون - یہ اپنی زبان مین بلاتا ہے زبان تو ہے نہین کہ کہے مطلب یہ کہ تو کیون تکلیف کرتی ہے یہین چین سے بیٹھی رہ - اور مزا یہ کہ وہ قطامہ ادہر رخ نہین کرتی بھاگتی ہے دس دفعہ کی خوشامد در آمد مین ایکدفعہ شاید یہ بہی چونچ سے چونچ ملا دیتے ہونگے اور بڑی بڑائی ادہر کی اودہر اترائی اترائی دم لٹکائے تیرتی پہرتی ہین - ابہی کل کی بات ہے کتنا ترحم سے مینے خود کہا کہ کیون صاحب تمنے تو اب سب کہین کا آنا جانا اوٹھنا بیٹھنا چھوڑ ہی دیا - دن رات گھر مین کھونٹے سے لگی بیٹھی رہتی ہو - گھڑی بہر کو ماما کہین سیر ہی کرلیا کرو - اسیوجہ سے کھانا ہضم نہین ہوتا - ٹل ٹلی جلا کرتی ہے - تو حضور فرماتے ہیں کہ صاحب سنو باہر تم جا نہین سکتین اب تمہارے دیکھے بغیر چین کیونکر آئے مین کہتا ہون گھڑی بہر مین تو میرا دل اولٹ جاتا ہے نہین معلوم کیا سے کیا ہو جائے کچھ بن پڑتا ہے - چلیئے صاحب وہی ہم ہین کہ پڑے مکھیان مار رہے ہین پورے نو بجے میان سدہارے تھے یقین ہے بارہ بجے کو آتے ہونگے - ادس بندہ خدا نے پہر کے کروٹ بہی نہین لی یہ بہی نہین معلوم کہ مرتی ہے یا جیتی ہے اسپر کیا بہی اسنے کچھ کہایا پیا یا ہمارے انتظار مین یونہی بہوکی پیاسی کنڈا ہوتی ہے لگی آگ - سچ کہتے ہین مردوے اور توتے کی ایک ذات ہے - موئی بے دید بے مروت - آج کے سوا لعنت اللہ ہے جو انکا رستہ دیکھے اور بہوکون مرے - مین تو اپنے پیارے دیدان کی قسم کل سے نو بجے تک سویرے سے کہا پی گمن ہو کے بیٹھون گی - یہ یہ بہی میری ناحق کی بات ہے مان تمان مین تیرا مہمان اونہین اسکی پروا ہی کیا ہے وہ نہین معلوم کہان کہان کون کونسی نعمتین کہا کے مونچھون پر تاؤ دیتے ہونگے - مگر تو تو وقت ہے ایسی اتو پر یہ جبہی تک ہے کہ دوسرا خیال نہ کرے

جان کے ایمان بنا رہے۔ سمجھے کیا آنکھوں سے دیکھئے اور ٹالدے نہین تو
ذرا سے مین آدمی کو آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہو جاتا ہے۔ دیکھو تارے
نظر آتے ہین -

عورت اگر پر مندی پر آئے تو مرد تو سے کو ناک چنے چبوا دے
اور میرے ہاتھ مین وہ چٹیا دبی ہے کہ ابھی کمو تو کل ہی سے تگنی کا ناچ نچوا دون
کچھ بنائے نہ بنے۔ آنکھون سے دیکھین اور گرم گرم جلا کرین - ایک ادنی سی
بات کل سوار ہوکے باجی اماں کے بہانے سے چھوٹی پھوپی کے یہان
جاؤن اور پندرہ دن کا غوطہ ۔ روز سواری پر سواری جائے اور خالی
پھر آئے - نوین اکیلے پڑے کھیان مارا کرین - پھر آپ سے آپ ودئی
تو بچہ کا رستہ میری باتو نیرا سے لو وہی سیدھی بھولی باتین
کرنے لگی یہ نہین جانتی کہ گھر والی کا ایک گھر تمھارے کے سو گھر - وہ تو
خود اللہ میر مناتے ہونگے کہ کہین یہ دفع دفعان ہو تو کھل کھیلون رات
رات بھر غائب رہون - نوج آگ لگے ایسے خاوند جورو کو کلیجے مین پیپ
پڑ گئی آئے دن کی موئی سوختی - اس گھرداری کو لو کا - سات چھپرون کا
پھونس نگوڑی جان جلنے ہی کی ہو گئی - سب سے بڑی مصیبت جھوٹ
ہو یا سچ الفت محبت کا نام ہی سہی اب بدگمانی بھی لازم و ملزوم بلکہ ضروریات
شعر مین سے گنتا چاہئیے - لیکن نہ اتنی نئے تکی نفرت خیز کہ جس سے جی
متلائے دل برا ہونے آنے لگے - یہان سیکھا سیکھ پڑوسن کی
کہین کسی دوست آشنا کے یہان گئے لڑائی کا سرا نکلا - حق ناحق
کی تن تین قسما قسمی ہو رہی ہے قرآن کتاب تسبیح کنٹھا ایک ہے -
شامت کی مار کسی دوست نے بلوایا یا کہین سے کوئی ملازم خدمتگار
رقعہ لیکے آیا - چلیئے غضب ہوا تیوریان بدل گئین باچھین پھر گئین الٰہی
شکر الٰہی شکر چلو اچھا ہوا - یہ کوئی ملاقاتی بڑے گھر سے دوست پیدا
ہوئے - انکا حکم اتنی دیر بھی گھر واسطے مین بیٹھنے کا نہین - پھر تازی تازی
دوستی ہی نا ملاقات کے معنی یہی یہی ہین جب تک ملاقاتی دوسرے کی
ٹانگون مین ٹانگین ڈالے ایک جگہ نہ بیٹھا رہے وہ ملاقات ہی کیا -
ہمنے تو یہی دیکھا سنا کہ جہان کسی سے رسم و راہ دوستی آشنائی ہوئی
وہان فوراً گھر بار تج دیا جورو بچون کو استعفا دے اونھین کے دروازے پر
دھونی رما بیٹھے - لکیر کے فقیر ہو گئے - اگلے وقت کی وہ مثل سنی تھی کہ
شادی مبارک نوکری ندارد - یہان اولٹی گنگا بہی ہے - دوستی مبارک
گھرداری ندارد - بلکہ جورو جاتا بال بچے سب برخاست - ماما او چھوکری نا
ذرا جاکے ان آدمی صاحب سے اتنا تو پوچھ آ کہ بھائی کہان بلایا ہے کیا
کام ہے کچھ خیریت تو ہے - بھلا اگر تھوڑی سی دیر ہو جائے تو کچھ قباحت
تو نہین - خدا جانے کیسا ہی ضروری بلکہ دوسرے کسی شخص کا فقط بیان
کے پتے سے آیا - پھر کچھ ہی کیون نہ ہو بغیر کھولے اور پڑھ دیئے چین کہان

سب سے بڑھکے شامت کی مار - اگر کہین میرے پیارے دوست (تہذیب
حال کا فقرہ) یا جانثن فدا ہیت ہادکسی بلے اکل خانمان خراب نے لکھدیا
اور بلاحظۂ اقدس بیوی صاحبہ سمجھہ آیا تو زمین آسمان کے قلابے ملگئے
بہت بڑی بڑی موٹی جلدون کے قرآن سات سات تلے اوپر رکھے گئے اور سمجھے
ہین کہ یہ خط کسی عورت کا ہے - انہین نام تو دیکھو نام کو کیا دیکھین اول تو
بنا کے احمد محمود لکھدیا دوسرے کیا مردانے نام رنڈیون کے نہین ہوتے
ہین صاحب علیجان امیر صاحب　　وزیر صاحب پیارے صاحب
حیدر صاحب ایک ہو تو کہا جائے - باقی جب قلم ہاتھ مین ہے تو گوہر جان کا
گوہر خان یا خورشید کا خورشید حسن نہین ہوتا بلکہ اس قوم کے تو بھی پیارے
پیارے ننھے منے نام ہوتے ہین - اب لڑائی کیا لینے جاتا ہے آٹھ آٹھ
دن تک ہنڈیا چولہا اوندھا پڑا ہے - ہزار دقت بڑی منت خوشامد سے
جب سعی سفارش ہوئی تو اس خانہ جنگی سے نجات ملی غرض کہ آئے دن
کی تو تو مین مین - پھر ہانڈی کا سا اوبال ایک مورچہ ہو چکا تھا کہ دوسرا
قلعہ دمغنے لگا آج کیا ہے دامن مین پیک کا دھبا کیون لگا ہے - کل یہ
گلوریان کہان چبائی گئین کہ ہونٹھون پر لکھوٹا جم گیا جیتی جان عطر کیوڑہ نہانے
ہون اب تو گلاب کیوڑے کے حوض مین غوطے لگتے ہین - بالون مین کنگھی
نہ کرے اور نہائے نہین تو جوئین پڑنے لگین - کپڑے گرمی مین دوسرے
دن نہ اوتارو تو پسینے کی بو سے ناک نہ دی جائے - پناہ بذات خدا ایسے
خدا اس لائے - یہ نکھار یہ چکن پٹ بغیر کہین لگن لگے تو ہوتی نہین -
ماشاءاللہ جب دیکھو جیسے چوتھی چالے کی دولہن بنیان بنتی ہین گلوری
سے منہ کبھی خالی نہین آئینہ تو سامنے سے سرکتا ہی نہین - بغلین سونگھے
تازے پھولون کی خوشبو آتی ہے اور اوڑھنا کہان ملا گیا مانیون بھی بیٹھے تھے
یہ تو اب جوہر کھلتے جاتے ہین جناب امیر کی قسم مین تو اگر قرآن کا جامہ پہنکے آؤ
تو نہ مانون کچھ نہ کچھ دال مین کالا ضرور ہے - نیند کسی دن شام سے آتی تھی
کبھی دو دو بجے تک آنکھ نہین لگتی - ٹھنڈی سانس اکثر اوقات بلا ضرورت
بھی نکل جاتی ہے - شعر کا پڑھنا اور اوسکے مضامین کا مختلف ہونا کچھ
اختیاری بات نہین اور نہ کچھ ایسی قباحت ہے بھوک کہ یہ کچھ ضرور نہین
کہ ایکسی رہے اور ایک ہی وقت اشتہار ہوا کرے سوتے مین آدمی
بدخواب بھی ہوتا ہے بڑاتا بھی ہے - مشکوک مزاج کو اکثر ٹہری پرنالی
کی چھینٹ سے بھی بغیر نہائے چارہ نہین - نماز بڑے بڑے نمازیون کی
ایک کیا دو دو چار چار وقت کی قضا ہو جاتی ہے - آنکھین محرور مزاجون
کی تو ہمیشہ اور یون عموماً گرمیون کی فصل مین یا کسی گرم غذا کے کھانے
سے سرخ بھی ہو جاتی ہین رنج ملال انسان کو ہوا ہی کرتا ہے ایک سی
طبیعت ہمیشہ رہتی نہین کبھی گدگدی مین آدمی رو دیتا ہے کبھی چیر بان کھاتا
ہے اور ٹھٹھے لگاتا ہے سوتے مین کروٹ کا ادھر سے اودھر ہو جانا

حیدر آباد مین تانگے کا مقدمہ

لفٹنٹ گیلی۔ "ما ز روی چشم یاری داشتیم — خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم"

لپٹے بجائے لب معشوق ہمدم - آغا باقر کے امام باڑہ کا دوسرا باعث
تفریح تمام عالم چاندنی مین فرش سفید نور افگن - تفریح طبع کے لیے
ہرمونیم اور ارگن - پھولون کی باس سے صحن بام عطر آگین - لیمپون کی روشنی
سے سقف خانہ چرخ چارمین - کہین نادری سوار گنجفہ کا شغل - کہین
پچیسی کا چرچہ چیت پٹ پر جیت کا معاملہ - مگر رنڈی اوپچی تیلی کو کیا شعر

خزان کیا فصل گل کہتے ہین کسکو کوئی موسم ہو
وہی ہم ہین قفس ہے اور ماتم بال و پر کا ہے

دن بھر دنیا کے دھندے مین پریشان - اور رات کو خالی چارپائی اور
تنہا مکان - ایکقطعہ کسی پرانے شاعر کا مجھے یاد آیا ہے ہر چند نادر وہ حال
کے خلاف ہے مگر میرے حسب حال ہے - قطعہ

کسی کی شب وصل سوتے کٹی ہے
کسی کی شب ہجر روتے کٹی ہے
ہماری یہ شب کیسی شب ہے الہی
[illegible] نہ روتے کٹی ہے

چند روز مین بہار [illegible] کا موسم آخر ہوا - اور برسات نے اپنا
جمال باکمال دکھلایا - ابر سیاہ دامن کہسار سے جانب شہر چلا - ہوائے
خنک نے دماغ پریشان کو چاق کیا - ناسپاس مسلمانون کا ذکر ہی کیا
ہندوؤن کے یہان برسات پوجی گئی - دو چار دن بادلون کی گھیر گھار رہی
ایکدن بسم اللہ کرکے پہلا ہی دونگڑا اس دھڑلے کا پڑا کہ جل تھل بھر دیئے
کل شئی حی من الماء کا عالم نظر آگیا رات ہی بھر مین تمام دنیا کے حشرات الارض
زندہ ہوگئے - سبزہ نورستہ سے صفحہ زمین چرخ اطلس بنا - اساڑھ کا مہینہ
خیر یون ہی کچھ گذرا ساون کے آتے ہی عیش باغ کے میلے شروع ہوگئے
رنگین مزاجون سے کیا ممکن کہ کوئی میلہ ناغہ ہو - جمعہ آیا اور صبح سے طیاری
ہونے لگی بنتے سنورتے تھوڑا سا دن باقی رہگیا - اہل دول جوڑیون پر
معہ جوڑ [illegible] شوقین غربا بھی دوگامہ بھاگے ہوئے
آگے پیچھے جو پہنچگئے - اس میلہ مین ساقنون کا ہجوم رنڈیون کا جھرمٹ تماشائیون کا
مجمع مختلف الالوان پوشاکون کا لطف جھولے کی پینگ ساون کا درد انگیز
اور فراقیہ مضمون قابل دید و شنید ہوتا ہے - فی الحال جب سے بی مشتری
نے غروب کیا دھومن صاحب کی دھوم دھام ہے اور شہر کی گانیوالیون
مین اول نمبر کا ٹکٹ انھین کے پاس ہے - جہان انھون نے
جھولے پر بیٹھکے تان لگائی (آئی ساون کی بہار سیان جھولا ڈالو باغ مین)
تمام میدان عیش باغ مین کھلبلی پڑگئی مشتاقان بے زر صفین پھاڑ پھاڑ کر
قریب آ پہونچے - داہنے بائین پرا باندھ کر جم گئے - بی دھومن کی صدائے
دلکش سے اکثر بھائیون پر وہ اثر پیدا ہوا کہ جو گو روپنہ سے زرمی کے سننے
سے ہو - سر و گردن بے قابو اعضائے بدن اختیار سے باہر -
جان نثاری کا ولولہ اظہار شجاعت کی امنگ - تمنائے سرفروشی کا وفور
مگر وقت اور زمانے سے مجبور - اگر اوسوقت بی دھومن کہین فیر کا حکم دیتین
تو غالباً خون خرابہ ہوجائے - اور لکھنؤ کے بانکے کبڑیون سے تو بجا ہے چھین لین
اور چھڑ پونسے لڑکر لکھنؤ خالی کرالین - ادھر ہوا مین خاص کی یہ کیفیت
کہ ثنا و صفت کا ساون بھادون برسا رکھا ہے - اور تعریفون کی بوچھار
لوہے کے پل تک جاتی ہے - طرہ یہ کہ فقط واہ واہ پر اکتفا نہین بلکہ
اوسکے ساتھ یہ بھی ہے کہ قسم ہے قرآن کی اگر آج میانصاحب (جنکی ملار
مشہور ہے) زندہ ہوتے تو اسوقت کے گانے کی داد دیتے - یا اگر
حضرت سلطان عالم شاہ اودھ بقید حیات ہوتے تو بیشک انکی قدر
کرتے - چندہی روز مین انکی رتی چمک جاتی افسوس ہے دنیا خالی
ہوگئی نہ اہل مال رہے اور نہ صاحب کمال (کوئی نہین ہے تو نہین سہی
خوشامدی سلامت رہین جنکی ذات سے سب کچھ ہے) دوسرے صاحب
نے ارشاد فرمایا - کہ بھئی واللہ سچ کہتے ہو مین اپنے اور اپنی بیوی دونون
کے ایمان سے کہتا ہون کہ انکا مثل کاہے کو ہے اور آج اس شہر مین
کیا بمبئی تک کوئی انکا جواب دینے والا نہین ماشاء اللہ سے آواز کا
سریلا پن تو دیکھو معلوم ہوتا ہے ارگن بج رہا ہے یا کوئل کوک رہی ہے
گلے مین گویا ہڈی رہی نہین (درین چہ شک گلے مین کیا تمام جسم مین کہین
ہڈی نہین)

الغرض جہان اسقدر زندہ دلون کا مجمع تھا وہان ہم ایسے دوچار
تجربہ پیشہ غریب الدیار بھی علحدہ چپ کھڑے ہوئے نیرنگی عالم کا تماشا
دیکھ رہے تھے - اگر داہنے بائین سے کہین چوڑیون کی آواز یا چھڑون
کی جھنکار کان مین آگئی تو کن آنکھون سے یک نظرے خوش گذرے
دیکھ لیا ذرا انگوٹھیان تو بدلین مگر سر جھکا کے گھاس کھانے لگے شعر

ہمین کیا جو تربت پہ میلے رہے +
یہ سب کچھ ہوا ہم اکیلے رہے +

راقم
حضرت دماغ
بقلم - پرہیزگار

لوکل

ایک ہمارے لوکل نامہ نگار صاحب فرماتے ہین ---
"ساون کا مہینا - بھری برسات کا زمانہ ہے پھر موسم کا کیا پوچھنا ہے
بارش اچھی اور بہت اچھی ابر ہر دم محیط آسمان رہتا ہے - کبھی آفتاب بھی
جھلک دکھاتا ہے شام کو شفق پر جوبن ہوتا ہے ادھر زمین پر دیکھیے کہ ہری ہری
کھیتیان لہلہا رہی ہین بس -

چرخ پر بادل چھایا ہے زمین پر کھل

کسان تعلیمن بجاتے دعائین مناتے ہین - اگرچہ گرڈیون کا زمانہ کشتیون کی فصل اکھاڑون کی بہار ہے مگر آجکل ہمارے شہر مین دنگلون کشتیون کی وہ دہوم دہام نہین وجہ یہ کہ اکثر پھکڑ سے پہلوان جنکے دم سے میلے ٹھیلے دنگل اکھاڑے کی رونق ہوتی ہے جیلخانہ مین براج رہے اور بہتیرے جو اس پکڑ دھکڑ سے بچے ہوئے ہین وہ دوست دشمن کے خوف سے خانہ نشین ہو گئے ہین -

آج کل ہمارے لوکل حکام صفائی کی جانب بیطرح متوجہ معلوم ہوتے ہین کیا معنے کہ چورون بدمعاشون کی صفائی - اکہ بگہی والون کی صفائی - بوچرون قصابون کی صفائی - عملہ دفتر والون کی صفائی - اور سکے ہاتھون آنا ری مجسٹریٹون کی صفائی - بلکہ صفایا اب مختصر مختصر حال سن لیجیے -

۱ - ہمارے حاکم ضلع نے وہ انتظام کیا ہے کہ بدمعاشون کی روح نام سنتے ہی فنا ہوتی ہے - بانکے گنڈے حضرات جو بازارون مین اکڑتے تنتنے پھرتے تھے کب نظر نہین آتے اور جو حضرات ہتیھر سے بچ گئے ہین وہ گھرون مین دبکے ہوئے پڑے ہین باہر نکلنا نکارا اور زعم شجاعت و مردانگی و نشہ جوانی سے بدمست ہونا سب بھول گئے ہین -

۲ - یہ صفائی مجسٹریٹ صاحب کی بدولت ہوئی - اور صاحب کیسے نہوتی ایک بگہی کا نقصان بہی ہوا کیا پھر بہی آنکہ کان نہوتی - واللہ خوب کیا وہ وہ سنگین جرمانہ جڑے کہ مستی بھولادی اب کوئی اکہ دالے صاحب لنترانیون کی نہین لیتے ذرا سی بیضابطگی ہوئی اور دھرے گئے اور شامتون سے نہ ما رآہ کھنچتو -

۳ - واہ ری منسپلٹی کیا کام کیا ہے - تری کارگزاری کے صدقے اب گوشت نجرون مین بکیگا بلکہ بعضے مہربان صلاح دیتے ہین دوکانین نجرے نما بنوائی جائین جسمین خود بچر بیٹھکے صاف کرین اور بیچین - واقعی منظر بہت لطیف ہوگا - مذبح سرکاری قائم ہوا ہے اوسمین جاکر جانور ذبح ہوتے ہین - اسمین ایک نقصان یہ بہی ہے کہ اہل پولس کو صرف اختیارات کے واسطے ایک شکار اور ملا - اب اچھی نشانہ بازی کی ٹھہر گئی -

۴ - ٹیپ کا مصرعہ رقت کا بند سننے کے قابل بات ہے ایک دفعہ جو آنا ری مجسٹریٹون کی طرف عنان توجہ مڑتی ہے کئی ایک حضرات برطرف حاکم کی رائے تجاہے ماندن نہ پائے رفتن اس صفائی پر جنکے دلون مین چور ہے وہ اپنی اپنی جگہ پر بہت گھبرائے ہوئے ہین - کیا کرین کہ بڑے صاحب صاف ہو جائین اور صاحب کمشنر صاحب خود کہتے تھے کہ بڑے صاحب خفا ہین - آخر یار و صفائی کی صورت کیا ہے واللہ جیسے مینے سنا ہے لعنت دلبر کے دام سے سلجھکر اس بلا مین الجھ رہا ہون یہ عقدہ تو کمر معشوق سے بہی زیادہ سلسبیہ بھکار کرتا ہی نہین چلتا خدا ہی اسیر دام بلا پر رحم کرے - ایڈیٹر

ہم ترکیب بتائین تم جانتے ہو ہمکو صاحب لوگون کے مزاج مین کتنا دخل ہے بس ایک ترکیب کرو فصل کی چیز ہے آجکل کانگرس سے مخالفت کرو دو دیکھو ابہی ڈپٹی کمشنر صاحب سے لیکر لاٹ صاحب تک راضی ہو جائین تو ہمارا ذمہ - واللہ بہت ٹھیک ہے - اچھا لیجیے واللہ وہ دھوم دہامی کمیٹی کی ہو وہ زور شور کا گھنگرج لکچر دیا ہو وہ مضمون آفرینیان کی ہون کہ یار لوگ لوہا مان جائین - لے اچھا آو آج ایک اشتہار تو شائع کردو کہ ہر کہ داند و داند دہر کہ نداند بداند کہ بندگان کبہی کانگریس کے موید نہ تھے یہ ان لوگون کی محض غلط فہمی تہی کہ ہمکو وہ اپنے گروہ کا حامی سمجھتے تھے ہم تو بڑے پکے انٹی کانگریس ہین خلق اللہ مطلع ہو جائے دیکھو اب ہم ضرور کمیٹی لکچر دینگے تب کانگریس والون کے دلون کو صدمہ پہونچیگا - واللہ واہ یہ مخالفت آپ کی سب سے افضل رہی فعل الحکیم لایخلو عن الحکمۃ کے کیا یہی معنے ہین ❊

راقم

حشر مین دوستون سے دوست ملے
مرگ انبوہ جشن عام ہوا
ایکا رپورٹر ❊

چٹکلے

سچ تو یہ ہے صاحب لوگون کی بعض باتین عجائب المخلوقات مین گننے کے لائق ہین جسطرح انکے رنگ کو ہندوستانی تلی کے ساتھ کشش مقناطیسی ہے اوسیطرح انکی میم صاحب کا بہولا پن بعض معاملات مین بلا کا آفت ڈور ہے حال مین مدراس مین ایک مسلمان بہائی پر جرم لگایا گیا ہے کہ ایک مس کو بھگا لیگیا یہ مس صاحبہ مسٹر بودن کی بیٹی ہین بیان ہے مین دروازے پر کہڑی تہی اُسنے مٹھائی دکھائی مین اسکے ساتھ اسکے گھر چلی گئی - عمر سترہ سال کی ہے اور حقیقت مین ایسی ہے کہ مٹھائی کی چاٹ مین نشیب و فراز کا خیال نہ کرکے کسی جوان مرد کے گھر بیدھڑک چلی جائین - ان مس صاحبہ سے پوچھنا چاہیے کہ نوالہ کھانا بہی انکو آیا کہ یا نہین - منہ سے کھایا جاتا ہے یا ناک سے -

---

ایک صاحب اجمیر سے طبع سازی کا اشتہار دیتے ہین - مناسب ہے انٹی بھائیون سے خط کتابت فرمائین یا تعلیم طبع سازی کے پروفسر مقرر ہونگے یا کام ہی بہت ملیگا ❊

---

(۹۰۰) غور سے پڑھیے

مضبوط۔ صحیح خوبصورت۔ اوپن فیس نکل سلور بغیر چابی کی ریلوی ریگولیٹر گھڑی جسکے کوکنے مین بہت دیر نہین لگتی چھوٹے حجم کے جوئل جڑے ہوئے عمدہ ڈائل گھنٹے کے نشان سوئیان بہت واضح وخوبصورت۔ وہ وقت بتاتی ہوئی تاؤ دیے ہوئے چمڑے اور بکس ایسا کہ وہ نہ جاسکے ایک شیشہ وکمانی فالتو بذریعہ ویلیو پارسل ساڑھے سات روپیہ کو ملتی ہے اور یکا وعدہ کیا جاتا ہے کہ نقل و حرکت یا ایسی نرمتون سے بگڑ نہین سکتی آسانی سے درستی ہونہیں صورت سے کم قیمتی نہین ہیدا اور لوگ انہین گھڑیون کو دونی قیمت پر بیچتے ہین مشہور ہو ا تبھاگ ... سے لکھتے ہین ساڑھے سات روپیہ والی گھڑی جسکو دو برس ہوئے آپ سے خریدکیا اب تک صحیح وقت بتاتی ہے خانہ مین سے سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ رفارم یون لکھتے ہین "تمہاری سات روپیہ آٹھ آنہ والی گھڑی سازنے پندرہ روپیہ کو آنکا ہے" سکلمٹ جنٹ لکھنو سے لکھتے ہین "بعض لوگون نے اسکی پندرہ روپیہ قیمت لگائی اور ساڑھے سات سنکر متعجب ہوئی"

اسکے علاوہ کناڈا کی زنجیرین۔ لاکٹ پنسل قمیص کے بوتام منصوعی ہیرے یاقوت کی انگوٹھیان فی دو روپیہ کے حساب سے ملتی ہین۔ مسٹر جے ایلیس ... لکھتے ہین "ایک جرمن نے ہیرے کی انگوٹھی کی قیمت پچاس روپیہ اور یاقوت کی بیس روپیہ آنکی"۔

المشتہر

ویسٹرن انڈیا ٹریڈنگ کمپنی بمبئی

ضروری گزارش

عرصہ دراز سے راقم لکھنو مین ڈاکٹری کرتا ہے ۳۰ سال کے تجربے اور تلاش سے چند نسخے ایسے دستیاب ہوئے ہین جنکی نسبت حتمی وعمدہ مفید ہونے کا کیا جاتا ہے۔ اگر امراض ذیل مین سے کسی صاحب کو کسی مرض کا علاج کرانا ہو راقم سے خط کتابت فرمائین بندہ مریض کے پاس جاکر بھی علاج کرسکتا ہے صرف مصارف آمدورفت وقیام پورے دینا ہونگے اور بعد صحت جو طے پائے وہ ادا کرنا ہوگا اور جو صاحب یہان آکر علاج کرینگے اونسے تاصحت کچھ نہ لیا جائیگا۔ اور اوس وقت تک کل دوا کی قیمت بھی نہ لیجائیگی جبتک مریض کو فائدہ محسوس نہ ہوگا۔ اگر کوئی صاحب دوا باہر سے منگوائینگے اور بذریعہ خط کتابت علاج چاہینگے تو اوسی قدر دوا پہلے بقیمت بھیجی جائیگی جسقدر فائدہ کرنا شروع کریگی۔ قیمت وغیرہ بذریعہ خط کتابت طے ہونا چاہیئے۔

تفصیل امراض

صرع تپ کہنہ ضعف معدہ سوزاک آتشک۔ جذام۔ برص بواسیر اور عام سستی

المشتہر

ڈاکٹر یوسف خان امین آباد

احاطہ لال خان لکھنو

اشتہار

کتب مطبوعہ ایران ومصر وبیروت عربی وفارسی وکتب قلمی ادھر بمبئی محلہ امیر کارری نمبر ۱۲۹ جناب آقا میرزا محمد صاحب شیرازی ملک الکتاب برائے فروش موجود است وسوائے آن کتاب منتخبات محمدی در صنائع جدید وکتاب تذکرۃ الخواتین در شرح حال معاریف نسوان عالم از عرب وروم وعجم از صدر اسلام تاکنون مشتمل بر اشعار عربی وفارسی وہندی ومحاسباتی کہ از آنہا روایت شدہ کتاب خلائق المعانی وتاریخ چنگیز وروضۃ الادب فی طبقات شعرائے عرب وکتاب جمہرۃ العرب وشرح فصوص الحکم از ملا جامی در دیوان ابن عربی وکشف الاسرار وتاریخ انگلیند مع نقشہا وغیرہ وکتاب مقتبس الانوار در علم قوت جاذبہ وکتاب شاہنشاہ نامہ تصنیف فتح علیخان صباح ووقائع جنگ ایران وروس وتاریخ بروز مطبوع شدہ ہرکس طلب باشد طلب دارد۔

انگریزی دان کی ضرورت

ایک انگریزی دان کی ضرورت ہے جو معمولی فارسی بھی جانتا ہو اور کم سے کم ایف اے فیل ہو تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط کتابت طے ہوسکتا ہے۔

المشتہر

محمد واجد حسین تعلقدار گدیا

ڈپٹی کلکٹر راے بریلی

مضامین غیر

ہوگیا زندگی سے جی بیزار
وقنا ربنا عذاب النار

تتمہ ۳۱ - جولائی سنہ ۹۰ء

دوسری قسم - بات کی اینٹ پورا ہے کا روڑا - بھان متی نے کنبہ جوڑا۔ زبردستی پکڑ دھکڑ کے ماں باپ نے حکم موجب شادی ہوئی۔ وہ بیوی جی بیوقوف و بدمزاج - اپنے گھر کے لاڈون کی پلی ہوئی۔ پہلی بسم اللہ ہل کے پہلی نہین پھوٹتین - لڑاکا اس غضب کی کہ جسکی انتہا نہین ذرا ہونٹ ہلائے اور بگڑا ہو گئی - کھانا چاہے کیسا ہی خوش ذائقہ ہو بغیر کسی عیب بتائے کیا ممکن کہ نوالا اوٹھا ئین - چولہے مین جائے ایسا پتلا شوربا - بوباس مرچ نے ہانڈی نگوڑی سیٹھی پھیکی نہ جسکا آب و نمک درست نہ مسالہ ٹھیک بلد ہی کی کیا ہند چلی آتی ہے چپاتیان ہین کہ ہاد زبانین لنبی تانت سی چلی جاتی ہین اوسپر چھدائی وہ ہوئین کی بوا کا بلطون کے کھلانے کا یا انگوٹھے کا اردادا ایک گیہون کے چار چار ٹکڑے - کپڑا نہ کبھی پسند آیا ہے نہ آئے گا - گلبدن شروع ٹاٹ لٹھا روسے سے بدتر نگین جلی جاتی ہین پھپھولے پڑگئے - ململ تنزیب جھونا کتے کا کفن سوت کے برابر ملتے ہی نہین - اطلس گرنٹ اب نہین معلوم کیسی جھرجھری تیلی بنی جانے لگی جسمین رونین تک دکھائی دیتے ہین - میان کی عزت کا پوچھنا ہی کیا موا موئی نڈی کا جوانا مرگ کا خطاب - ذرا بات کی اور کاٹ کھایا مار پیٹ شرفا کا شیوا نہین - چشم نمائی خطرے مین کون لاتا ہے بلکہ بے مارے توبہ یوہین کو سم کا تہمت بہتان لگائے جاتے ہین - مثلاً جلے بھنے کسی وجہ سے گھر مین آئے - پکانے والی ہمیشہ کی بچپانی اوسپر بیگم صاحبہ کی منہ لگی ہوئی - ہر بات مین ٹپاخ ٹپاخ بولے چلی جاتی ہر بندہ بشر ہے کبھی منہ سے نکلگیا کہ خبردار منہ سے پٹر پٹر نکیا کر جھاڑ کا کانٹا ہو جاتی ہے زبان رکتی ہی نہین منہ مین بواسیر ہوگئی ہے وقت کو بھی سے نہ بیوقت جب دیکھو حق ناحق کی ٹائین ٹائین آدمی کو مزاج دیکھنا چاہئے اب وہ برابر سوال و جواب بلکہ تھوڑا بہت مزاج کو چراغ پائون کرتی جاتی ہے جب ہی نہین ہوتی مجبوری درجے کو - چل چپ رہو - زیادہ بک بک نہ لگا عورت ذات سمجھکے مین کچھ نہین کہتا نہین تو ایسا ٹھیک بنا تا کہ یاد کرتی - چل میرے بھیا اب آئو تو جائو کہان بیوی صاحبہ تو کڑک بجلی کیطرح گرج کے برس ہی پڑین - رو دا در کنار کھڑی اور بیٹھی پیٹ رہی ہین سب سے میرے آدمی پہ ر تھکے مجھے ذلیل کیا برا بھلا کہا - اپنی مان کی ٹریان چباؤن جو آج اس گھر مین کھڑے پانی پیون - بیانہ نکلواؤ کہارون کو بلواؤ کیا مجھے کوئی ایسی ویسی سواری مقرر کیا - اب تو بہ مین او نمین نہین کہو اوبد مہری کی بچی چھنال مالزادی بیسوا استا کھڑی ہوئی دہکڑے کا منہ تکتی ہو ابتک کہار نہین بلائے جا جلدی سواری لگوا - مین تخت سلطنت ہو تو یون خاک مین ملا دون - گھر بارون ملیامیٹ کردون - لو صاحب خدا کی شان خدا کی قدرت مجھسے یہ زبانیان یہ ذلتین کا ہے کو اوٹھین گی - چہ خوش چوری اور سینہ زوری ایک تو ہم آپ کے نیک و بد سے خبر نہین دن دن بھر جہان جا ہین یہ ہنڈا لتے پھرین ہم ہین اور گھر کی چار دیواری سارا دن کوئی ٹھکانا دالان کی دہنیان پڑے گنا کرتے ہین نہ اچھے کے نہ برے کے چپ چاپ دم سادھے برے کے جند برے کور وتے ہین اوسپر یہ غصے ڈبے گھر مین کیا قدم رکھا کہ موا ہلا کو گھسا کسی نے بات کی اور گلا دبانے کو موجود - کیونکہ منہ مین چھویا لگائے ہون سے تون نہ کرے آج کو میری بچانے والی کی دہجیان اوڑا ئین ایک تن کے ہتر تن کیئے کل کو مجھے جوتیان لگائینگے - بس سے بی ہزار نعمت کھائی بس ہو چکا چھوڑ و بی بلی مرغا لنڈورا ہو کے جینے کا ایسے خصم کو جھاڑ تھا اب کو فت کھانے کی طاقت نہین رہی بس بہت برداشت کرچکی - آج ہی تک کا ساتھ تھا - چلو جھگڑا کار اہوا خانہ آباد دولت ایزاد - تمھاری یہ راہ تو ہماری وہ راہ - مین کہتی ہون یہ اپنے دل مین سمجھے کیا ہین - روٹی رزاق کے ہاتھ ہے - جہان بیٹھ جائین اور چار کو دیکے کھائین ایسے لچہ ناخون نہین گر گئے - لو صاحب جب تک مین کچھ خیال نہین کرتی اور سچ تو یہ ہے کہ خیال اپنے سے اپنے خراب ہون - چلیئے ہزار خرابی تیرے میرے کہنے سے تھوڑی بہت تو تھمبو ہوئی نہین تو چراغ پائون ہو کے ہتھے پر سے اد کھڑی جاتی تھین غرضکہ میان کہین دن تو بیوی کہین رات ذرا سی بات مین شکائتین ہین کہ بڑی بازارون مین کودتی پھرتی ہین - محلے کی کوئی بچپانی آئی اور خلا ملا کرکے سر پہ بٹھا لیا - اور شکایتون کے طومار کا دفتر کھلا - بسم اللہ الرحمن الرحیم - اے بیوی خدا اس زندگی سے موت دے مجھے اپنے پیارے دیدون کی قسم جان تلک دوبھر ہے کیا کرون کیا نہ کرون کدہر سر پیٹ کے نکل جاؤن دل چاہتا ہے کہ گریبان چیرون اور صحرا نکل کھڑی ہون خصم ہے کہ نگوڑا دل کا زخم - مردوا گھر مین کیا آیا کہ زمین آسمان سر پر اوٹھا لیا کبھی سیدھی طرح بات نہین نصیب ہوتی ہم نہین جانتے کہ دو گھڑی بیٹھ کے پیار اخلاص سے بات چیت کرنا کس چڑیا کا نام ہے برسون ساتھ کو گذر گئے انکھین پھوٹین جو دیکھا ہو کہ میان دہیلے دمڑی کی مسی لائے ہون سرمہ خریدا ہو - ارے توبہ مرد ونے ٹوکرون بھر بھر کے مٹھائی پھولون کا گہنا خوشی خوشی گھر مین لاتے ہین بہ سامان

باران رحمت یا سامان زحمت

دس کو تقریب ہے الٓٓٓ سبحان اللہ یہ تو سب سے دو قدم آگے نکلے ۔ لاحول ولا قوۃ ۔ جی گھبرا گیا ۔ کسکی بات صحیح سمجھی جائے ۔ جو ہے وہ اپنی مسجد الگ بنانے کی تدبیرین ۔ ایک بات طے نہین ہوتی ۔ اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ مختلف باتین سنتے سنتے ناک مین دم ہو گیا ۔ دل مین آیا ۔ تین روز پیشتر جمعہ کے ساتھہ ہی بطور دوگانہ دو ٹکڑا دو مہی ۔ گر ملا میان کے ڈر سے ہاتھہ پاؤن باندہ دیئے ۔ اتنے مین خدا بھلا کرے اک اخبار نجم اللہ جونپور کا جنہون نے سب اس اختلاف کا منہ کالا کیا ۔ اور آخر مین سب نے بالاتفاق دوشنبہ کو بقر عید کی ۔

حضرت پنچ ۔ آپ سمجھے ۔ یہ تمام خرابیان اور اختلاف کی ترقیان کسوجہ سے ہین ہم صرف اس سبب سے کہ اب ہمارا کوئی رہنما نہین رہا ۔ افسوس ۔ افسوس !۔

الراقم

یہی عیب ہے سب کو کہ یا ہے جسنے
ہمین ادہر کر ڈوبو یا ہے بس نے

(شوخ ظریف)

ہمیشہ اولٹی سوجھی ہے جنھون فتنہ ساما نکو
جو پہونچا ہاتھہ دامن پر تو پھاڑا ہو گریبانکو

ڈیڑہ بیچ مدت کے بعد باسی کڑھی مین پھر اوبال آیا ۔ اخبارات مین مہاراجہ دلیپ سنگہ کے تذکرے آج کل کے مینڈکون کی طرح اوچھلتے کودتے پھر نکل پڑے ۔ ہم تو سمجھے تھے ۔ حضرت زار روس سے بیزار ہو کر فریاد کے لیئے اللہ صاحب کے دربار مین پہونچے ہون گے ۔ مگر نہین ۔ معلوم ہوا کہ ابہی پیرس مین زندگی کے دن گن رہے ہین ۔ سنتے ہین کہ اس مرتبہ آپ ایک نیا رنگ لائے ہین ۔ حضور ملکہ معظمہ کو ایک چٹھی بھیجی ہے جسمین آپ نے اپنی گیدڑ بھبکیون اور خبط و بے ربط باتون کی معافی مانگی ہے ۔ اے سبحان اللہ ۔ کیون نہو ۔ آپ کا دم بھی بالکل غنیمت ہے ۔ سلامتی سے جب سوجھی اولٹی ہی ۔ کوئی پوچھے ۔ حضرت اسقدر جلد چونکنے کی ضرورت ہی کیا تھی ۔ بھلا کم سے کم دس پندرہ برس تو گذر جانے دیئے ہوتے پھر معافی قصور کی جرات کی ہوتی ۔ ابھی جلدی ہی کیا تھی ۔ خصوصاً ایسی حالت مین کہ آپ فالج کی بیماری مین پڑے ایڑیان رگڑ رہے ہین ۔ زیادہ نہین صحت کا تو انتظار کیا ہوتا ۔ اور پھر کوئی بتائے ۔ آپ نے قصور ہی کیا کیا کہ معافی چاہتے ہین ۔ یہی نا ۔ کہ آپ اپنا وطن نہ دیکھہ سکے ۔ عدن ہی سے واپس بلائے گئے ۔ اس غصے مین آپ لندن سے نکل بھاگے ۔ اور لگے ادہر ادہر شور و غل مچانے اور اول فول بکنے ۔ تو پھر اسمین خرابی ہی کیا ہوئی ۔ رنج و ملال مین ہر شخص کی یہی حالت ہوتی ہے ۔ موروثی سکونت اور حکومت کے چھوٹنے کا سب کو صدمہ ہوتا ہے ۔ اچھا اسے بھی جانے دیجئے ۔ ہم نے مانا ۔ آپ ضرور خطاوار ۔ اور بالفرض قصوروار ۔ تو پھر صاف صاف فرمایئے ۔ اس معافی سے غرض ۔ مقصد ۔ فرض کیجئے گورنمنٹ معاف بھی کردے تو پھر کیا ۔ اجی مطلب بھی کہ ہندوستان کی زیارت کا حکم ملجائے ۔ جی بجا ارشاد ہوا ۔ اس سمجھ کے قربان ۔ حلوا خوردن را روئے باید ۔ ہماری بہادر گورنمنٹ بڑی ہوشیار ہے آپ کے پھندون مین آچکی ۔ جانیئے ایسے فقرے کسی اور کو دیجئے ۔ ہونہہ ۔ ایسی متبرک جگہکی زیارت ۔ کیا کوئی دل لگی بازی ہے ۔ اچھا خوش ۔ پھر انباشد ۔

اے حضرت آپ نہین سمجھے ۔ بیماری کی حالت مین طرح طرح کے خیالات پیدا ہو جاتے ہین ۔ انسان زندگی سے مایوس ہو کر بار بار توبہ کرتا ہے ۔ ایک ایک سے رو رو کر قصور معاف کرانے لگتا ہے ۔ چنانچہ ہمارے مہاراجہ بھی ہین ایک عاقبت اندیش اور خدا ترس آدمی ۔ شدت مرض دیکھکر خیال ہوا ہوگا کہ اس دم کا کیا بھروسا ۔ آیا آیا ۔ نہ آیا نہ آیا ۔ پس لاؤ اپنی محسن گورنمنٹ سے کہا سنا تو بخشوا لین ۔ اگر موت کے منہ سے بچ گئے اور بستر علالت سے لٹ پٹ کے اوٹھنا نصیب ہوا تو اس معافی کا نتیجہ یہ ہوگا کہ پھر مہاراجہ ہون گے اور پھر وہی لندن کی سیر ۔ وہی گورنمنٹ ہوگی اور پھر وہی چشم عنایت ۔ اور جو خدا ناکردہ ۔ آج کل کی چابجا ریلوے لائنون کی طرح ۔ دم اکھڑ گیا تو یہ فائدہ ہوگا کہ نامہ اعمال سے ایک کالم کی سیاہی مٹ جائے گی ۔ جس سے اور نہین تو فردا ئے قیامت کی پرسشون مین کچھہ کمی ہی ہو جائیگی غرضکہ اسمین ہر طرح نفع ہی نفع ہے ۔ جی ہان درست ہے ۔ اور آپ نے عاقبت اندیشی کی بھی ایک ہی کہی ۔ ایسی ہی آخر بینی ہوتی تو اس معافی کی نوبت ہی کیون آتی ۔ پھر ہزار بات کی ایک بات تو یہ ہے کہ اعتبار ہونا مشکل جانا آسان ۔ مہاراجہ کی بات کا اب بھروسا ہی کیا رہا ۔ ممکن ہے جس زبان سے آج معذرت نکلی ہے ۔ کل اوسی سے پھر شکایت نکل پڑے ۔ اس پر طرہ یہ کہ عقلمندی سے حضرت بیدار بھی ہوئے تو کب جب اتنا زمانہ گذر گیا ۔ مثل مشہور ہے ۔ صبح کا بھولا شام کو آئے تو اوسے بھولا نہین کہتے ۔ مگر آپ ہین کہ ایک شام کیسی ۔ کئی صبح تک تشریف نہ لائے ۔ پس حضرت صاف بات تو یہ ہے کہ اب کچھہ ہونا جانا نہین ۔ مہاراجہ ایک نہین ۔ سو چٹھیان لکھین ۔ دو سو مرتبہ معافی مانگین ۔ توبہ کرین ۔ خواہ کان تھام کے اوٹھین بیٹھین ۔ اور پیرس مین رہین یا پھر روس منحوس کے یہان چلے جاوین ۔ مگر ہماری مہربان گورنمنٹ ایک نہ سنے گی اور ہرگز نہ سنے گی ۔

الراقم

چہ کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

(شوخ ظریف ستمدیدہ)

ہمارے اسپشل

(از قصبہ کاکوری)

خلقت نے تنگ ہو کے پٹیشن مچائی ہے لوٹا ہے بدمعاشون نے صاحب نے ائی ہے
کیا غضب ہے مسٹر سپولاک جیسے بیدار مغز ڈپٹی کمشنر کے زیر حکومت لکھنؤ سے

جا رقدم پر یہ اندھیر ہے حاکم ضلع تو ایسا باخبر اور پھر چوروں کا یہ زور و شور۔ خاص شہر میں اسقدر امن اور نواح میں اسقدر بے اطمینانی کہ ہر شام گھروں کے کواڑ بند تارے گن گن سکے اگر صبح نہ کیجاوے تو سفیدہ صبح کے نمایاں ہوتے ہی تلف مال سے بہرہ ور ہو۔ حفاظت سرکاری کی یہ قطع ہے کہ چوکیدار جو مفلس رعایا کے لہو پی کر موٹے ہوتے ہیں اور جنکا رزق غریبوں کے پیٹ کاٹنے پر منحصر ہے عین موقع پر حالیاں تبا جاتے ہیں۔ طرفہ ماجرا سنیئے کہ اب چوکیداروں کے گلوں میں قفل پڑ گئے مہر سکوت لبوں پر دیدی گئی ہے آواز تک نہیں دیتے۔ زبان تک نہیں ہلاتے "جاگتے رہنا" بھی نہیں کہتے معلوم کیونکر ہو آپ حفاظت میں مصروف ہیں پہرہ دیتے ہیں یا گھر میں پڑے سوتے ہیں۔ مزا تو یہ ہے جب کبھی پوچھیے تو جواب ہوتا ہے کہ ہمکو آواز کا حکم نہیں معلوم نہیں وہ کون ایسا بےعقل نادان حاکم تھا جسنے یہ حکم دیا۔ فرض کیجیے کہ چور صاحب گھر میں خانہ تلاشی فرما رہے ہیں اور ایک آدہ بندۂ خدا عین وقت پر چونکا اور بیدار ہوا تو سمجھ لیا کہ ابھی چوکیدار صاحب گشت کر رہے ہونگے کیونکہ یہ معلوم ہی کیونکر ہو سکتا ہے کہ میاں چور صاحب جا رہے ہیں یا چوکیدار صاحب بس لیجیئے رات بھر تو آرام سے کٹی صبح ہوئی اور پکڑ دھکڑ شروع ہوئی کہیں پر شک ہے کس سے خطرہ تھا اب ایک بستی کا رہنا سہنا یہی سمجھ لیا گیا آج کو ہمنے ایک بات بھی منہ سے نکالی اور دقتوں کا سامنا ہو گیا جان ضغطے میں پڑ گئی ثبوت تیار ہی عدالت میں چلنے کا نہیں پہر یہی ہوگا کہ وہ تو صاف نرے کھرے بچ جائینگے آفت ہمپر آئیگی ایک مال گیا دوسرے عدالتی کشاکشی میں پڑے ہر وقت میدان داری لڑائی جھگڑے کی مہلت کسکو جب دیکھو لاٹھیوں میں گھرے ہوئے ہتک عزت کی نالش کی دہمکی دیجاتی ہے اور بعضے شوربہ پشت مارنے پیٹنے پر اتر آتے ہیں پس جناب صبر کرنا آسان مال سے ہاتھ دھو بیٹھنا سہل مگر یہ زحمتیں مول لینا مشکل۔ انھیں وجوہ سے حتی الوسع درگذری کیجاتی ہے اور اگر خفیہ طور سے تحقیقات ہو تو بہت سی چوریاں ایسی نکلینگی کہ جنمیں وجوہ مذکورہ اور نیز اپنے کاروبار کے ہرج کے خیال سے اخفا کیا گیا اول تو خاص قصبہ ہی میں چوروں بدمعاشوں کی کیا کمی ہے ماشاءاللہ یہ پھولی ہوئی ہے اوسپر طرہ یہ کہ قرب و جوار کے مواضع سے اور بہی رسد کے واسطے کافی تعداد شب بھر گشت کرنے اور اہل قصبہ کے ستانے لوٹنے کھانے کو آتی اور یہاں کے بدمعاشوں کے جتھے کو بڑہاتی ہے پہر بتائیے جب اسقدر جم غفیر لٹیرے کو موجود ہو تو کیوں نہ اہل قصبہ پر مصیبت آئے اور لطف یہ کہ وہ ہتھیار بند چہری تلوار سے بات کرنے والے بزور جنگ سینہ زوری سے وصول کرنے والے اور ہم نہتے لاٹھی پاٹھی سے بھی مجبور پھر بھلا ایسے گروہ سے تاب مقابلہ کسے۔ اس تمام بدامنی و بے اطمینانی کی وجہ یہ ہے کہ حاکم ضلع کے رعب و داب سطوت و جبروت کا اثر ابھی اون لوگوں پر نہیں پڑا اور وہ لوگ مصائب جیلخانہ و تکالیف قید بامشقت سے بالکل ناآشنا و محض بیخبر ہیں اگر دس پانچ بھی جیلخانہ کی سیر دیکھیں تو بہت کچھ عبرت حاصل ہو چوکیدار جو قصبہ میں حفاظت کے واسطے معین ہیں وہ تغافل شعار اور انتہا درجہ کے لاپروا ہیں اونکو مطلق فرائض منصبی ادا کرنے کا خیال نہیں اور کوئی شخص اپنی ڈیوٹی کو بحسن وجوہ انجام نہیں دیتا اگر چوکیداروں کی کارگذاری ترقی تنزل تقرر میں روسا و قصبہ کی رائے بھی شریک ہوا کرے یا ممبران گھرواڑہ کے سپرد یہ کام کر دیا جائے کہ وہ بخوبی نگرانی کریں تو بہتر ہو۔ اور بدمعاشوں کی ایک فہرست مرتب ہونا چاہیئے جس سے بخوبی ہر ایک کے چال چلن کا پتا چل سکے اس فہرست کی طیاری اگر دو ذریعوں سے ہو تو نہایت انسب ہے ایک تو پولس چوکیداروں کے ذریعہ سے اور دوسرے کسی اہلکار سرکاری کے ذریعہ سے جسکو اس محکمہ سے ظاہری تعلق نہو اور اوسے روسا قصبہ و نمبرداران معتمدین مگر اون حضرات کے اسمار علانیہ طور سے پبلک پر ظاہر نہونا چاہیئے کیونکہ تحقیقات ظاہری میں اکثر حضرات کو بدمعاشوں کے اسمار بتانے میں تامل ہوگا اسلیئے خفیہ تحقیقات مناسب تر ہے۔ باقی صاحب ضلع کو اختیار ہے ہمکو تو حقیقت حال تبلانا اور امر حق کا انکشاف منظور تھا اگر صاحب ضلع اس جانب متوجہ ہونگے اور تحقیقات فرمائینگے تو اونکو یقیناً اس سے زیادہ خرابیاں معلوم ہونگی اور خلقت کی اوس امر کا جو صاحب موصوف کی ذات خاص سے متعلق ہے اندازہ فرمائینگے کہ کسطرح تمام باشندے نظر توجہ پر چشم امید لگائے بیٹھے ہیں

راقم

حال بدگفتنی نہیں میرا
تم جو پوچھو تو مہربانی ہو

لوکل

بارش کی شدت نے خلقت کو پریشان کیا۔ دریا دل عاشق کیطرح امنڈا ہوا چلا آتا ہے مکانات کم ہمتوں کے دل کی طرح بیٹھے جاتے ہیں۔ در و دیوار سربسجود۔ چھتیں سینۂ عشاق کیطرح چھلنی آٹھ پہر ٹپکا لگا۔

آنریری مجسٹریٹی کی صفائی جاری ہے۔ تین مجسٹریٹ موقوف میر وزیر کاظمی صاحب کی نسبت بھی افواہ تھی مگر غلط ثابت ہوئی آپ ابھی تک آنریری مجسٹریٹ ہیں۔

محرم قریب ہے شہر میں طیاریاں ہو رہی ہین سوز خوانی و مرثیہ خوانی کی مشق شروع ہوگئی ۔

آج کل حسین آباد مبارک کی منیجری کی نسبت طرح طرح کی گپیان اڑ رہی ہین اور کئی حضرات کا نام لیا جاتا ہے ۔ ہمارے نزدیک قدیمی اور کارگذاری کا لحاظ سب پر مقدم ہونا چاہیے ۔

گول دروازے کے سامنے پارک کی تجویز پختہ ہوگئی ۔ اور حسین آباد سے روپیہ لینا بھی ٹھہر گیا ۔ واقعی اوس زمین سے بڑھکر اور کون مستحق خیرات ہے ◆

شرطیہ نوایجاد ادویہ مقوی

مدرسے کے طلبا اور جملہ ملازمان جنکو قوت دماغ زیادہ صرف کرکے محنت شاقہ اوٹھانا پڑتی ہے اونکو یہ دوا ضرور لینا چاہیے یہ قوت حافظہ بڑھاتی ہے ہاتھ پانون میں طاقت لاتی ہے چہرہ کو خوش رنگ کرتی ہے ۔ آنکھون میں نور پیدا کرنا اور دل کو بشاش کرنا اسکا کام ہے نہایت سریع التاثیر دوا ہے ۔ ایک بوتل امتحاناً طلب کیجیے پھر آپ پورا بکس ایک درجن بوتلون کا بخوشی خریدینگے ۔ یہ مندرجہ ذیل بیماریون کو شرطیہ فائدہ بخشتی ہے اور اکسیر کا کام کرتی ہے ہمیشہ استعمال کرنیوالونکو لطف نوجوانی دکھاتی ہے پیری بدیر آتی ہے ۔

(۱) ضعف جگر و دماغ (۲) ضعف اعضاے رئیسہ (۳) بھوک نہ لگنا (۴) کام کرنے مین دل نہ لگنا (۵) سستی و کاہلی (۶) نسیان (۷) دوران سر (۸) نازک دماغی (۹) ماندگی و تکان (۱۰) جلد غصہ آنا (۱۱) فکر (۱۲) آپ ہی آپ خوف کھانا (۱۳) ضعف بصارت (۱۴) آنکھون سے پڑھنے مین پانی بہنا (۱۵) چلنے مین سامنے اندھیرا معلوم ہوتا (۱۶) ذراسے غصہ و فکر مین دل کا دھڑکنا (۱۷) ہول دل اور طبیعت کی سنساہٹ (۱۸) سوزش جگر (۱۹) آپ ہی آپ ناامیدی (۲۰) ناطاقتی ہر قسم (۲۱) رعشہ (۲۲) اعضا شکنی (۲۳) پشیہ اور کمر اور پہلو مین درد ہونا (۲۴) ہر کام مین ہمت ہارنا (۲۵) جسم کا لاغر ہونا (۲۶) کم خوابی (۲۷) سوتے سوتے چونک پڑنا اور پریشان خواب دیکھنا (۲۸) عورتون سے نفرت (۲۹) ضعف باہ کی شکایت (۳۰) اور وہ تمام بیماریان جو جوانی کی حماقت یا کثرت عیاشی سے پیدا ہوئی ہون جڑ سے یہ نوایجاد دوا کھوتی ہے ۔

قیمت بنظر فائدہ عام فی بوتل ۸ ہے ۔ نقد یا بذریعہ ویلیوپے ایبل ایک درجن بوتل پورا بکس للعہ کو ملیگا ۔ ہمارے پاس فی الحال صرف ۱۲ بکس باقی ہین شائقین کی کثرت ہے جلد طلب کیجیے ۔ محصول ڈاک باردانہ ہر حالتین ذمہ خریدار

المشتہر

راجہ اینڈ قیصر ۔ ایجنٹ و سوداگران گھسیاری منڈی لکھنؤ

اشتہار نیلام حسب دفعہ ۲۸۷ ضابطہ دیوانی

اجلاس جناب منشی جوالا پرشاد صاحب بہادر منصف قیصر گنج ضلع بہرایچ

بمقدمہ اجراے ڈگری صلابت سنگھ ڈگریدار بنام لال بہادر و تولی سنگھ و دو بیر سنگھ و بلدیو پرگدت سنگھ و گمانی سنگھ مدیونان بعلت مطالبہ [illegible] اجراے ڈگری اشتہار دیا جاتا ہے کہ جائداد مندرجہ ذیل واقع موضع صدر کھا پرگنہ جامپور ضلع بہرایچ تاریخ ۱۵ ستمبر ۱۸۹۰ء بمقام عدالت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع بہرایچ نیلام ہوگی ۔

نام پرگنہ	نام موضع	تعداد حصہ	مقدار اراضی	نکاسی تمام	مالگذاری سرکار	فیس لوکل ٹکٹ
جامپور ضلع بہرایچ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۲ [illegible]	[illegible]	[illegible]

جسکی بھگہ [illegible]

منجملہ سیر بیرون

نیلام ہوسکتی ہے

کوئی بار رہن وغیرہ ابھی تک ظاہر نہین ہوا مفصل کیفیت عدالت منصفی [illegible] سے دریافت ہوسکتی ہے ۔

العبد

جوالا پرشاد منصف

یکم اگست ۱۸۹۰ء

عقیدہ اسلام

حال مین مسٹر ڈبلیو ۔ ایچ ۔ کویلیم ۔ بی ۔ اے ۔ سالسٹر عدالت لورپول واقع انگلستان نے ۔ ایک رسالہ مذہب اسلام کی حفاظت اور خوبی مین بزبان انگریزی شایع کیا ہے جس کا چرچہ ولایت و ہندوستان مین بہت کچھ ہو رہا ہے ۔ صاحب موصوف محض تائید ایزدی سے پکے بھی خواہ اسلام ہین ۔ اور اوس گروہ مین جو ولایت مین مذہب مسیحی ترک کرکے اسلام قبول کرتا جاتا ہے ۔ ایسے سربرآوردہ شخص ہین ۔ کہ اکثر اون لوگون کی نماز مین آپ امام بھی بنتے ہین ۔ پس راقم نے مسٹر موصوف کے خیالات سے اپنے ہندوستانی مسلمان بھائیون کو فائدہ پہونچانے کی غرض سے رسالہ مذکور کا اردو مین ترجمہ کیا ہے لو بجا بجا جہان آیات قرآنی کا حوالہ تھا ۔ اصل عبارت قرآن مجید مع ترجمہ اردو درج کردی ہے چونکہ محض اشاعت منظور ہے قیمت صرف ۲ رکھی گئی ہے ۔

اسلامی انجمنون سے امید ہے کہ اپنے ممبرون مین ایسا رسالہ ضرور شایع کرینگے جو انجمن بیس سے زیادہ جلدین یکمشت خرید کرینگے ۔ اونکے ساتھ کسیقدر رعایت کیجائیگی جو بذریعہ خط وکتابت طے کیجا سکتی ہے ۔

المشتہر

سید محمد امجد حسین کاکوری لکھنؤ

غور سے پڑھیے

مضبوط ۔ صحیح خوبصورت ۔ اوپن فیس نکل سلور بغیر کنجی کی ریلوی ریگولیٹر گھڑی جسکے کوک کرنے مین بہت دیر نہین لگتی چھوٹے حجم کے جوئل جڑے ہوئے مینا کا ڈائل گھنٹے کے نشان سوئیان بہت واضح ونمایان ۔ وہ وقت بتاتی ہوئی تازہ دیے ہوئے پہننے اور کیس ایسا کہ گرد نہ جا سکے ایک شیشہ وکمانی خالتوسہ بقیمت ملیہ پارسل ساڑھے سات روپیہ کو ملتی ہے اور اسکا ذمہ کیا جاتا ہے کہ نقل و حرکت یا ایسی زحمتون سے بگڑ نہین سکتی آسانی سے درستی ممکن ۔ صورت سے کم قیمتی نہین پیدا اور لوگ انہین گھڑیون کو دونی قیمت پر بیچتے ہین ۔ منیجر اسمعیل سے لکھتے ہین ۔ ساڑھے سات روپیہ والی گھڑی جسکو دو برس ہوئے آپ سے خرید کیا اسوقت تک صحیح وقت بتاتی ہے خان دین سے سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ ریفارم یون لکھتے ہین ۔ تمھاری سات روپیہ آٹھ آنہ والی گھڑی سا [illegible] روپیہ کو [illegible] لکھنؤ سے لکھتے ہین بعض لوگون نے [illegible] روپیہ قیمت لگائی اور ساڑھے سات تک متعجب ہوئی

اسکے علاوہ کناڈا کی زنجیرین ۔ لاکٹ پنسل وغیرہ کے ہر قسم کے مصنوعی ہیرے یا یاقوت کی انگوٹھیان فی دو روپیہ کے حساب سے ملتی ہین ۔ مسٹر جے الیس مور لکھتے ہین ”ایک جوہری نے ہیرے کی انگوٹھی کی قیمت پچاس روپیہ اور یاقوت کی بیس روپیہ آنکی“ ۔

المشتہر

ویسٹرن انڈیا ٹریڈنگ کمپنی بمبئی

ضروری گزارش

عرصہ دراز سے راقم لکھنؤ مین ڈاکٹری کرتا ہے ۳۰ سال کے تجربے اور تلاش سے چند نسخے ایسے دستیاب ہوئے ہین جنکی نسبت یقینی وعدہ مفید ہونے کا کیا جاتا ہے ۔ اگر امراض ذیل مین سے کسی صاحب کو کسی مرض کا علاج کرانا ہو راقم سے خط کتابت فرمائین بندہ مریض کے پاس جاکر بھی علاج کرسکتا ہے صرف مصارف آمدورفت و قیام یو میہ دینا ہونگے اور بعد صحت جو طے پائے وہ ادا کرنا ہوگا اور جو صاحب یہان آکر علاج کرینگے اونسے تا صحت کچھ نہ لیا جائیگا ۔ اور اوس وقت تک کل دوا کی قیمت بھی نہ لیجائیگی جبتک مریض کو فائدہ محسوس نہ ہوگا ۔ اگر کوئی صاحب دوا باہر سے منگوائینگے اور بذریعہ خط کتابت علاج چاہینگے تو اوسی قدر دوا پہلے بقیمت بھیجی جائیگی جسقدر فائدہ کرنا شروع کریگی ۔ قیمت وغیرہ بذریعہ خط کتابت طے ہونا چاہیئے ۔

تفصیل امراض

صرع ۔ تپ کہنہ ۔ ضعف معدہ ۔ سوزاک ۔ آتشک ۔ جذام ۔ برص بواسیر ۔ اور عام سستی ۔

المشتہر

ڈاکٹر یوسف خان امین آباد

احاطۂ لال خان لکھنؤ

اشتہار

کتب مطبوعۂ ایران ومصر بیروت عربی وفارسی وکتب قلمی اور بمبئی محلۂ امیرکاری نمبر ۱۲۹ جناب آقا میرزا محمد صاحب شیرازی ملک الکتاب برائے فروش موجود است وسوائے آن کتاب منتخبات محمدی در صنائع جدید وکتاب تذکرۃ الخواتین درشرح حال معاریف نسوان عالم از عرب وروم وعجم از صدر اسلام تاکنون مشتملہ اشعار عربی وفارسی وہندی وعجائبانی کہ از اذہان رنائعت شدہ کتاب حدائق المعانی وتاریخ چنگیزی روضۃ الادب فی طبقات شعرائے عرب وکتاب جمہرۃ العرب وشرح فصوص الحکم از ملا جامی ودیوان ابن عربی وکشف الاسرار وتاریخ انگلینڈ مع نقشہ وکتاب مقناطیس الانس در علم قوت جاذبہ وکتاب شاہنشاہ نامہ تصنیف فتح علیخان صباح ووقائع جنگ وایران وروس وتاریخ بردو مطبع شدہ ہرکس طلب باشد طلب وارد ۔

انگریزی دان کی ضرورت

ایک انگریزی دان کی ضرورت ہے جو معمولی فارسی بھی جانتا ہو اور کم سے کم ال اے فیل ہو تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط کتابت طے ہوسکتا ہے ۔

المشتہر

محمد واجد حسین تعلقدار گدیا

ڈپٹی کلکٹر راے بریلی

دیکھے سب دونون کے قیمتی نسخ ہیں اس شیخ نے لکھے جواب باتین بنا کر لیے

راقم

وشس

ہماری شاعری

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم - بندگی کورنش آپ کا دولتخانہ - جناب مین شاعر تھا - اجی آپ کہان سے ہو - جی ہان شاعر تھا - حضرت یہان کس غرض سے آئے - قبلہ مین شاعر تھا - استغفر اللہ کیا خلل جو اب سے خیر پہلے شاعر تھے تو کیا اب نبطی ہوگئے - جناب زبان سنبھالیے دیکھیے ہمدم کی دم ہاتھ سے چھوٹی جاتی ہے افسوس اگر مین زمانہ حال مین شاعر ہوتا تو آپ کی پوری خبر لیتا - شاہ صاحب اب مین معافی چاہکر صرف یہ دریافت کیا چاہتا ہون کہ آپ پہلے کیون شاعر تھے اور اب آپ کی شاعری مضمون کم ہوگئی - اچھا آپ کو اس امر کے دریافت مین الجھن ہے تو سنیئے مین اوس زمانہ مین شاعر تھا جبکہ شاعری کا نتیجہ صرف واہ واہ خیال کیا گیا تھا اور اب اس زمانہ مین چونکہ شعرائی ناموری گلدستون ہی کے ذریعہ سے ہوا کرتی ہے مین شعرگوئی سے تائب ہون - کیون بھائی نہ تو مین کسی گلدستہ والے کا دوست نہ شناسائی جسکے سبب سے پورے طور پر داد سخن ملے مضمون کی عنایت ہوئی تو دو ایک شعر چھاپے چھاپے نہ چھاپے نہ سہی ہان اگر آپ خوب اچھل اچھل کر داد دین اور بعض ہمدم صاحبون کی طرح صرف دو مضمون ہی کا حق نہ ادا کرین تو اوس طرح مین جو تعجب ہوئی تھی ایک غزل لیا سناؤن - بسم اللہ ضرور بک ڈالیے بہت اچھا مطلع عرض ہوتا ہے پہلے مصرعہ طرح سن لیجیے -

مصرعہ طرح

جلوہ ہم اونکا دیکھکے بیہوش ہوگئے

اک گھونٹ پی کے شیخ جی بیہوش ہوگئے — سب پند و وعظ دم مین فراموش ہوگئے
رندو کسی کی نرگس مخمور چو مگر — ہم بھی تمھاری طرح تو مے نوش ہوگئے
چھوڑا تو پھر نہ پاؤن پکڑنے رو غیر کو — اوتری ہوئی سمجھ لو کہ پاپوش ہوگئے
غیرون کے کان کھینچکے آنا بڑا دیا — اب آدمی سے صورت خرگوش ہوگئے
اک گھونٹ پی کے حضرت منصور اول بڑھے — یان اپنے غم کے خم کی اک نوش ہوگئے
تقلید مین کہو آپ نہ یارون کی پوچھیے — مسٹر بنے کبھی تو کبھی [illegible] ہوگئے
ناصح نے مری توبہ جو کر لی تو کیا ہوا — گھل گھل کے نیست [illegible] تن و توش ہوگئے
دیکھا جو آکے [illegible] انگلینڈ کا چال [illegible] — روبرو سے [illegible] کے پاپوش ہوگئے
اس بار قوم [illegible] ملن کے پیراوٹھا [illegible] — سر [illegible] آپ [illegible] ہوگئے
گلدستون مین غزل کوئی کیا بھیجو [illegible] — اب شغف [illegible] کر وعدے فراموش ہوگئے

اے واہ سبحان اللہ مصرعہ طرح کی تضمین کیون باقی رکھی - ماشاء اللہ آپ طرفہ آدمی ہین بھلا فرمایئے تو کیون کوئی اونکا جلوہ دیکھکے بیہوش بننے لگا بندہ ایسی تذلیل سے باز آیا - زیادہ رخصت -

مبتلم

م ب از بیر سالار بلیا

عجیب مقابلہ

آجکل ان اطراف مین سرکار کی طرف سے خانہ شماری ہورہی ہے سرکاری ملازم اگر سو گھر تک گنجاتے ہین تو کارکنان قدرت سیلاب کے ذریعہ سے پانچ سو گھر ڈھاکر شمار مین فرق ڈالدیتے ہین - ضد تو ہے ضد ہی سہی لطف جب ہو تا کہ ایک گھر ادھر سے ڈھایا جاتا تو ادھر دو گھر دن کا ٹکس معاف کیا جاتا اس سے دو نتیجے پیدا ہوتے ایک تو ہماری سرکار کا بول بالا رہتا دوسرے رعایا کے فلاح کی صورت بھی پیدا ہوجاتی -

راقم

وہی م ب از بیر سالار بلیا

ہم خوش ادھر وہ خوش ادھر اپنی پسند سے

مشہور ہے شہنشاہ نپولین بوناپارٹ کی رائے تھی کہ دنیا سے باضابطہ رسم ازدواج اوٹھا دیجائے تاکہ انسانی نسل کی کمزوریان جو اس پابندی سے پیدا ہوتی ہین دور ہون اور آزادی و مطلق العنانی کی ہوا سے ایک بڑی قوت آیندہ نسلون مین پیدا کیجائے - قطع نظر ان مصالح کے ہم اپنے اوس بوڑھے فلاسفر کے قول کے مطابق جسنے کہا ہے ؎

زن نو کن اے یار در ہر بہار
کہ تقویم پارینہ ناید بکار

عمل کرنے کو نہایت خوشی سے طیار مستعد ہین - مگر کیا کرین مجبور ہین رسم و رواج کی ایسی زنجیرین ہین کہ کوئی صورت خلاصی کی نظر نہین آتی - خیر نپولین اور فلاسفر صاحب جو کچھ فرما گئے ہین اوسکی نسبت موجودہ دنیا سے تو امید نہین کہ ہمارے جیتے جی اسقدر مدارج ترقی طے ہوجائین اور انتہا سے مرتبہ پر پہونچ جائین مگر آخر ایک قدم آگے ضرور بڑھنا چاہیے اسقدر پابندی اور یہ زبردستی کا سودا لینا ہے - اپنا نکاح - اپنی زوجہ اور دوسرے دن کے اختیار سے آخر صاحب کسیکو ہمارے معاملات مین دخل دینے کا استحقاق ہی کیا ؟ بغیر ہماری رضا کے ایک بلا سے سبب و ہان ہمارے گلے منڈھ دیا ایک شیطان ہم پر مسلط کر دینا کون عقل کی بات ہے - ہم انسان ہین بیل نہین کہ جو اضطرار گر انہ پر زبردستی رکھدیا جاسے - اگرچہ ابھی بحث تمام نہین ہوئی تاہم سردست بارہ ہے بالم ؞

کراس بل کی حالت

مرض یہ پھیلا ہے یاروں کی بیوفائی سے
کہ پیٹھ لگ گئی بل کی ہے چارپائی سے

پر بہت سے حضرات توجہ کر چکے ہین مگر توبہ کیجیے۔ زبانی جمع خرچ سے ریفارمر ہوئے ہین۔ خیر شکر ہے کہ رنگ بدلی ہندو سوسائٹی مین دو نوجوان آزادی کا دم بھرنے والے ریفارمر کا بیڑا اوٹھانیوالے اس جانب متوجہ ہوئے ہین اور اونھون نے ایسی کارروائیون کا لگا بھی لگا دیا یعنی اخباروں سے معلوم ہوا کہ دو نوجوان جو اپنی گھر والیون سے بوجوہ عاجز وحیران متنفر و پریشان رہتے تھے ایک دن ایک دوسری کی جورو کو دیکھ لیتے ہین اور ادھر تو یہ اوسکے گھر والی کو دیکھتے ہی تیر نظر سے گھائل ہو جاتے ہین سودا سے یار سر مین سماجاتا ہے اودھر وہ اس کی جورو کو جو دیکھتے ہین سنان عشق جگر کے پار ہو جاتا ہے اوسہر دم اوسیکا خیال ذہن مین بسا رہتا ہے۔ اودھر لذت ہجر کی تلخکامی سے شربت وصال کی جستجو ادھر زخم جگر پر مرہم رکھنے کی فکر اودھر ع

جگر مین گھیس سے دلمین کھٹک ہے لب پہ نالے ہین

اودھر ع کلیجے مین جلن ہے سینہ پر غم مین چھالے ہین

الغرض ایک طرف تو سے

جو نگاہ کی تہی ظالم تو پہر آنکھ کیون چرائی
وہی تیر کیون نہ مارا جو جگر کے پار ہوتا

سا وظیفہ دوسری طرف سے

دن کو نہ آوے شکوہ یہان جلوہ گر تو ہو
سورج بنو کہین مری خاطر قمر تو ہو

ہر وقت ورد زبان۔ اودھر آہ آتشبار سے فلک بے ستون کو خاک کر دینے کا خیال اودھر نالہ ہائے جگر سوز سے زمین ہلا دینے کا دعوے اودھر وہ ماہی بے آب کیطرح مضطرب و طپیان ادھر یہ ہر دم ہر آن مغموم و گریان۔ کہین دلمین درد کہین لبون پر آہ سرد۔ اودھر بیقراری بیچینی کا زور ادھر بیصبری بیتابی بڑھی ہوئی ادھر وہ کراہ کراہ کے سے

دردمندون سے کہین ضبط فغان ہوتا ہے
چھپکے چھپکے ترے بیمار کراہین کیونکر

نعرون سے زمین آسمان سر پر اوٹھائے ادھر یہ رو رو کے سے

زیر دیوار کبھی جھانک کے تم دیکھ تو لو
ناتوان کرتے ہین دل تھام کے آہین کیونکر

کی صدا مینے خلق خدا کے کانون کے پردے اوڑاتے۔ کچھ دنون تو دونون نشۂ عشق مین چور امنگون مین مست ولولۂ جوانی اور تازیانۂ عشق خانہ خراب کی بدولت سمند شوق کو ایڑ لگاتے۔ میدان الفت بازار عشق اور کوچۂ محبت مین ہوا کھلاتے اور ایک دوسرے کے حال اصلی سے بیخبر رہے بالآخر ایک کو دوسرے کے حال سے اطلاع ہوئی عشق و محبت کا راز افشا ہوا کہ داء مرض کا دفعیہ گھر ہی مین موجود ہے۔ دونو اپنی اپنی گھر والیون سے بیزار ہر وقت کمند بستہ گئے خریدار کے تلاشی ہی رہتے تھے نوبت بانجا رسید کہ سمجھوتہ کر کے حروف علت کو نحوی قاعدہ سے بدل دیا یعنے جورو صاحبون کا تبادلہ[1] کر کے دونون اپنی جگہ پہ مسرور محظوظ شادان و فرحان اور زن نو کے پانے اور تقویم پارینہ کو نکالنے سے خوش گذران رہنے سہنے لگے اور اب جورو بھی اپنے شوہرون سے نہایت انبساط و دلبستگی سے بسر کر رہی ہین اور بہت خوش خوش معلوم ہوتی ہین۔ اور کمال گرمجوشی و اشتیاق سے زندگی کے دن گزار رہی ہین۔

بس حضرت ہم تو ایسی آزادی کی قایل اس قسم کے دوستانہ مراسم کے پسند کرنے والے ہین یہ بلا کیسی کہ ایک دفعہ نکاح کر کے دائم اپنے ہو گئے عمر بھر کے واسطے پٹہ لکھ دیا کہ کسی طرف آنکھ ہی نہ اوٹھاؤ خدا کے کرشمہ دیکھیے ع

دکھائے ہین خوش رو جوان کیسے کیسے

بہی ایک دفعہ نہ کہو ع

دگلویم سنت پیغمبر است

کے اولٹے معنے لگا کے۔ خلع۔ طلاق کی رسم ہی اوڑا دی۔

واللہ اگر آج کو ایسی بے تکلفی اور یہ آزادی ہندوستان مین رائج ہو جائے تو ہم جیسے بھلے مانس شریف مرد آدمیون کی بن آئے جورو صاحب نے ذرا کچھ ستایا۔ طبیعت کو اجیرن ہوئین۔ جنجال سے جی گھبرایا کہ ادھر ادھر جھانکنا تاکنا شروع کیا اور جہان کسی کی طرحدار۔ حسین جورو نظر پڑی بس ڈورے ڈالنے لگے اور اپنی جورو اوسکے گلے مڑھ کے اوسکی جورو پر خود قابض ہو گئے اور مزے سے زندگی بسر کرنے چین سے رہنے لگے۔

مگر

کیا کہیے کہنے والے زبانی جمع خرچ تو بہت کچھ بگھار گئے ہین اور کتابون مین لکھنے والے اپنے والی بہت کچھ لکھ گئے ہین دفتر کے دفتر سیاہ کر گئے ہین پر ایسا کوئی بندۂ خدا نظر نہین آتا جو مرد میدان ہو کر عملی کارروائی پر متوجہ ہو جائے اور ہندوستان سے اس خراب جکڑ بندی رسم کو اوٹھا کے آزادی کا جھنڈا بلند کرے اور اس سرے سے اوس سرے تک ذوق شوق کی خریداری کا سلسلہ بازار مین قائم کر دے۔

بھائیو خبردار ہو خالی تاب حجاب سے کام نہین نکلتا کچھ کر دکھاؤ۔ خدا کے واسطے اور سب باتین دنیا کے تمام معاملات چھوڑ چھاڑ اسطرف توجہ کرو سرکار سے پولٹیکل حقوق پھر مانگ لینا نہ تم بھاگے جاتے ہو نہ وہ

---

[1] شاراللہ اس تبادلہ نے تو لوہے چرودی دیکھے تبادلہ کو بھی مات کر دیا۔

بیوہ عورتون کے سہاگ کی تمکو کیا فکر جب وہ جماعت ہوشمند ہو جائیگی تہذیب و تعلیم کا سبق پڑھ کے غرادہ پر چڑھ جائیگی اپنی آپ فکر کرلینگی پس سب سے پہلے اپنی خبر لو اپنی فکر کرو۔ ارے یارو میری ساری جوانی غارت ہوئی جاتی ہے میرا سارا استشباب متی مین ملا جاتا ہے خدا کیواسطے میری مشکل آسان کردو مجھے سنبھالو اگر اسی صاحب کو طرحدار حسین۔ کمسن سلیقہ شعار جورو اجیرن ہو شوق سے میرے حوالہ کرے اور مجھے ایک کوسٹ۔ پہو ہر جو رو لیجائے۔ بلکہ گھاتے مین ایک تمغہ بیوقوفی بہی دیدیا جائیگا پس جن حضرات کو بلا محنت و مشقت صاحب اولاد مشہور کرانا اور آبا آبا کہلانا منظور ہو مجھ سے خط کتابت کرین۔ جورو صاحبہ کا حلیہ اور اوصاف لکھیئیے مین چال چلن کی نسبت زیادہ پوچھ گچھ منظور نہین آزادانہ خیال ہونا چاہیئے درخواست کا فارم پکالی کمپنی سے ملسکتا ہے وہان جائداد ون سے نیلام کے نام بہت ملتے مین بس کافی ہے۔ والسلام

راقم

جورو نہیں لڑکے ہو بچال

کا

مصداق

ڈبل ریویو

مولانا پنچ۔ فاخر صاحب پہر لکھنؤ مین آئے مگر اتفاق سے اینجانب تشریف لیگئے تھے اب فصل کے پلٹتے ہی اضداد جمع ہوئے وہی ہم اور وہی دیوان جدید مضامین کی سیر ملاحظہ ہو صفحہ ۵۵ سطر ۳ سے

قبر مین عشق بتان جسم کے شامل آیا | ساتھ میرے مری گہر تک سگ منزل آیا۔

شامل (ساتھ) کے معنون مین نہین بولا جاتا بلکہ (ملکر) کے معنون مین سمجھا جاتا ہے دوسرے نمبر کے معنے اگر لیئے جائین تو جسم کے شامل نہ کہنا چاہیئے بلکہ جسم مین شامل سمجھنا چاہیئے فافہم صفحہ ۵۵ سطر ۱۴ سے

اس مرتے سر پہ بلا آج ضرور آئیگی | کونچہ زلف سے پہر کر نہ مرا دل آیا

اس کی قید سے تو اوس کا بہی پتا چلتا ہے دوسر معلوم ہوتے ہین۔ حالانکہ عیش باغ کے میلون تک مین دوسر آسر نہین دیکھا ہے پہر دوسر نے کس مین دوسرے مصرع مین تو کونچہ کی لفظ کشوا ڈہلنے ہی کے قابل ہے صفحہ ۵۶ سطر ۴ سے

مجھے کہتے ہین شب وصال وہ مخمور ہوکر | سچ بتا میری قسم کس پہ ترا دل آیا

ہے واللہ میری قسم کی کیا کہی ہے یہ محبوب سرکار کوئی کاشتکار رہنے والا یا رام جنی اگئی تہی صفحہ ۵۸ سطر ۱۲ سے

خلوت دل ہے تصور سے ترے کب خالی | کونسی جا نہین ہوتا ترا جرچا آیا

ع واہ کس حسن سے اس شعر مین آیا آیا

ظاہر مین تو جولین بیشک بیٹھی ہوئی دکھائی دیتی ہین لیکن باطن مین بالکل غلط تصور تک تو خلوت کے لیئے مضر نہین لیکن چرچا بے دو چار آدمیون کے ہو ہی نہین سکتا اور آدمیون کے مجمع سے خلوت کہنکی جاتی ہی تعقیب کے ساتھ چرچا آیا بہی محل فصاحت ہے دوسرے تصور سے اور چرچے سے بعد المشرقین زمین آسمان کے قلابے ملائے ہین یا شعر کا ٹھا ہے صفحہ ۵۹ سطر ۶ سے

کے بہل جادۂ شمشیر پہ اسطرح چلا | تیغ قاتل کا جبین پر مرے چھالا آیا

چھالا پڑا یا آیا محاورون مین تصرف کرنا آپ ہی کا کام ہے یہ آپ کا ذکر خیر ہے یا کسی نٹ کی تعریف ہے کیون نہو دو کی سوجہتی ہے گنبد بہی تو اچہا ملگیا اور آیا تو ماہون ایسا پکڑا گیا ہے کہ سب ہی کے ساتھ اوسکو آنا پڑتا ہے صفحہ ۶۰ سطر ۱۱ سے

مین جو کہتا ہون نہین اور زنکو نفرت کیا | ایک تو ہی تو ہے تو ہی دبی جابہنے الا آیا

مین کہتا ہون کہ ایک مصرع کے معنے آپ فرمائیے۔ اور ایک کی داد لیجیئے رسم اللہ کرین صفحہ یاد ہے سطر اونگلی والی سے

کب خط سبز پہ پڑا اونکے کتابی منھ پر | مصحف رخ کے لیئے یہ صحیفہ آیا

کتابی منھ کی بہی ایک ہی ہوئی دیکھیئے پہر محاورے مین تصرف کر کے منہ کی کہائی آپ سے ہزار مرتبہ فرمایا اسے تو ہم ارشاد کیا لاحول ولا عرض کیا کہ جامہ سے باہر کلیلین نفرمایئے مگر آپ کب سنتے ہین۔ خیر بارا یہ اب فرمایئے کہ مصحف سے لیئے صحیفہ کب نازل ہوا یہ مصحف کیا کوئی نبی ہے یا مرسل آپ تو کہتے کہتے انوکھی کہنے لگے۔ کیا کربلا سے متعلے جانے والے عاشق ہین تو کے محبوب کے رخ پر صحیفہ نازل ہوتا ہے صفحہ ۶۰ سطر ۱۵ سے

بیخودی مین مرے بوسہ جو لیئے ہنسکے کہا | جو صلہ وصل مین دل کا مرے نکلا آیا

بوسہ دینے کا تو آپ کو مرض معلوم ہوتا ہے اور اوسکو لینے کا۔ کیونکہ ہزار دفعہ لیئے دیئے گئے۔ لیکن یہ نکلا آیا کیا ہے نکلتے دیر نہین اور آتے دیر نہین بوسہ ہے کہ بہانمتی کی گولی۔ منہ سے نکلا اور پہر موجود سے

ٹھیک فرماتا ہون وہ سر پہ بجائے دربان | کئی جا لغو اسیطرح سے آیا آیا

صفحہ ۶۱ سطر (۱) سے

مینے بوسہ جو لیا بزم مین جہنجہلا کے کہا | آپ کو نام خدا خوب سلیقہ آیا

جہنجہلانے پر تو یقینا (آپ) نہ کہا ہو یہ صرف خودستائی ہے دوسرے کو بوسہ دینے کے لیئے سلیقہ آنا ایک عجیب تماشے کی بات ہے تیسرے بزم مین بوسہ لینا بہی آپ ہی کی حیثیت کا مقتضے تھا۔ الغرض بیچارے دیہاتی بہی اسطرح نہ کہتے جیسا آپ نے ارشاد کیا ہے بوسہ کے لیئے سلیقہ اور پہر نام خدا اوسپر واہ جی واہ صفحہ ۶۱ سطر ۲ سے

بدمزا ہو کے کہین وصل مین مجھسے یہ کہا | کیون رے بدذات یہی تجھکو سلیقہ آیا

پہلے مصرع مین (کہین) تو ایسا ضروری لفظ ہے کہ بے اوسکے موزون

یہی نہین ہوسکتا تھا - ہائے واللہ بدمزا ہو گئے کہین وصل الخ - ضمیر غائب

وغائب دونون کا مزا — نالے کھوئے راہ گلی کا اشارا ایک

بات ہو تو کہی جائے - ہائے — دکہین ہا اور وائے سے کہین - دو جگہ

سلیقہ کیا دکہڑے کے باندہ گیا مگر محض بیجا ایک جگہ موقع سے نہ چپکا - وصل مین بدمزا

ہو گئے سلیقہ کی شکایت اپنا ایک عجیب نہ کی بات ہے جو کتری چارپائی ڈہیلی

اودوائن تکیے بچھونے نذر ہونے کا تیا دینے ہی ہے ہ

نظم کی نکر مین ادہیا گئی گو عمر شریف — شعر کہنے کا تمیمین پہ نہ سلیقہ آیا -

صفحہ ۶۲ سطر ۱۱ ہ

جہانکا خود پردے سے لیلے نے بھی ہوکر بیتاب — نجد مین قیس جب آکر سونے محل ٹھہرا

قریب کی جگہ اپنے سوا ہونک لیا یہی عجیب دلگی کی بات ہے ایضاً شعر کے

خون فصاحت ٹپک رہا یہان سونے کی جگہ قریب یا نزدیک چاہئیے تھا -

ضرورت شعرنہ ہوئی ایک مصیبت ہو گئی آسمان نہ آسکا زمین کہدیا - پانی کر

مقام پر آگ بک گئے سونے یہان محض بیکار ہے - اونٹ اور محمل

الگ الگ نہین ہے جیسا آپ کے فہم مین آیا بلکہ دونون تلے اوپر مین -

طرف کے معنون سے یہی خرابی پڑتی تھی جو دفع کی گئی مصرع سے یہ ثابت

ہوتا ہے کہ قیس محمل کی طرف ٹھہرا اور اونٹ الگ ستر غز سے کرتا رہا - اسکے

علاوہ سونے کے تہ سے ایک باریک سقم یہ نکلتا ہے کہ محمل اوس خاص جگہ کا

نام ہے جہانسے بی لیلے نے جہانکا تھا حالانکہ یہ بھی نہین کما لکھنے علے

اہل النظر باقی آیندہ ہ

راقم

دلگی ہے یہ چھیڑ چھاڑ نہین ❊ بحث علمی ہے کچھ بگاڑ نہین ❊

بقلم - ہم

اشتہار نیلام حسب دفعہ ۲۸۷ ضابطہ دیوانی

اجلاس جناب منشی جوالا پرشاد صاحب بہادر منصف قیصر گنج ضلع بہرائچ

بمقدمہ اجرائے ڈگری صلابت سنگہ ڈگریدار بنام لال بہادر و تولی سنگہ و

دو بر سنگہ و پراگدت سنگہ و گہرائی سنگہ مدیونان بعلت مطالبہ ۳۰۵؁ ۲ پائی اجرائے ڈگری

اشتہار دیا جاتا ہے کہ جائداد مندرجہ ذیل واقع موضع صدر کھا پرگنہ جام پور

ضلع بہرائچ بتاریخ ۲۰ ستمبر ۱۹۰۹ء بمقام عدالت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع

بہرائچ نیلام ہوگی -

نام پرگنہ	نام موضع	تعداد حصہ	مقدار اراضی	نکاسی خام	مالگذاری سرکار	فیس لوکل ریٹ
جام پور ضلع بہرائچ		۳ آنہ اسوانسی ۱۰ کچوانسی	۱۰ بسوانسی	۱۲؁ ۴ پائی	۵؁	۶ آنہ پائی
			جسکی ۸ بسوہ ۱۴			
			منجملہ سیر مدیون			
			نکاسی ۱ سیر			

نیلام سے مل سکتی ہے

کوئی بار رہن وغیرہ ابھی تک ظاہر نہین ہوا - مفصل کیفیت عدالت منصفی

قیصر گنج بہرائچ سے دریافت ہوسکتی ہے ہ

العبد

جوالا پرشاد منصف

یکم - اگست ۱۹۰۹ء

نو ایجاد نباتاتی حبوب

ایک ڈبی ہر شخص کو ضرور خرید نا چاہئیے !!!

عجب گولی ہے - جسقدر تعریف کیجائے کم ہے بتیس ۳۲ امراض ذیل کو جڑسے

کھوتی ہے اور قوت ہاضمہ بڑہاتی ہے مسہل لینا فضول - اس گولی کی تاثیر زرا

سے کہ تین کے صرف سے اشرفیون کا کام نکلتا ہے - ایک ڈبی بطور نمونہ

طلب کیجئے فائدہ ہو تو پورا بکس طلب کیجئے - فہرست امراض ملاحظہ ہو -

(۱) قبض (۲) ثقل معدہ (۳) سرسام بادہ (۴) فصلی بخار (۵) لال بخار یعنے

ڈنگیو (۶) جملہ امراض صفرادی (۷) نازک مزاجوں کا بخار (۸) انواع واقسام کی بدہضمی

(۹) ضعف معدہ (۱۰) پیچش و اسہال (۱۱) سوزش جگر (۱۲) دوران سر (۱۳)

خول دل (۱۴) امراض جگر (۱۵) گٹھیا بائی (۱۶) اعضا شکنی (۱۷) زکام و نزلہ (۱۸)

دم پھولنا (۱۹) دمہ (۲۰) معدہ کی ترشی اور کھٹی ڈکارین (۲۱) مرض سل جو بدہضمی سے

ہوا ہو (۲۲) سرمین خون کی آمد (۲۳) پھوڑے پھنسیان (۲۴) بدن کا پھٹنا (۲۵)

نفخ شکم (۲۶) ریح (۲۷) نکسیر پھوٹنا (۲۸) غشی وچکر یعنے گھومنی آنا (۲۹) پریشان خواب

دیکھنا (۳۰) ورم اعضائے رئیسہ (۳۱) ورم معدہ (۳۲) یرقان یعنے کانور جسمین

تمام بدن زرد ہوجاتا ہے - اسکے سوا اور امراض جو ضعف معدہ سے پیدا ہوتے

ہین یہ گولیان یکقلم دفع کرتی ہین - ڈاکٹر وحکیم مسہل وجلاب دیتے ہین تاکہ معدہ

صاف ہوجائے مسہل کی عادت پڑنے کے سوا حرج نہین دیتی - یہ گولیان معدہ

وگردہ کو خالی کرنے کے بدلے اونکو طاقت دیتی ہین - معدہ مین جا کر خون بنتی ہین

اور ہر ایک نس یعنے شریان مین جا کر اپنا اثر پہیلاتی ہین - بغرض رفاہ عام

قیمت نہایت کم ہے فی ڈبی کاغذ ترکیب صرف عہ نقد یا بذریعہ ویلیو پی ایبل

پورا بکس ایک درجن ڈبی کا ۵؁ کو ملیگا - محصول ڈاک دبارہ انہر حال

مین ذمہ خریدار - ہمارے پاس صرف ۲۵ بکس موجود مین جلد خرید لیجئے

ورنہ امریکا سے منگانے مین تین مہینے کا انتظار کرنا پڑیگا ہ

المشتہر

راجہ اینڈ قیصر سوداگران وایجنٹ

گھسیاری منڈی لکھنؤ

غور سے پڑھیئے

مضبوط - صحیح خوبصورت - اوپن فیس نکل سلور بغیر کنجی کی ریلوی ریگولیٹر گھڑی جسکے کوکنے مین بہت دیر نہین لگتی - چھوٹے حجم کے جوہل جڑے ہوئے مینا کا ڈائل گھنٹے کے نشان سوئیان بہت واضح و نمایان - وہ وقت بتاتی ہوئی تاؤ دیے ہوئے پرزے اور بکس ایسا کہ گرد نہ جا سکے ایک شیشہ کمانی فالتو بذریعہ ویلیو پارسل ساڑھے سات روپیہ کو ملسکتی ہے اور اسکا ذمہ کیا جاتا ہے کہ نقل و حرکت یا ایسی زحمتون سے بگڑ نہین سکتی آسانی سے درستی ممکن - صورت سے کم قیمتی نہین پیدا اور لوگ انہین گھڑیون کو دونی قیمت پر بیچتے ہین مسٹر ڈیو اندرا سے لکھتے ہین - ساڑھے سات روپیہ والی گھڑی جسکو دو برس ہوئے اپسے خرید کیا اب تک صحیح وقت بتاتی ہے خاندیس سے سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ فارم یون لکھتے ہین تمہاری سات روپیہ آٹھ آنہ والی گھڑی سازنے پندرہ روپیہ کو آنکا ہے مسکلٹ رجمنٹ لکھنؤ سے لکھتے ہین بعض لوگون نے اوسکی پندرہ روپیہ قیمت لگائی اور ساڑھے سات [illegible] ہوئی

اسکے علاوہ کناڈا کی زنجیرین - لاکٹ - پنسل - قمیص کے بٹن تمام مصنوعی ہیرے یاقوت کی انگوٹھیان فی دو روپیہ کے حساب سے ملتی ہین - مسٹر جے ایلیس مدرس لکھتے ہین وہ ایک جوہری نے ہیرے کی انگوٹھی کی قیمت پچاس روپیہ اور یاقوت کی میں روپیہ آنکی -

المشتہر

ویسٹرن انڈیا ٹریڈنگ کمپنی بمبئی

ضروری گزارش

عرصہ دراز سے راقم لکھنؤ مین ڈاکٹری کرتا ہے ۳۰ سال کے تجربے اور تلاش سے چند نسخے ایسے دستیاب ہوئے ہین جنکی نسبت حتمی و عمدہ مفید ہونے کا کیا جاتا ہے - اگر امراض ذیل مین سے کسی صاحب کو کسی مرض کا علاج کرانا ہو راقم سے خط کتابت فرمائین بندہ مریض کے پاس جاکر بھی علاج کرسکتا ہے صرف مصارف آمد و رفت و قیام پو سپرد دینا ہونگے اور بعد صحت جو طے پائے وہ ادا کرنا ہوگا اور جو صاحب یہان آکر علاج کرینگے اونسے تا صحت کچھہ نہ لیا جائیگا - اور اوسوقت تک کل دوا کی قیمت بھی نہ لیجائیگی جبتک مریض کو فائدہ محسوس نہ ہوگا - اگر کوئی صاحب دوا باہر سے منگوائین گے اور بذریعۂ خط کتابت علاج چاہینگے تو اوسی قدر دوا پہلے بقیمت بھیجی جائیگی جسقدر فائدہ کرنا شروع کریگی - قیمت وغیرہ بذریعۂ خط کتابت طے ہونا چاہیئے -

تفصیل امراض

صرع - تپ کہنہ - ضعف معدہ - سوزاک - آتشک - جذام - برص بواسیر - اور عام سستی -

المشتہر

ڈاکٹر یوسف خان امین آباد

احاطۂ لال خان لکھنؤ

اشتہار

کتب مطبوعۂ ایران و مصر و بیروت عربی و فارسی و کتب قلمی اور بمبئی محلۂ امیر کاری نمبر ۱۲۸ جناب آقا میرزا محمد صاحب شیرازی ملک الکتاب برائے فروشش موجود است و سوائے آن کتاب منتخبات محمدی در صنائع جدید و کتاب تذکرۃ الخواتین در شرح حال معارف نسوان عالم از عرب و روم و عجم از صدر اسلام تا کنون مشتمل بر اشعار عربی و فارسی و ہندی و عجائبات کہ از اشعار و اثبت شدہ کتاب حقائق المعانی و تاریخ چنگیز و روضۃ الادب فی طبقات شعرائے عرب و کتاب جمہرۃ العرب و شرح فصوص الحکم از ملا جامی و دیوان ابن عربی و کشف الاسرار و تاریخ انگلیند مع نقشہ و کتاب مقناطیس الانسان در علم قوت جاذبہ و کتاب شاہنشاہ نامہ تصنیف فتح علیخان صباح و وقائع جنگ و ایران و روس و تاریخ بر در مطبع شدہ ہر کس طلب باشد طلب دارد ۞

انگریزی دان کی ضرورت

ایک انگریزی دان کی ضرورت ہے جو معمولی فارسی بھی جانتا ہو اور کم سے کم ال اے فیل ہو تنخواہ کا فیصلہ بذریعۂ خط کتابت طے ہو سکتا ہے ۞

المشتہر

محمد واجد حسین تعلقدار گدیا

ڈپٹی کلکٹر رائے بریلی

مضامین غیر

حیف بر جان سخن گر بسخندان نرسد

مائی ڈیر محمد سجاد حسین - زمانے کی چال کبھی ایک سی نہین رہی - آج کچھ اور ہے کل کچھ اور تغیر اور تبدل کر فطرتی قانون مین آئے دن ترمیم و تنسیخ لگی رہتی ہے - زمانے کے ساتھ خیالات بھی اپنا رنگ بدلا کرتے ہین ایک مذاق شاعری ہی کو دیکھیے کہ غیر قرین القیاس اور ناممکن الوقوع مضامین کی ٹیڑھی ترچھی پگڈنڈیون کو چھوڑ کر فی زماننا کس ڈھرے پر آرہا ہے - مقفی اور مسجع عبارت اب کانون کو نہین بھاتی اہل زبانون کے پیارے پیارے اچھوتے روزمرے سنکر جی پھڑک اوٹھتا ہے سچی سچی بلا مبالغہ باتین دلمین چبھ جاتی ہین نیچرل شاعری جب قدرتی صناعیون کا فوٹو کھینچکر نظر کے سامنے لے آتی ہے تو بے اختیار یہ زبان سے نکل جاتا ہے

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم
کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست

ان قدرتی جذبات کا نظم کے پیرایہ مین ادا کرنا شعرائے مغربی ہی کا حصہ ہے علم طبعیات جر اثقال اور طبقات الارض کو شاعری کی زبان مین ظاہر کرنا انھین کا حق ہے - مین کیا اور میری شاعری کیا - نعرفی زخاقانی پھر کس برتے پرتتا پانی - لیکن ہان زمانے کا رنگ دیکھکر مین نے یہ جرأت کی کہ مغربی خیالات مشرقی مذاق مین ادا کرون تاکہ سامعین کو ناگوار خاطر نہو - اور اس رنگ کی شاعری کیطرف دوسرون کی توجہ بھی منعطف ہو - یہ امر کہ مین اپنے ارادے مین کہان تک کامیاب ہوا مین نہین کہہ سکتا کیونکہ یہ بات صرف ناظرین کے مذاق پر منحصر ہے - مین سوچتا تھا کہ یہ ناچیز تحفہ جو میری طبیعت کا ایک نیا اور پہلا جوش ہے کسکے نام نامی پر معنون کرون - میری نظر مین سوائے آپکے کوئی دوسرا نہ جچا اردو زبان کے مردہ جسم مین پہلے پہل روح آپ ہی نے پھونکی - اس زمانے کے لوگون کے مذاق کی کایا پلٹ آپ ہی نے کی آپ ہی کی مستقل اور باثر کوششون نے اودھ پنچ کے مقبول ذریعے سے اردو زبان مین مغربی خیالات کا رنگ پائداری کے ساتھ چڑھایا اس قابل قدر پرچہ نے فی الواقع ثابت کردیا کہ مشرقی و مغربی خیالات باوجود اپنے ذاتی تباین کے نہایت خوبصورتی کے ساتھ ہماری زبان مین ادا ہوسکتے ہین - مین اپنا فخر سمجھونگا اگر آپ اس نظم کو منظور فرماکر اپنے نام سے معنون فرمائین گے -

قیصر گنج - ۱۵ اگست ۱۹۰۹ء

مین ہون آپکا سچا دوست

جوالا

بہار

اٹھلاتی لجاتی مسکراتی
کمسن - الھڑ - حسین - انیلی
بوٹا سا وہ قد بہار کے دن
گہنا پھولون کا زیب تن کر
گھونگھٹ اک ناز سے نکالے
سرپالی نئی وطن مین آئی
اوتری گلشن مین جب سواری
گل نے زر گل کیا نچھاور
شبنم بھر لائی کورے کورے
خورشید نے آئینہ دکھایا
نہرین بھر بھر کے لائین پانی
خوشیان اشجار نے منائین
غنچون نے چٹک کے لین بلائین
مرغان چمن نے گیت گائے
چڑیون نے گا کے دل لبھایا
بدلی پھولون نے اپنی وردی
بھونرون نے یہ گونج کر صدا دی
معشوق گلعذار آئی
سن گن جو ہین فصل گل کی پائی
گردش سے دنون کے بے خطر تھی
معزولی کی اپنی پاتے ہی چھاؤن
رنگ اوڑگیا پہلے جو جما تھا
بیچاری کی کوکھ اوجڑ گئی ہے
کہرے یہ گھٹا ہے غم کی چھائی
پھوٹی قسمت پہ روتی ہے برف
رنگت ارض و سما کی بدلی
اطراف جہان مین مچ گئی عید
چرخ چہارم پہ ہے نمایان
چلتی ہے ہوا اوسی کے دم سے
نیچر کو شغف ہین پالتی ہین
کانون نے گری جڑون مین بس کر
شاخون مین جڑون سے چڑھ کے پھوٹین
سج گئین باغ و بوستان کو

[...]ن ناز سے سنہ بہار آئی
چوتھی کی دولھن نئی نویلی
اوٹھتی کوپل اور بہار کے دن
دھانی جوڑا انیا پہن کر
سہرا پھولون کا منہ پہ ڈالے
اک سبز پری چمن مین آئی
سورج نے آرتی اوتاری
صدقے ہوئی عندلیب اوڑکر
شربت سے گلاب کے سکورے
کرنون نے موتیچل ہلایا
سبزے نے بچھایا فرش دھانی
میوون کی ڈالیان لگائین
بلبل نے سہاگ کے دین دعائین
ہر رنگ کے زمزمے سنائے
مورون نے ناچ کر رجھایا
اودی زنگاری - لاجوردی
کوئل نے یہ پھیر دی منادی
آئی آئی بہار آئی
سردی گھبرائی سٹپٹائی
مطلق نہ بسنت کی خبر تھی
اوترکو کھسک چلی دبے پاؤن
گھر مٹ گیا جو بنا ہوا تھا
پالے پر اوس پڑگئی ہے
چہرے پہ ہے چھوٹتی ہوائی
ہستی گھل گھل کے کھوتی ہے برف
صورت سیرت ہوا کی بدلی
پہونچا خط استوا پہ خورشید
فیاض زمان مسیح دوران
ہے نشو و نما اوسی کے دم سے
ہر چیز مین جان ڈالتی ہین
پیدا کیے ... نمو کے جوہر
[...] پتون مین بڑھ کی پھوٹین
[...] لگین تحفۂ جہان کو

فیروزی - صندلی - گلابی
لاہی - نارنجی - ارغوانی
کافوری - کاگریزی - لاہی
عباسی - پیازی - زعفرانی
ہر اک کا جدا ہے رنگ و روغن
سایہ بھی ہے اوس میں رنگینی بھیا
سبزے کا ادبھار کیون نہ بھائے
انکھون کو نور دینے والے

کہساروں پہ تو ہی اوڑھا یا
ساری خلقت ہری ہے تجھسے
اللہ رے نمو کی کارسازی
باد سحری چلی جو سن سن
سینون میں ہوئی امنگ پیدا
چھیڑا جو صبا نے کسمسائین
ہر گل پہ نسیم نے کھلایا
سب مارے ہنسی کے کھلکھلائین
باچھین گئین کھل خوشی کے مارے
خوشبو زرچ دہن سے نکلی
کچھ ایسی دماغ میں سمائی
اٹھلاتی ہوئی چلی ادا سے
گھوڑے پہ سوار تھی ہوا کے
ہر موج نسیم تھی معنبر
پیارا پیارا سمان جو دیکھا
گھر سے اپنے کسان نکلے

تاروں کی چھاؤن - منہ اندھیرے
گوڑی جوتی زمین کمائی
بوجوت کے بیڑیان لگائین
پُر سے پانی کسی نے کھینچا
برہا کوئی سینچا لتا ہے
مل مل کے دہانین ہین گاتی
کھیتی پہ نثار ہونے والے
فارغ ہوئے آج جوت بوکر
پانی کھیتون میں بھر چکے وہ
اس کام سے گو ہوئے وہ آزاد
آفت سے اوسے خدا بچائے

خاکی - عنابی - سرخ - آبی -
طوسی - خشخاشی - آسمانی
بادامی - سیاہ - زرد - کاہی
دانشی سبز نگاری - ہر دانی
پر سبز پہ ہے بہار کا جوبن
گرمی سے ملی تجلی ہے سردی
ہے فصل بہار کیون نہ بھائے
او دل کو سرور دینے والے

گلزاروں میں تو ہی لہلہایا
ہر چیز ہری بھری ہے تجھسے
بخشی گلشن کو روح تازی
ابھرا ہر شاخ گل کا جوبن
ننھی کلیان ہوئین ہویدا
کچھ کچھ دبے ہونٹون مسکرائین
بڑھ کر پہلو میں گدگدایا
پھولے نہ وہ جامے مین سمائین
دم بھول گیا ہنسی کے مارے
اتراتی ہوئی چمن سے نکلی
شاخ گل کو ہوا بتائی
چھاپیں کرتی ہوئی ہوا سے
جھونکے گئے بن اوڑن کھٹولے
خوشبو سے جہان ہوا معطر
خلقت کو شادمان جو دیکھا
بوڑھے بالے جوان نکلے
کھیتون میں پہنچ گئے سویرے
نیچے کی زمین اوپر آئی
کچھ لوگون نے چرخیان لگائین
بعضون نے ڈہیکلی سے سینچا
نالی کوئی نکالتا ہے
کھرپی لیے کھیت ہین نراتی
وہ جوتنے والے بونے والے
پلٹے گھر ہاتھ پاؤن دھو کر
جو کچھ کرنا تھا کر چکے وہ
اب فکر ہے فصل ہو نہ برباد
امید پہ پانی پھر نہ جائے

بیٹھین ہین محنت سے ہے تردد
بیہر کا ہے بڑا پڑے نہ افتاد
دلمین ہین یہ وسوسے سمائے
بیٹھ نہ پڑین کہ کھیت ہون گرد
پچھواے نہ ساری فصل کھو جائے
پیڑون پہ ٹڈیان نہ چھا جائین
جو ہون سے کے کاٹنے کا ڈر ہے
کھیتون میں بیج سڑ نہ جائے
دل لوٹ گیا بیٹھے جو بادل
پالا جو پڑا تو دل ہوا سرد
خورشید حمل سے ہو ہویدا
برہم نہ مزاج آب و گل ہو
بادل برسادے ابر نیسان
شبنم برہ جاتو ڈالیون مین
ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائین آؤ
گھبرانہ کسان ہے خدا ساتھ
دنیا کا رفیق تو ہے دہقان
مفلس قلاش - بھوکے محتاج
سب کا تونے ہے پیٹ پالا
تیری فیاضیان ہین مشہور
یارب برسادے ابر رحمت
نیت میں ہو پھل جناب باری
ٹھنڈے جھونکے چلین خدایا
ہان جوش نمو بڑھے الٰہی
پودے جو نہال ہون تو نچائے
اے ابر کنون بہ جوش در آ
گاڑھی ہے کسان کی کمائی
دکھلایا دعا نے یہ نتیجا
نکلا تیزی سے مہر انور
کرنون کی اودھر بڑھی شرارت
قلزم کی بدن مین لگ گئی آگ
اک جوش میں آیا بحر موخار
چھایا بڑھکر فلک پہ مارا
خورشید کو بادلون نے گھیرا
کرنون سے ہوا لطیف ہو کر

ہر دم کمبخت سے ہے تردد
کمبخت ہے ہوا کرے نہ برباد
گروی گیہون مین لگ نہ جائے
پالا نہ پڑے کہ پیڑ ہون زرد
گیہون پتلا نہ ڑرکے ہو جاے
ہر ہے گورونہ کھیت کھا جائین
دیمک سے جاٹنے کا ڈر ہے
کھیتی پر اوس پڑ نہ جاے
جی چھوٹ گیا ہٹے جو بادل
سرسون نہ جمی تو نہ ہوا زرد
نیچر مین کرا ستزاج پیدا
حدت کرنون کی معتدل ہو
دانے موتی سے رولے دہقان
موتی سے پرودے بالیون مین
اودی اودی گھٹائین چھاؤ
اللہ کے ہین بڑے بڑے ہاتھ
عالم کا شفیق تو ہے دہقان
زردار - امیر - صاحب تاج
تیرا ہو جہان مین بول بالا
کیونکر نہ ہو تجھپہ ہند مغرور
لگ جاے ٹھکانے اسکی محنت
محنت ہو سو پھل جناب باری
شاخین پھولین پھلین خدایا
یہ بیل منڈھے چڑھے الٰہی
دہقان خوش حال ہون تو نچاسے
اے رحمت حق بہ جوش درآ
باشد کہ برو کرم نمائی
آہون سے فلک کا دل پسیجا
حدت سے بھڑک اوٹھا سمندر
پانی کی اودھر بڑھی حرارت
منہ پر غصے سے آگیا جھاگ
دل بادلون کے چڑھے دھوان دھار
چھا اٹھا دل کا بخار سارا
عالم مین چھا گیا اندھیرا
چلنے لگی بن کے باد صرصر

میتوان برد بہر شیوہ دل آسان ازمن

اسقدر بچت سے کوئی ٹکس ہندوستان مین کم نہوگا بلکہ قحط کا فنڈ پھر قائم ہوگا۔

بادل ڈرتے ہوا سے بھاگے
میدانوں میں بڑھ کے آگئے وہ
ٹکرائے پہاڑ سے کہیں پر
اونچی نیچی پہاڑیوں پر
چشمے کہیں زور کررہے ہیں
نہریں اٹھلاتی جارہی ہیں
سبزے سے ہرا ہے دامن کوہ
تختہ ہے چمن کا یا پہاڑی
سبزے کا پہاڑ پر یہ انداز
گھاٹی پھولوں سے رشک گلزار
معشوقہ سبزہ رنگ ہے گھاس
بیلیں ہیں پڑی ہوئی شجر پر
چہتے ہیں ہرن پہ جا بجا ئے
مستی میں کلیلیں کررہے ہیں
کھوہوں میں چھپے ہوئے ہیں زاہد
چپ بیٹھے ہیں دھونیاں رمائے
جل پیتے ہیں کھا کے جنگلی پھل
پھل پھول پہ کرتے ہیں قناعت
صانع کی دیکھتے ہیں صنعت
ہر شئے سے عیاں ہے نور اوسکا
افلاک و زمین - نجوم و حیوان
جھیلیں - دریا - پہاڑ - چشمے
مرغان چمن سروں میں گا گا
نہرو پھر پھر کے ہو عبادت
سر سجدے کو خم کرو شجر تو
مرغان چمن چہک اوٹھو تم
بلبل کی زبان پہ قال آئے
قدرت کے تھکے شگفتہ ہرا لے
تازہ کیا جسم و جان کو اوسنے
ہے رشک جنان ہر ایک گلشن
رنگ مرگ کے نسیم چل رہی ہے
گیہوں کے کھیت دھانی دھانی
السی کھیتوں میں کچھ تو اودی
ٹیسو سے ہے لال جنگل
آتے ہی بسنت مدہ پہ آئیں

باتیں کرتے ہوا سے بھاگے
کہساروں پہ چڑھ کے چھاگئے وہ
جھلا کے برس پڑے وہیں پر
دھاریں گرتی ہیں لڑکھڑا کر
نالے کہیں شور کررہے ہیں
لہریں موجیں اوٹھا رہی ہیں
پھولوں سے بھرا ہے دامن کوہ
گملا پھولوں کا یا کہ جھاڑی
جیسے چہرے پہ سبزہ آغاز
ذاتی پہ درخت سلسلہ وار
ہر پھول میں ہے دولہن کی بوباس
بندھن واری بندھی ہے در پر
پھرتے ہیں کنوتیاں اوٹھائے
میدان میں طرارے بھر رہے ہیں
دنیا بھولی ہوئی خدا یاد
اللہ سے اپنے لو لگائے
جنگل میں منا رہے ہیں منگل
تنہائی میں کرتے ہیں عبادت
اللہ کی دیکھتے ہیں قدرت
ہر رنگ میں ہے ظہور اوسکا
دہات و نبات - جن و انسان
اوسکی قدرت کے ہیں کرشمے
توحید کے زمزمے سناو
جھر نو گر گر کے ہو عبادت
جھک جاو شاخ بار ور تو
گلہائے چمن مہک اوٹھو تم
پتی پتی کو حال آئے
دیکھیں آنکھوں سے آنکھوں والے
سبز کیا جہان کو اوسنے
ہر شجر پہ ہے بلا کا جوبن
سبزے پہ ہوا مچل رہی ہے
تختے سرسوں کے زعفرانی
کچھ سرمئی اور کچھ کبودی
منہ پر ہے ملے گلال جنگل
شاخیں آموں کی بور لائیں

کوئل کوکی تو آئے بادل
اوپر چھائی ہوئی گھٹا ہے
شکلیں نکھری ہوئی ہیں سب کی
سحر انگلیوں میں زبان میں جادو
ستانی ادا نشیلی آنکھیں
بانکی وہ چھب وہ ترچھی چتون
جو ہے وہی کھیلتی ہے ہنس کر
انداز سے آرہی ہے کوئی
ہنستی بھرتی ہے کوئی تنتی
کوئی کرتی ہے چھیڑ خانی
کوئی پڑی آہ کررہی ہے
کلیاں چن چن کے توڑتی ہیں
کھل کھیلی ہیں راگ گارہی ہیں
دنیا تو بہار سے ہے معمور
وان دشت و چمن ہرے ہوئے ہیں

سہ پر گلشن کے چھائے بادل
نیچے پریوں کا جمگھٹا ہے
زلفیں بکھری ہوئی ہیں سب کی
نظروں میں فسوں بیان میں جادو
تیکھی چتون رسیلی آنکھیں
شوخی طراری چلبلاپن
اک ایک ڈھکیلتی ہے ہنس کر
منہ پھیر کے جارہی ہے کوئی
جوڑا باندھے ہوئے بسنتی
دکھلا کے کسی کو کچھ نشانی
کوئی کھڑی واہ کررہی ہے
آپس میں شگوفے چھوڑتی ہیں
مل مل کے بسنت گارہی ہیں
ہے برق کا سوز دل بدستور
یاں داغ کہن ہرے ہوئے ہیں

گل بے رخ یار خوش نباشد
بے یار بہار خوش نباشد

راقم
جوالا پرشاد برق

حیدرآباد کی محرم

مولانا مسٹر مائی ڈیر اودھ پنچ خانصاحب گڈ مارننگ - محرم احرام صاحب بہادر دام دولتہ - بعد انقضائے تین سو ساٹھ دن کے دندناتے ہوے جو تشریف لائے تو ملک دکن کی ساری بازاری خلقت ایکدم میں آدمی سے جانور بنگئی جسے دیکھو ایک نئے رنگ میں اور نرالے ڈھنگ میں ہے اکثر تو اسی قابل ہیں کہ پیرس کے عجائب خانہ میں بھیجدیئے جائیں اگر آپ کو مابدولت کے فرمانے کا یقین نہو تو بندہ درگاہ نے جو فوٹو ذیل میں کھینچا ہے اوسکو بغور ملاحظہ فرمایئے - مگر تقصیر مارے ہنسی کے کہیں لوٹن کبوتر نہ بنجایئے گا کیونکہ یہ ذیل کا فوٹو آپ کو قہقہہ دیوار کی کیفیت بہار دکھلائے گا لیجیئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محرم آگئی بھایاں بجاؤ تاشہ و ڈفاں
بنو ناٹک کے الّوا و چلو ویراہی ہو کے
بجائے آب دو لوگاں کو سیندی ہٹاں بھر کر
گھڑاں میں دالکا حقّو برابر دودھ کا شربت

بٹھاؤ جا کبھی تملیاں کو داؤ ہاتھو پر چھاراں
کر دیگی ودھین میر شتاں بھر کر آتاں
کرو کشنیز و تن گوڑے کو مسے ندیاں
مڑ مڑ ہرا اوسکے منہ کو شرخ جیسے میرتو

نہم شب کو جو نکلیں مل جل کے گشت کے خاطر — تو اونکے پیچھے نکلو تم بھی بنکر لانڈ کا سیکر
کوئی ناچے کوئی گائے کوئی اچھلے کوئی کودے — کوئی کھلکا بنی اور یوٹلا کوئی کوئی چہان
خبر دس دن نہ لو تم عورتان کی اپنی ادھر ادھر — جہان چاہیں وہ جائیں بہر خود مطلب شاہان
جنبیلہ کو دو پہر سے اپنی گشت کرتی رہوین — اگر تم دیکھ لو تو چپ نکلا ہو وہا و تا ن

(اہو ہو ہو)

ڈیر پنچ اس ولندیزی زبان کے جا صد قے
اور اس رسم و رواج ملک و طن کے بلا گردان

حصول اعتبار کے لئے

اقتسم تقصیر

کیون صاحب آپ کے ڈاڑہی ہے؟ جی نہین - بالکل صفاچٹ - توند ہے؟ ارے توبہ - خدا نہ کرے - اچھا تو آپ کے جورو صاحب ہین؟ یہ بھی نہین - لیکن آپ نے یہ کیون پوچھا - کیا کوئی اذیت ہے - لاحول ولا قوۃ - اذیت کیسی - یہان تو آپ کا اعتبار ہی نہین رہا - تو کیا آپنے ہمکو کوئی بے ایمان مقرر کیا ہے - قبلہ آپ بطور خود بڑے سے بڑے ایماندار ہی مگر جب کوئی دوسرا بھی تو آپ کو ایسا ہی سمجھے - واہ یہ تو اچھی کہی - اب اس سے بڑھکر اعتبار کی کیا بات ہوگی کہ چھوٹے سے بڑے تک سب انگریزی حکام ملاقات کے وقت ہمین کرسی دیتے ہین - ہاتھ ملاتے ہین - اور جو کچھ ہم کہتے ہین اوسے وہ بالکل صحیح خیال کرتے ہین - جی - یہ سب ظاہری چالین اور نمایشی باتین ہین - ورنہ فی الحقیقت خس برابر بھی آپ کا اعتبار نہین - اسلیئے کہ نہ تو آپ کے ڈاڑہی ہے - نہ توند - اور نہ بی جورو صاحبہ - پھر کوئی آپ کا اعتبار کرے تو کس بنا پر - بھئی واہ - کیا کہی ہے - مرد خدا اعتبار ہوتا ہے راست گفتاری سے - ایمانداری سے - صداقت شعاری سے - نہ کہ توند پھلانے - ڈاڑہی لٹکانے - اور بیوی پالنے سے - کیون کیا کچھ جھوٹ ہے - جمعہ جمعہ آٹھ دن کی پیدایش - آپ یہ باتین بھلا کیا جانین - مجھسے سنیئے - مگر کہین ایسا نہو - آپ کہدین کہ پھر تمہارا ہی کیا اعتبار - دیکھ لیجیئے یہ تینون انجناب کے پاس موجود ہین - اچھا تو آپ ہر ایک کے فوائد بالتصریح ملاحظہ کیجیئے -

اول ڈاڑھی - گز لمبی - چہرے کو بارعب بنانے والی چیز - تجربے کاری کی دلیل - وسیع واقفکاری کی علامت - معتبر ہونے کی پہچان - راستبازی کی نشانی - شکار کھیلنے کی ٹٹی - تمام مکروہات اور افعال ناجائز کی پردہ پوش - دنیا بھر کے عیوب اور برائیان کیجیئے - کچھ کھٹکا نہین - کوئی ایرا غیرا نتھو خیرا دیکھ بھی لے تو کیا پروا - یہی نہ ہوگا کہ کسی دوسرے سے کہدیگا - پھر کیا کریگا - کسی کو یقین ہی نہ ہو - سب ہونے لگا سارے توبہ کر بندے توبہ - بھلا وہ ایسے گندے کام کرینگے کبھی نہین - لاکھ قسمین کھائیے - قرآن اوٹھا لیجیئے - ہرگز کسی کو اعتبار نہ ہو - خوش قسمتی سے اگر دو چار بال سفید بھی ہون تو پھر کیا ہے - نور علیٰ نور - قول مبارک خواہ بالکل غلط - سراپا جھوٹ - اور سراسر جعل و فریب سے بھرا ہو - مگر وہ ٹھیک ٹھیک وحی آسمانی ہے - جھوٹ سمجھنے والا کافر - دن کو رات کہدین تو بالکل صحیح -

دوسرے توند - مرد آدمی ہونے کا ثبوت - دولتمندی کی علامت - بے فکری اور طمانیت کی شناخت - آسودگی اور مرفہ الحالی کی پہچان - دیانتداری کا نشان - کرسی کی زینت - کمرے کی رونق اسی کی بدولت - چارپائی پر بیٹھے تو نصف حصہ پر اپنا قبضہ کر لیا - ریل مین گئے تو چار مسافرون کی جگہ لے لی - جسطرف نکلگئے شریف سمجھکر چار آدمی تعظیم کے لیئے اوٹھ کھڑے ہوئے - آتے ہوئے دیکھا اور زرداری کے خیال سے جھک جھک کے سلام ہونے لگے پھر رعب و داب اتنا بڑا کہ بغیر بٹھائے رہا نہ جائے - وثوق اتنا کہ جو کچھ کہین تمسک - دستاویز - اور رجسٹری اسٹامپ سے بھی زیادہ صحیح مان لینے کو جی چاہے - شبہ کرنے والا پورا بیوقوف بھلا ایسے الفربہ بزرگ جھوٹ بولینگے! کبھی نہین - ہرگز نہین - دبلے پتلے آدمی کی طرح نہین کہ ہزار لیاقت - ریاست - حکومت ہو - پھر بھی ایرے غیرے تو درکنار - ارجا پر جا نوکر چاکر کی نظرون مین ہلکا پھلکا لونڈا ہی بنا رہے - تسلیم و تعظیم تو کجا - ایمان کی بات بھی ہو تو کسیکو یقین نہ آئے - کل کے لڑکے ہین - ابھی انکو معلوم ہی کیا ہے -

تیسرے - بی جورو صاحبہ علیہ الجوبن - اہاہاہا ہے

زبان پر بار خدایا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے مری زبان کیلئے

سب سے پہلے ہزار بات کی ایک بات تو یہ ہے کہ "ہر کہ زن ندارد آسایش ندارد" - پھر دکھ درد کی شریک - رنج و غم کی ساتھی - تنہائی اور بیکاری کا دل بہلاؤ - عیش و عشرت کا گلزار - ارمان و حسرت کا گلشن - صحت و علالت کی طبیب - جان و جگر کی حبیب - وضع و لباس کی قدردان - دلی باتون کی سازدان - چال ڈھال کی قربان - دنرات کی مزاج دان - الغرض ہر دم کی مونس و غمخوار - ہر لحظہ کی رفیق و دلدار - دال - سالن مین آب و نمک کا مزہ - گلوریون مین چونے - کتھے - ڈلی - الایچی کا لطف انکی بدولت گھر کی چیزون کا رکھ رکھاؤ - مکان کی نفاست - روزمرہ کے حساب کی جانچ پڑتال - سب انہین کی ذات سے - مال و زر - روپیہ پیسہ -

نوکری چاکری - ریاست ملکیت انھین کی خاطر سے - اگر یہ نہین تو دہن دولت - زمینداری - تعلقداری - گھربار کسی کی کچھ فکر نہین - جہان طبیعت چاہی - بوریہ بدھنا سنبھالا - اور چلتے ہوئے - کوئی اتنا بہی نہین پوچھتا کہ میان کہان جاتے ہو - کب پلٹوگے - چلتے وقت تو کوئی امام ضامن کا پیسہ باندھنے والا ہے اور نہ دامن پکڑ کے بیٹہ کہنے والا -

جانے کب ایہو لگائے جاؤ چھتیان

کسی سے چار پیسہ مانگے اور ٹکا سا جواب ملا - کس نیا ویر دیا جا انکے آتے ہی سارا الللّاین جاتا رہا - ادہر اودہر کی سیر گشتی - راتون کا سیر سپاٹا سب موقوف - وقت بیوقت کی تاک جھانک یکلخت بند - اچھے خاصے مرد مہذب بنگئے - نون - تیل - لکڑی کی فکر مین خود بخود کچھ کاروبار پھیلانا فرض ہوا - حیثیت بنانے اور جائداد رکھنے کی ضرورت پڑی - پھر اب کیا پوچھنا ہے - ہر طرح اعتبار ہی اعتبار - بے مانگے بہی لوگ دینے کو مستعد - کوئی کھٹکا نہین - کچھ ڈر نہین - جورو بچے والا آدمی بھلا کہین بھاگ سکتا ہے - علاوہ اسکے وصول کرنے کے لیئے جائداد تیار - گھربار موجود - غرضکہ ہر طور پورا اطمینان - پس اگر آپ معتبر ہونا چاہتے ہین تو فی الفور بلا تاخیر بہت جلد ان ٹٹکون پر عمل کیجیئے - ورنہ ہمکو کیا پیا ہے - بے اعتبار بنے رہیئے - حضرت ترکیب تو معقول ہے اور آسان بہی - اینجانب فوراً اپنی داڑہی لمبی کر سکتے ہین - اور ایک اچھی خاصی چلبلی ٹیا نخرے دار جورو بھی لا سکتے ہین - مگر بچی توند نکالنا ذرا ٹیڑھی کھیر ہے - اے حضرت یہ تو بہت ہی آسان اور نہایت ہی سہل بات ہے - کل سے لین دین اختیار کیجیئے یا پولس مین ملازمت کر لیجیئے - بالائی کھا کر اگر آج کے دوسرے ہفتے آپ اچھے خاصے توندیل اور الفربہ خواہ مخواہ نہ ہو جائین تو ہمارا ذمہ - چلیئے چھٹی ہوئی ؛

الراقم

ایک معتبر (شوخ ظریف شیدا)

او خویشتن گم است کرا رہبری کند

رفارمران ملک ہمدردان قوم جو اپنے آپکو جنٹلمین کہکر جدید روشنی کے دوشاخہ شمع دان ہاتھون مین لیئے پھرتے ہین اور پردہ کی رسم کو جو عالیخاندان ہنود و اہل اسلام مین شائع ہے معیوب اور ترقی کا سنگ راہ بتاتے ہین افسوس کہ وہ اپنے قول پر آپ عمل نہین کرتے کہ دوسرے بہی تقلید کرین ہمنے تو ان جنٹلمینون مین کسی کو بہی نہ دیکھا جسنے اپنی جورو - مان بہن بیٹی کو آزادی کے ہتھیار سے مسلح کر دیا ہوتا کہ جب سے چاہین بے پردہ

مخلع بالطبع ہون - ہماری جوانی آخر ہو چکی اور ان حضرات نے اپنی نصیحت پر آپ عمل نہ کیا کہ ہمکو چار آنکھین کرنے کا موقع ملتا -

انکے لکچر و نکو سنکر انکی عورات کیا کہتی ہونگی -

خیرات گھر سے بٹتی ہے جب تک آپ اپنے گھرون مین آگ کو اور بارود کو ایک پیٹی مین بند نکرینگے ناظرین کو مزہ نہ آئیگا -

فی الواقع اوٹھتی ہوئی جوانی کو روکنا اور سیلاب کے راستے پر باندہ باندھنا کوئی کام کی بات نہین ہے ؎

جوبن ابھر ابھر کے دکھاتا ہی بانکپن پردہ مین اب رہا نہین جاتا ہی گات سے

نئی جوانی مین جو دلین امنگ ہوتی ہے وہ عمر بھر نصیب نہین ہوتی -

یا ایسا جنٹلمین بہی وقت پر پردہ کی دیوار کو توڑ دو کہ عورات آپکی شان فیاضی کا ظہور کرین اور جسطرح ہو سکے ایسا مادہ بہم پہونچائین کہ اولاد قوی جثہ ہو اور ریلوے اسٹیشنو پر قلیون کا کام آزادی و مردانگی سے دے کہ اسوقت قومی سکل قلی سرکار کو درکار ہین

ہماری تو مدت سے تمنا ہے کہ پردہ کی رسم موقوف ہو جاسے اور ہماری آنکھوں نین کسی کا حسن بے پردہ جلوہ گری کرے ؎ حسن بے پردہ کی سینہ مین کلیجا ہگا ؛ تیغ کی آنچ سے گھر مین مرے کھانا پکا ؛ راقم - ایک مسلمان

اشتہار نیلام حسب دفعہ ۲۸۷ ضابطہ دیوانی

اجلاس جناب منشی جوالا پرشاد صاحب بہادر منصف قیصر گنج ضلع بہرائچ بمقدمہ اجراے ڈگری صلابت سنگہ ڈگری دار بنام لال بہادر و لولی سنگہ و ... سنگہ و پراگدت سنگہ و گہرائی سنگہ مدیونان بعلت مطالبہ ۳۱۶ ... اجراے ڈگری اشتہار دیا جاتا ہے کہ جائداد مندرجہ ذیل واقع موضع صدر کھا پرگنہ جام پور ضلع بہرائچ بتاریخ ۲ ستمبر سنہ ۱۸۹۰ء بمقام عدالت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع بہرائچ نیلام ہوگی -

نام پرگنہ	نام موضع	تعداد حصہ	مقدار اراضی	نکاسی خام	مالگذاری سرکار	فیس ٹوکل
جام پور ضلع بہرائچ	[illegible]	الہ ۳ البسوانسی ۱۰ کچوانسی	بیگہہ ۱۱ اسوہ ۱۰ البسوانسی	۱۲ [illegible]	[illegible]	[illegible]

جبکی بیگہہ ۱۴ بسوہ ۵

منجملہ سیر دیون

نکاسی [illegible]

نیلام سے ملسکتی ہے

کوئی بار رہن وغیرہ ابھی تک ظاہر نہین ہوا - مفصل کیفیت عدالت منصفی قیصر گنج ضلع بہرائچ سے دریافت ہوسکتی ہے ؛

العبد

جوالا پرشاد منصف

یکم اگست سنہ ۱۸۹۰ء

غور سے پڑھیے

سفید ولا یتی - خوبصورت - ۱۰ پونڈ میں ٹکل سلور نغیر کنجی کی ریلوے ریگولیٹر گھڑی جسکے کوکنے مین بہت دیر نہین لگتی - چھوٹے حجم کی جو ٹل جڑے ہوئے مینا کار ڈائل گھنٹے کے نشان سوئیان بہت واضح و نمایان - وقت بتاتی ہو ئی تا ٹو دسینے ہوئے پڑ ھسا ور کہیں ایسا اگر رونہ جاسکے ایک شیشہ ولمانی نا تھ بذریعہ ویلیو پارسل ماڑھے سات روپیہ کو ملسکتی ہے اور اسکا نرخ کیا جاتا ہے کہ نقل و حرکت یا ایسی زحمتون سے بگڑ نہین سکتی آسانی سے بڑی عمدہ - صورت سے کم قیمتی نہین ہے اور لوگ انہین گھڑیون کو دونی قیمت پر بیچتے ہین مسٹر اے آر سنہا بند ور اسے لکھتے ہین - ساڑھے سات روپیہ والی گھڑی جسکے دو برس ہوئے آپ سے خرید کیا اب تک صحیح وقت بتاتی ہے خان صاحب سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ رنارم ہیون لکھتے ہین تمہاری ساڑھے سات روپیہ آٹھ آنہ والی گھڑی کو گھڑی ساز نے پندرہ روپیہ کو آنکا ہے سکلامن جمنٹ لکھتے ہین " بعض لوگون نے اوسکی پندرہ روپیہ قیمت لگائی اور ساڑھے سات سنکر متعجب ہوئے

اسکے علاوہ کنا ڈا کی سونے کی زنجیرین آلاسٹ نیل قمیص کے بوتام مصنوعی ہیرے - یاقوت کی انگوٹھیان فی دو روپیہ کے حساب سے ملتی ہین مسٹر جے اڈ ایس مور لکھتے ہین ایک جوہری نے ہیرے کی انگوٹھی کی قیمت پچاس روپیہ اور یاقوت کی بیس روپیہ آنکی

المشتہر ویسٹرن انڈیا ٹریڈنگ کمپنی بمبئی ٭

ضروری گزارش

عرصہ دراز سے راقم لکھنؤ مین ڈاکٹری کرتا ہے ۲۰ سال کے تجربے اور تلاش سے چند نسخے ایسے دستیاب ہوئے ہین جنکی نسبت حتمی وعدہ مفید ہونے کا کیا جاتا ہے اگر امراض ذیل مین سے کسی صاحب کو کسی مرض کا علاج کرانا ہو راقم سے خط کتابت فرمائین بندہ مریض کے پاس جا کر بھی علاج کرسکتا ہے صرف مصارف آمد و رفت و قیام یومیہ دینا ہونگے اور بعد صحت جو طے پائے وہ ادا کرنا ہوگا اور جو صاحب یہان آکر علاج کرینگے اونسے تا صحت کچھ نہ لیا جائیگا - اور اوسوقت تک کل دوا کی قیمت بھی نہ لیجائیگی جبتک مریض کو فائدہ محسوس نہوگا اگر کوئی صاحب دوا باہر سے منگوائینگے اور بذریعہ خط کتابت علاج چاہینگے تو اوسی قدر دوا پہلے بقیمت بھیجی جائیگی جسقدر فائدہ کرنا شروع کریگی - قیمت وغیرہ بذریعہ خط کتابت طے ہونا چاہیے -

تفصیل امراض

صرع - تپ کہنہ - ضعف معدہ - سوزاک - آتشک - جذام برص - بواسیر - اور عام سستی ٭ المشتہر ڈاکٹر یوسف خان امین آباد احاطہ لال خان لکھنؤ

اشتہار

کتب مطبوعہ ایران و مصر و بیروت عربی و فارسی و کتب قلمی او مبنی محلہ امیر کاری نمبر ۱۲۹ جناب آقا میرزا محمد صاحب شیرازی ملک الکتاب برائے فروش موجود است و سوائے آن کتاب منتخبات محمدی در صنائع جدیدہ و کتاب تذکرۃ الخواتین در شرح حال معاریف نسوان عالم از عرب و روم و عجم از صد سال تا کنون مشتمل بر اشعار عربی و فارسی و ہندی و عجائبات کہ از آنہا روایت شدہ کتاب خلائق المعانی - تاریخ چنگیز و روضۃ الادب فی طبقات شعرائے عرب و کتاب جمہرۃ العرب و شرح فصوص الحکم از ملا جامی و دیوان ابن عربی و کشف الاسرار و تاریخ انگلینڈ و کتاب مقناطیس الابدان در علم قوت جاذبہ و کتاب شاہنشاہنامہ تصنیف فتح علیخان صباح و وقائع جنگ ایران و روس و تاریخ بردر مطبع طبع شدہ ہر کس طلب باشد طلب دارد ٭

انگریزی دان کی ضرورت

ایک انگریزی دان کی ضرورت ہے جو معمولی فارسی بھی جانتا ہو اور کم سے کم ال اے فیل ہو تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط کتابت طے ہوسکتا ہے ٭

المشتہر

محمد واحد حسین تعلقدار گدیا ڈپٹی کلکٹر رای بریلی

از دیدہ دل بکشا نظم تجارت بنگر

ایک مدت سے ہے دکان جاری — فضل حق سے ہے گرم بازاری

خاصکر ہین دوائین انگریزی — ہین سوا اسکے اور چیزین بھی

آتی ہر جنس ہے ولایت سے — اور دیہات سے کفایت سے

چاہتا ہون کہ اور جا پر بھی — ہوئے تجارت کا سلسلہ جاری

جیسے کشمیر و روم و کابل و روس — مصر جرمن فرانس طہران طوس

اور ہندوستان کے شہر کلان — ہین جہان تاجران والا شان

جنکو منظور ہے کہ نفع اوٹھائین — مال بھجوائین یا یہان سے منگائین

وہ شرائط کی گفتگو فرمائین — اور فہرستین مال کی بھجوائین

ہر ریاست مین کام جو منظور — وہ بھی خط بھیجین میرے نام ضرور

سب کا فوراً جواب جاویگا — جلوہ مدعا دکھاویگا

المشتہر

مرزا محمد عزیز بیگ سوداگر ادویات انگریزی وغیرہ

چوک ریاست بھوپال

مضامین غیر

مزا دیجاتی گر دلسے ہوتی

سچ ہے واللہ جو بات جی سے لگی ہے وہی کچھ خوب ہوتی ہے۔ بیدلی کا کام کچھ نہین بیساختگی سے جو منہ سے نکلتا ہے وہی مزا دیتا ہے آورد کا لطف آورد مین کہان بہادر جنگ آتا خوب جی توڑ کے لڑتے ہین جب دل مین جوش ہو۔ اور شاعر بھی مضامین خوب پیدا کرتے ہین جب کچھ چوٹ ہوا ور دل خود بخود متوجہ ہو جاسے۔ عاشقون کی آہین وہی پر اثر ہوتی ہین جو دلسے نکلتی ہین۔ محبت و عداوت وہی ٹھیک ہے جو دلسے ہو۔ اسی طرح دنیا کے جتنے کام ہین وہ جبھی کچھ رونق پاتے اور چمکتے ہین جب اونکی لگن دل مین لگی ہو اور دھن بندہ جاسے۔ ورنہ دکھاوے اور ظاہر داری سے جتنے کام ہوتے ہین وہ بہت جلد سرد پڑ جاتے ہین۔

دور کیون جاسے ہمارے سید احمد خانصاحب کی تعلیمی کانگرس ہی کو دیکھ لیجیے۔ ان بیچاری کا وجود باوجود محض "ضرورت شعری" یعنے ملک کی پولیٹیکل کانگرس کے زور گھٹانے اور مسلمانون کی جماعت کو اودہر سے روکنے اور اپنی طرف متوجہ کرنے کو ہوا تھا کوئی خاص ضرورت نہ تھی اور نہ دلی توجہ اس جانب تھی۔ ورنہ اونھین سید صاحب کی جنھون نے ایسا کالج قائم کیا یہ تعلیمی کانگرس ہے جسنے ابتدائے خلقت سے آجتک کوئی کارنمایان دکھلایا ہی نہین۔ اجلاسون کی جو درگت ہوئی ہے اوس سے کون ناواقف ہے۔ وہ تو کہئیے اودہ مین ایک ذی حوصلہ اولو العزم میزبان ملگیا اور مہانداری کے تکلفات آرام آسایش۔ خاطر تواضع۔ آؤبھگت سے نے بات رکھ لی ورنہ جیسی کچھ کامیابی ہوئی وہ کوئی سید صاحب کے دل سے پوچھے۔ اور پنجاب کا تو کچھ حال نہ پوچھئیے۔ وہ مجمع غیر مہذب وہ ہر بونگ وہ طوفان بے تمیزی کہ پناہ بخدا۔ کہین تو اولٹے استرے سے داڑہی مونڈی کہین پیروں سے کوئی پامال کیا گیا الغرض جو تضحیک ہوئی اور جسطرح کامیابی ہوئی اوسکا ذکر قابل صد نفرین ہے۔ جو تھے اجلاس کے واسطے وہ زحمتین دقتین اوٹھانا پڑی ہین کہ توبہ بھلی۔ ہر ایک صاحب اپنی اپنی جگہ پر مقامات تجویز کر رہے ہین مگر کہین سے کوئی صاحب بلاتے ہی نہین۔ پٹنہ وغیرہ کے نام تو بہت سے لیے مگر وہ

جسطرف جاتے تھے تدبیر ہی کٹتی تھی
آرزو کیون لیے آتے ہو ادھر کچھ بھی نہین

کا معاملہ تھا۔ بالآخر جہان سے چلے تھے پھر وہین آرہے۔ اب جو پھر زمانہ قریب آیا تو بارے انکو فکر ہوئی کہ کہین ویرے ڈنڈے لادکے پہونچین کاغذی گھوڑے بہت دوڑائے گئے اور بڑی دقت سے سٹر... کی بدولت الہ آباد مین چیا دلی چیانے کا عزم بالجزم ہوگیا اور سنا ایک صاحب نے بپاس خاطر جناب سید صاحب کے دعوت مدارات کا مظلمہ اپنے سر لیا ہے بعض لوگ اس تجویز مین یہ موشگافیان کرتے ہین کہ الہ آباد نیشنل کانگرس کی کامیابیون اور ترقیون سے سید صاحب اوس شہر کے مبارک و سعد ہونے کا نتیجہ نکالتے ہین اور اسی وجہ سے اپنی کانگرس بھی وہین لیکر پہونچے ہین کہ شاید مقام اجلاس کی خیر و برکت ہی سے کوئی فائدہ کی صورت نظر آئی خیر بہتر ہے ہم بھی دست بدعا ہین۔ خدا کرے دن دونی رات چوگنی ترقی ہو۔ مگر افسوس اس بات کا ہے کہ ابکی آپ کے ہوا خواہ کچھ سرد پائے ہوئے سے معلوم ہوتے ہین کیونکہ ابتک کسی صاحب نے۔ قصیدہ۔ مسدس۔ ترجیع بند۔ لکچر۔ مضمون کی خبر سنائی نہین دی۔ کیا سناٹا ہی رہے گا۔ آپ واللہ ہمکو ضرور اطلاع دیجیئے گا اور اگر اور حضرات کچھ ڈہیلے پڑ گئے ہون تو آپ کا نیاز مند ہی کچھ جھک مارے۔ کیونکہ ساتھ ... مرح نہونا چاہیئے۔ آگے آپکو اختیار ہے *

راقم
ہم ہی ہین پانچوین سوارون مین

جدت پسندی

مولانا پنچ آپنے شاعری تو بہت طرح کی دیکھی ہوگی نئے نرالے رنگ کی دیوان سیکڑون نظر اقدس سے گذرے ہونگے مگر آج آپ کو سب سے نرالا وزن سناتا ہون۔ ذرا اسکی چاشنی بھی ملاحظہ ہو۔ غزل سننے سے پہلے یہ بھی سن لیجیے کہ یہ لالہ زار کا شگوفہ ہے یعنے ہمارے مہربان لالہ ج.. پرشاد کی نتیجہ طبع رسا ہے۔ علوی مضامین۔ نازک خیال بلند پروازی۔ بندش کی لطافت و نزاکت اور الفاظ کی در و بست۔ کی نسبت آپ کے ناظرین اپنی اپنی سمجھ کے مطابق رائے قائم ہی کرلینگے البتہ شاید کسی صاحب کو ردیف کھٹکے تو اونکو آگاہ کیے دیتے ہین کہ ہمارے لالہ صاحب نے آجکل کی نیچرل شاعری سپاٹ شاعری کا چربہ اوتارا ہے اور یہ خیال پیدا کیا ہے کہ اگلے شعرا نے اپنے معشوقون کی آنکھ ناک۔ خط و خال۔ زلف و کمر۔ مژہ و ابرو کی تشبیہون مین اس درجہ وسعت نظر سے کام لیا کہ کوئی ہتھیار نہ چھوڑا۔ ابرو کی تیغ۔ مژہ کی تیر۔ مانگ کا آرا غمزہ کی چھری المختصر ہتھیار ہی ہتھیار بنا ڈالے۔ پس انگریزی راج مین ایکٹ اسلحہ کی بدولت اتنے ہتھیار اسقدر آزاد لیسے کوئی کیونکر ہمراہ رکھ سکتا ہے لہذا معشوق صاحب کو حاکم فوجداری سمجھ لینا چاہیئے۔

یا بایں شوراشوری یا بایں بے نمکی

خانسامان - "حضور یہ قفل تو اب کسیطرح نہین کُھلتا مجبوری ہے"

پنچ - "تو اس سے توڑتا کیون نہین"

وہان توسب نیم بسمل تڑپ رہے تھے اور ایڑیان رگڑاتے تھے۔ آپ ہی
فرماتے ہین کہ ایک ہاتھ لگایا نہ گیا ایک ہاتھ مین (گو وہ جا کی ہی کا کیون نہو)
سب بسمل قتل ہو جائینگے؟ استغفر اللہ محض خیال اور وہ بھی باطل معشوق کوئی
ولی یا صاحب معجزہ نہین ہے صفحہ ۶۹ سطر ۱۵ سے

کند ہے تیغ کا قاتل تھا جو دل کشتہ جونکو
آب شمشیر ہی زخمون سے چرایا نہ گیا

کندی کے لکھنؤ مین دوسرے معنی ہین جو یہان بالکل نہین بنتے اور اگر
تیغ کے کند ہونے کا ذکر کیا ہے تو واہی واہ بہت خوب فرمایا ہے تیغ کی کندی
کے حال کے آسرے خون کا کلپ سب ارشاد کیا ہوتا ع

دل مین کچھ ہے زبان پر کچھ ہے

صفحہ ۷، سطر ۸ سے

تھا خط رخ گرد (مین ہی مین) ایسا سویا
صورت سبزہ خوابیدہ جگایا نہ گیا

مین ہین نے فصاحت پر پیری پھیر دی ہے خبر لیجیے صفحہ ۷، سطر ۱۱ سے

ہے مگر ملک عدم کوئی مقام تعجب
خلق مین پھر کے جو وان سے کوئی آیا نہ گیا

آیا تو آیا۔ نہ گیا کہنے نے کمال کیا۔ اس محاورے کے نظم کرنے کا یہ مقام
نہین۔ ذرا گھبرا کر شعر نہ کا مطالعہ کیجیے صفحہ ۷، سطر ۱۲ سے

قبر مین ڈھونڈھ کے مجھ زار کو کہتی ہے ملک
کس پہ لینے کا گمان ہو کوئی آیا نہ گیا

یکسند شد دو شد۔ روپیہ پیسا تو چوری جاتا ہی تھا اب آدمی بھی جانے لگے
اور پھر کہان سے۔ کہ قبر سے لیجانے والا بھی کوئی نباش کا سگا ہوگا۔
یہ شاعر صاحب نے اپنی لاغری ثابت کی ہے کہ فرشتون کو کانسٹبلون کا
عہدہ دیا ہے نعوذ باللہ من ذالک صفحہ ۷، سطر ۱۳ سے

مجھ سے کہتے ہین شب وصل تباہی کی قسم
عشق اور ونکا تیری دل سے گیا یا نہ گیا

پھر وہی پیری قسم اور تیری قسم معاملہ باندھنا عاشق تمون کا منصب
ہے نہ معشوق مزاج شاعر ونکا جو ہر جگہ بوسہ دینے کو کال آگے کیے
دیتے ہین۔ صفحہ ۲، سطر ۱۴ سے

مانند صبح کیون نہو دیوانو کو عروج
دست جنون کو چاک گریبان نکلگیا

صبح کو کونسا عروج تھا جو دیوانون کو شامل مین مرحمت ہوا ہے چاک کی
رعایت سے گریبان کو پکڑا پھر صبح کو دھکیلا کیون نہو واہ کیا کہنا۔
صفحہ ۱، سطر ۱۳ کا ایک شعر چھوٹ گیا تھا جو تین صاد کر کے انیجا بیان
پھر اوس جگہ درج فرماتے ہین سے

گو لاکھ ہو عروج یہ ملتا ہے نقص کب
عیب کلف رخ سر کامل مین رہگیا

پھر صفحہ ۲ - اور سطر ۱۴ کے اوسی شعر کا مصرع دوم ع

دست جنون سے چاک گریبان نکل گیا

یہان نکلنے کے معنے چھوٹ جانے کے لیے ہین یا پھٹ جانے کے
نہ پہلے معنون سے کوئی عروج دیوانون کو نصیب ہوتا ہے نہ دوسرے معنون
سے نمبر ۲ تو اور بھی خرابی کے باعث ہین صفحہ ۳، سطر ۲ سے

لے لیکے بوسے کہتے ہین مجھ سے دم وصال
ارمان اب تو سب ترے دل کا نکل گیا

دیکھیے پھر وہی بوسہ دینے کا تذکرہ آیا ہماری بات تو آپ کو بری
معلوم ہوتی ہوگی سچ ہے کہ کہتا ہون نا۔ خیر یہ تو دل لگی تھی بتائیے معشوق کے
بوسے لینے سے زیادہ لطف ملتا ہے یا دینے سے صفحہ ۴، سطر ۱۳ سے

آئے ہین سرو قد مین جوانی کے دو ثمر
لو دیکھو طرفہ سیر ہے شمشاد پھل گیا

آپ کو اپنی زبان کی خبر نہین پہلے مصرع مین تو قد کو سرو بنا کر جوانی کے دو ثمر
کا لائے اور دوسرے مین شمشاد کو پکڑا یا صنوبر نے کیا خطا کی کیا آپ سرو
شمشاد دونون کو ایک سمجھے ہین۔ صفحہ ۵، سطر ۹ سے

مشاطہ نے جو آکے کہا مجھ سے جھوٹ سچ
باتون مین دو گھڑی دل ناداں بہل گیا

یہ مشاطہ کیا کٹنا پہی کرنے لگی یا خود بدولت نے یہ عہدہ اوسے مرحمت فرمایا
ہے عجیب تماشے کی بات ہے کہان تو مشاطہ کو معشوق کے مرتب و فرین
کرنے کی خدمت تھی کہان وہ انکے پاس جا کر جھوٹ سچ اوڑانے لگی اجی حضرت
مذاق شعراء مین نسبت ٹھہرانے والی مشاطہ سے غرض نہین ہے یہ آپ نے
دھوکا کھایا صفحہ ۵، سطر ۱۱ سے

آیا جو مین تو چھپ گیا شوخی سے وہ مین شوخ
ہاتھون ہی پھر خوشی سے کلیجہ اوچھل گیا

بندش جو کچھ صاف ستھری ہے وہ ظاہر ہی ہے آپ آسے وہ چھپا کلیجہ
کن صاحب کا اوچھلا اگر اپنے تئین فرمایا ہے تو کوئی لفظ یا اشارہ چاہیے تھا
المعنی فی بطن الشاعر سے تو کام نہین چلتا۔ صفحہ ۶، سطر ۷ سے

بوسے مین مانگتا اوس شاہ حسین سے کب تک
زندگی اپنی فقیری مین بسر کیا کرتا ؟

بوسے آپ نے مانگے ہی ناحق اوسمین خود وہ علت موجود تھی معشوق کے
بوسے لینا اور دینا دونون یکسان ہین۔ خیر یہ تو کچھ نئی بات ایکی نہین شاہ حسین
کو فرمایا ہے کہ یہ کون صاحب ہین صفوبہ یا تیموریہ یا حسین بر وزن نہین ہے تو مجھے

اور دل کی کرنے کا موقع ملیگا ایک حسین کے شاہ۔ واللہ نئے شاد ہین۔ یا فقیر ہین جنکے ساتھ بدقسمتی سے آپ ہی پیلا رہگیا۔ اور فقیر بھی کون کہ لنگوٹ گدا۔
صفحہ ۸، سطر ۴ سے

نجد مین جھانکنے سو بار تو آتی لیلی
نالۂ قیس حزین اور اثر کیا کرتا

کتنا سچا تاریخی مضمون ہے بہت صحیح ارشاد ہوا سو مرتبہ کیا نجد کے جھانکنے کو لیئے خاص بی لیلی صاحبہ آئی تھین ورنہ تو ہزار دن مرتبہ آئین گئین۔
صفحہ ۹، سطر ۴ سے

شافع حشر کی ہوتی جو شفاعت فاخر
روز محشر کا مین پھر خوف وخطر کیا کرتا

اس شعر سے تو اپنے بزرگون کے قول کی تکذیب کردی کیونکہ وہ سب شفاعت کی قائل ہین اور آپ کا مقطع بالکل امید شفاعت کو قطع کرتا ہے مجھے سخت حیرت ہے کہ عقائد مذہبی مین بھی فتور واقع ہو چلا ہے خدا خیر کرے صفحہ ۸۰ سطر ۶ سے

لباس یار پہ ذرہ جو اوڑکے پڑتی گرد
مین رو کے پیرہن گل کی شستشو کرتا

(مارون گھٹنا پھوٹے آنکھ) لباس یار پر گرد پڑتی اور آپ رو کر گل کے کپڑے دھونے بیٹھ جاتے۔ اپنے فعل کا آپ کو اختیار ہے لیکن شعر مہمل ہوگیا اسلیئے عرض کیا ورنہ مارا پہ صفحہ ۸۱ سطر ۱۰ سے

جان بچتے نہ بلائے شب ہجران سے کبھی
مرے بازو پہ نہ گر حرز کا جوشن ہوتا

کوئی حرز بلائے شب ہجران کے واسطے مقرر نہین ہے اور حرز کا جوشن بھی عجیب گڑبڑ ہے صفحہ ۸۱ سطر ۱۴ سے

دیکھتا گھور کے گر وہ دل بسمل کیطرف
ڈھیلا آنکھون کا اوسے سنگ فلاخن ہوتا

فلاخن بالضم الخا کو بالفتح بنانا تو اہل درس کی تقلید ہے مگر یہ کسکی آنکھون کا ڈھیلا سنگ فلاخن ہوا اگر غیر کیطرف اشارہ کیا ہے تو ذکر نہین اور اگر معشوق کی نسبت ارشاد ہوا ہے تو بہت بہتر ہے ڈھیلا تو گھورنے مین سنگ فلاخن ہوکر آنکھ سے چلتا ہوا رونا اسکا ہے کہ اب وہ آپکو اور غیر کو اکیلی آنکھ سے دیکھیگا صفحہ ۸۲ سطر ۱۱ سے

خانۂ دل مین اگر نور سے روشن ہوتا
مسکن یار قریب رگ گردن ہوتا

وہ کونسا نور ہے جسکا ذکر فرمایا ہے اور نور کا روشن ہونا بھی نئی بات ہے بلاشبہ آگ ہے جو روشن کیا ہے اور رگ گردن کے دونون کا شف تو حاجت برازی کا پتا دے رہے ہین کیونکہ بہت قریب ہین صفحہ ۸۳

سطر ۲ سے

غنچۂ زخم جگر میرے اگر کھل جاتے
قابل سیر بہار اے یار یہ گلشن ہوتا

صفحہ ۸۵ کی سطر ۲ مین پھر فرماتے ہین

غنچۂ زخم جو کھلجاتے ذرا سینے مین
بلبلو باغ یہ پھر سیر کے قابل ہوتا

آخر اسمین اور اسمین فرق ہی کیا ہے صفحہ ۸۳ سطر ۴ سے

ترک جلاد کو رد کے نہ سمجھتا کیونکر
یار واغیار یہ جب یار کا دشمن ہوتا

اس شعر کے معنے کہکر دفتر شیخ مین عنایت ہون صفحہ ۸۳ سطر ۱۱ سے

رشک خورشید کا گر کھینچتا نقشہ مانی
شمع مہتاب کا تصویر پہ روغن ہوتا

یہ روغنی شمع کونسی ہے شمع مین روغن کہان ہان جربی فرمایا ہوتا تو مان بھی لیا جاتا شمع روغن چراغ مین جربی زمانے کی اولٹ پھیر ہے
صفحہ ۸۴ سطر (۱) سے

قتل کرنے پہ جو آمادہ وہ قاتل ہوتا
مرحلہ طے سر گردن کا نہ مشکل ہوتا

طے ہونا چاہیئے خالی طے چہ معنی دارد ارے صاحب اس سے یہ کیجیئے شعر بگڑا جاتا ہے بلکہ بگڑ گیا کاش یون بنا لیجیے۔ ع
مرحلہ پھر سر و گردن کا نہ مشکل ہوتا

صفحہ ۸۵ سطر ۹ سے

سینہ تمام بھر گیا داغوں سے یون مرا
خالی مقام صدر مین اک تل نہین رہا

اگر صدر مین بہت سے تل تھے تو یہ کہنا جائز ہے ورنہ بالکل غلط مقام صدر مین ایک تل خالی نہین رہا یعنے چہ تل بھر جگہ نہین رہی کہنا چاہیئے تھا
صفحہ ۸۶ سطر ۱۳ سے

عدم مین چال جو وحشت کی چلگیا ہوتا
غزال سا سوئے ہستی نکلگیا ہوتا

بہت ٹھیک اسمین آپ کے کہنے کی کیا ضرورت ہے جو لنگور کی طرح اوچکتا وہ خواہ مخواہ سب کے آگے ہوتا اب ذرا اسکے تہ دار مطالب پر تو غور کیجئے دیکھیئے تو کیا لغو معنے پیدا ہوتے ہین جو سب کے پہلے آیا تو گویا وہ وحشت کی چال چلکر آیا واہ رے علم فاسد صفحہ ۸۵ سطر ۱۴ سے

دفن کی یاد مین اتنا تو ہوتا جوش بکا
کہ چاہ دیگ کی صورت اوبلگیا ہوتا

اسے سبحان اللہ یہ شعر کہا ہے گورکھ دہندا ہے نہین معلوم جوشش کا کسکو ہوتا اور وہ چاہ کوثر تھا جو دیگ کی طرح اوبلتا بعضے شعر تو آپ کے نام خدا شطرنج سے بھی حل نہین ہوتے کھرل ٹبہ مانگتے ہین صفحہ ۳ سطر ۱۵ سے

فراق خلد مین روتے تو اسطرح آدم
جہانین چشمہ کوثر ابل گیا ہوتا

روتے تو فراق مین جنت کے باہر اور چشمہ کوثر خلد کے اندر اوبلتا یہ عیب بھی داخل جہنم کر کے اسکے ور ابندش کیا خوب ہے جسمین (تو) اپنی جگہ سے آدہ کوس الگ پڑا ہے خصوصت شاعری مرصع کاری ہے نگینہ جڑنا بھی سہل ہے اور لفظ رکھنا مشکل کوتا اور سے ووڑی نہین چاہیئے صفحہ ۲۰ سطر ۱ سے

جو ہوتے وصل مین ہنس ہنس کے تم ہم بیہم
بھرا تھا دل مین جو ارمان نکل گیا ہوتا

ہنسکے دیتے تو ارمان نکل جاتا اور اگر روکے دیتا تو ارمان نہ نکلتا صفحہ ۲۰ سطر ۹ سے

شب وصال جو تم لیتے خود مرے بوسے
تو میرے دل کا بھی ارمان نکل گیا ہوتا

خود کی لفظ تو آپ نے نگینہ کی طرح جڑی ہے دیکھیئے دوسرا نگینہ ہم رکھتے ہین - (تو میرے) کی جگہ پر (تمہارے) پڑھیئے اور اگر سمجھ مین نہ آیا ہو تو یون پڑھیئے سے

شب وصال جو تم لیتے خود مرے بوسے
تمہارے دل کا بھی ارمان نکل گیا ہوتا

الف کی ردیف تمام ہوئی - آگے باء موحدہ شروع ہے یا دیکھو گا اب بندہ درگاہ سلامون پر قلم اصلاح پھیرتے ہین اور ردیف باء موحدہ کا یہ شعر لکھے دیتے ہین جسمین قافیہ ردیف ناظرین کے ذہن مین رہے سے

اشعار خوب خاک ہون مضمون زشت کے
ہر جسم بد کا ہوگا سدا پیرہن خراب

راقم

منہ کھولیئے خدا کے لیئے بحث ہو شروع
ارشاد ہو جواب مرے اعتراض کا

فقط

م - م - ع - ع

تصحیح

یون تو غلطی ایک ایسی چیز ہے کہ اس سے انسان کسی طرح بچ ہی نہین سکتا مگر صریح اور بین غلط باتین قصداً لکھنا البتہ بڑا عیب ہے بلکہ ایسی ہی باتین تمغہ بے اعتباری ہین -

اب ملاحظہ ہو کہ صاحب اودہ اخبار اپنے صحیفہ نمبری ۱۵۲ - صفحہ ۲۰۲۲ مین تحریر فرماتے ہین " ایک طالب علم سات برس تک سوتا رہا " - " ایک عورت دنل بارہ برس کے عرصہ تک تیس چالیس گھنٹے روزانہ سویا کرتی تہی " مین پوچھتا ہون کہ حضرت یورپ مین دن رات کے کے گھنٹے کا ہوتا ہے ؟ اگر ہم اس خبر کو صحیح اور اسکے محرر کو سچا سمجھین تو لامحالہ ہمکو یورپ مین پچاس یا اس سے کہین زیادہ گھنٹے ایک دن مین ماننا پڑینگے -

راقم

متین شاہجہان پور

سوال جواب دینے والی تختی

یہ ہمکو بڑی تلاش سے جرمنی کے ایک سوداگر سے ملی ہے - دیکھنے مین بہت خوشنما ہے اسکے نیچے دو پائے ہاتھی دانت کے لگے ہین اور تیسرے پائے کی جگہ پنسل لگائی جاتی ہے - تختی پر دو آدمی ہاتھ رکھتے ہین اور سوال کرتے ہین - سوال کا جواب ہر ایک زبان مین اس پنسل سے آپ ہی آپ لکھ جاتا ہے - مشق کامل بہم پہونچنے پر صرف ایک ہی آدمی کے ہاتھ رکھنے سے سوالونکا سچا جواب ملتا ہے دل بہلانے کو اس سے عمدہ کوئی شئے نہین ہے + اسکو سچا فالنامہ کہنا بجا ہے - اس نادر تختی کی ہزارون شخص تلاش کیا کرتے ہین - نہایت کمیاب ہے - ہمارے پاس اب صرف ۴۰ عدد باقی ہین جلد خریدیئے ورنہ دست افسوس ملنا پڑیگا - قیمت خوبی کے آگے کچھ بھی نہین یعنے صرف ۵ علاوہ محصول ڈاک دبار روانہ - خط آنے پر فوراً بذریعہ ویلیو پی ایبل پارسل روانہ کیجائیگی نقد قیمت آنے پر محصول ڈاک معاف -

---

غور سے پڑھیے

مضبوط - صحیح - خوبصورت - اوپن فیس نکل سلور بینیہ کمپنی کی ریلوے ریگولیٹر گھڑی جسکے کوک کرنے مین بہت دیر نہین لگتی - چھپٹے حجم کے جو نکل جڑے ہوئے مینا کارڈائل گھنٹے کے نشان موٹیان بہت واضح و نمایان - وہ وقت بتاتی موتی تاود یٹھہری ہوئے ہین سے او رکبس ایسا کہ گرد نہ جانسکے ایک شیشہ و کمانی نابستہ بذریعہ ویلیو پارسل ساڑھے سات روپیہ کو ملسکتی ہے اور اسکا ذمہ کیا جاتا ہے کہ فعل و حرکت یا ایسی زحمتون سے بگڑ نہین سکتی آسانی سے درستی ممکن - صورت سے کم قیمتی نہین پیدا اور لوگ انھین گھڑیون لودونی قیمت پہ بیچتے ہین مسٹر اکو آرمیتما بندورا سے لکھتے ہین یہ ساڑھے سات روپیہ والی گھڑی جسکو دو برس ہوئے آپ سے خرید کیا اب تک صحیح وقت بتاتی ہے مقناطیس سے سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ فارم یون لکھتے ہین تمھاری سات روپیہ آٹھ آنہ والی گھڑی کو گھڑی ساز نے پندرہ روپیہ کو آنکا نے مسلمت رجمنٹ لکھنو سے لکھتے ہین بعض لوگون نے اوسکی پندرہ روپیہ قیمت لگائی اور سالہ سار سات سنکر متعجب ہوئے

اسکے علاوہ کناڈا کی سونے کی زنجیرین لاکٹ پنسل قمیص کے بوتام مصنوعی ہیرے - یاقوت کی انگوٹھیان فی ۲ روپیہ کے حساب سے ملتی ہین مسٹر جے اے ایلس مدراس لکھتے ہین ایک جوہری نے ہیرے کی انگوٹھی کی قیمت پچاس روپیہ اور یاقوت کی بیس روپیہ آنکی

المشتہر ویسٹرن انڈیا ٹریڈنگ کمپنی بمبئی ٭

ضروری گزارش

عرصہ دراز سے راقم لکھنؤ مین ڈاکٹری کرتا ہے ۲۰ سال کے تجربے اور تلاش سے چند نسخے ایسے دستیاب ہوئے ہین جنکی نسبت حتمی وعدہ مفید ہونے کا کیا جاتا ہے - اگر امراض ذیل مین سے کسی صاحب کو کسی مرض کا علاج کرانا ہو راقم سے خط کتابت فرمائین بندہ مریض کے پاس جاکر بھی علاج کرسکتا ہے صرف مصارف آمد و رفت ۔ قیام یومیہ دینا ہونگے اور بعد صحت جو طے پائے وہ ادا کرنا ہوگا اور جو صاحب یہان آکر علاج کرینگے اونسے تاصحت کچھ نہ لیا جائیگا - اوس وقت تک کل دوا کی قیمت بھی نہ لیجائیگی جبتک مریض کو فائدہ محسوس نہوگا اگر کوئی صاحب دوا باہر سے منگوائینگے اور بذریعہ خط کتابت علاج چاہینگے تو اوسی قدر دوا پہلے بقیمت بھیجی جائیگی جسقدر فائدہ کرنا شروع کریگی قیمت وغیرہ بذریعہ خط کتابت طے ہونا چاہیے -

تفصیل امراض

صرع - تپ کہنہ - ضعف معدہ - سوزاک - آتشک - جذام برص - بواسیر - اور عام سستی ٭ **المشتہر** ڈاکٹر یوسف خان امین آباد احاطہ لال خان لکھنو

اشتہار

کتب مطبوعہ ایران و مصر و بیروت عربی و فارسی و کتب قلمی اوبنی مجلد امیر کاری نمبر ۱۲۹ جناب آقا میرزا محمد صاحب شیرازی ملک الکتاب بمبراے فروش موجوداست وسواے آن کتاب منتخبات محمدی و صنائع جدیدہ و کتاب تذکرۃ الخواتین در شرح حال معایبعت نسوان عالم از عرب و روم و عجم از صدر اسلام تاکنون مشتمل بر اشعار عربی و فارسی و ہندی و عجائب باقی آثار انہار داشت شدہ کتاب خلائق المعانی و تاریخ چنگیز و روضۃ الادب فی طبقات شعراے عرب و کتاب جمہرۃ العرب و شرح فصوص الحکم از ملا جامی و دیوان ابن عربی و کشف الاسرار و تاریخ انگلینڈ و کتاب تقنا طیس الابدان در علم قوت جاذبہ و کتاب شاہنشاہنامہ تصنیف فتح علیخان صباح و وقائع جنگ ایران و روس و تاریخ بردر مطبع طبع شدہ ہرکس طلب باشد طلب دارد ٭

انگریزی دان کی ضرورت

ایک انگریزی دان کی ضرورت ہے جو معمولی فارسی بھی جانتا ہو اور کم سے کم ال اے فیل ہو تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط کتابت طے ہوسکتا ہے ٭

المشتہر

محمد واحد حسین تعلقدار گدیا وڈپٹی کلکٹر رای بریلی

گر نہ دیدہ دل بکشا نظم تجارت بنگر

ایک مدت سے ہے دکان جاری
خاصکر ہین وہ آئین انگریزی
آتی ہر جنس ہے ولایت سے
چاہتا ہون کہ او جابجا بھی
جیسے کشمیر و روم و کابل و روس
اور ہندوستان کے شہر کلان
جنکو منظور ہے کہ نفع اوٹھائین
وہ شرائط کی گفتگو فرمائین
ہو ریاست مین کام جو منظور
سب کا فوراً جواب جاویگا

بفضل حق سے ہے گرم بازاری
ہین سوا اسکے اور چیزین بھی
اور دیجاتی ہے کفایت سے
ہوئے آڑھت کا سلسلہ جاری
مصر جرمن فرانس طہران طوس
ہین جہان تاجران ذوالاشان
مال بھجوائین یا یہان سے منگائین
اور فہرستین مال کی بھجوائین
وہ بھی خط بھیجین میرے نام ضرور
جلوہ مدعا دکھاویگا

المشتہر

مرزا محمد عزیز بیگ سوداگر ادویات انگریزی وغیرہ

چوک ریاست بھوپال

مضامین غیر

جدید انگریزی عارضے

ہم کہان کی بے تکی ہے۔ اسکے نسخے؟ حضرت پہلے سر جی کی گتھی سلجھائی جائے پھر اوسکے آگے قدم بڑھائیے۔

نسخے وانسے کسی اسکول ماسٹر سے پوچھیے بندہ نے پڑھانے کا ٹھیکہ نہین لیا ہے آپ کا جی چاہے ذہن بگر کہا نیئے سمجھ لیجیے نہین اپنا سر کھا لیجیے۔

اور جو سمجھ مین آنے والی نہو۔ یہ تو آپ خدا جانے کیا بول گئے۔ بھلا جناب دنیا مین ہر طرح کی بیماریان۔ ہیضہ چیچک تپ بخار۔ استسقا۔ جذام۔ برص۔ دق۔ سل سُنتے تھین مگر آجتک دیسی ولایتی کی تخصیص یا ہندوستانی۔ انگریزی عربی۔ فارسی بیماریان کسی حکیم کسی ڈاکٹر سے نہین سُنی ہین۔

جی ہان۔ اِسے آپ سمجھ نہین سکتے۔ اچھا سُنیے۔ بادشاہی تک جتنی بیماریان تھین سب ہندوستانی اب رت بدل گئی انگریزی عملداری ہوئی انگریزی بیماریان آگئین۔

درست آپ نے مجھے مسخرہ مقرر کیا ہے۔ اجی بیماریان کچھ انگریزون نے تو بنائی نہین وہی بیماریان جو جب تھین اب بھی ہین۔

شاید آپ کو کبھی اگلے وقتون کی متبرک روحون سے سابقہ نہین پڑا۔ ادھر دیکھیے یہ بڑے میان صاحب کبھی اگلے زمانہ کی فلاح و آسایش اور آرام کو یاد کرکے زمانہ حال کی ہر ایک بات پر نکتہ چینیان کرتے ہین تو کہتے ہین کہ جبسے یہ عملداری ہوئی ہے نہ وہ موسم رہے نہ وہ فصل رہی اگلی برسات نہ برسات معلوم ہوتی ہے نہ جاڑا جاڑا۔ گرمی ہے تو اوسمین وہ گرما گرمی نہین اور سردی ہے تو بالکل سر دبائے ہوئے۔

وہ فراق اور وہ وصال کہان ✦
وہ شب و روز و ماہ و سال کہان

اسیطرح نہ جوانون مین وہ ترنگ وہ حرارت ہے نہ بچون مین وہ شوخی و شرارت۔ ادب لحاظ۔ تہذیب اخلاق میل جول نشست برخاست بات چیت کے قرینے سب بدل گئے اور سب کے دیکھا دیکھی بیماریون نے بھی رنگ بدلا۔ جاڑا بخار مبارک بیماری سمجھا جاتا تھا۔ اب یہ قطع ہے کہ ہر ایک پناہ مانگتا ہے چیچک جو ہمیشہ بچون کے نکلتی تھی اب بڈھون تک کو نہین چھوڑتی۔ ہیضہ اتفاقیہ کبھی کسیکو ہوتا تھا اب آئے دن ایکنہ ایک جگہ خبر سُنتے ہین۔ گرمی برسات جاڑے کی طرح بیماریون نے بھی فصلین مقرر کرلی ہین۔ خیر یہ تو وہ نہین پُرانی بیماریون مین تبدل تغیر کیا گیا ہے کچھ نئی بیماریان بھی ہین جیسے ڈینگو فیور انفلوئنزا اور میان لانو صاحب یہ سب انگریزون کی ایجاد ہین۔

اجی حضرت لِلہ جائیے بھی۔ اتنی بات کے واسطے آپ نے ناحق سمع خراشی کی مفت مین اپنا اور میرا وقت ضائع کیا بس اب چپ بھی رہیے بندہ کا سلام ہے ایسی تحقیقات جدید پر۔

واہ اتنے جلد گھبرا گئے ابھی مجھے بہت کچھ بکنا باقی ہے یہ تو اون بوسیدہ دماغون کے تاریک خیالات تھے کچھ نئے رنگ کے خیالات سُنیے کہ بیشک انگریزون کی بدولت چند عارضون نے ہمارے ملک مین زور پکڑا ہے اور ہم ہندوستانی اونمین مبتلا ہوگئے ہین۔ جیسے عارضہ ناول نویسی۔ عارضہ ایڈریس بازی۔ عارضہ کمیٹی سازی و اسپیچ بازی۔ اب انمین سے دو ایک کی مختصر کیفیت سُن لیجیے۔

اول نمبر۔ عارضہ ناول نویسی۔ ناول کیا چیز ہے؟ پلاٹ کسے کہتے ہین۔ کیرکٹر کون جانور ہے؟ ٹریجیڈی کامیڈی کو ہم نہین سمجھتے کس ملک کے باشندے ہین؟ مگر ناول لکھینگے۔ ضرور لکھینگے۔ واہ۔ کیون نہ لکھین کیا بی اے ایم اے ہی لکھ سکتے ہین کیا نیچر کا سمان وہی دکھا سکتے ہین ہم مین یہ قدرت نہین۔ آخر انسان تو وہ بھی ہین۔ پھر ہم کیون نہ لکھین تانے گھاٹ کر بانے گھاٹ۔ اجی لکھین اور پھر لکھین۔ ایسا لکھین کہ دیکھنے والون کی آنکھین کھلی ہین۔ یہ عارضہ اکثر اخبار نویسون اور اونکے دیکھا دیکھی بعض اے بی سی ڈی جاننے والون یا اون لوگون کو جو آمد نامہ۔ خالق باری کے معنے سمجھ گئے اور شکستہ لکھنا جانتے ہین لاحق ہوا ہے مگر خدا اس عارضہ سے محفوظ رکھے بڑون کی ریس کرنا اور حوصلہ و بساط سے بڑھکے کام کرنا آخر منہ کی کھلواتا ہے۔ ہم تو بات سچی کہتے ہین لگی لپٹی ہمکو نہین آتی۔ آدمی وہ بات ہی کیون کرے کہ جسمین کوئی حرف رکھے۔ اب آپ کسی اخبار کو اوٹھاکے دیکھیے پہلے تو ایک دو صفحہ سیدھے سیدھے نظر آئینگے اور ورق اولٹا تو دو ورقی نظر آئی ارے بھی یہ کیا ہے اسکی تو لکھاوٹ ہی کچھ اور قطع کی ہے۔ جی اسے ناول کہتے ہین۔ آخر یہ کیسا ناول ہے۔ اسمین کیا لطافت ہے کیا خوبی ہے تاریخی ہے یا فرضی۔ ترجمہ ہے کہ اوریجنل۔ کس ملک کس دیس کی زبان مین ہے جی ان باتون کو خود مصنف صاحب بھی نہین جانتے مگر ہان ناول ہے آپ کی پیرے سر کی قسم ہے ناول ہے۔ ارے صاحب ناول ہونے مین کیا کلام جب مصنف نے لکھا ہے تو ہوہی گا مگر آخر کس حیثیت سے ناول ہے۔ یہ نہ پوچھیے ایک قصہ لکھا تھا چونکہ مصنف کو انگریزیت زیادہ مرغوب ہے اسکا نام ناول ہے۔ چشم بد دور۔ نہ محاورہ۔ نہ روزمرہ۔ نہ زبان کا لطف نہ بیان مین چستی۔ خیالات بالکل دقیانوسی بول چال اور معاملات وہی خلاف نیچر۔ کاتا اور لے دوڑے نثر اُردو کی مین ایک قصہ لکھا اوسکا نام ناول رکھدیا۔ نامون کے واسطے سہل ترکیب

زید عمر بکر خالد احمد محمود حامد جو چاہئے رکھ لیجئے سب اسم فرضی ہی رکھنے پڑتے تو وقت ہی کیا ہی - اوسپر حضرت مصنف کے نشتر غمزے الحفیظ الله ایک اخبار والے سے وعدہ کیا ہم تمکو دینگے - دوسرے سے کہا اچھا تمہین کو دینگے تیسرے مہربان سے کچھ نقدہ وصول کیا اور قصہ حوالے کیا اسے لیجئے دہوم دہڑکے سے کلم پڑی ہونے لگی - اب تک بیراحسان ہے جسنے بڑی آبرو رکھ لی - زبان کو دولتمند بنایا ہمین سات سلام کیجئے اور ہماری کتاب چوگنی قیمت دیکے خرید کیجئے - قدردانی فرمائیے اخبار والے ریویو مین تعریف کے پل باندہ دین نہین تو قسم خدا کی بگڑ جاینگے - یہ تو اون حضرات کی مجمل تعریف ہوئی طبعی قصے لکتے ہین اب کچھ ذکرا دیکھا سنئے جو ترجمہ کرکے زبان کو دولتمند بناتے ہین انکا عجب حال ہے ذرا کوئی قصہ جی لگتا اور عجیب معلوم ہوا اور حضرت ترجمہ کرنے لگے - قلم برداشتہ (دوسری لفظون مین یا اونگلیس) ترجمہ کرکے رکھدیا - اول تو اسمین قصہ کے لطف - مذاق پر سبسے زیادہ خیال رہنا چاہیئے کہ آیا یہ مضامین ہماری سوسائٹی کے مذاق و پسند کے قابل بھی ہین کہ نہین یہ عجب لطف کی بات ہے کہ قصہ تو آپ کے پسند کا اور تعریف ہم کرین نہین تو آپ برامان جائینگے زبردستی ہے کہ ہماری تعریف کر دیجائے تمہارے مذاق کے مطابق وہ بھی ہو مگر واہ واہ رے اردو - بھلا خیالات کی نفاست - طرز بیان کی پاکیزگی کا تو کیا ذکر ذرا قصہ سن لیجیے کہ ایک کپتان صاحب کی بیم سفر لو جہاز پر جاتی تھین اونکے لڑکے بڑے شریر تھے میم صاحب پر ایک اور کپتان جہاز عاشق ہوئے - مگر لڑکون نے اونکی زندگی تلخ کر دی - جہاز مین وہ اودہم مچایا کہ تمام مسافر تنگ آگئے اور ناک مین دم ہوگیا - کپتان صاحب نے بہت کچھ ناز برداریان کین مگر میم صاحبہ بڑی باعصمت تھین وہ ٹال گئین اور عصمت پر قائم رہین ایسی باعصمت عورتین کم دیکھی ہین خدا کرے عصمت مین فرق نہ آئے عصمت بہت عمدہ صفت ہے - عصمت عصمت عصمت - لڑکون کی شرارت سنئیے کہ کہین تو کپتان صاحب کا کرتہ پھاڑ ڈالا کہین اور کسی مسافر کے بٹن گم کر دیئے - کہین انجن پاس جاکے کچھ شرارت کی کہ مرتے مرتے بچے اسے لیجیے حضرت اسی کا نام ترجمہ ہے اسی کو مسٹر جنین و جان نے ترجمہ کیا ہے - لے حضرت داد تو دیجئے - کیا زبردستی کا سودا ہے کہ گلا دبائے دیتے ہین ریویو لکھو دہوم دہڑکے کا ریمارک کرو - لعنت ہے ایسے ترجمہ پر اور پھٹکار ہے ایسی ناول نویسی پر اور لکھنے والے کو تو کیا کہون خدا اس عارضے سے سب کو بچائے - بقیہ عارضون کی تفصیل آگے چلکر بیان ہوگی +

راقم

بیمار تو ہے جیسا مین جو چاہتا ہون

نقلم - حکیم ڈاکٹر مسٹر صاحب

"نواب دولہ مرحوم"

ہماری مہربان گورنمنٹ نے ہر ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال کی اس درخواست کو کہ اونکے شوہر مرحوم کے مرنے کے بعد عزت کیجائے" پذیر فرماکر آخرکو یہ جدید خطاب مرحمت ہی فرمایا اے سبحان اللہ کیا قدردانی اور مردم نوازی ہے کہ واہ مارے خوشی کے ہم تو جامہ مین پھولے نہین سماتے - لاکھون شکریے کروڑون خالی تھینکس بیگم صاحبہ خوش رعیت خوش اور اہلکار خوش - مگر جنکو خطاب دیا گیا ہے وہ؟

بھائی صاحب یہ ٹیڑھا سوال ہے - بندہ غیب دان تو نہین مگر عقل سے کچھ انکل پچو غیر مقرر ضرور کر سکتا ہے خدا گنج کے کدہر راستے وہان نہ تار نہ ڈاک "مولوی صاحب" کو معلوم ہونے کا ذریعہ بجز فرشتون کے اور کوئی نظر نہین آتا سو اونکی یہ کیفیت کہ آجکل پانی کے ارسے بھیگی غزا بنے بیٹھے ہونگے ؎

کی فرشتون کی راہ ابر نے بند +

جو گناہ کیجیئے صواب ہے آج +

کل مینے ایک بیشرابی کی زبانی سنا تھا - اچھا فرض کردم کسی ذریعہ سے اگر معلوم بھی ہوا تو کیا خوشی کی بات ہے اللہ میان کیان "مولوی صاحب" کی کیا عزت بڑہ جاوے گی - بھائی جان یہ باتین تو یہان کے دکھانے کے لیئے ہوتی ہین اور جب دنیا نہین تو بجز اسکے کہ "مولوی صاحب" حسرت سے ع

پس از ان کہ من نمانم بچہ کار خواہی آمد

کہ کر اس خطاب کو عطاے توبہ لقاے تو بخشیدم" فرما دین اور کیا ہو سکتا ہے +

راقم

کی مرے قتل کے بعد اونسے جفا سے توبہ

ہاے اوس زود پشیمان کا پشیمان ہونا

خوب سوجھی

واہ رے حیدرآبادیو - تمہاری حکمت عملی کے ڈنڈ ضرور مل دینے چاہئین اگر تم سردار عبدالحق کی خطا معاف کرنے کا ارادہ نہ کرتے تو کون تمکو انگریزی سلطنت کے قدم بقدم خیال کر سکتا تھا - ملکہ دلیپ سنگہ کو معاف فرما دین وہ سکہ سردارون کی خطاؤن سے (جو بانٹے چڑی عرصہ ہوا دلیپ سنگہ کی سازش مین آکر بھاگ گئے تھے) درگذرین اور تم اپنے ایک سردار کو نہ بخشو! یہ بیشک شرم کی بات تھی معاف کرو اور ضرور معاف کرو - آخر وہ یہ پیسے ہی کا تو معاملہ ہے - سو سستا سکی ایک

ستمگار کی ۔ کسی وقت مین دل کھول کر وصول کرینا گر بندہ ہوٹل کو دو پیشی ملتوی ہے توکیا ۔ ریاست کے شکنجے سے سردار صاحب نکلنے نہ پاوین کبھی نہ کبھی چال پڑھی جاویگی دیر آید درست آید ۔ فی الحال تو حکمت عملی کا بھگدڑ اسچلے ۔ حیدرآباد پولٹیکس کی گاڑی اسلئے بگڑی ہوئی ہے کہ کوئی چلتا پرزہ اودہر نہین ہین ٭

راقم
ارسطو

علیگڈہ کالج

حضرات تہجگو تشویش ہے کہ سال حال کے بجٹ (کالج) مین آمدنی کی بابت آٹھ ہزار روپیہ کے زائد خرچ کی ضرورت دکھائی گئی ہے نہ کسیطرح سے پوری ہوتی نہین معلوم ہوتی ۔ راجہ امیر حسنخان صاحب بہادر نے اپنی امداد پچاس روپیہ ماہوار بند کردی ۔ صاحب کلکٹر میرٹھ نے اطلاع دی ہے کہ ضلع میں گنجائش نہونے سے جو بارہ سو روپیہ سال کی مدد دیجاتی تھی وہ اس مرتبہ غت ربود ہے چلئے فراہمی حال اور آمدنیون کا بھی ہے پیرنیچر اسلئے بڑی فکرون مین ہین کچھ بنائے نہین بنتی سٹی بھولے ہوئے ہین مگر آپ جانیئے جاسے اوستاد خاطعیت حضرت گھبرانے کی کیا بات ۔ مستقل بودن درعین شد آمد ۔ بہادری کے یہی معنے ہین ۔ ایک در بند اور ستر در کھلے ۔ آمدنی نہین ہے توکیا پرواہ ۔ دو مہینے اور صبر کیجیئے ۔ دسمبر کی تعطیل قریب ہو کانفرنس کے بدلے اس مرتبہ ”اسلامی تھیٹر“ قائم کردیجیئے گا ۔ سامان تھیٹر اور ایکٹرس تو تیار ہی ہین دو چار شہرون سے پیرنیچر کی برکت سے خاصی رقم وصول ہو جاویگی ۔ بالخیر و شما بسلامت او ۔ یہ تمام وقتین ۔ نع

راقم
مشکلے نیست کہ آسان نشود

جنگ وجدل

واللہ ہے ہمارے معزز دوست پنڈت اخبار عام بھی بلا کے مستقل مزاج شخص واقع ہوئے ہین ۔ لوگون نے ہزار زور مارے لاکھ سر پٹکے مگر آپ نے ”جنگ وجدل“ کے عنوان کو نہ چھوڑا آخر یارون کی ضد ہی توہے ۔ اب جو آجکل بالکل مطلع صاف لڑائی بھڑائی گدھے کے سر سے سینگ کی طرح سے غائب ہے توکیا کیا جاسے مالک ہٹ ۔ تریا ہٹ ۔ راج ہٹ ۔ اخبار ہٹ ۔ وضعداری کو ضرور نباہنا ۔ مہاراجہ دلیپ سنگ اور لارڈ کراس کے مابین (جو مہاراجہ صاحب

کی تقلیع و معانی کے متعلق ہے (خط وکتابت ہوئی وہ ”جنگ وجدل“ کی سرخی کے نیچے درج ہے سبحان اللہ بر عکس نہند نام زنگی کافور ۔

راقم

وہ اپنی خو نہ چھوڑینگے ہم اپنی وضع کیون بدلین

کچھ عجب طرح کی اے دوست ہی تقریر تری
روتا آتا ہے مجھے دیکھکے تحریر تری

نواب میر شیخ صاحب بہادر سلام لیجیئے ۔ بندۂ درگاہ نے جن سلاسون کے دیوان پر ریویو کا وعدہ فرمایا اسے تو کیا تھا آج سے دفاکرتا ہون اس سلامنامہ یا سیوان کا تاریخی نام سرغم ہے ارے بھی سرغم ؟ جی ہان بصفت سرغم مع الاضافت یا بے اضافت ؟ جی بے اضافت سر بھکانے کی ضرورت ہی کیا ہے ص

ستم کش ہے فیض کو کیا خاک انسان اپنے ہنر کا
بے ثمر ہونے مین شاخ شجر جھکتی نہین ٭

القصہ سرغم بروزن مرہم معرب سرگم ۔ اصل بات تو یہ تھی دوسری تاریخ کی ضرورت سے نئی اوپچ کی بینا پڑی حالانکہ غم امین بھی پورے تیرہ سو عدد تھے لیکن کہین ستم نے اجازت نہ دی اسلیئے کہ اوسمین رعایت معنوی نہ تھی ۔ سرغم سر مع مغز بیع غرس غرس سب کے سب اچھے نام ہین ۔ یہی صفت کیا کم ہے کہ عدد نکلتے ہین ۔ مگر سب مین سرگم کا معرب یادگار نام ہے اعجوبہ روزگار نام ہے تماشا نام ہے خاصہ نام ہے کھلونا نام ہے کیا خوب نام ہے مطلوب نام ہے لاجواب نام ہے نواب نام ہے سردار نام ہے فخار نام ہے اور در اصل نام ہے کیا نام ہے واہ رے نام اوہو رے نام الغرض کہان تک اس نام کی تعریف کیجائے ۔ اب اشعار کی توصیف سنیئے صفحہ ۲ ۔ سطر ۵ ص

کیونکر شش جہات مین ہو شور صبح قتل
یہ دن وہ تھا کہ خاتمۂ پنجتن ہوا

جہات جمع ہے جہت کی لفظ شش جہت کے ساتھ آتا ہے نہ جہات کے ساتھ کمالات نجفے علے الفصحا صفحہ ۴ سطر ۲ ص

تب حال اب بندی کا شہ سب پہ کھل گیا

آب بندی مین ثقالت کلام کے علاوہ اور کیا خوبی ہے اردو مین ایسی گرہٹ بالکل خلاف فصاحت ہے یہ ایجادی ترکیبین طبع شریف کی

عاجزی کا پتا دے رہے ہین دوسری جگہ اسی صفحہ مین مستغرق کا
ذیل نعت مع الاضافت تشریف فرما ہے صفحہ ۴ سطر ۷ سے

گرمی سے سرخ تھا جو رخ اکبر حسین
عارض جو کھا رہے تھے سمان لالہ زار کا

زار کا لفظ کثرت کے لیئے وضع ہوا ہے عارض مین قید شمار ہے دو سے
زیادہ ہو نہین سکتے پھر لالہ زار کا سمان دو عارض سے دکھانا حسن کلام
مین داغ لگاتا ہے یا نہین اگر خلاف نہ گذرے تو یون کہ لیجیے ع

گل سے بدن جو تھے شہدا کے لہو مین تر
جنگل دکھا رہا تھا سمان لالہ زار کا

ہان یہ تو بتایئے کہ اکبر حسین کون صاحب ہین جنھون نے مصرع
ناموزون کر دیا صفحہ ۴ سطر ۶ سے

اللہ ری صفائی حسن شہ زمان
آئینہ حلب ہے نمونہ عذار کا

اسی طرح کہ آپ نے اپنے معشوق کے گال سے کم از کم دو سو جز
بدتر اونکدرا اور پر غبار نظم کیا آج نور خدا کے عارض کا نمونہ ارشاد ہوتا
ہے فاعتبروا یا اولی الابصار صفحہ ۴ سطر ۸ سے

زلفین دکھاتی ہین شب دیجور کا سمان
عالم تھا روے شاہ پہ صبح بہار کا

نہ روئے شاہ پہ صبح بہار کا عالم تھا نہ زلفون پر دیجور کا بالکل غلط اور
لغو سب گردش لیل و نہار کا اثر ہے افسوس کہ سرشان ممدوح کا بھی
ذرا خیال نہین استغفر اللہ صفحہ ۵ سطر ۱۰ سے

اوسوقت کیون نہ خلق مین محشر بپا ہوا
سید کا تیغ کند سے جب سر جدا ہوا

اسطرح مین نہ سلام بکثرت ہین سہل پاکر فاخر صاحب نے بھی چار
سلام کہڈالے لیکن بہت سے مصرع اور سلامون کے موجود ہین چنانچہ
"مطلع" دلگیر نے کند جھری کہکر فصیح کیا ہے آپ نے تیغ کند
کھینچی ہے صفحہ ۶ سطر ۷ سے

یہ بہکے خون عدو کا گیا ہے جو نہر مین
کیا کیا ہے زور شور پہ دریا بڑہا ہوا

اول تو اس شعر مین (بہکے گیا ہے) زمانہ حال کا پتا دے رہا ہے
دوسرے زور شور پہ دریا بڑہا ہوا - نہین معلوم کسکی بولی ہے دریائی جانور
کی یا بن مانس کی ہمنے تو فصحا سے یون سنا ہے دریا شور سے بہ رہا
ہے زور پر چڑہا ہے زور شور سے بڑہا ہے نہ کہ زور شور پہ بڑہا ہے
خدا معلوم آپ کی فصاحت کیسی ہے صفحہ ۶ سطر ۹ سے

دنیا مین سب حسین سا عابد ہوا کوئی
محراب تیغ تیز مین سجدہ ادا ہوا

اول تو ہمکو تیز اور پہلے کند کہنا عجب تماشے کی بات ہے دوسرے
یہ ہوا کا پہلو نہین (سجدہ ادا کیا) چاہیئے شاعری مین جو کچھ ہے مصرع
لگاتا ہے آپ دو لخت کیا جو لخت کو بھی رکیک و کاواک نہین سمجھتے
اسی صفحہ مین گیارہوین شعر کا دوسرا مصرع

جب زیر تیغ سبط رسول خدا ہوا

نادر مرحوم کا ہے صفحہ ۷ سطر ۹ سے

فرمایا زیر زانوے قاتل حسین نے
صد شکر آج وعدہ طفلی وفا ہوا

صرف مصرع اول بدلا ہے ورنہ دلگیر کہتے ہین سے

کہتے تھے زیر تیغ یہ سرور بصد خوشی
صد شکر آج وعدہ طفلی وفا ہوا

مال مردہ سمجھکر ہاتھ صاف ہوا ہے اچھا نہین خدا بڑا عادل و بصیر ہے
صفحہ ۷ سطر ۴ سے

فاخر کہا جو فضل خدا سے نیا کہا

میر نفیس صاحب کے مشہور مرثیہ کا مصرع ہے

پر جب کہا تو فضل خدا سے نیا کہا

اونھون نے بندش کو پست کیا ہے - آپ نے جو طلا کرشست کیا ہے
اسکے علاوہ بھی اور مصرع توڑے مروڑے گئے ہین صفحہ ۷ سطر ۱۶ اور
۱۷ - ع

مدت کے بعد نخل تمنا ہرا ہوا

اور

ع جیسے دہرا ہو رحل پہ قرآن کھلا ہوا

دونون مصرع جناب میر انیس صاحب مرحوم کے ہین - پہلا یون ہے ع

صد شکر آج نخل تمنا ہرا ہوا

اور دوسرا یون ع

دیکھو دہرا ہے رحل پہ قرآن کھلا ہوا

فرق اتنا ہے کہ اون مرحوم نے دیکھو اور صدشکر سے مصرعون مین جان ڈالی
ہے - یہان جیسے اور ویسے لفظ بھرے ہین (باقی آئندہ)

راست

فاش میگویم واز گفتہ خود دلشادم
بندہ عشقم و از ہر دو جہان آزادم

بقلم - ۶۵ کش ۳۰

پنچ مل خدا خدا مل پنچ

لکھنؤ پنجشنبہ ۴ ستمبر ۱۸۸۹ء

سلطان روم نے بیس حکیمون کا ایک کمیشن اس غرض سے قائم کیا ہے کہ ویرانی ملک کے اسباب دریافت کئے جائین۔ ہمارے نزدیک واقعات کے دیکھتے کوئی عرضی یا سماوی باعث سلطنت کی تباہی کا بجز اسکے نہین معلوم ہوتا کہ زار روس کی ملک گیری کی بیقرار پالسی .. کردون کی لوٹ کھسوٹ۔ اور ارمینیون کی فتنہ پردازی لوگون کو چین نہین لینے دیتی جو وہ فلاح و ترقی کی جانب مائل ہون۔ ایسی صورت مین پولیٹکس کمیشن ہماری راے مین حکما کی کمیشن سے زیادہ موزون اور کارگر معلوم ہوتا ہے

مغربی ہند مین ایک جلسہ "اسلام کرکیٹ کلب" کے نام سے قائم ہونے والا ہے غرض یہ ہے کہ مسلمانونکو باقاعدہ گیند بلا سکھایا جائے۔ واقعی ترقی کی تکمیل مین مسلمانون کے لیئے ایک یہی کسر باقی تھی۔ سول سروس سرجری۔ معدنیات۔ علم فلاحت مین نہین تو گلی ڈنڈے مین توضرور اول نمبر ہنگے کیا معنی کہ ہندوستان جیسے مقام مین مسلمان اور انکے بزرگون نے ابتک بجز گلی ڈنڈا کھیلنے کے اور کیا ہی کیا ہے ع ہر کسے را بہر کارے ساختند۔

ایمپریس فوٹو سیٹ

عکسی تصویرکشی یعنے فوٹوگرافی کا یہ نیا بکس ہمارے پاس حال مین آیا ہے جسکے ذریعہ سے بغیر استاد ہر شخص فن عکسی تصویرکشی مین کامل ہو سکتا ہے قیمت بنظر رفاہ عام نہایت کم رکھی گئی ہے۔ لڑکون کا کھیل نہین ہے بلکہ کام نہایت عمدہ و خوشنما و پائدار ہوتا ہے اس بکس کے ذریعہ سے تاش کے برابر تصویر چاہے کسی کی ہو پاؤ منٹ مین کھنچ جاتی ہے ہر ایک بکس مین مندرجہ ذیل اسباب موجود ہے۔

کیمرا بہ پدار معہ ڈارک سلائیڈ لینس۔ تپائی۔ ڈرائی پلیٹ۔ کارڈ یعنے تاش۔ پرنٹنگ فریم۔ طشتریان۔ سینسی ٹائیز پیپر۔ ڈارک اسکرین۔ فوکسنگ کلاتھ لالٹین۔ اور جملہ ادویات ڈیولپنگ و پرنٹنگ۔ معہ رسالہ فوٹوگرافی زبان اردو مرتبہ خاکساران۔ بکس قسم اول کی قیمت عہ سوداگران انگریزی قسم اول کو للعہ روپیہ کو بیچتے ہین۔ محصولڈاک و باروانہ ذمہ خریدار ہوگا تعمیل فرمایش بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل کیجائے گی۔ نقد قیمت آنے پر باروانہ معاف۔ شائقین جلد خرید ین ایک مرتبہ اشتہار دینے سے ۲۰۰ فروخت ہو چکے ہین صرف ۱۰۰ بکس اور موجود ہین۔

المشتہر۔ راجہ اینڈ قیصر۔ سوداگران و ایجنٹ حال گھسیاری منڈی لکھنؤ

دواخانہ محمد عبد الغنی دہلوی

واضح ہو کہ یہ دواخانہ دہلی سے اب بمقام لکھنؤ لایا گیا ہے جن حضرات کو دواخانہ مذکور سے ادویہ مطلوب ہون تو مرقومہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کرین امید کہ اس دواخانہ نے زمانہ اجرا ۱۲۹۳ھ مطابق ۱۸۷۶ء سے اب تک بفضلہ تعالیٰ خوش معاملگی اور نیک نیتی کی وجہ سے ہندوستان مین حسن شہرت بہم پہونچائی اور ہزارہا مریض مبتلاے مرض مختلف نے صحت کامل پائی جن صاحب کو کسی مرض و علت کی شکایت ہو اپنے مرض کی پوری کیفیت سے بذریعہ نامہ پیڈ اطلاع دین پوری فہرست تو دو آنہ کے ٹکٹ ارسال کرنے سے روانہ ہوگی مگر چند ادویہ بطریق نمونہ مرقوم ہین۔

روغن نمبر ۴۔ مقوی دماغ و بینائی و دافع خشکی دماغ و نزلہ و بے خوابی و خارشت ریش و جنون ہے۔ ۵ تولہ عہ دیگر

سرمہ۔ مجلی چشم و مقوی بصارت ۔ ایکماشہ ۴ر عہ

سرمہ۔ اقسام نزول الماء یعنی موتیابند (جیسا کہ بخارات ... کے سبب سے غلافیہ مین اکٹھے ہوتے ہین اور اوس سے بطریق پسینہ تھوڑا تھوڑا پانی تحریہ کے نیچے جمع ہوکر مختلف رنگ و قوام پاتا ہے ایسا ہی اسکا استعمال بتدریج) بلا قدح و دستکاری رجوع و تحلیل کرکے بینائی و بصارت گم شدہ کو بحکم شافی مطلق حالت اصلی پر پھیر لاتا ہے۔ ایکماشہ ۵ عہ

گولی نمبر ۴ رفع جریان و سرعت اور حصول تقویت کیواسطے مفید ہے ۱۴ خوراک عہ

قرص نمبر ۴۸ ضعف الباہ کسی سبب سے ہو وما یوس العلاج کیواسطے انتہا درجہ کا مفید اور مقوی اعضاء رئیسہ و شریفہ مثل معدہ و جگر و دل و دماغ ہے ۵ خوراک عہ

طلا نمبر ۴۹ بلا تکلیف اور زخم رطوبت عروق کو تحلیل کرکے قوت پیدا کرتا ہے ایکماشہ عہ

جوہر نمبر ۵۴ سوزاک کہنہ و مزمنہ کے اندمال قرحہ مین نہایت مفید ہے ۸ خوراک عہ

گولی نمبر ۶۲ تپ دموی و صفراوی اور آبلہ دہن کو دافع ہے ۷ خوراک ۸ر

مومیائی

اکتولی ڈبیہ صہ ۶ ماشی ڈبیہ عہ ۳ ماشی ڈبیہ ۴ر

سلطان الحبوب

سریع التاثیر نباتات کے عصارات وغیرہ سے بنائی گئی ہے۔ سرسے پاؤنتک ۴۳۔ امراض مختلف کو دافع ہے خاصکر مرض ہیضہ کے دفعیہ مین اس سے بہتر کوئی دوا نہین اسکی کتاب ڈبیہ کے ہمراہ ہوتی ہے

۱۰۰ عدد کی ڈبیہ للعہ ۲۵ عدد کی ڈبیہ عصہ ۱۲ عدد کی ڈبیہ ۸ر

المشتہر

خادم الاطبا محمد عبد الغنی دہلوی بمقام لکھنؤ راجہ کا بازار محلہ باغ قاضی

مضامین عیسیٰ

علم مجلس

حق یہ ہے کہ آدمیت بھی عجب کیمیا ہے۔ اگر پوچھیے کیا ہے کچھ نہین فقر اہل دلی۔ مروت پرستی۔ موقع شناسی۔ پاسبانی۔ تیز فہمی پانچ بوٹیان ہین جو اکسیر اعظم کا اثر رکھتی ہین اور جنسے تاؤ کھاکر یہ صفت اسکے تیار ہوئی ہے جسپر حاوی ہو کر انسان صحبت یافتہ کہلاتا ہے اور اسی جوہر کو علم مجلس کہتے ہین۔ بدون اسکے زندگی دشوار۔ علم و ہنر بیکار۔ شخصیت ناپائدار۔ ہوا و ہوس مجبور و لاچار سمجھی جاتی ہین۔ ایسے لوگ فیصدی دس بھی مشکل سے ملینگے جنکو زبان کی تراش خراش اثر صحبت۔ قرینہ نشست و برخاست۔ سخن فہمی۔ نکتہ سنجی سے کچھ بھی مس ہوا ور ہر بات کو اوسکا موقع و پہلو پہچان کر صاف نباہ لیجاتے ہین اور اپنی گویائی و شائستگی کا منتر پھونک کر اہل جلسہ کو محو کر لین۔

بخلاف اسکے ایسے استنجے کے ڈھیلے تو بیشمار روز مرہ ہاتھ لگ جاتے جو زعم تحصیل علم مین حافظ۔ عرفی۔ خاقانی سے شجرہ ملانے کو مستعد اور معقول و منقول کی دم مین طباعی کا رستا باندھنے پر تلے بیٹھے ہین مگر آدمیون کی صورت سے گھبراتے ہین۔ دوستی کے اصول سے ناآشنا ہنسی کی بات پر رو دیتے ہین۔ دو گھڑی ہم عمرون مین بیٹھکر دل بہلانا انکو نہین آتا۔ کشتی دنگل وغیرہ کے ذکر سے دور بھاگتے ہین۔ عروض و قافیہ سے باخبر مگر شعر گوئی یا صحبت مشاعرہ سے انکو قطعی ننگ و عار دونون آنکھون سے اندھے اتنا نہین سوجھتا دنیا مین کیا ہو رہا ہے ہان علم منطق۔ علم فلسفہ۔ احادیث۔ کتب مسائل کو کیڑہ بنکر چاٹ جائینگے اوراق گردانی اتنی کرینگے کہ تمام کتاب کو مسی مالیدہ کر دینگے اور جب کہا جاتا ہے صاحب دو گھنٹے بھلے آدمیون مین چلکر بیٹھیے۔ اپنی کہیے اونکی سنیے کچھ دیر یون جی مسرور کیجیے تو فرماتے ہین شعر

کچھ غم نہین کسیکی ملاقات کا مجھے
تم جانتے ہو وہم ہے جس بات کا مجھے

راقم

باڈی گارڈ

قصور معاف

عنوان دیکھکر کہین یہ نہ سمجھیے گا کہ مین آپ سے کسی قصور کی معافی چاہتا ہون۔ جناب بات یہ ہے کہ دلیپ سنگہ کا قصور معاف ہوگیا اہا ہا بڑی خوشی کی بات ہے۔ لیکن اسکا نتیجہ؟ حضرت نتیجہ یہ ہے کہ وہ پھر انگلستان مین آکر رہنگے۔ ایک عمدہ مشاہرہ پاینگے اور چین سے ٹانگ پھیلا کر رات دن مزے اوڑائینگے۔ چنانچہ ابھی سے اونکے قیام کے لیئے شہر کے باہر ایک کنارہ سمندر تجویز ہوگیا ہے پھر ان سب باتون کا نتیجہ؟ کیا خوب۔ آپ تو پوچھیے۔ کھانا کھانے کا نتیجہ پانی پینے کا نتیجہ۔ پیشاب پاخانہ کا نتیجہ تو بھلا یہ بھی کوئی عقل کی بات ہے۔ بندہ نواز مہاراجہ اب چین و اطمینان سے زندگی بسر کرینگے اور نتیجہ کیا یہ سب ہی لیکن دلی مطلب حاصل نہین ہوا تو کچھ بھی نہین۔ دنیا کیا چیز ہے بہشت بھی دوزخ سے بدتر۔ دلی مطلب کیا؟ قصور ہی تو معاف ہوگیا جسکی خواہش تھی۔ پھر اب کیا باقی رہا۔ بقول شخصے۔ اندھے کو کیا چاہیے دو آنکھین۔ یہ تو ٹھیک ہے۔ مگر وہ جو ایک دل کی آرزو تھی پوری نہوئی لاحول ولا۔ آپ بھی عجیب آدمی ہین۔ باتین کرتے ہین یا پہیلیان بجھواتے ہین۔ صاف صاف کیون نہین کہتے۔ وہ کونسا دلی مقصد تھا جو حاصل نہین ہوا۔ معاذ اللہ تم تو کسیطرح سمجھتے ہی نہین۔ ارے میان بات یہ ہے کہ اونکو ہندوستان کی زیارت کا حکم نہین ملا۔ جی ہان رشاد ہوا یہی آپ ویرست عیب کیطرح چھپائے ہوئے تھے تو حضرت مہاراجہ ذرا اسنوا کھین۔ ہماری عالیہ دماغ گورنمنٹ نے پہلے ہی کہدیا ہے کہ اس شرط سے معافی عطا ہوئی ہے کہ وہ لاہور یا کسی حصہ پنجاب کے دعویدار نہون۔ یعنی تمام حقوق سے ہاتھ دھو بیٹھین۔ مرد خدا ذرا ہوش کی دوا کرو۔ کون کہتا ہے کہ مہاراجہ اپنے وطن کا دعویٰ کرتے ہین یا گورنمنٹ نے اونھین اونکا حق نہین دیا۔ ہم تو کہتے ہین کہ زیارت ہند کی اجازت نہین ملی۔ مین بھی کہتا ہون کہ جب آپ کو رموز مملکت کے سمجھنے کا مادہ نہین تو خواہ مخواہ کیون دخل در معقولات دیتے ہین۔ بھائی صاحب ایسے شخص کے قول و فعل کا کیا اعتبار۔ جسنے ذرا سی بات پر اپنے مربی اور سرپرست سے سرکشی اختیار کی۔ اوسکا منہ چڑھایا۔ آنکھین دکھائین۔ اوسکے دشمنون کے پاس جاکر طرح طرح کے شکوے اور شکایتین کین۔ اور ادھر ادھر انواع اقسام کے اشتہارات جاری کیئے۔ فرض کیجیے کہ گورنمنٹ زیارت ہند کا حکم بھی دیدے تو یہ کیونکر یقین ہوسکتا ہے کہ ایسے متبرک مقام سے نذر و نیاز کے بعد وہ پھر واپس جانے کا قصد کرینگے۔ ممکن ہے کہ حکم ہوتے ہی اوس مرتبہ کیطرح پھر تبدیل لباس کی سوجھی اور رستے ہی مین کوٹ پتلون اوتار۔ انگریزی ہیٹ اور بوٹ پھینک پھانک سکھا شاہی پوشاک پہن۔ لاہور مین پہونچ۔ تخت وراثت پر جا ڈٹین۔ اور بخیال اسکے کہ اب آئے ہین تو جائین کہان ہمیشہ کے لیئے قیام کی ٹھہرا دین۔ پھر آپ جانیئے بھوکے کے منہ سے لقمہ چھین لینا آسان بات نہین۔ ایسی صورت مین ظاہر ہے

کہ کسقدر پولیٹکل پیچیدگیون کے پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ جناب ۔ ہماری گورنمنٹ بڑی مشیر۔ دلیر۔ ہوشیار۔ تجربہ کار۔ جہاندیدہ اور سرد گرم چشیدہ ہے۔ جو بات کرتی ہے۔ خوب سوچ سمجھکر حکمت سے مصلحت سے ۔ ذہانت سے فراست سے ۔ یہ نہین کہ کسی کے ہاتھ جوڑنے اور ناک رگڑنے سے خوشی مین آکر تیلون سے باہر ہو جانے اور کہدے کہ آؤ ہمارا گھر لوٹ لو۔ اچھا تو اسے جانے دیجیے ۔ اب یہ بتائیے کہ مہاراجہ کے لیے شہر یا ہر سمندر کا کنارہ کیون تجویز ہوا ہے ۔ کیا آبادی مین کوئی جگہ نہ تھی ؟ ہان اب یہ ذرا سمجھنے کی بات پوچھی ۔ سنیئے ۔ اسمین چند خاص مصلحتین ہین ۔ اول تو یہ کہ انگریزی بعض داڑھی والون کو آبادی سے نفرت ۔ صحرا سے رغبت ہوتی ہے ۔ ثبوت مین صاحب لوگون کے بنگلے دیکھ لیجیے ۔ دوسرے مہاراجہ اسوقت ہین بیمار ۔ اور علیل کو صحیح آدمی سے ضرور علیحدہ رہنا چاہیے ۔ اِسکے سوا کھلے ہوئے میدان خصوصاً کنارہ سمندر کی صاف اور خوشگوار ہوائین بیمارون کے حق مین اکسیر کا کام دیتی ہین ۔ تیسرے باوجود معذرت کرنے کے شاید پھر کبھی مہاراجہ کے دل مین آتش بیوفائی بھڑک اوٹھے اور خیالات فاسدہ کی گرمی دشمنون کے دماغ پر چڑھ جائے تو یہ بجز ندامت اوسکے سرد کرنے کے لیے موجود ہے نا ٹھیک ۔ لے جائیے ہوا کھائیے ٭

الراقم
شوخ طبیعت

اوڑینگے سیکڑون بھنگے جو پھوٹا پیٹ گولر کا

لارڈ ریے گورنر سابق بمبئی کا مستعفی ہونا بمعاملہ معاملہ دارون کے ایک مدت تک سر جان گورسٹ نے مبہم حالت مین رکھا اوسطرح کوئی دائی جنائی خواہ کیسی ہی زود فہم ہو لیکن حاملہ عورت کی درون شکم کا حال نہین بتا سکتی کہ بیٹا ہے یا بیٹی اسی طرح یہ استعفا ایک بڑے سے توند کے کونے مین پڑا رہا جسپر کوئی قطعی حکم نہ لگایا جا سکتا تھا بالآخر مدت معہود کے بعد سر جان گورسٹ نے اقرار کیا ۲۹ - جون کی تار برقی کی خبر مین صراحت موجود ہے کہ درصورت موقوفی معاملہ دارون کے مستعفی ہونے کا اِرادہ ظاہر کر دیا تھا بلکہ ارادہ کو استحکام کے ساتھ بیان کیا گیا تھا ۔

اور ابھی کیا ہے ابھی تو اوس بچہ کا صرف ایک ہاتھ باہر نکلا ہے صورت تو اوس وقت دیکھنا کہ پیدا ہو کر کنار مادہ مین آجاے ۔

خدا جانے اسکے ضمن مین کیا کیا پوشیدہ حالات ظاہر ہونگے ع
سو دا کا قتل ہے یہ چھپایا نہ جایگا

راقم
ایک مسلمان

ہندوستان کا افلاس

میٹری گزٹ لکھتا ہے کہ ہندوستان کیون تباہ ہے ہم کہتے ہین کہ ہندوستان کیونکر تباہ نہوا اسلیے واسطے کونسے سامان فلاح وبہبود کے مہیا ہین اس سرے سے اوس سرے تک دیکھ جائیے ملازمت کے صیغہ مین اعلیٰ نمبر یوروپین کے واسطے ہین تجارت کی کنجی یوروپین کے ہاتھ مین ہے وکالت اعلیٰ درجہ کی یوروپین کے واسطے ہے ۔ ہندوستانی آدمی کی بات تک نہین پوچھی جاتی ایک مقدمہ ہے ایک درخواست ہے دیسی وکیل جہانتک چاہے چیخے چلائے حکام سماعت نہین کرتے ولایتی وکیل کی بات کا ناممکن ہے کہ جواب نہو یا جاہ تجارت کو ٹکس نہین اوبھرنے دیتا دیسی تجارت کے روکنے کی تدبیرین نہ صرف ہندوستان ہین بلکہ انگلستان مین بھی شبانہ روز ہوتی رہتی ہین اور طرح طرح سے کارخانون کو زیر بار کیا جاتا ہے کورٹ فیس کی آفت جدا ہے عدالتون کا دور و تسلسل جدا ہے غرض ہندوستان زنجیرون مین جکڑا ہوا ہے یہ نہ تباہ ہو تو کون تباہ ہو ٭

راقم
ایک مسلمان

امساک بارش

اخبارات مین سبھی وحشتی مغلظ و ملمزادودھ کے اشتہارات کو دیکھکر جناب نواب آسمان الدولہ بہادر نے بوڑھے منہ مہاسے لوگ جھین تماشے باوجود ضعف پیری اس سال دلگی کی کہ اک سرے سے سون کھینچ گئے علما فضلا فقرا زہاد عباد نیک خصال ستودہ افعال اشخاص نے دعائین مانگین وظائف پڑھے چلے کھینچے جنگل کو گئے نماز استسقا پڑھی ارباب نشاط نے اونچے اونچے سرون مین ملار گائی ۔
پنڈت رمال نجومی جفردان بھی اپنے اپنے کام مین مشغول ہوئے ۔
شوخ طبع آزادی پسند حضرات منہ کالا کرکے کیچڑ مین لوٹے برسے گا برساوے گا کوڑی ڈھیر لگا دیگا ۔
غرض دنیا بھر نے اپنی اپنی تدبیرون مین کمی نہ کی لیکن نہ آسمان سے پانی آیا نہ زمین نے پانی چھوڑا اب سب تھک کر بیٹھ گئے اور متوکل بنگئے ۔
میان سنو فعل الحکیم لایخلو عن الحکمۃ اسمین بھی ضرور کوئی مصلحت ہے اللہ میاں کے کام حکمت سے خالی نہین ہین برباد نگر مین آج تیسرا دن ہے خاطر خواہ پانی پڑا لیکن اوسکے ساتھ ہی ہیضہ نے گھر صفا چٹ کر دیے کمبخت پور مین چند مرتبہ پانی پڑا اب تپ لرزہ کی بدولت ہوش غفر و حواس غلہ ہین ۔ بندہ پرور گستاخی معاف سب کچھ سہی لیکن بھوک کے

جان بل- گو بقول سعدی ع عاقبت گرگ زادہ گرگ شود صحیح ہے مگر پھر بھی اسکی گیدڑ بھبکیون سے چھٹکارہ پانے کے لیئے اس خوان سے جو دوسرون کے مصارف سے تیار کیا گیا ہے اگر دو ایک لقمے اسکو دیدیئے جا دین تو مارا چہ-

وہ ہمین سبھی در دِ گردہین *

راقم
مسلمان از رو ہیلکھنڈ

خطاب

گورنمنٹ پنجاب نے تجویز کیا ہے کہ ایک خطاب تعظیمی کا استعمال ہندوستانی جنٹلمینون کو اور لیس کرنے کے وقت ہو جو اعلی عہدون پر پنجاب مین ہین شاہ خان دیوان سردار مرزا پنڈت لالہ وغیرہ امید ہے کہ اسکا نہایت عمدہ اثر پڑیگا۔

میرے نزدیک تو ان خطابات کا کچہ بھی اثر نہ پڑیگا۔

بیشک اگرچہ خطاب ایک ایسی شئے تھا جسکے استعمال سے انسان کے واسطے مسرت ہوتی تھی اور ہر شخص سمجہ لیتا تھا کہ اسنے ایک کارنمایان کو انجام دیا ہے جسکے صلہ مین یہ خطاب ملا ہے لیکن گورنمنٹ نے اس قاعدہ کو توڑ دیا۔

خطاب بیچنے کا ... حکم سے بجا ہے جو تجویز ہے درست ہے حق ناحق الزام لگا کر اپنی ... قوم کا گلا کاٹا جاے ملک کو لوٹا جاے کچہ عین انصاف اعلی درجہ کی رعایا پروری۔

ہمارے پاس اگر روپیہ ہوتا چورونکا ڈر رہزنون کا خطر حفاظت کی مصیبت مصارف کے تعیین غرض لاکہ طرح کے بکھیڑون مین جان مبتلا ہوتی خدا حضور کو سلامت رکھے ہمکو بیک بینی و دو گوش دم بریدہ لنڈورا کر کے چھوڑ دیا اب نہ کوئی ڈر ہے نہ کھٹکا ہے دن بھر مزدوری کرنا اور رات کو پانون پہیلا کر سونا ایسی گورنمنٹ کے صدقہ مین نصیب ہوا ہے ہماری ایسی قسمت کہان تھی ؎

نہ لٹتا دن کو تو کیون رات کو یون بیخبر سوتا
رہا کھٹکا نہ چوری کا دعا دیتا ہون رہزن کو

جن حضرات کو خطاب عطا ہوتا ہے وہ زائد خوشامدی شمار کیے جاتے ہین پھر ایسے خطاب سے کیونکر خوشنودی ہوسکتی ہے۔

صرف خوشامد سے کام نہ نکلا تو دوسرا طریقہ دعوت تحفہ تحائف کا ہے سال بھر مین دو ہزار روپیے اپنے خرچ مین آئے تو تین ہزار حکام کے۔ ہان اگر سرکار سے کسی خدمت کے صلہ مین خطاب ملتا تو اعزاز و امتیاز کا سبب تصور کیا جاتا۔

راقم
ایک مسلمان

قصیدہ غرا

عالیجناب تلوار الدولہ تیغ الملک تفنگ نواز جنگ حضرت سیدنا و مولانا اودھ پنچ صاحب دام ظلہ العالی — دام ظلہم اقبالکم۔ اگرچہ اکثر شعراے ذیہوش نے بڑے بڑے قصیدے ہمارے اعلی حضرت حضور پر نور کی ثنا و صفت مین زبان سے گھسیٹ ڈالے اور اونکے صلہ مین انعام وغیرہ وغیرہ کے بھاری بھاری توڑے مارے زیب گلو فرمائیے مگر تقصیر بندہ سراپا تقصیر نے آجتک ایک مصرع بھی موزون نفرمایا اب یہ دونکی دیکھا دیکھی ایک نہایت ننہی سی قصیدہ پونے منٹ کے عرصہ مین غٹغٹا کر تصنیف فرمائی ہے انعام اکرام کو تو اینجانب کے لیے ماننگ صرف بادولت و اقبال کو مرتبی بیارد مگر بجور کا مضمون آپ کی راے انور اضیاے پر ظاہر کرنا مرکوز خاطر ہے اگر آپ اسے اپنے اخبار پر بہار کے کسی ادنی سی گردش مین چپکے سے جمادین تو عین بندہ نوازی۔

جتنے اس ملک دکن مین ہین امیر و امرا — سب حضوری در دولت کی مین بھیکھ منگے گدا
در دولت پہ وہ غل ہو کہ الہی توبہ — مانگتے سب ہین ... سب و لی دیا گیر فقیر
بول بالا ہے سرکار کا ہر جانب سے — آتی ہے گوش نیوشندہ مین ہر لحظہ صدا
کوئی کہتا ہے کہ داتا تری ڈیوڑھی آباد — کوئی کہتا ہے کہ سنسار مین ہو نام ترا
طالب زر ہے جو کوئی تو گہر کا کوئی — ہے جو انعام کا خواہان تو کوئی پنشن کا
جتنے آفاقی ہین یان وہ بھی ہین بے حوصلا — کوئی سالا ہے تو کوئی کہ سیدکا سسرا
کوئی کہتا ہے کہ ناظم ہین ہمارے والد — کوئی کہتا ہے مددگار ہین فدوی کے چچا
کوئی کہتا ہے کہ دفتر مین لکھا دیجیے نام — مل ہی جائیگا کسی موقع پہ کوئی عہدا
دیکھکر رنگ یہان کا یہ ہوا مجھپہ ثبوت — بے عرضی کے نہین چلتا ہے کوئی کام ذرا

تلنگی

مارے اکل اذرا یاہم کی ہی منسو بکل — دِر تو تلو مان ریا گوہر نہ کوڑل بیٹا
تو وہ ہے شاہ فلک رتبہ کہ تیرا چاکر — ہے آلا ... تنہی ہی رتبہ مین سوا
تیرا دربان فریدون کو دکھائی نہین — سر فغفور پہ مارے ترا خادم جوتا
ندے ہے دامن در درویش تو نگر ملو — لوٹ ہے او در اپنا حضوری پہ کھلا
ناظم و معتمد و رکن مددگار حضور — ہین کسی کی جو پہ ماموں تو کسی کی ہین چچا
کوئی کہتا ہی کسی سے کہ وکالت کی سند — کیون نہین لیتے تمہارا تو وسیلہ ہے بڑا
الغرض سبکے یہان پر ہین وسائل موجود — حیف صد حیف نہین کوئی وسیلہ میرا
اے مربی جہان بادشہ ملک دکن — تم ہی بتاؤ کسی ڈھب سے وسیلہ میرا

انگریزی

آہ کنگ آف دکن رٹ کا ... — رحم کر مجھپہ کہ ہر حد سے ... رحم ترا
حارس درگہ والا ہے تو جارج ولیم — سیس ... تری درگاہ کا لا کتا
تو جو اے صف دشمن ہین کھینچے تیغ — بدلگا نہ ہو ... خوف سے دشمن کو بھگا

دیکھا کمیٹی ہڑتال کی تو ہمارے شہر کے دہوبی بھی کسیے سے پیچھے نہین رہی - یہان بڑی خوب ہڑتال ہوئی - سنا میونسپلٹی نے یہ حکم دیا کہ دہوبی لوگ شہر کے گڑھیون اور اور چھوٹے تالابون مین کپڑے نہ دہونے پائین اس پر ایک پولیس صاحب نے یہ حاشیہ چڑہا کہ دریا پر بھی روک ٹوک زبانی کہ ممانعت ہے - پھر کیا تھا چار طرف دہوبی ٹوٹ پڑے اور ایک جماعت کثیر ضلع اور مجسٹریٹ کی کچہری کے گرد منڈلانے لگی - اور مشہور ہے کہ چودہریون نے حکم لگا دیا تھا کہ صاحب لوگون کے کپڑے کوئی نہ دہوئے - مگر وہ تو کہئیے بڑی خیر ہوئی میونسپلٹی نے اونکو سمجھا دیا کہ دریا مین روک ٹوک نہین تب جا کے ہڑتال موقوف ہوئی -

۳- بیچے کی گون مین لوہن کا دہوکھا سنتے آتے تھے کہ حوالات جیلخانہ مین اتنک دہوکے دہیری کی واردات نہین ہوئی تہی - خدا لکھنؤ کو سلامت رکھے وہان بھی دہوکھا دے ہی دیا - دو ملزم ہمنام ایک عشرہ ہی کا ایک ڈپٹی کمشنری کا ایک ہی حوالات مین اتفاق سے پہلے جسٹرٹ کے ہان مقدمہ ہوا - ملزم بری کیا گیا - اب ڈپٹی کمشنری مین جو سوال مجرم سے ہوتا ہے تو وہ نا آشنا سے خفقی - مقدمہ پیش ہوا - ہر ایک بات سے انکار - اس مقدمہ مین تم مجرم ہو - جی نہین - تم پر یہ مقدمہ قایم کیا گیا - جی نہین - یہ جرم تم پر لگایا گیا - جی نہین - تمنے یہ شہادت دی - جی نہین فلان فلان تمہارے گواہ تھے - جی نہین - یا اللہ یہ ماجرا کیا ہے ایک سرسے جی نہین کا وہ تار بندہا کہ کہین ختم ہی نہین ہوتا تحقیقات کی گئی تو معلوم ہوا کہ ہمنام ہونے کے سبب دہوکھا ہو گیا لیا مقدمہ اور مجرم بدل گئے -

۴- واہ رے لکھنؤ - تیری بیٹکرون کو خدا سلامت رکھے کیا کیا خوش گپین اوڑائی ہین - کہ سبحان اللہ ایک دفعہ خبر اوڑی کہ کیننگ کالج سے انٹرنس اور سکنڈ کلاس ٹوٹنے - اور جوبلی مین ملگئے سب انتظام ہو گیا صبح شام مین حکم ہوا جاتا ہے - آج ہی کل مین لڑکے اور باشر علیحدہ کئے جاتے ہین کچھ نہ پوچھیئے - ہمارے طلبا کو کیا خلفشار تھا - ہر ایک اپنی جگہ پر منصوبے باندہتا تھا کہ جبھی ہم فلان اسکول مین پڑھینگے - مگر خیریت ہوئی کہ پرنسپل صاحب نے تشفی کی کہ یہ محض گپ ہے -

۵- ہمارے شہر کے چند مسلمان تعلیم یافتہ حضرات کی کوشش سے ایک محمڈن لٹریری کلب قایم ہوا ہے اور ہفتہ وار لکچر بازبان ہوتی ہین - قابل اور اولوالعزم حضرات کے شرکت سے امید ہے کہ چل نکلیگا اور ترقی کر جائیگا - آثار اچھے ہین - بس حضرت - اب پھر کبھی ملاقات ہوگی -

آپکا اسپشل کارسپانڈنٹ

پنچ مل [illegible]

لکھنؤ پنجشنبہ ۱۰ ستمبر ۱۸۸۹ع

ہماری گورنمنٹ نے اس تھوڑے سے عرصہ مین مراحم خسروانہ کا اظہار کرکے بہت کچھ لوگون کے حال پر رحم فرمایا ہے - یعقوب خان ایک معقول رقم پاتے ہین - ایوب خان خوش گذران زندگی بسر کرتے ہین ہمارے تھیبا شاہ برہما کی قسمت مین بھی یہین ہی چین لکھا ہے بادشاہ تھے تو کیا ایک سر و ہزار سودا تھا - اب نے غم ورزدنے غم کا لا مزے مین پاؤن پھیلائے میٹھی نیند سوتے ہین - ادہر ہمارے پنجاب کے شیر بھی بکری ہوکر برٹش اطاعت مین آگئے آیندہ جون تک نہ کرینگے - اب سنا جاتا ہے کہ برجیس قدر بہادر کی طرف [illegible] جنکی والدہ حضرت بیگم نے سموؤں کے بہکانے سے [illegible] مدرین گورنمنٹ انگریزی سے جنگ کی تہی اونکے فرزند پرنس خورشید مرزا بہادر معہ اپنی والدہ ماجدہ مہتاب بیگم صاحبہ کی نیپال سے کلکتہ مین معافی تقصیرات ماضیہ کی درخواست اور وظیفہ حاصل کرنے کے لیئے آئے ہوئے ہین دیکھیئے گورنمنٹ اپنی اس فارن انڈیا پالسی مین کیا برتاؤ کرتی ہے اگر بالکل انڈیا ہی کا معاملہ ہوتا تو شاید مہاراجہ پرتاب سنگہ والی کشمیر یا مولوی صدیق حسن خان کی طرح ہمکو اسمین بھی بہت کم امید تہی مگر چونکہ نیپال کا معاملہ ہے جہان کی ہر بات برٹش انڈیا کے قابو کی نہین لہذا امید ہوتی ہے کہ بالطبع نہین تو عکنا ضرور گورنمنٹ رحم اور لطف کو کام فرمائے گی اور اس شعر کا مصداق ہوگی

این درگہ ما درگہ نومیدی نیست
صد بار اگر توبہ شکنی باز آ

اپنے دشمنون کو بھی دوست بنانے کا موقع دیگی -

پنٹوگراف (آلہ تصویر کشی)

عجیب آلہ ہے جس سے چھوٹی تصویر سے بڑی اور بڑی سے چھوٹی نقل صرف ۲ منٹ مین ہوتی ہے - تاش برابر فوٹو یا نقشہ کی قد آدم تصویر ایک ذرا سا لڑکا بنا سکتا ہے طلبا و مصور و نقشہ نویس وغیرہ کیواسطے نہایت عمدہ شے ہے - یہ آلہ ساخت ولایت ماحصہ روپیہ کو ملتا ہے ہمنے امرکہ سے لکڑی کا بنوایا ہے جس سے ویسا ہی کام ہوتا ہے اور قیمت صرف عہ نقد یا بذریعہ ویلیو پی ایل مقرر کی ہے محصولڈاک و باردانہ علاوہ ہے - ایک درجن خریدنے پر رعایت کیجائیگی - نقد قیمت بھیجنے پر محصولڈاک معاف - خریدارون کی کثرت اور پنٹوگراف کم رہ گئے ہین اسلیئے جلد طلب کیجئے

ضرورت پڑھیے

مضبوط صحیح ۔ خوبصورت ۔ اور ٹھیک ٹائم بتلانیوالی پینی کی ریلوے رگولیٹر گھڑی جسکے کوکنے مین بہت دیر نہین لگتی ۔ چھوٹے حجم کے جو ٹل جڑے ہوئے مینا کار ڈائل گھنٹے کے نشان سوئیان بہت واضح ونمایان ۔ ۔ ۔ وقت بتاتی ہوئی تاؤ دیئے ہوئے پرزے اور کیس ایسا کہ گرد نہ جاسکے ایک شیشہ و کمانی نا ٹوٹنے بذریعہ ویلیو پارسل ساڑھے سات روپیہ کو ملتی ہے اور اسکا ذمہ کیا جاتا ہے کہ نقل وحرکت یا ایسی زحمتون سے بگڑ نہین سکتی آسانی سے درستی ممکن ۔ صورت سے کم قیمتی نہین پیدا اور لوگ انہین گھڑیون کو دونی قیمت پر بیچتے ہین مسٹر ای آر مھا بندوراسے لکھتے ہین ساڑھے سات روپیہ والی گھڑی جسکو دو برس ہوئے آپ سے خرید کیا اب تک صحیح وقت بتاتی ہے ناڈین ت سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ فارم یون لکھتے ہین تمھاری سات روپیہ آٹھ آنہ والی گھڑی کو گھڑی ساز نے پندرہ روپیہ کو آنکا ہے کسکلف رجمنٹ لکھنؤ سے لکھتے ہین بعض لوگون نے اوسکی پندرہ روپیہ قیمت لگائی اور ساڑھے سات میرا شکر قبول

اسکے علاوہ لنا ڈاکی سونے کی زنجیرین لاکٹ پن قیص سنہ بوتام مصنوعی ہیرے ۔ یاقوت کی انگوٹھیان فی درجن روپیہ کے حساب سے ملتی ہین مسٹر جے ای ایلس ہور لکھتے ہین ایک جرمن نے ہیرے کی انگوٹھی کی قیمت پچاس روپیہ اور یاقوت کی بیس روپیہ آنکی

المشتہر ویسٹرن انڈیا ٹریڈنگ کمپنی بمبئی *

ضروری گزارش

عرصہ دراز سے راقم لکھنؤ مین ڈاکٹری کرتا ہے ۳۰ سال کے تجربے اور تلاش سے چند نسخے ایسے دستیاب ہوئے ہین جنکی نسبت حتمی و عمدہ مفید ہونے کا کیا جاتا ہے ۔ اگر امراض ذیل مین سے کسی صاحب کو کسی مرض کا علاج کرانا ہو راقم سے خط کتابت فرمائین بندہ مریض کے پاس جاکر بھی علاج کرسکتا ہے صرف مصارف آمد ورفت وقیام یومیہ دینا ہونگے اور بعد صحت جو طے پائے وہ ادا کرنا ہوگا اور جو صاحب یہان آکر علاج کرینگے اونسے تا صحت کچھ نہ لیا جائیگا ۔ اور اوسوقت تک کل دوا کی قیمت بھی نہ لیجائیگی جبتک مریض کو فائدہ محسوس نہوگا اگر کوئی صاحب دوا باہر سے منگوائینگے اور بذریعہ خط کتابت علاج چاہینگے تو اوسی قدر دوا پہلے بقیمت بھیجی جائیگی جسقدر فائدہ کرنا شروع کریگی قیمت وغیرہ بذریعہ خط کتابت طے ہونا چاہیئے ۔

تفصیل امراض

صرع ۔ تپ کہنہ ۔ ضعف معدہ ۔ سوزاک ۔ آتشک ۔ جذام ۔ برص ۔ بواسیر ۔ اور عام سستی * **المشتہر ڈاکٹر یوسف خان امین آباد احاطہ لال خان لکھنؤ**

اشتہار

کتب مطبوعۂ ایران ومصر وبیروت عربی وفارسی وکتب قلمی اودبی محلہ امیر کاری نمبر ۱۲۹ جناب آقا میرزا محمد صاحب شیرازی ملک الکتاب برائے فروش موجود است وسوائے آن کتاب منتخبات محمدی در صنائع جدید وکتاب تذکرۃ الخواتین در شرح حال سواریف نسوان عالم از عرب وروم وعجم از صدر اسلام تاکنون مشتمل بر اشعار عربی وفارسی وہندی وعجائبات کہ آن انہار داشت شدہ کتاب خلائق المعانی وتاریخ چنگیز و روضۃ الادب فی طبقات شعرائے عرب وکتاب جمہرۃ العرب وشرح فصوص الحکم از ملا جامی و دیوان ابن عربی وکشف الاسرار وتاریخ انگلینڈ وکتاب مغناطیس الابدان در علم قوت جاذبہ وکتاب شاہنشاہنامہ تصنیف فتح علیخان صباح و وقائع جنگ ایران وروس وتاریخ برو در مطبع طبع شدہ ہر کس طلب باشد طالب وارد *

انگریزی دان کی ضرورت

ایک انگریزی دان کی ضرورت ہے جو معمولی ناحق ہی جانتا ہو اور کم سے کم ال اسے نہیں ہو تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط کتابت طے ہوسکتا ہے *

المشتہر

محمد واجد حسین تعلقدار گدیا وڈپٹی کلکٹر رائے بریلی

گر زدیدہ دل بکشا نظم تجارت بنگر

ایک مدت سے ہے دکان جاری
خاصکر ہین دوائین انگریزی
آتی ہر جنس ہے ولایت سے
چاہتا ہون کہ اور جا پر بھی
جیسے کشمیر وروم وکابل روس
اور ہندوستان کے شہر کلان
جنکو منظور ہے کہ نفع اوٹھائین
وہ شرائط کی گفتگو فرمائین
ہو ریاست مین کام جو منظور
سب کا فوراً جواب جاویگا

فضل حق سے ہے گرم بازاری
ہین سوا اسکے اور چیزین بھی
اور دیجاتی ہے کفایت سے
ہوئے آڑہت کا سلسلہ جاری
مصر جرمن فرانس طہران طوس
ہین جہان تاجران ذی الاشان
مال بھجوائین یا یہان سے منگائین
اور فہرستین مال کی بھجوائین
وہ بھی خط بھیجین میرے نام ضرور
جلوۂ مدعا دکھا دیگا *

المشتہر

مرزا محمد عزیز بیگ سوداگر ادویات انگریزی وغیرہ
چوک ریاست بھوپال

پنچ مل خدا اہل پنچ

پنجشنبہ - لکھنؤ - ۱۸ ستمبر ۱۸۹۰ء

دُم شماری

جسطرح سال بھر بعد لکھنؤ مین عیش باغ کے میلے آتے ہین بنارس مین بڑھوا منگل ہوتا ہے - کانگریسیون کے جلسون کی فصل آتی ہے - درگا پوجا ہوتی ہے - دیوالی دسہرہ ہوتا ہے بعض صوبون مین تیس سال کے بعد بندوبست کا کھڑاگ شروع ہوتا ہے اوسیطرح بی مردم شماری بھی دس سال کے بعد تشریف شریف کا ٹوکرا لاتی ہین - چنانچہ سال آئندہ کی فروری مین آپ کے آنے کی خبر ہے خاطر مدارات کا اہتمام ابھی سے دھوم دھام سے ہو رہا ہے - نمبر لگانے والے - نقشہ بھرنے والے شب مردم شماری کو نعمت خدا - محض بیگار کے طور پر دروازے در دازے پھیری لگانے والے نامزد ہو رہے ہین - کاغذات مرتب نقشے جاری - اون نقشون مین خانے خانے وڑبے وڑبے کی تفصیل - باعتبار جنس عمر - قوم - پیشہ وغیرہ قائم ہو رہی ہے - لیکن اسجانب ایک تجویز اور پیش کرتے ہین - غالباً حکام اوسکو نقشون مین ضرور ملحوظ رکھین کیا وجہ کہ بادی النظر اور غوض و فکر دونون طرح سے فائدہ ہی فائدہ دکھائی دیتا ہے یعنی اب کی دفعہ ایک خانہ ایسا بھی رکھا جاے جسمین انسان اوس نام کے ساتھ درج کیا جاے تو باعتبار حرکات اوسپر صادق آتا ہو مگر اسقدر لحاظ رہے کہ دم نہ چھوٹنے پائے - یعنی الو - گدہا - بچھیا کا باوا - مرغا - سور - لومڑی - گیدڑ - بھیڑ - کتا - غوغائی - چمگدڑ - وغیرہ وغیرہ اس سے معلوم ہو جاے گا کہ ہمارے ہندوستان مین کتنے دمدار جانور بشکل مردم موجود ہین - اور گورنمنٹ کو ان حیوانات پر کسطرح حکومت کرنا چاہیئے -

ہان اب ایک شق البتہ باقی رہی اور وہ دم کی کسر ایسی ہے کہ اگر وہ نہین تو کچھ بھی نہین - یعنی شب مردم شماری کو اوس عجلت اور گھبراہٹ مین شناخت کیونکر ہو سکیگی -

اسکی ترکیب بھی ماہر دولت کو معلوم ہے اور بتانے کو بھی طیار ہین بشرطیکہ کوئی افسر خاص اس علم دم کے سیکھنے کے واسطے ماہردولت کے دفتر مین بھیجدیئے جائین اور گیارہ بیس دن تک ہر روز پچیس گھنٹہ سبق لیا کرین ٭

ریش مقدسہ کی گزارش

جب سے مین نے چند اخبارون مین دیکھا ہے کہ سرکار مین اس امر کی استدعا کیجاتی ہے کہ مسلمانون کی داڑھیان جیلخانہ جاتے وقت نہ مونڈی جایا کرین - میرا رویان رویان اون اخبارون کا ممنون احسان ہو رہا ہے اگرچہ اکثر مسلمان ایسے بھی ہین جو داڑھی رکھنے کو خود ایک طرح کی قید سمجھتے اور زنجیر وطوق جانتے ہین - اور بغیر جیلخانے گئے چہرے کو صفاچٹ میدان بناتے ہین اور کم بخت حجام بھی کلا سوف تعلمون کہکر صفایا بولدیتے ہین اخبار کے پروف کے حرفون ہین اگر شدت نمو سے داڑھی مونچھ نکل آتی ہے تو مصلح سنگ کی ناخن گیر سے استرے کا کام لیا جاتا ہے - مگر لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ایک گروہ ایسا بھی ہے جو مختلف وجوہ اور مصالح سے میرے قدوم تقدس لزوم کو چہرے کے واسطے لازمی اور ضروری آرایش او زینت بلکہ سپر اور سائبان سمجھتا ہے اور سچ بھی ہے جب حیوانات مطلق بکرون اور نباتات مکائی کے بھٹون تک کو نیچر کی سرکار سے داڑھی عطا ہو تو کمال تعجب ہے کہ انسان اوسکی ناقدری کرے - علاوہ دیگر امور کے جو بال کی کھال نکالنے والے پیش کرتے ہین - چند ظاہری مصالح کیا کم ہین یعنی میرے قدوم کی برکت سے آدمی خواہ مخواہ متین سنجیدہ معلوم ہوتا ہے - افعال کیسے ہی ہون مگر صورت مقدس مانی جاتی ہے -

مین اخلاق حسنہ کی معتبر و مستند کا کام دیتی ہون - اور اکثر شکل کے واسطے ٹٹی کی خدمت بجا لاتی ہون - بعض اوقات چند جاندارون کا امن بھی بنجانے مین مجھے تامل نہین ہوتا - کھانے پینے کی چیزون کو انکا کہین خوان نعمت کا (اور وہ بھی جو ہر وقت منہ کے قریب ہے) لطف دکھاتی ہون - کبھی کبھی مین کسی گلوگیر عیب کی حق مین چلمن کا کام دیتی ہون پس جو لوگ ان رموز سے آگاہ ہو گئے ہین وہ شب و روز دست بدعا رہتے ہین کہ مین مرہٹے کی پگڑی یا زاہد کے عمامے - یا شب ہجر کی طوالت پاؤن اور لوگ اوس شاعر کی قسمت پائین جو کہہ گیا ہے ؎

جیسے مین شیفتۂ زلف گرہ گیر ہوا ٭
بڑھکے ہر موے بدن پاؤن کی زنجیر ہوا

پس جیلخانے مین جہان انسان بالکل بےبس اور لاچار ہوتا ہے اوسکو ایسی چیز کی رفاقت سے محروم کرنا جسکو نیچر نے طالب علم کی لنگی بنا کر ساتھ کیا ہے ہرگز قرین انصاف نہین - اگر خدانخواستہ یہ خیال ہو کہ مین ناجائز اشیا چھپانے کی پاکٹ بنونگی یا کسی حربے کے سلح خانہ کی خدمت انجام دونگی تو اوسکی سہل ترکیب یہ ہے کہ اوس رنڈی کی طرح اہلکاران جیل ہر روز میرا امتحان کر لیا کرین جسکے خسارے ایک دفعہ حالت اختلاط مین ایک مولوی صاحب کی سرسبز اور گنجان داڑھی سے ایک بچھو نے نکلکر ڈنک مارا تھا اور اوس روز سے اوسنے ایک لکڑی اپنے تکیئے کے نیچے رکھ لی تھی جب کوئی ریشدار بزرگ سرافراز فرماتے پہلے وہ لکڑی سے داڑھی کو جھاڑ کر اپنا

اطمینان کر لیتے

علاوہ اسکے ایسی صورت مین جبکہ بیلوانے کی آب ہواسے پرورش پاکر مین خوب پہلون پھیلون کی اور میری بالیدگی حجام کی مقراض سے روکی نجائیگی تو مین اوسوقت اہلکاران جیل کو گرفتاری مجرم مین مدد دونگی جبکہ قیدی کسی ترکیب سے ہتھکڑی اور بیڑی نکالکر فرار ہونیکا ارادہ کریگا اوس صورت مین فوراً گرفتار کنندہ کے ہاتھ مین آجاونگی اور فراری کے حق مین دہانی پاکمبری بنجاونگی۔ پس امید ہے کہ نظر بوجوہات بالا میرے برقرار رہنے کا حکم تمام اہلکاران جیل کے نام صادر فرمایا جائے گا واجب تھا عرض کیا۔

مضامین نغیر

درازبینی
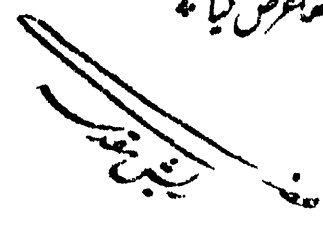
آین۔ درازبینی کیا۔ بالکل غلط۔ دوربینی کہیئے۔ چہ خوش۔ مطلب تو خاک نہ سمجھے جھٹ سے اعتراض رسید کر بیٹھے جناب درازبینی کے معنے ہین۔ لمبی ناک۔ ناک لمبی کیجیئے۔ یہ کیون؟ یہ اسواسطے کہ درازبینی دانائی کی علامت۔ کمال عقلمندی کی نشانی۔ اور پوری دولتمندی کی شناخت ہے ان باتون کا کوئی ثبوت۔ قبلہ ایک۔ دو۔ نہین بلکہ دس پانچ پیش کیجیئے۔ اچھالیے۔ ذرا آنکھین کھولکر سنیئے۔ اینجانب چند بڑی ناک والونکا حال بیان کرتے ہین۔ اول۔ شہنشاہ اکبر کی ناک بڑی تھی۔ پھر آپ جانتے ہی ہونگے کہ وہ کیسے دولتمند اور عقل کے پتلے تھے۔ دوم۔ اوڈ وا ایک مشہور رومن شاعر تھا۔ اسکی ناک بلا مبالغہ ایسی تھی۔ جیسے سوڈا واٹر کی بوتل۔ سوم۔ خسرو اور اردشیر شہنشاہان ایران۔ انکی ناک کی طوالت مشہور ہے۔ یہانتک کہ سکے مین بھی ناک کا نقشہ۔ کنارہ سے اسطرح نکلا ہوا ہے جیسے آوٹلے لوٹے کی ٹونٹی۔ چہارم۔ انگلستان کے مشاہیر شکسپیر۔ فرنیکلن۔ اور ڈاکٹر جانسن کے نتھنے بہت چوڑے تھے۔ پنجم۔ نپولین سے ایک زمانہ واقف ہے۔ اسکی ناک بھی بہت بڑی تھی۔ انٹیوکس ایک شہنشاہ تھے۔ اسکی ناک طویل ہونے کے علاوہ۔ خمیدہ اور پیچدار بھی ایسی تھی۔ جیسے گدھ کی چونچ۔ ان باتون کے سوا ہاتھی ہی کو دیکھ لیجیئے کہ اوسکی ناک کسقدر لمبی ہوتی ہے۔ یہی باعث ہے کہ بہ نسبت دوسرے جانورون کے وہ زیادہ عقیل اور فہیم سمجھا جاتا ہے۔ پس حضرات تمہاری اسے سمجھکر لوگ فی الفور چٹکی کرپٹ کھینچ کھینچکر ناک بڑھائین۔ اور اونگلی ڈال ڈالکر نتھنے چوڑے کرین۔ عقلمندی کا ثبوت تو اوسی وقت سے ہوگا جب سے یہ کھینچ کھانچ شروع کرینگے۔ رہی دولتمندی۔ اسکی علامت بھی ایسی احمقانہ اسپر تو یہ عاقلانہ شغل سے ظاہر ہوگی۔ اسلیئے کہ دیکھنے والے خود بخود خیال کرینگے کہ گھر سے بیفکری نہوتی تو یہ کام ہی کیون کیا جاتا۔ پھر ان سب کے علاوہ یہ کتنی بڑی بات ہوگی کہ لوگ "بڑی ناک والا" کہنے لگین گے۔ جس گلی کوچے مین گذر ہوگا سب یہی کہینگے کہ دیکھو "یہ بڑی ناک کے آدمی ہین" حضرت یہ تو سب صحیح۔ مگر اسمین ایک بڑی خرابی بھی ہے۔ کہ ناک کی طوالت ترنبیق کی شباہت پیدا کریگی۔ چہرے کی ساری خوبصورتی تشریف لیجائے گی۔ انسانی خط و خال ہشکل سیال ہوجائینگے۔ لوگ دیکھکر بیطرح قہقہے لگائینگے۔ لاحول ولا آپ بھی کیا آدمی ہین! ارے میان حسن نہوگا نہ سہی۔ تمام دنیا مین دولتمندی اور دانائی کے چرچے تو ہونگے۔ پھر یہ کیسی کچھ ناموری کی بات ہے۔ اے واہ۔ کیون نہو۔ فرماتے ہین۔ حسن نہین۔ نہ سہی۔ چہ خوش۔ مردِ خدا خوبصورتی نہوگی تو حسینان جہان کے علاوہ۔ بی جورو صاحبہ بھی کان پکڑ کے فوراً گھر سے باہر نکالدینگی۔ پس بھیّا ہم ایسی ناموری اور عقلمندی سے باز آیے کہ گھر سے بھی نکالدیئے جائین۔ اور تمام دنیا مین نکو بنین +

الراقم

شوخ ظریف

اُردو زبان

اور

اوسکے خطابات

رات جب مین غور کر رہا تھا کہ ہمارے ملک ہندوستان مین جو چیز ترقی کے بلند زینہ پر یوماً فیوماً بڑھتی نظر آتی ہے وہ ہماری پیاری رنگیلی زبان اُردو ہے کہ ایک بیک میرے کمرے مین ٹھنڈے ٹھنڈے ہوا کے جھونکے آئے اور اپنے ساتھ موسم بزم کا وہ ہیزر ورا اثر لائے کہ میری آنکھون کو بند کر کے خواب و خیال کی دلچسپ دنیا مین پہونچادیا چونکہ نیند آنے کے کچھ پیشتر میرے غور و فکر کرنے کا سبجکٹ اُردو زبان تہا خواب مین بھی اُردو ہی کا حیرت انگیز جلوہ نظر آیا کیا دیکھتا ہون کہ لکھنؤ و دہلی کے درمیان وسیع میدان ہے اس میدان مین ایک خیمہ نصب ہے اور اس خیمہ سے عالیشان دربار یا جلسہ کی جھلک نظر آتی تھی اس پر تکلف ساز و سامان کے دیکھنے سے میری بڑھتی ہوئی حیرت نے مجھے دریافت کرنے پر مجبور کر دیا معلوم ہوا کہ آج ایشیا و یورپ کے مہذب زبانون کی کمیٹی اس غرض سے ہونے والی ہے

بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از درِ حق بہر استقبال مے آید

کہ اردو زبان پر غور کیا جاسے اور خود اردو کو اور اسکے ترقی دینے والے گروہ کو خطاب دیئے جائین مین اردو زبان کا شائق تنات کی اوٹ سے تمام کارروائیون کو دیکھنے لگا کہ یکایک ممبرون کی آمد ہوئی اور ٹکٹ لگی ہوئی کرسیان بھر گئین - اس کیٹی مین اریبک (عربی) کی زبان پریسیڈنٹ اور ذیل کی زبانین ممبر تھین -

		ہندی	مرہٹی
عبری	سریانی	اپالی	گجراتی
پرشین (فارسی)	گریک (یونانی)	سندھی	چینی
ٹرکی	لیٹن (لاطینی)	کشمیری	بنگالی
جرمنی	انگلش (انگریزی)	افغانی	تلنگانہ
رشیا (روسی)	سنسکرت	دینی	سنگالی
فرنچ (فرانسیسی)	بھاشا	مارواڑی	ہراتی
		دکھنی	پنجابی

سنسکرت نے اوٹھکر بیان کیا کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ اردو کو بدیا والی زبان (علمی زبان) کا خطاب دیا جاسے اور بھاشا اور دیگر ہندوستانی زبانون نے تائید کی - انگلش نے اوٹھکر مختصر لفظون مین اسطرح تردید کی کہ اردو زبان نے ابھی وہ صلاحیت اور وسعت نہین پیدا کی ہے کہ ماڈل لنگویج (معزز زبان) کے خطاب کی مستحق ہو تمام یوروپین زبانون نے انگلش کی تائید کی پریزیڈنٹ نے اوٹھکر بیان کیا کہ اردو کو معزز زبان کے خطاب ملنے مین ابھی بہت توقف ہے مگر اوسکے ترقی دینے والون کو آج ہی کی کمیٹی مین خطاب ملنا چاہیئے کہ وہ اردو مین وسعت پیدا کرکے خود اردو کو خطاب کا مستحق کردین پریزیڈنٹ نے حکم دیا کہ اردو کے ترقی دینے والے حاضر ہون اس اشتہار کے دیتے اردو کی ترقی دینے والی مختلف گروہ حاضر ہوکر دعوی کرنے لگی تعلیم یافتہ گروہ نے بیان کیا کہ اردو کی جلتی ٹرین کا اسٹیم انجن ہمارے ہاتھون مین ہے ہمنے اس کو علمی زبان بنایا ہمنے ہسٹری لائف جاگرفی سائنس لٹریچر ناول ڈراما جامٹری الجبرا علوم و فنون کے لکھنے اور ترجمہ کرنے کی دقت اوٹھائی آج کے روز خطاب کے مستحق ہم ہین ہماری سرکار نے بھی بزور تحکم جتایا کہ اردو کو عدالت کی کرسی تک آنے کی عزت مین نے دی سر ولیم میور الیا لفٹنٹ گورنر اردو کی مربی گری پر مستعد ہوگیا انعام دے دے کر مولفین و مترجمین کو اردو زبان پر متوجہ کیا اسی خطاب ہی کی امید پر خزانے خالی ہونے مین اخبار والون نے وہ شور و غل مچایا کہ اردو کی ترقی و اشاعت کا چلنا پرزا ہمارے قبضۂ قدرت مین ہے لڑا جھگڑ کر لائبل کیس مین پھنسکر جرمانہ دے کر اسکو ترقی دیتے گئے -

ہمارے رنگین عاشق مزاج شعرا کا گروہ اپنی نازک خیالی و شیرین زبانی سے ثابت کرنے لگا کہ اردو پر جو کچھ احسان ہے وہ ہمارا ہے

کوئی اردو کو کیا سمجھے کہ جیسا ہم سمجھتے ہین

ہمنے اس بچہ کو شاہجہانی دربار سے اوٹھاکر اپنی گود مین لیا اور پالا جب یہ بچہ (اردو) پر پرزہ جھاڑنے لگا تو اپنی گود پر لگا کر آراستہ خیالات بلند پروازی سکھا کر بلبل ہزار داستان بنا دیا اور ہمیشہ اسکی ترقی کے دھن مین رہے نئی نئی باتین نئے نئے مضمون پیدا کرتے رہے اردو ہی کی ترقی کے لیئے مہ جبین و دلربا حسینان بازاری و عصمت مآب پردہ نشینون کو طبع آزمائیون پر مستعد کیا کہ اپنی اصلی شوخی و طبعی ناز و ادا کی جھلک بھی دکھاتی رہین اور ہمارا یہ بچہ (اردو) جو آجتک بے مادر تھا اسکی مادر مشفقہ بنکر سرپرستی کیا کرین آجکل کے جن گلدستون کو دیکھیئے عورتون کے کلامون کا دم چھلا آخر مین ضرور لگا رہتا ہے شعرا اپنے حقوق کو ثابت کر رہے تھے کہ تعلیم یافتہ گروہ نے جنکے دماغون مین گولڈ اسمتھ و شکسپیر کے خیالات گونج رہے تھے اعتراض کیئے کہ اردو اپنے نظم کے ذریعہ سے فلک الافلاک پر پہونچ جاسے مگر اردو کی نظم مین نیچر کی جھلکیان اور جذبات خاک نہین اور اسکا جواب بھی شعرا کے پاس نہوگا شعرا نے اپنی سخن آفرینی سے اس اعتراض کو اسطرح اٹھایا کہ میرے معزز پریذیڈنٹ آج کے دن آپ کے مقدس ہاتھون مین اردو کی تاریخ موجود ہے غور کرکے انصاف کیجیئے کہ ہم لوگون نے اپنے خیالات مین کسقدر تبدیلی کی ہے پیشتر کے کلامون مین گل و بلبل کے لڑانے شمع و پروانہ کے جلانے معشوقون کے خط و خال زلف و کاکل کے بلا مین پھنسنے اور محبوبہ دلنواز کو استعارہ و تشبیہات کے مرصع مگر مصنوعی زیورات کے پہنانے کی دقتین اوٹھائی جاتی تھین اور اگلی سخن سنجون کے کلام انھین مضمون آفرینیون سے بھرے پڑے ہین یا اب زمانے کی روش انگریزی مذاق دیکھکر نیچرل رنگ کے نکھارنے اور اسکے اثر و جذبات کے بڑھانے کی کوششین ہوتی ہین آجکل جس شاعر کو دیکھیئے پرانے ڈھرے کو چھوڑکر جدت پسندی کیطرف جھکا ہوا ہے اور اپنے شعر و غزل مین جدید مضامین یعنے آرزو و تمنا ارمان حسرت جوش دل و جگر رنج و غم الم بیکسی تنہائی اداسی مدفن شمع مزار شام غریب صبح وطن وغیرہ وغیرہ سے کام لیا جاتا ہے اور یہ سب ایسے پاکیزہ مضمون خیال کیئے گئے ہین جسکی ہر ہر لفظ مین نیچر کی جھلکیان نظر آتی ہین اگر پیشتر کے شعرا شب وصل کے معاملات کو کنایون مین ادا کرتے تھے تو اب کے شعرا نیچر کے خیال سے انھین معاملون کو کھلم کھلا باندھ دیتے ہین کیا مجال کہ حیا و شرم شب وصل رہنے پاے یا کسی کے اٹھتے ہوے جوبن پر آنچل پڑا رہے یا معشوق کا چہرہ انور گھونگھٹ مین چھپا رہے اگر یہ ہو تو نیچر کا جلوہ دکھنیا

نصیب نہوا اور شعر بھی بے بہرہ ہو جاے پریسیڈنٹ نے حکم دیا کہ آیندہ کسی کمیٹی مین ہر ترقی دینے والے گروہ پر نظر ڈالی جائیگی سر دست شاعر اور شاعرہ عورتون کو خطاب ملتے ہین اس مژدہ کے سنتے ہی شعرا نے وہ اودھم کو دمچائی اور شاعرون کی طرح واہ واہ سبحان اللہ کی آواز بلند کی کہ میری آنکھین کھل گیئن۔

اب نہ وہ جلسہ دکھائی دیتا ہے نہ اہل جلسہ کی صورت صرف جلسہ کی روئداد یاد ہے جسکو اودھ پنچ کے لائق ناظرین کے نذر کرتا ہون ہان مجھے خطابات بھی بھول گئے تھے کہ یکایک میز سے اک گلدستہ اوٹھاتا ہون تو اس مین رات کے ایسے دو تین خطاب نظر آنے لگے اور میرے بھولے ہوئے کل خطاب یاد ہو گئے میرے پیارے شعرا اور میری ناز آفرین دلربا شاعرہ گلدستون کو اپنے کلام سے اور میرے دل کو اپنی نورانی صورتون سے زینت دینے والی آپ کو ممنون ہونا چاہیے کہ آپ کے گم گشتہ خطابات پھر آپ کو مل گئے مبارکباد حق بحقدار رسید شوق سے آپ لوگ اپنے اپنے مذاق و پسند کے مطابق نامون کے قبل خطاب لکھیے پہلے صرف تخلص ہی کا دُم چھلا تھا اب آپ کے نامون کے سر پر بھاری شملہ بہ مقدار فصاحت و بلاغت رکھدیا گیا اور یہ ایسے خطاب ہین کہ آجتک ایشیا اور یورپ کے سخن آفرینون کو کبھی نصیب نہین ہوئے اور بیچارہ حسان متنبی آصفی سعدی حافظ خسرو جاسر اسکاٹ شیکسپیر وغیرہم محروم رہے۔

شاعرون کے خطابات

ابو الکلام ابو البیان ابو السخن ابو السحر ابو الجادو ابو الفصاحت ابو البلاغت ابو المثنوی۔ ابو الغزل ابو الشعر ابو البیت ابو المصرع ابو المضمون ابو الجدت ابو الواسوخت ابو المخمس ابو المسدس ابو الترجیع بند ابو الرباعی ابو القطعہ ابو القصیدہ ابو المعانی ابو المکرم ابو المخدوم ابو السلام ابو النوحہ ابو المراثی ابو القافیہ ابو الردیف ابو البحر ابو الزمین ابو الصمصام ابو التیغ ابو الخنجر ابو القلم ابو البیاض ابو الطبع ابو الاعجاز ابو السوز و الگداز ابو المعجز ابو النیچرل شاعری ابو المشاعرہ۔

شاعرہ عورتون کے خطابات

ام الناز ام النخرہ۔ ام الغمزہ ام الادا۔ ام القیامت۔ ام الفتنہ ام الشوخی ام الگستاخی ام الشرارت ام الحیا ام الشرم ام النزاکت ام الحسن ام الخوبصورتی ام الپری ام الحور ام الجمال ام الصبیان ام العشوہ ام الوصل ام الہجر

راقم

حضرت روح القدس

بقلم ع لاح تعلقہ دار بھرسا نا ربلیا

کوئی سنتا نہین فریاد غریبان افسوس

چیختے چیختے یارون کا گلا بیٹھ گیا

ہاے واویلا وا مصیبتا دوہائی چوتھائی اکائی دہائی کس سے نہین کسکے آگے روئین کسکا سر اپنے آگے دیارین ہائین ہائین یا وحشت ارے میان تھان ہے تھان پولیس کے فرشتے سن پائینگے تو سیدھے پاگل خانے ہی تشریف لیجائینگا جی جناب بجا ہے کیون نہ کہیے کا سے

ترا کا ہے گریبانے نشد چاک
چہ دانی لذت دیوانگی را

سب تو اڈے پر بیٹھے ہوئے حق اللہ پاک ذات اللہ پڑھا کرتے ہین اونکو کیا خبر کہ دنیا مین کیا ہو رہا ہے غریب کس حالت مین ہین جناب حالت وغیرہ تو مین جانتا نہین کیونکہ مسئلہ تصوف سے بالکل بے بہرہ ہون ہان اسقدر البتہ دیکھا ہے کہ جہان مجلس قوالی مین پانچ چار بیل سینگے لمبی داڑھی ڈیڑھ گزے تسبیح ڈھیلے کرنے والے قل اعوذی جمع ہوئے اور سارنگی کو گوشمالی دیکی ستار ٹن ٹنائے پھر حالت یہ حالت طاری ہونے لگی لگے پگڑی اوچھال کے بے تال تھرکنے ستار کی پٹریان بام حقیقت کا زینہ ہو گئین خدا سے لو لگ گئی رہی دنیا جیسے پہلے ناچتی کودتی تھرکتی مٹکتی چلی جاتی تھی ویسے اب بھی جا رہی ہے کوئی ظاہرا تغیر و تبدل نہین واقع ہوا باقی رہے وہ لوگ جو اس دنیا مین بستے ہین مگر یہ واضح ہے کہ ان لوگون مین وہ لوگ نہین شامل ہین جو مفلس و نادار ہین کیونکہ وہ مطابق اس قانون کے سے

کسے زر ندارد جہان ندارد

زمرۂ انسانی سے خارج ہین) ہان اور جنس انسان کا اطلاق ہو سکتا ہے یعنی صاحب زر و اہل کرّ و فر جنکو جمعدار بھی کہہ سکتے ہین انمین البتہ اکثر انقلاب واقع ہوا ہے۔ یہ تو آپ کو بذریعہ تلمیحات معلوم ہی ہوا ہوگا پیغمبرون کی امتون نے نافرمانی کی تو خدا نے انکی صورتین بدل دین انسان سے حیوان بنا دیا مگر چونکہ جناب خاتم المرسلین کی امت پر رحمت ایزدی زیادہ تھی لہذا بوجہ نافرمانی و سرتابی صورت تو نہین بدلی مگر تبدیل وضع کے ذریعہ سے مجنون بنا دیا۔ اجی جناب آپ تو دماغ نوش جان کر گئے مگر مطلب کی بات ایک بھی نہ کہی۔ قبلہ مطلب مطلب اور پھر تو دنیا ہی مطلب کی ہے بے مطلب کے تو کوئی بات ہی نہین کرتا ، اپنا مطلب

صاف صاف فرمایے خدا نخواستہ کہین بات تو نہین الٹ گیا

جناب صاحب کیا کہوں بیان تو صفا یا ہے ٹاٹ ہی کہاں جو اُٹھا جاے محصول خشگی کے مارے بوریا تک تو میسر نہیں بستر خاک پر پڑے قلابازیان کھایا کرتے ہین ایک آفت ہو تو کہی جاے ٹکس نے ہر رنگ مچار کھا ہے گرانی ہے کہ گرمی کے تھرمامیٹر کی طرح بڑھتی چلی جاتی ہے نوکری چاکری بھینس کا انڈا عنقا کا بچہ گدھے کا سینگ ہورہی ہے جدھر دیکھیے سفارشی ٹٹو دوڑ رہے ہین بڑے بڑے لائق جنکا کوئی سفارشی نہین ملتے نویسی کیا کرتے ہین ٹکے سیر بھی کوئی نہین پوچھتا ڈنڈے بجاتے ٹھیکے کھاتے پھرتے ہین دنکو مکھی اور رات کو کھٹمل مارا کرتے ہین ع

کس نمے پرسد کہ بھیا کون ہین
سیر ہین یا پاؤ ہین یا پون تین

جسقدر موٹا تازہ پالیٹکس شدہ ڈھول کی طرح ڈبل - نمایش کنندہ مہیا کیا اسیقدر ڈبل نوکری بشتہ چڑھی اس عالت کس مپرسی مین ٹکس الگ گلا پیٹ رہا ہے سنتے ہین ایک یا آب رسانی کا ٹکس دہرا کیئے رائٹ لفٹ رائٹ لفٹ کرتا ہوا چلا آرہا ہے بڑے بڑے توندوالے مارے ہیبت کے ... کے جیالی ہو گئے ہین جدھر دیکھیے ٹکس ہی کا مضمون نظر آتا ہے مکان کا جدا کھانے کا جدا نہانے کا الگ ہنسو تو کچھ دو رو تو کچھ دو مرو تو کچھ دو جیو تو کچھ دو - اجی حضرت آپ تو راملڈون کی طرح دکھڑا روتے ہین آپ کو ترکیب بتائین گھربار سے سبکدوشی حاصل کیجیے ننگا سب سے چنگا نہ غم دزد نہ غم کالا سب فکرون سے بیفکر نہار منہ ننگے پانون تحت اللفظ ایک لنگوٹی اور وہ بھی جالی کی لال کے نہ بالے جورو نہ سالے سب شیطان کے حوالے چلے گرانی کی آفت سے بچے رہا دوسرا مظلمہ ٹکس گھر نہ دوار ہر طرح سے سبکبار خانہ بدوش بیک بینی و دو گوش آپ تو ٹکس کے مارے روتے ہین اگر بلین بھی پھر جاے تو پرواہ نباشد بلکہ چشم ما روشن دل ما شاد ٭

راقم
ایم - آئی از بنارس

کجرا تو سب کوئی دے پر چتون بھانت بھانت

پنچ بہادر تسلیم - آجکل یورپ مین تہذیب کی جو کچھ بھرمار ہو رہی ہے محتاج بیان نہین - کوئی شعبہ کوئی شاخ ایسی باقی نہین جہان ذات شریف کے قدم میمنت لزوم نفاذ نہ آتے ہون - مگر بعض دفعہ کچھ ایسی اوپچ کی نظر آتی ہے کہ بے اختیاری وحشت صاحبہ اپنا جلوہ دکھا دیتی ہین - ہمیر آپ پر کیا منحصر ہے ساری دنیا اس بات کا اقرارنامہ لکھ دینے کو طیار ہے کہ آرایش اور زیبایش جسمانی ہر زمان و مکان مین ماما حوا کے دلربا دلفریب اولاد کیواسطے مخصوص رہی ہے - پھر جب تہذیب کی پالش مزید ان ہو تو

مسند ناز پہ اک اور تازیانہ ہوا

الحاصل یورپ مین لیڈیون نے پوشاک - وضع - انداز - ادا - ناز - نخرے غمزے - کرشمے - رنگ روغن سب مین تراش خراش کو اس بلا کی راہ دی کہ ایجاد کا سارا خزانہ خالی ہو گیا - مگر پھر بھی نئی تہذیب بعض دفعہ پرانی اور نیم وحشی تہذیب کے سامنے منہ کی کھا جاتی ہے - ایشیا کے بعض ملک جو کسی زمانے مین مہذب تھے اور اب ایسے مرےٹے ہین کہ انکی تہذیب اوسی طرح ناقابل اعتبار ہو گئی ہے جسطرح ذکر جوانی در پیری و ذکر توانگری در مفلسی - عورتون کی آرایش و زیبایش کے سامان سے اگلے زمانے مین محروم نہ تھے اور نہ اب ہین - علاوہ آرایش کے جسم کا خوشبودار کرنا - بٹنے - عطر - خوشبودار رنگون وغیرہ سے یہان مدتہا مدت سے رائج تھا - نازک مزاج پریچہرگان یورپ کو ابتک اسکا خیال بھی نہ تھا اور ایشیا واسے تجربہ کار اکثر یہی شکایت زبان پر لاتے تھے کہ فرنگنون کے بدن کی بو ہادم اللذات ہوتی ہے - اب خدا خدا کرکے میم صاحبہ کچھ سمجھین اور اس اندرونی عیب کو دفع کرنے کی فکر مین پڑین چنانچہ سنا گیا ہے - فردوس دنیا یعنی پیرس کی حسینان حور وش اپنے جسم کو خوشبودار بنانے کی غرض سے پچکاری کے ذریعہ سے خوشبو جسم مین داخل فرماتی ہین - اور بعض اوقات اسکے اثر سے نقصان بھی اوٹھاتی ہین - اگر اسی کے مقابل ہین ہمارے یہان کے بٹنے اور مسالے کی تاریخ پر نظر کیجاے اور اوسکے طریق استعمال کو دیکھا جاے تو صاف ظاہر ہو کہ بالون اور جسم کی صفائی اور خوشبو کے واسطے کیسی کیسی ترکیبین اور نسخے رائج ہین اور یوروپ والی معشوق باوجود اس نزاکت اور تہذیب کے کیسے بھدے اور بتکلیف دہ طریقہ سے جسم کو خوشبودار کرتے ہین - ہم تو واللہ کان ناک چھیدنے اور نیلے گودنے ہی پر روتے تھے یورپ کی نازک اندامون نے تو بلا کا نسخہ ایجاد کیا - سب کے کان کاٹے -

مانا کہ کسی نہ کسی پچکاری کے ذریعہ سے اکثر حسین معشوقان نازک اندام کے جسم لطیف مین داخل کیجاتی ہین - مگر اس ترکیب سے تو نہین جسکے سنتے سے دلدادگان صنف نازک کے دل ہلے جاتے ہین - اگر آج انکو واسطے مردانہ ایسی ترکیب ایجاد کرو تو یہ ناز نخرے کی پتلیان سنگدلی - بے رحمی کی داستان کو ہزارون دفتر سیاہ کر دین اور اب اپنی ایجاد کی ہوئی ترکیب کو کیا خوشی خوشی اختیار کرتی جاتی ہین سچ کہا ہے عورت اپنے دلبر رکھے تو بڑی بڑی تکلیفین

غور سے پڑھیئے

مضبوط صحیح - خوبصورت - اوپن فیس نکل سلور بغیر کنجی کی ریلوے ریگولیٹر گھڑی جسکے کوکنے مین بہت دیر نہین لگتی - عمدہ ڈھانچے کے جوئل جڑے ہوئے مینا کا ڈائل گھنٹے کے نشان سوئیان بہت واضح و نمایان - وہ وقت بتاتی ہوئی تاؤ دیئے ہوئے پرزے اور بکس ایسا اگر دیا جائے ایک شیشہ و کمانی کی گارنٹی بذریعہ ویلیو پارسل ساڑھے سات روپیہ کو ملسکتی ہے اور اسکا نقشہ کیا جاتا ہے کہ نقل و حرکت یا ایسی زحمتون سے بگڑ نہین سکتی آسانی سے درستی ممکن - صورت سے کم قیمتی نہین سپاہ اور لاگ انھین گھڑیون کو دونی قیمت پر بیچتے ہین مسٹر ای آر ستھانند و رائے لکھتے ہین - مہ ساڑھے سات روپیہ والی گھڑی جسکو دو برس ہوئے آپ سے خرید کیا اب تک صحیح وقت بتاتی ہے خان برسپر سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ - فارم یون لکھتے ہین "تمھاری سات روپیہ آٹھ آنے والی گھڑی کو گھڑی ساز نے پندرہ روپیہ کو آنکا" جے سی سکلف رجسٹرار لکھنؤ سے لکھتے ہین "بعض لوگون نے اوسکی پندرہ روپیہ قیمت لگائی اور ساڑھے سات سنکر متعجب ہوئے"

اسکے علاوہ کنا ڈا کی سونے کی زنجیرین لاکٹ پنسل قمیص کے بٹن تمام مصنوعی ہیرے - یاقوت کی انگوٹھیان فی درجن روپیہ کے حساب سے ملتی ہین مسٹر جے ای ایلس ہور لکھتے ہین "ایک جرمن نے ہیرے کی انگوٹھی کی قیمت پچاس روپیہ اور یاقوت کی بیس روپیہ آنکی"

المشتہر - ویسٹرن انڈیا ٹریڈنگ کمپنی بمبئی +

ضروری گزارش

عرصہ دراز سے راقم لکھنؤ مین ڈاکٹری کرتا ہے ۲۸ سال کے تجربے اور تلاش سے چند نسخے ایسے دستیاب ہوئے ہین جنکی نسبت حتمی وعدہ مفید ہونے کا کیا جاتا ہے - اگر امراض ذیل مین سے کسی صاحب کو کسی مرض کا علاج کرانا ہو راقم سے خط کتابت فرمائین بندہ مریض کے پاس جا کر بھی علاج کرسکتا ہے صرف مصارف آمد و رفت و قیام یومیہ دینا ہونگے اور بعد صحت جو کچھ بائیگے وہ ادا کرنا ہوگا اور جو صاحب یہان آکر علاج کرینگے اونسے تا صحت کچھ نہ لیا جائیگا - اور اوسوقت تک کل دوا کی قیمت بھی نہ لیجائیگی جبتک مریض کو فائدہ محسوس نہو گا اگر کوئی صاحب دوا باہر سے منگوائینگے اور بذریعہ خط کتابت علاج چاہینگے تو اوسی قدر دوا پہلے بقیمت بھیجی جائیگی جسقدر فائدہ کرنا شروع کریگی - قیمت وغیرہ بذریعہ خط کتابت طے ہونا چاہیئے -

تفصیل امراض

صرع - تپ کہنہ - ضعف معدہ - سوزاک - آتشک - جذام - برص - بواسیر - اور عام سستی + المشتہر ڈاکٹر یوسف خان امین آباد احاطہ لال خان لکھنؤ

اشتہار

کتب مطبوعہ ایران و مصر و بیروت عربی و فارسی و کتب قلمی ادبی محلہ امیر کاری نمبر ۱۴۴ جناب آقا میرزا احمد صاحب شیرازی ملک الکتاب برائے فروش موجود است و سوائے آن کتاب منتخبات محمدی در صنائع جدیدہ و کتاب تذکرۃ الخواتین در شرح حال معاریف نسوان عالم از عرب و روم و عجم از صدر اسلام تا کنون مشتمل بر اشعار عربی و فارسی و ہندی و عجائبات کہ تا زہ انتشار داشت شدہ کتاب حقائق المعانی و تاریخ چنگیز و روضۃ الادب فی طبقات شعرائے عرب و کتاب جمہرۃ العرب و شرح فصوص الحکم از ملا جامی و دیوان ابن عربی و کشف الاسرار و تاریخ انگلینڈ و کتاب مغناطیس الابدان در علم قوت جاذبہ و کتاب شاہنشاہنامہ تصنیف فتح علیخان صباح در وقائع جنگ ایران و روس و تاریخ بر در مطبع طبع شدہ ہر کس طلب باشند طلب دارد +

انگریزی دان کی ضرورت

ایک انگریزی دان کی ضرورت ہے جو معمولی فارسی بھی جانتا ہو اور کم سے کم ال اے فیل ہو تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط کتابت طے ہوسکتا ہے +

المشتہر

محمد واجد حسین تعلقدار گدیا و ڈپٹی کلکٹر رائے بریلی

دیدہ دل بکشا نظم تجارت بنگر

ایک مدت سے ہے دکان جاری
خاصکر ہین دوائین انگریزی
آتی ہر جنس ہے ولایت سے
چاہتا ہون کہ اور جا بہ جا بھی
جیسے کشمیر و روم و کابل و روس
اور ہندوستان کے شہر کلان
جنکو منظور ہے کہ نفع اوٹھائین
وہ شرائط کی گفتگو فرمائین
ہو ریاست مین کام جو منظور
سب کا فوراً جواب جاویگا

فضل حق سے ہے گرم بازاری
ہین سوا اسکے اور چیزین بھی
اور دیجاتی ہے کفایت سے
ہوئے اوسکا سلسلہ جاری
مصر و جرمن فرانس طہران طوس
ہین جہان تاجران والا شان
مال بھجوائین یا یہان سے منگائین
اور فہرستین مال کی بھجوائین
وہ بھی خط بھیجین میرے نام ضرور
جلوہ مدعا دکھا دیگا

المشتہر

مرزا محمد عزیز بیگ سوداگر ادویات انگریزی وغیرہ
چوک ریاست بھوپال

مضامین غیر

گرما بگذشت و روبکاری ہے وہی
سرما بگذشت و روبکاری ہے وہی
برسات مین سب سے بڑھکے چھپالیدر
برما بگذشت و روبکاری ہے وہی

سبحان تیری قدرت۔ کیون قبلہ مولوی اودھ پنچ خان صاحب بہادر ہیا بھی بقول جلال ہے بھائیون کے کیا ہی مقام ہے گھڑی مین کچھ اور گھڑی مین کچھ یقین ہے آپ کو یاد ہوگا کہ ابھی کل کی بات ہے مئی جون کا مہینہ (برسات قرآن درمیان) کیا کیا آتش افروزیان اور گرمیان کرتا تھا کس شدت کی دھوپ کیسی دھواں دھار جلاپے لی گرمی تھی۔ اسے ایسے اک ذرا مین ہوا جو بدلی بادل خدا صاحب ڈنکے بجاتے مع افواج قاہرہ تیکالی آ دھمکے لگا دن میں [illegible] جو طرف سے گھر آیا [illegible] موسلا دھار جھال [illegible] کر تو علی ہے نالے ندیان دریا سمندر [illegible] پیسنے گئے [illegible] ہاتھیون کی طرح جھومتی چلی آتی ہین۔ بجلی کی چمک پھر او سکے بعد [illegible] کو اور کیا کہئیے یا تو آسمانی بم کے گولے چھوٹتے ہین فرشتے عالم بالا کی چھینین کوٹتے ہین۔ تاریکی وہ کہ ہاتھ کو ہاتھ نہین سوجھتا اچھے خاصے آنکھون والے لاٹھی کے سہارے اندھے حافظ جی بنے چلے جاتے ہین مکانات اکیتو نہین بڈھے کا دانت بنے ہوئے ہائے ڈولے مین تھے۔ اب جو پانی برسا کسیقدر تراوٹ پائی چلیے اونگھنے کو ٹھیلتے کا بہانہ اٹارڈا دھر تیم کرکے پشت بزمین رسید ہوئے۔ اب سٹی کون جیسے پولیس والون کی شکائتین ہوئین اور بھی خون کے پیاسے ہوگئے چالان ہی کیئے دیتے ہین۔ دوڑتے دوڑتے پھیپھڑی کیسے ہاتھ پاؤن تک پھول گئے مگر بارہ بارہ چوبیس کوس فردور کا پتہ نہ لگا۔ بڑی خرابی نہایت مشکلون سے اگر کوئی لولا لنگڑا نصیب ہوا تو میان باڑھے رکھیئے نہین رکتا پاتا تو تڑا کے بھاگا جاتا ہے۔ سوا گردن ملنے کے ہونکارا زبان ہی سے نہین نکلتا سوانہیان کے درمیان چار آنے آٹھ آنے روپیہ دو روپیہ دس بیس سو پچاس ہزار دو ہزار روپیہ روز

لوگ لوگئے۔ جی نہین اون ہون۔ یہ بھی وکلا کی تعلیم یافتہ بڑے ڈیلو آختہ ہوئے سے توبہ استغفراللہ پاؤن کیطرح زبان بھی پھسل گئی کدھر کی کدھر ہو رہی ہے۔ اب لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ ہان نیت کرتا ہون مین واسطے بیان کرنے حالت پرملامت مقدمہ مذکورہ بالا جس سے بڑھ کے کوئی مرض لا دوا نہین واسطے دوزخ کے منہ طرف کہنی کے۔ اللہ اکبر۔ استغفراللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سمجھیے نیت بد ہوگئی نماز توڑ نی پڑی پہلے سب سے اتنی بات بطور مقدمہ اور گذارش کرنے کے ہے کہ فصل ہا کیا قصہ نہین کوئی موسم کیون نہ قسمت اپنی اپنی دنیائی دورنگی عالم ہے مشہور ایک برتاوا زمانے کا سب کے ساتھ نہین ہوتا۔ خوش نصیبون کو انہین بھی خوشی ہے چین سے گھرون مین بیٹھے ملار گایا کرتے ہین۔ کی ذرا سی بنیا ہی ہونا چاہیئے پھر واہ جی واہ پانچون گھی مین اسی کرائی مین یہی فصل وہ ہے جسے نشین مرادین مانی جاتی ہین۔ شعرا مین [illegible] تارا برسات ہی [illegible] جب [illegible]

[illegible]

کے شور غل سے کان چھوڑے ڈالتے ہین۔ نشہ پانی والے بہشتی جوان جب دیکھیے آسمان ہی کی طرف تکا کرتے ہین۔ معشوق لوگون کا یہ پیارا منہ ہے۔ جتنی باتین ہوتی ہین وہ انہین دنون کے لیئے اوٹھا رکھی جاتی ہین۔ جہان اک ذرا سی گھٹا آئی بوندا باندی کا لگا لگا اور گھر گھر کڑاہی چڑھ گئی۔ جھنن منن کی آواز آنے لگی۔ کپڑے رنگ برنگی انہین دنون کے لیئے ایجاد ہوئے۔ بی مہندی خانم کی قدر و منزلت شاید سال بھر تک ایسی کبھی نہین ہوتی۔ جب دیکھو قدمون سے لگی ہین اور عاشق تن رشک و حسد سے ہاتھ ملتے ہین جھولون پہ لہک لہک کے سال بھر کی دل کی بھڑاس نکالی جاتی ہے۔ لہری بندے جب دیکھو دریا کنارے لال پری سے علیک سلیک کرتے نشہ پانی کا رنگ جماتے مزے اوڑاتے ہین ہائے ہائے اے یادش بخیر بقول کسے

ہوس گل کی کبھی تھی عنادل ہم بھی رکھتے تھے
کبھی تھا شوق کل ہمکو کبھی دل ہم بھی رکھتے تھے

سب سے بڑھکے عیش باغ کے میلے جھنین افیونیون کے دلسے پوچھا چاہیئے۔ وہ خاکی پریزاد اون کے بناؤ۔ بفکر دن خوش نصیبون

کے جاؤ۔ تنبولنون اور ساقنون کے ہجوم۔ سودے سلف والون کی دہوم دہام
کہین پتی دھڑ اکا میان بیوی لڑا کا کی تیا۔ کسیلرٹ شاخین سنہال گولیان
فرزند ارجمند بجا ہندوستہ گرا۔ کبریون کا آرا۔ ارے میان ملتی آبادلتا دیا چلے
ٹیک پڑے کسیلرٹ جٹ پٹے ساولی گرما گرم ٹپڑے۔ کباب ہین
بارہ مسالے دار وہی کے برے۔ گنڈیون کے گرد [illegible] بیچنے کے
بہانے آنکھین سینکتے پھرتے ہین۔ جب سنیئے ● رسے میان بیلا پلنگ توڑ
بیلا۔ بیلا موت مین کھلا۔ سونگھا اور گلے ملا۔ کہین ہورہے ہین جنتی قمریون کا
تانین لگانا۔ مفلس شوقینون کا رانین پیٹ پیٹ کے تلملانا۔ یہی آنکھین کو
کا ڈھکوسلا ہے قسمت ور ون کو تو برابر چین ہی چین لکھتا ہے ہر روز
دن عید رات شب برات پھر واہ ری برسات اور واہ ری برسات
یہان بلا تشبیہ نقل کفر کفر نباشد۔ بھلے آدمی سے نرے کھرے سائل
ہو کے رہگئے۔ جب سنیئے سائل یہ چاہتا ہے سائل یہ عرض کرتا ہے
سائل کو اطلاع دو۔ سائل حاضر ہے۔ واہ جی واہ اتنی بڑی سرکار
سے خطاب بھی ملا تو بھک منگا کنگلون کا سا۔ طرّہ یہ کہ حاصل حصول
خاک نہین بلکہ روز لینے کے دینے کچھ اپنے گرہ کا خرچ ہوتا ہے
خلاصہ یہ کہ ہم ایسے اور بندگان خدا جو معظمہ مکرمہ بی دیوانی خانم صاحبہ کے
پیارے ننانوے کے پھیر مین پڑے ہین او نہین دن رات وہی جھگڑا
سننا بلکہ گواہی شاہدی آخیرہ وغیرہ کے بجر جھاڑے کو چرخ چون کرکے
گھیٹنا پڑا ہے ہان اکثر بیحیائی کے تقاضے پر یہ شعر حسب حال
الاپتے ہین ؎

وہی محبوب جنیاری جو آگے تھی سو اب بھی ہے | وہی لہنگا وہی ساری جو آگے تھی سو اب بھی ہے
وہی کھانا نہ پینا دس بجے جانا کچہری کا | نصیبونکی وہی خواری جو آگے تھی سو اب بھی ہے
وہی دولت کا لٹنا اور وہی خرچ وہی بر بچے | وہی پیسے کی بیماری جو آگے تھی سو اب بھی ہے
وہی کیہ نہین کپڑے کے چھپکے کا ٹیکے وہ ہے | ہوائے چرخ زنگاری جو آگے تھی سو اب بھی ہے
وہی دیوانون کی راتدن گردش وہی چکر | جنون کی گرم بازاری جو آگے تھی سو اب بھی ہے

اوسی صورت سے ہے اب تک بری کی جان کو رونا
طبیعت زیست سے عاری جو آگے تھی سو اب بھی ہے

(باقی آئندہ)

راقم
وہی مظلوم گنجہ سا فلی
بقلم سستم ظریف مغربی

کے بعد آج نیا حال سنتا ہون تو سنبھل جاؤ محکمہ پیمایش مین منشی نرا حسین
ڈپٹی مجسٹریٹ کمشنر ہب و بست ہوئے ستر سو روپیہ کی تنخواہ ہوئی ایک
نشد بود شد ایک کمشنر سابق سے تھے یہ اور ہوئے امیدوارون کے
ٹڈی دل ٹوٹ پڑے۔ ایک طرف تو یہہ گرمی ایک طرف یہ لاپروائی
قصبۂ نو آباد کی پیمایش شروع سے آجتک درست ہی نہین ہوئی۔
امیدوارون کی شکایت آمدنی کی قلت سے کونسل حیران کاغذات
پٹہ جمع بندی اور سملک ۱۹ کا رباری کے دیکھے گئے تحصیل ایک لاکھ ۶۵ ہزار
کی تھی اب محکمہ سرسری قائم ہوکر شبہ ظلیا رہے اس رقم مین سے چوالیس ہزار
معافی ایک لاکھ بارہ ہزار قائم رہی عنقریب حضور پرسیڈنٹ صاحب
ورزیڈنٹ صاحب معہ ممبر مال مقام مذکور پر جاکر پٹہ تعدادی دس سال
کے عطا فرمائینگے نتیجے پیمایش اس حساب سے بے سود ہوئی الحمد للہ
خیر صلاح۔ ایک اخبار جناب مسٹر جوزف فیلو پرسنل اسسٹنٹ جنرل
پولس کی نسبت سخت الفاظ لکھتا ہے یہ اوسکی خام خیالی ہے مسٹر
الزیٹ انسپکٹر جنرل پولس بہادر کی خبر آمد ہیڈ کوارٹر سے گرم ہے۔
صاحب خفیہ پولس بھی غالباً ضرور آوینگے۔
ایک خوشامدی اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ بھیا بلونت راؤ اور
رگھناتھ راؤ دونکریہ دو ہی لائق ریاست بھر مین ہین
اس سادہ لوح گوبر گنیش نے عجب ہذیان بکا ہے۔ ریاست خداداد ہمیشہ
سے آباد اور گورنمنٹ کی خوشنودی مزاج سے ہمیشہ شاد ہے استحکام
سلطنت کے رکن ہمیشہ نیکنام رہے لیاقت کی خوب
کہی ہان لیاقت شرافت اگر اسی کا نام ہے کہ جہانتک
ہوسکے تعصب مذہبی پیش نظر رہے تو واہی واہ ہے
رگھناتھ راؤ کی پرانے وقت کی تعلیم ہے۔ شنکر مین جو اے بی سی لڑکی
جان گیا وہ بہت ہی بڑا جنٹلمین ایسے وقت کا مشہور باعلم ہے
فی الحال کی تعلیم تعلیم ہے جہانتک ہمکو معلوم ہے کسی صاحب نے کسی
امتحان مین ڈگری نہین پائی پھر عدم وجود برابر۔ اسوقت ہمارے
حضور پر نور حضرا سنہ ... مہاراج سندھیہ بہادر کی تعلیم کہین بڑی
ہوئی ہے بھیا بلونت راؤ کو یہ اوستاد کہان نصیب ہوئے مسٹر
جانسٹن پروفیسر سا عالی فہم منشی دھرم نراین صاحب سالیق اجی حضرت
یہ کہو کہ ایسے ویسے ایرا غیرا کو تو خود عالیجاہ پڑھا سکتے ہین۔ ایک ایک
منتظم اپنے اپنے کام مین تجربہ کار ہے جسنے کبھی عدالت کا نام بھی نہین سنا
وہ کیا کام کرسکتا ہے۔ ہان بھیا صاحب ہی اگر اس کام کے لائق
ہوسکتے تو مہاراجہ خلد منزل کا ہیکو کارباری کو کام دیجاتے۔ ایک دفعہ
دیا گیا تھا تیز مزاجی ناتجربہ کاری دیکھکر جلد چھین لیا تھا دس روز سے
کاربار ی ... سنتے بھی خوب عوض دیتے

شکر گوالیار

ڈیر سینڈ بت جی پوپ مولانا و مولانکم اودھ پنچ کنگ سنگہ خان بخش بیگ
رام رام ہمارا ... سلام تسلیم جی رام جے رام جی کی بگو ڈنڈوت بندگی + لاکھ کرو ربال

بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا

نک دین - کیا مجال کسی کی جو چون بھی کرے - یہ کہو ہمارے عالیجناب پریسیڈنٹ صاحب بہادر جنکے رگ رگ مین نرم گستر رحم دل راجہ ہین جو کچھ خیال نہین کرتے ۔ اگر اسوقت تک کار باری زندہ رہتا تو آسکے دال کا بھاؤ ناچ اسے تو یہ ناچ بلکہ ایک کا نہین ست سنچہ کا نرخ کی الاپ اور ترانہ کی تان معلوم ہوتی کیونکہ وہ کھٹراگ ہی ایسا تھا ریاست کو دعا دیئے جاتین حضور مہاراجہ صاحب حال کے صدقہ مین ہین کرین ٭

راقـــــــم
ڈبل ڈی آر ڈبل

موسمی رپورٹ

امسال برسات کے موسم نے کسی عیار تند خو بد مزاج جفا جو معشوق یا کسی دیسی ریاست کے ناتجربہ کار و خود پسند ناعاقبت اندیش اہلکار سے سبق لیا ہے کہ ذرا اشتعلا چھوڑتا ہے۔

ابتدا مین پیلی آنکھین دکھائین کاشتکارون نے زمین ہوتی محنت کی گاڑھی کمائی کہان کہ تخم ریزی کیجاسے جب بیت دید مناسے تو آگے دہ رحم آیا دل پسیجا اور ایسے پھوٹ پھوٹ کر روئے کہ جل سیرے بھائی ندی نالے ایک کر دیئے چارون طرف سے خبرین آنے لگیں کہ آج فلان ندی مین سیلاب آیا اور اسقدر جانین تلف ہوئین اسقدر مالی نقصان ہوا کل وہ دریا چڑھا گاؤن کے گاؤن تباہ ہوئے زراعت کا صفایا بولدیا مویشی کی ذم پکڑکر مالکان ہی غرقاب نگر کو پہنچے سڑکین بہ ہمائے تار کیطرح شکست ہوگئین پل میرے عاشق کی صورت ٹوٹ گئے ؎

جہان مین رحمت بیجا کہین رحمت سی بد تر ہو
برسنا قہر ہوجاتا ہے بے ہنگام باران کا

راستے مثل دروازہ بخیل بند رہے - کاشتکارون کی واویلا موقوف نہوئی تھی کہ دوبارہ پھر شروع ہوگئی یا دافع البلیات کا وظیفہ جا بجا پڑھا جانے لگا جنتر منتر بھی ہوئے ناخواندہ جماعت نے ٹوٹکے شروع کردیئے کہین مسافر بناکر کھڑے کیئے گئے کسینے کانون کے نام پر گرہین دین غرض خدا خدا کرکے پانی موقوف ہوا تو گدہے کے سر سے سینگ کی طرح ندارد۔

مہینا بھر سے زائد مدت تک ابر کی صورت دیکھنے مین نہین آئی۔
مہینا بھر بعد پھر لگا لگایا ہے دیکھیئے اب کب تک برسے گا۔
یہ تو ہوا جو کچھ ہوا لیکن اسکی کیا شکایت کیجاسے زراعت کچھ خشک ہوگئی اور کچھ بچ گئی جسکے ہو جانے کی اُمید ہے قیامت تو راجستان اور مالوہ کے بعض نواح مین نمودار ہوئی ہے کہ ٹڈی دل نے نہ صرف زراعت کو بلکہ درختون کو بھی صفا چٹ کردیا۔

مسافر جو اس نواح مین جاتے ہین انکی آنکھون مین آنسو بھر آتے ہین عبرت کا تو نام باقی نرہا چھوٹے چھوٹے درخت بھی علے ہذا القیاس رہے بڑے بڑے عظیم الشان درخت انمین پتا - پھل پھال کا نام نرہا ڈالی ٹوٹ پڑی ٹڈی دل کے آتے ہی حواس جاتے رہے چار گھنٹہ کامل دن کی رات ہی راستون مین ایسے انبار تھے کہ راہرو چلنے سے رک گئے تھے ع

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے ٭

راقـــــــم
ایک مسلمان از رامپور

گورنمنٹ کی مداخلت

گورنمنٹ ہند کو جب ایک ملک پر چڑہائی منظور ہوتی ہے تو وہان کے فرمانروا پر رعایا کے ظلم کا الزام قائم کیا جاتا ہے اول اشارہ کنایہ مین نکتہ چینی کیجاتی ہے بعد کو بڑھتے بڑھتے یہانتک لے بڑھتی ہے کہ رئیس کو معزول کردیا جاتا ہے۔

ہم یہان گذشتہ واقعات سے قطع نظر کرکے سرحد برہما و کشمیر کی تصویر ناظرین والا تمکین کو دکھا کر اس امر کا اظہار کرتے ہین کہ بنگالی اخبارات کا بیان اگر سچ ہے تو امیر کابل سے بھی اسی قسم کی چھیڑ چھاڑ شروع ہوئی ہے جسے حملہ کا مقدمہ کہنا چاہیئے تو کچھ بیجا نہوگا۔

لیکن اس مقام پر اسقدر تو مین اور کہونگا کہ کوئی دیسی ریاست ایسی کم ہوگی جہان کا انتظام قانوناً جائز ہوا ور بیشتر رعایا بنا کی بھی ہوتی ہے آئنا تون کی بھی نوبت پہونچتی ہے لیکن جب تک صاحب ایجنٹ بہادر رضامند رہتے ہین حکام بالادست اصلا التفات نہین فرماتے اور جب صاحب بہادر کا عتاب ہوا جسکی علت نہ انتظامی حالت کی خرابی بلکہ بعض اور ایسے امور ہوتے ہین جنکا بیان کرنا میرے واسطے کسی حالت مین جائز نہین ہے اوسوقت البتہ مداخلت کیجاتی ہے ۔

بہت سی نظیرین ایسی دیکھی گئی ہین جنکے قیاس سے کہنے والون کو اس بات کا موقع مل سکتا ہے کہ برٹش مداخلت ایک حکمت عملی کا نتیجہ اور اسرار فراستن ہے جسے ہندوستانی آدمی لاکھ جان لڑائے مگر سمجھ نہین سکتا - ہر سال سیکڑون ہزارون احمق الذی برٹش رحمدلی اور رعایا پروری کے گھمنڈ پر ریاستون پر استغاثہ کرکے طرح طرح بہدف غضب بنتے ہین اور نہین جانتے کہ ع

این زمین را آسمانے دیگر است

وہ کونسا مال ہے جسے حکام جانتے ہون مگر۔

دل کی بات زبان تک نہین آتی بس سمجھ جایئے کہ مین کیا کہنا چاہتا ہون کیسا ظلم کیسا جبر کسکی رعایا کسکا انصاف یہ بھی ایک ڈھکوسلا ہے اور چلتا ہوا نسخہ

"طفل مکتب نے رود دوسے بر ندش" کا حساب ہے -
گورنمنٹ کا دل برہما کی رعایا پر سیجا دیسی ریاستون کی رعایا پر نہ پسیجا
خیالات گھر سے لٹتی ہے آپ کی تو آستین مین سانپ بیٹھے ہوئے ہین
آپ بامیون کی تلاشی کیون لیتے ہین ریاستون کو بھی جانے دو انگریزی
رعایا کو پولس نے کسقدر سرگردان کر رکھا ہے مگر ؎

کون پرسان ہے حال بسمل کا
خلق مُنہ دیکھتی ہے قاتل کا

راقم
ایک مسلمان

ڈیڑھ پاؤ آٹا اور پل پر رسوئی

دیسی ریاستون کو تو یہ وہم دعوے ہین کہ روس کی آمد پر نہ صرف فوج کی بلکہ رعایا کی پشتیبانی سے ہرات سے ادہر جا کر کشتون کے پشتے باندہ دینگے ساڑہے تین لاکھ فوج ہے چھ کروڑ رعایا ہے یہ ہر وہ ہے روس نے جو ابتک حملہ نہین کیا ہے یہ صرف انھین ریاستون کا دباؤ مانتا ہے ورنہ ابتک خدا جانے کیا سے کیا ہوجاتا -

لیکن واقفکاران مآل اندیش کے نزدیک یہ امر قابل تسلیم کر لینے کے ہے کہ اگر حسد پر کچہ بھی غرض ذوت دنک ہوئی تو دیسی ریاستون مین طرح طرح کے گفتہ ہائے خوابیدہ بیدار ہونگے اور فوجین دست شل اور دماغ مفلوج کی صورت بیکار ہونگی -

بیشتر ریاستون مین ادنی سے اعلے تک جسقدر افسر ہین تجربہ کاری وخود پسندی کے دلدل مین گلے تک پھنسے ہوئے ہین بعض ایسے نہین بھی مین لیکن سیر بھر قند کی شیرینی پانچ من افسنتین کی تلخی کو زائل نہین کرسکتی ہے -

ان حضرات کو بے کینڈے ظلم اور بے ہنگم طریقہ پر جبر کرنے کی مشق ہے حکام اعلے پنبہ در گوش ہین انگریزی فوجون کے گھمنڈ پر رعایا کو دباتے اور دھمکاتے ہین -

ابھی ریاست کشمیر کے جیل مین سترہ قیدی بگڑ کھڑے ہوئے جنپر ایک زبردست حملہ ہوا حملہ آور گروہ مین قطع نظر چپراسیون اور افسرون کے انسی ہزار سپاہی بھی مسلح تھے لیکن قیدیون کے ہاتھ مین چند لکڑیان تھین جو کارخانہ پارچہ بافی سے اوٹھا لائے تھے مگر جسوقت اون سورما قیدیون نے حملہ کا ارادہ کیا ہے یہان میدان صاف تھا رکارڈو قمطراز ہے کہ سپرنٹنڈنٹ صاحب کی مزاج پرسی بھی کی گئی -

واہ جی واہ جو سے بھاگ بلی آئی سپاہیون نے جان بچانا غنیمت جانا سر پر پاؤن رکھکر جو اوڑتے ہین تو گویا تار برقی کی خبر ہوگئے

سر سے پاؤن تک پسینا ہانپتے کانپتے سانس اوکھڑی ہوئی کوئی مُنہ کی بھل گرا دانت لوٹے کسینے ٹھوکر کھائی انگوٹھے کا ناخن اوڑ گیا خیر سے بدہو گھر پر آئے جان بچی لاکھون پائے -

ابھی اپنے حسابون ایسا تھیا ہو جو آج سے ایسے موقع پر جاسے بھی جاتا ہے تو جان سے نوکری کی ہے جان نہین بچی ہے اگر چوٹ چپیٹ آجاتی تو ہمارے بال بچے کسکا نام لیکر روتے کوئی بیکار ہو جاتا نوکری سے ہاتھ دھو بیٹھا ہوگا - دلی کا ترک سواری کا کرو فر ہین ہیسے اور مرنے مارنے سے کیا علاقہ لڑتے ہین مرغ یا بٹیر منیڈہے یا تیتر سپاہی کا کام آقا سوار ہو تو کر رکاب کے ساتھ اردلی مین دوڑے افسر کبھی کو گاڑی پر بٹھا لے تو نوکر اوسکا طبلہ سارنگی اوٹھا لے افسر خفا ہو تو سپاہی گالیان کھانے کے لئے لیس ہوجاسے ترقی کی ہوس ہو تو صاحب لوگون کے خدمتگارون کہارون وغیرہ سے رشتہ داری قائم ابت مستحکم کرے آقا کسی رنڈی کا زیور بنائے تو نوکر اپنے آپ کو تخفیف کی مد مین موقوف سمجھے ایسا نوکر اور ایسے آقا اس لائق نہین ہو سکتے کہ کڑی جھیلین اور وقت آجاسے تو جان پر کھیل جائین ہندوستان سے سپہگری کے خیالات اپنا استر بستر لپیٹ چکے ہین -

راقم
ایک مسلمان

سوتیا ڈاہ

ضلع بریسال مین ایک نوجوان عورت نے ؎

برس پندرہ یا کہ سولہ کا سین
جوانی کی راتین مرادون کے دن

جو مسلمان تھی اور چند روز اپنی جوانی کی اُمنگ مین شوہر کی بغل گرما چکی تھی مزہ مین آکر آؤ دیکھا نہ تاؤ جھٹ پٹ اپنی سوت کو زہر دیکر فنا نگر پہنچا دیا نتیجہ یہ نکلا کہ عدالت سشن سے سات برس کے واسطے کالے پانی بھیجدی گئی -

اب دیکھنا اس امر کا ہے کہ ذات شریف وہان جا کر کیا کرم کرتی ہین اور شوہر صاحب انکی ہمراہی کرتے ہین یا سات برس تک اپنی خواہشونکو معطل کرتے ہین ٭

نیم حکیم خطرۂ جان

ان نیم طبیبون نے جو آم اور املی مین تمیز نہین کرتے صفرا اور بلغم مین تفرقہ ندارد ملک کو مصیبت مین گرفتار رکھا ہے انکا نسخہ پیام مرگ انکی دوا زہر کی پڑیا ملک الموت کو اپنا اوستاد جانتے ہین مریض کا علاج پیچھے شروع کرتے ہین غسال اور گورکن سے پہلے چہارم مقرر کر لیتے ہین

یون اگر موت نہ آئی تو مجبوری کا مقام ہے لیکن یہ اپنی کوششون مین دریغ نہین کرتے اور حتی المقدور ہمیشہ کے واسطے مریض کو الام مرض سے بیغم کردینے پر زور دیتے ہین کامل طبیب کیاب ہین خلائق کو ایک ناچاری کی حالت مین انکی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے جب گورنمنٹ نے ہمکو دیگر بلاؤن سے حکماً محفوظ کیا ہے تو کوئی وجہ نظر نہین آتی کہ ان حضرت کے چنگل سے جو سرچشمۂ اجل ہین قوی تر ہین محفوظ نہ کرے ٭

راقم
ایک مسلمان

عدالت

خلائق کو یہ ہوس ہے کہ انگریزی عدالتون کو جلوۂ انصاف ہو گورنمنٹ نے جو یہ عدالتین بنائی ہین حکام بٹھائے ہین تو اسکے کیا معنے کہ انصاف نہو گورنمنٹ منصف ہے اور یہ سارا کھڑاگ رعایا پروری کی غرض سے ہے انگریزی گورنمنٹ انصاف مجسم سراپا عدل رعایا پروری کا لب لباب مظلوم کی گردن کو ظالم کی چھری سے بچانے کا چلتا ہوا نسخہ جلو عدالت کو جلو گھر کو بیچو فاقہ کرو جائداد کے رہن کی کوئی نہ دیکھا لو کاروبار چھوڑ دو اور کچہری کی راہ لو قانون موجود ہے جسکی پابندی پر حکام مجبور ہین اور وکلا اوسے خوب جانتے ہین پھر کیونکر کہا جاے کہ انصاف نہوگا نہین نہین ہوگا اور سچ کہیت ہوگا۔ وکلا اس تاک جھانک مین ہین کہ جسطرح ہوسکے دم دھاگے دیکر جھوٹا سچا ایک مقدمہ دائر کرادو پھر دیکھین کہ فریقین اپنی جائداد کو کیونکر نیلام سے بچا سکتے ہین۔

کچہریون کے بیٹھنے والے عملہ فعلہ چھوٹا بڑا اس فکر مین ہے کہ سوکی نالش ہو تو کم سے کم پانسو ہم لے لین وکلا سے فرمایشین ہورہی ہین کہ جیسے بن پڑے کوئی مقدمہ لاؤ اور سیر دیکھو کہ کھڑے کھڑے دوالیہ بنا دیا جاتا ہے۔

حکام اس فکر مین ہین کہ اپنی رونق مقدمات سے ہے ؎

رنج راحت دان چو شد مطلب بزرگ
گرد گلہ توتیاے چشم گرگ ٭

آگے جیب جاپ گد بابا ہے۔

گورنمنٹ کو اگر فکر ہے تو اسقدر ہے کہ اسٹامپ زائد بکے سو روپے کا خرچ ہو تو ہزار کی آمدنی ہوتی ہے ع

ہرکس بخیال خویش خبطے دارد

راقم
ایک مسلمان

عرضداشت ابلیس

حضرت مولانا اودھ پنچ دام ہنچاپتہ گڈ مارننگ - اندنون ایک عرضداشت فارسی زبان مین جو میان شیطان صاحب نے بحضور اللہ صاحب جل جلالہٗ ارسال کی [illegible] دہ اتفاقاً کارکنان محکمہ قضا و قدر کی وساطت سے آپ کی اس دلندیزی ناسزگار کی نقل نیز ہمی سبکو بذریعۂ تار برقی آپ کی خدمت بڑی برکت مین دوڑ دھمکتا ہے بغور ملاحظہ فرمائیے۔

عرضداشت

ابلیس لعین بحضور حضرت رب العالمین

پروردگار من قہار جبار من دام قہرہ علینا وعلے اتباعنا ابداً -

این عاصی پر معاصی کہ در دار دنیا پیشۂ خناسی دارد بحضور باریابان درگاہ حضرت رب العزت دست بستہ التماس میدارد کہ این راندہ درگاہ خداوندی و مردود بارگاہ لم یزلی بوجہ پیرانہ سالی و کہنسالی و کہولت محض از کار رفتہ است و ہوش و حواس خود را یکسر خیرباد بلند گفتہ و ایدون سرانجام عہدۂ جلیلہ اغواے خلق اللہ تنہا ازین ماے تن ضعیف و جسد نحیف مستحیل لہذا درین صورت از بارگاہ قہ کارگاہ حضرت قہاری درخواست مے نماید کہ مددگارے قابل و لائق از جنس بنی نوع آدم کہ کار ہمجنس باہمجنس است آید بقول شخصے ؎

کند ہمجنس باہمجنس پرواز ٭
کبوتر باکبوتر باز با باز ٭

بزودی تجویز و مامور فرمودہ شود تا کار این خرخرف مزخرف آبی نشود و چون فدوی در جنس بنی آدم نظرے افگند کسی ادخور این عہدہ جلیلہ بجز یک کس کہ پیرے است ازبس خرانٹ و درد و نرد و غیرے و غیرے بالعبتان کشور فرنگ بادہ نوش و میدان رفارمری قوم سر فرو شش بانی مبانی ایلیا سکول دیگرے را نمی یابد اگر بمددگاری نفس برگماشتہ شود از قہر قہرمانی بعید نخواہر بود و فی الحال فدوی آن رفارمر را در محکمہ خود بطور کار آموز مقرر کردہ است مشاراً الیہ کارہائے مفوضۂ خود را بکمال کیادی و شادی انجام مے دہد و برائے چندۂ ایلیا سکول شب و روز می ستاید زیادہ چہ عرض نماید ٭

فدوی شیطان الرجیم

مضامین غیر

گر مابگذشت و روبکاری ہے وہی
سرما بگذشت و روبکاری ہے وہی
برسات مین سب سے بڑھکے پیچھا لیدر
برما بگذشت و روبکاری ہے وہی

تمتۂ اودھ پنچ مطبوعہ ۵ ستمبر ۱۸۸۹ء

قصۂ مختصر - کچھ ہی کیون نہو مینہ برستے آندہی آئے - ادھر کی دنیا چاہے ادھر ہوجائے ان مصیبت کے مارون کو وہی ایک دھندھا - صبح ہوئی اور سوم جامے کے ٹکڑے مین کاغذات لپیٹ کے مستعد ہو بیٹھے اور مینہ کھلنے کا نام نہین لیتا موسلا دھار پانی پڑرہا ہے - گھبراہٹ مین تیل جلا رہے ہین اولتی تلے مسافرنا رہے ہین ٹوٹکے پر ٹوٹکے ہوتے ہین - کبھی رات کے تارے - ان کی دھوپ کا وظیفہ - کبھی چار منہ سے چار کنڈے چار کر رہا ہے - بدلی گئی چھانٹ پھوٹ تارے نکل آئے - کی تسبیح جپنا - مگر تو یہ بھلی ہے بدلی خانم صاحبہ کا اور گھٹا ٹوپ ہوتا جاتا ہے اب گھڑیال کے آواز جو کانہین آئی تو گنتی شمار کون کرے تن بہ تقدیر گھر سے نکل کھڑے ہوئے اور سیدھی کچہری کی راہ لی - مگر قطع شریف اتنی پاک و پاکیزہ کہ مئی جون کے مہینے کا ٹھاٹھ بھی - ہان کیا تھا - اے واہی واہ - پائینچے دونون چڑھے دامن گرو اسنے - موزہ باران کوٹ ایک تو نصیب نہین دوسرے انگریزی وضع بناتے پرانی شریعت کے خلاف چلیے گھوڑے کی گردنی یا پرانی سڑی کملی کا کھدڑ و لگا کے وہی موہی بستہ نالی کی سی کسبت یا اپنی قسمت کیطرح بغل مین دبا کے زیر پائی کے ہوا دار پر سوار شرشر کرتے ہوئے چلے اب ڈوبتے ترتے سڑک پر پہونچ کے نہ کسی کو دیکھتے ہین نہ سنتے ہین - اکے والے ہوت - اکے والے ہوت کی صدا لگا رہے ہین - جواب کون دے منہ کے دھارم دھار مین کان پڑی آواز تو آتی نہین - بڑی بڑائی کسی دلگی باز نے ادھر ادھر کو نکھدرے سے آواز دی بھی تو کیا کہ دوت دوت - یہان اوسی کے سہارے ڈوبکیان کھاتے ہوئے رینگ چلے - اب ہوا کے سناٹے دانت کھٹے کیئے دیتے ہین - یہان کچہری کا بھوت سوار ٹپکے سے زیادہ یہ خوف لگا ہوا کہ کہین بگار ہوجائے - نہین لشتم پشتم گول دروازے تک پہونچ گئے - اب اکے تو جمعرات کی سی اروا حین بہت مگر خالی ٹٹو پوشش کچھو ناندارد - وہی غنیمت است کہکے بے مچکائے سوار ہو لیئے اور کہا کہ بھائی اکے والے کہان ہو ہمین کچہری لے چلو - اکے والے دوکان مین کھڑے سلفہ اڑا رہے تھے بولے مچلنے کو تو ہم نئی دنیا تک لیچلین لیکن پہلے آپ آسمان پر جاکے پانی کا برسنا بند کرا دیجیئے تو کام چلے سڑک تو دکھائی نہین دیتی آئے وہان سے لیچلو گے ایسے ہم بیدے ہین کہ بن ناحق اپنا ہاتھ منہ تڑوا ڈالین - بھائی جان ہمارا مقدمہ ہے ہمین دس بجے ضرور وہان حاضر ہونا چاہیے رات کے دس بجے تک پھر بکار نہو لیکن حکم دس ہی بجے کا لگا دیا ہے - پھر مقدمہ آپکا ہے ہمین کیا ہم تو بے پانی کھلے خدا بھی بلائے تو نہین جاتے اپنا کام کیجیئے بڑی جلدی ہے تو اور دو قدم ناک کی سیدھ پر چلنے نا چاہیئے ہمین فرصت نہین - اونھ جہان ستیاناس وہان ساڑھے ستیاناس چلو گاڑی پر چلین - ارے بھائی ایک گاڑی کچہری تک لیچلو - بہت خوب آیئے یہان سائے مین نکل آیئے ابتو بناک بھیگ گئے صورت نہین پہچانی پڑتی ہے لو ہماری برائی وہ ہین کہ سواریان ہونگی - ارمیان اب تقریرین نکرو ہمین جلدی ہے بس ایک سواری اور گھنٹون کا حساب - کیا کہا گھنٹون کا حساب - تو آپ ضرور کچہری پہونچے میان جی ابھی آغا میر کی ڈیوڑھی تک کرایہ دو روپیہ کا پھیر دیا کہ بھیا کون اپنے ٹٹوون کی جان لے کہین کچھ انیڈے بنیڈے پاؤن پڑگیا تو اپنا سو روپیہ کا نقصان ہوجائیگا لیکن آپ کی خاطر ہے خیر دو روپیہ دیجیئے لے چلین گے - پھر غصہ آگیا اور پیدل چل نکلے اونہہ کیا ہمارے پاؤن نہین - اجی تو آیئے میان جی یہ تیجیئے آپ تو خفا ہو چلے آخر کچھ دیجیئے گا - کچھ نہین - کہتے ہوئے یہ جا وہ جا سڑک پر مع مبالغہ پونے تین قد آدم پانی گنگا جمنا کا دھارا ہو رہی - چلے چین سے کھڑے پیر لگاتے ملاحی کاٹتے ایک گاڑی ڈوبتی ترتی پانی مین غل غل کرتی نظر آئی دن جان مین جان پڑی جلدی سے کیون بھائی جی لیچلو گے - وہ تو جان جوکھون بھولی بیوپاری کا مال لٹا دیا بھیگ کے شوربہ ہو ہی چکے تھی بڑی ٹویٹ سے آئیے اور ایک رپاٹا لگا ئمین نگر چہرہ دار لگے گا - اجی اور سوا چپا گلے گلے پانی گھٹنون گھٹنون دلدل منظور اور منظور - چلیئے جھٹ پٹ داخل ہو گئے مبارک ہوئے اور جلدی لیچلو کی تاکید شروع ہوئی قصائی کے پل تک تو ٹوٹے ہزار خرابی اس ترکیب سے گھسیٹ لیگئے کہ بادشاہی زمانے کے سزا ہر ہر قدم پر پانچ پانچ کوڑے پڑتے تھے اسمین جست قہقری کا وقت آیا اگر بالشت بھر بڑھے تو دو قدم پیچھے کو ہٹے یون ہی جون تون لے دے کر پل کا پل ناگھے اب تو

نہ ہلد نہ جنبد نہ کھسکت زجا

کا زمانہ آگیا بابان ٹٹو اللہ کرکے زمین دوز ہوا - کوچبین صاحب نے

لاکھ کوشش تھی ہزار سر مغزن کی سیج نے شور جنبش ہو معنی دارد لا جنبد لا تجنب
جناب ذرا ادہر آنکے پیچھے مین ہاتھ ڈال دیجئے - بجا ارشاد ہوا پیچھے مین ضرور
ڈالنے سے کیا ہوگا آپ ٹٹو کے پیچھے لگا دیجئے تو کچھ کام چلے - پھر صاحب
مینہ بوندی مین آدمی تو گرہی پڑتا ہے جانور کی کون کہے - ہست تیری کچہری
کی دُم مین تہ تیار کنوئین کا تل کیا تھا کس عذاب مین جان پڑی ہزار دن
باتین سناتے ہوئے بگھی سے اوترے پیدل چلنے کا قصد کیا اسمین کو بیان
تھے کمر مین ہاتھ ڈالا کہ ہمارا ادہر چہرہ کرایہ بائین ہاتھ سے دھر دیجئے ابتو ٹٹو
بھی نظر نہین آتا سو پچاس روپیہ کا نقصان ہوا بہت خاصے محنتانہ پھر بیٹھے
بہی جان ہمیشگی نظر نہین آتی - بہزار منت خوشامد کھٹکا نصیحتی اٹھ آسکے
لیے رضامند کیا اور کچہری کا رستہ لیا - جلدی کا واسطہ گھبراہٹ کی چال
شش روشی کوٹھی والی سڑک تک جا کے پاؤن جو پھسلا تو لنڈکری کھائی
راستہ صاف تھا ادہر اودہر دیکھکے اوٹھ بیٹھے کپڑے لت پت کتنی
لونیان کھڑے قد سے گرنے کا دیکھا ابھی سیدھے ہوئے تھے کہ دوسری
قلابازی کھائی آپ ہی یا علی مدد کہکے پھر اوٹھے اور آنکھ کرتے یو قدمے
کی چال چلتے ہوئے کچہری پہونچے وہان کی کیفیت قابل دید مع مبالغہ
کئی ہزار غرض مندا اور وہی ذرا اسی جگہ بھلا گرمی مین تو ادہر اودہر پلڑ یا
شہتوت کے تلے ٹکا دو تو کیا پیچھے ٹیک لیتے تھے ابتو بالکل جیسے بورا اکتا
جدہر جائیے دوت ویک دیکھو پانی ٹپکتا ہے اسے لو کاغذ بھیگ گیا -
ہان ہان چھینٹین نہ اوڑانا غرضکہ مندا کے سوا کہین ٹھکانا نہین - اسپر طرہ
گھڑی دو گھڑی کا واسطہ ہو تو خیر جھیل ہی ڈالا جاے - نئے نئے حاکم سویرے
سے اجلاس پر آگئے جو ڈوٹے تو سات بجے کی خبر لی بس جی پک گیا اور پھر
کبھی ایک مقدمہ پیش ہوا کبھی دو - شام کے بعد تھی دستان قسمت سے
کہہ پاک - دال پیش دو جلدو اپنا سا منہ لیکے پلٹ آئے کہان گئے تھے
کہین نہین کیا کیا خاک دھول بکائن کے پھول کرنا کیسا کھا پورا کرتے ہین
جس مقدمے والے سے پوچھئے نت نئی آلھا گاتا ہے یہان تک کہ بعضے
دوکھا چندہ کرکے سرا بنوانے کی تجویز پیش کرتے ہین کہ بلا سے اتنی ہی راحت
ہوجائے گھر سے پاتراب کرکے یہان آرہین گے کبھی کبھی پیشی کی نوبت
آہی جائیگی - اور کچھ نہین تو کھانے پینے سونے بیٹھنے کی تو تکلیف نہوگی
چین سے لی بھٹیاری کے یہان ٹکے رہے جب کبھی وقت بے وقت ادہر پہر
او جانے بیکار رہوئی جلدی سے حاضر کہکے جا کھڑے ہوئے ابتو بے موت
مرے جاتے ہین خیر لعنت بکار شیطان عجب خدا پیٹ مین سانس سمائی
کپڑے پھر ہرے ہوئے تو وکیل صاحب کی تلاش کو نکلے ایک آدھ سے
شناسا سے علیک سلیک کی وہان خبر سنی کہ آپ کی تو بیکار ہوئی تھی
اور بہی پیشاب پانی ہوگیا اب چلے پاؤن کی سی بلی اودہر وکیل صاحب کو
دیکھا اودھر تلاش کی وہ سلامتی سے چھلاوا بڑی جستجو اور تگا پو سے بانسون

کنوئین اور کنودون مین بانس ڈال کے وکیل صاحب سے ملاقات
نصیب ہوئی - غضب ہوگیا قہر ہوا دیکھتے ہی ساون بھادون سے بلبکے
برس پڑے - ایک گھر کی بتائی کہ واہ وا صاحب تم تو عدالت کو خالہ جی کا
گھر سمجھے ہوئے ہو - نکلنے کا نام ہی نہین لیتے - وہ تو کہیئے خدا ساز بات
مین اپنے چند مقدمات کا نقصان کرکے آج سویرے منہ اندھیرے سے!
حاکم ہاتھ پر ہاتھ رکھکے بیکار بیٹھے تھے کہ مینے سلام کیا تخلیہ تو تھا ہی
پوچھا کیون تمھارا آج کوئی مقدمہ ہے - بس مین لے اوڑا - خیان
وچنین حضور خداوند غریب پرور بات کو بڑھا وادیکے مطلب پر لایا کہ
جی ہان ایک فلانا مقدمہ ہے وہ کمبخت بدنصیب ناشدنی ابتک
نہین حاضر ہوا - وکیل ہون لیکن ابھی تک سوا محنتانہ لینے کے اور کچھ
نہین سمجھا اور نہ آج تیار ہو کے آیا وہ ہوتا تو خیر کچھ کام چل ہی جاتا آپ
مہربانی سے اسکی تاریخ بڑھا دیجئے کیونکہ مدعی کا بھی کوئی وکیل حاضر
نہین آیا چلے تو خاموش سکوت مین بیٹھے رہے پھر فرمایا کہ اچھا برخاست
کے وقت دیکھا جائیگا پھر مینے بہت منت سماجت کی ہاتھ پاؤن باندھے
مگر کچھ جواب نملا اچھا کہا گئیے - بس جناب اس حاضر باشی اور پیروی
کا محنتانہ شکرانہ داخل کیجیے نہین آج ہی سیدھے جہنم واصل تحت الثریٰ
کے اندر چلے جاتے - بس مجھے کشنری جانا ہے وہان سے اور ایک
جگہ وہان سے اور کہین مقام پر تم تاریخ پیشی دریافت کرکے معہ رقم محنتانہ
وشکرانہ مکان پر آنا - لیجیے بندگی - چلیئے وہ سبکدوش ہوئے یہان ہزار رہزار منزر
دروازے کے صدقے ہوتے پھرتے ہین خالی میدان نہ آج ہوتا ہے
نہ کل - مگر ہان ایک بات ضروریات سے قابل گذارش ہے کہ پانی
بوندی کی سیلن سے ذرا مقدمات کی گرما گرمی جو سرد ہوگئی تھی تو جیسے
دیکھیئے وہ بھوک پاسے کہ بتر کیطرح کند سے تولے مستعد بیٹھا ہے جدہر نکلیے
التبیع بیبیع مولا بیبیع کا وظیفہ جپا جاتا ہے - جس سے دوچار ہوئے بڑی لمبی چوڑی
مہربانی سے - اللہ کہان تھے آج کتنے دنون کے بعد دکھائی پڑے -
تمھارے کاغذات تیار رکھے ہین - واہ صاحب سلام آپ کی نعش
کئی بار لکھی اور دھوڈالے - اجی حضرت آپ کا ترجیہ رکھا ہے اسنے تو کیا جانے
بہت خوب بہت اچھا بہت بہتر آپ کی مہربانی نوازش بندہ پروری -
مذکوری چپراسی آج کیا آپ کی پیشی ہے - ہم تو پرسون کے دن مکان پر جا کے
گھوم آئے - خیر صاحب کھڑے کھڑے سر کا لہو پاؤن مین اوتر آیا تالی
ایری پھیری پوچھا کچھ کتر بیونت - چھیل چھال مین چار بجے پانچ بجے -
ابتو چھکے چھوٹ گئے - بھوک کا غلبہ جدا - پاخانے پیشاب کے ضبط
کرنے سے جی لولایا ہوا - بلو اسیر کا مرض ہوا کھڑے کھڑے شدت سے
درد ہونے لگا - بھیگنے کی زحمت نے حرارت کی سی کیفیت پیدا کی -
اودہر تو برسات کی فصل اودہر رات ہو چلی ہوا کی خنکی اور بھی ناگوار ہو گئی -

صورت ببین

بالکل شام کے قریب اتنا حکم ہوا کہ اس مقدمے کی تاریخ دس مہینے کم سال بھر کو بڑہا دی گئی۔ سائل فریق ثانی کی اطلاع دہی کا خرچہ داخل کرے ثبوت کے کاغذات ملاحظہ کرنے کو تاریخ اور مقرر ہوگی۔ بالفعل متفرقات کی پیشی مین نواب خان بہادر کی پوشش ضروری کی واگذاری کی گئی فقط سب سے بڑہ کے پوشش کی لفظ سمجھ مین نہین آتی آج تک کبھی گاڑی نیر کرسی کی پوشش سنی تھی نواب صاحب بہادر کیکو نسی پوشش پڑی ہے تو بعد دریافت حال لب یار اتنی اصلیت ثابت ہوئی کہ پوشش سے مراد (پوشاک ضروری) باقی پھر انشاء اللہ بعد پیشی دوم پیشی ؎

راقم

وہی مظلوم گنجہ مسلی
بقلم ستم ظریف مغربی

بابو

نامہ نگار پانیر اخبار می فرماید کہ بابو بر زنت یا بو دو فارسی الفاظ سے نکلا ہے عہد سلطان مین خوشبو نہایت گران قیمت پر فروخت ہوتی تھی صرف امیر لوگ اوسکا استعمال کرتے تھے اسلیئے اونکو بابو کہکر پکارتے تھے یہ لفظ خاص خاص ذی رتبہ اور نہایت دولتمندون کے واسطے استعمال کیا جاتا تھا اور اوسکا استعمال آجکل کی طرح عام نہ تھا واہ نامہ نگار صاحب پانیر واہ آپ کا کیا کہنا بہت دور کی کوڑی لانے سبحان اللہ خوب ہی معنی لگائے لیکن جانے او ستاخالی اب اینجانب بہادر چند حضرات کے اقوال پیش کرتے ہین کہ (بو) کے معنے خوشبو کے نہین ہین قوت شامہ سے جسکی شناخت ہوسکے اوسکو بو کہتے ہین جسمین بدبو۔ خوشبو دونون شامل ہین بعض لوگ لفظ بو بدبو کی جگہ بولتے ہین۔ جیسے (اسمین بو آگئی یا وہان بو آتی ہے) بابو مین جو لفظ بو کی ہے وہ بدبو سے مراد ہے مولوی جھابڑ جھلا صاحب فرماتے ہین کہ عہد سلطان مین بابو لوگ بنگالے سے اسطرف بہت کم آتے تھے کبھی کبھار کسی تیرتھ کو جو آنکلتے تھے تو اونکی عجیب قطع ہوتی تھی چھلے جھنے کیسر و سر گھٹا ہوا داڑہی مونچھ منڈا ہوئے ننگے منہ نہار پاؤن صرف ہاتھ بھر میلے کپڑے سے اگا پیچھا چھپائے لٹیا پانی پینے ستو کھانے کو کاندھے مین لٹکائے غول کے غول عورت مرد بوڑہے جوان نظر آتے تھے بدبو اونکے پاس انتہا کی ہوتی تھی کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ ہوا مضر صحت ہوجاتی تھی مخلوق خدا کہتی تھی کہ بابو لوگ ٹھہرے ہین اسی سے بیماری پھیلی ہے کثرت استعمال سے کل بنگال والون کا خطاب بابو ہوگیا مگر محقق زمان اوستاد دوران افیون نشان مسٹر ظہیرالدین سلمہ الرحمان نے اپنے تحقیق نامہ مین یون ارقام فرمایا ہے کہ بابو بگڑا لفظ ہے (ببوا) سے جسکا ہموزن (ٹٹوا) ہے ببوا کہتے ہین اوس مٹی کے کھلونے کو جو اکثر میلون مین کمہارون کی دکان پر انسان کی سی صورت چاندا نو بڑا سا توند پھیلائے رکھا ہوتا ہے اوسکی قطع بجنسہ ایسی ہوئی ہے جیسے کوئی بڑا مالدار بنیا مہاجن توندیل زرداری کے غرور گھمنڈ مین اپنی دوکان پر بیٹھا ہوا میرون کے لڑکے اکثر موٹے مستانے پیدا ہوتے ہین باین وجہ کہ مادۂ بیفکری جانبین کا اپنا اثر دکھاتا ہے گھر والے دولار پیار سے اون لڑکون کو اوسی کھلونے سے مشابہ پاکر ببوا کہتے ہین لونڈی غلام اہاری کہاری قطعاً بڑہاکر بابو کہکر پکارتے ہین یہ بھی قاعدہ ہے کہ امیر جو اپنے لڑکون کو دولار پیار مین کہکر پکارتے ہین غریب لوگ بھی اپنے لڑکون کو اوسی طرح پکارنے لگتے ہین چنانچہ لکھنؤ مین دیکھا ہے کہ خاکروب نے اپنی بہو کو سلطان بہو کا خطاب دیا تھا اسی طرح ہر کس و ناکس اپنے لڑکون کو بابو کہنے لگا ہے واللہ علم بالصواب واقعی مولانا کی رائے سے ہمکو بھی اتفاق ہے پورب کیطرف بابو بدایون کیطرف للہ ٹونک کی طرف صاحبزادہ جی پورب کی طرف لعل لڑکون کو خطاب دیے جاتے ہین جو جوانی اور بوڑہاپے تک قائم رہتے ہین ہمنے ایک بڑے ریشائیل بزرگ کو جنکی عمر اسی برس سے کم نہوگی دیکھا کہ اونکو دس برس کے لڑکے صاحبزادہ کہکے پکارتے تھے اگر مثل نامہ نگار صاحب کے لفظی معنے اسکے بھی لگائے جاوین تو کہا جائے کہ صاحب کے بیٹے بیٹے یا بالڑک سے مطلب تھا اب لوگ سبکو چاہین صاحبزادہ کہین ؎

راقم

محقق

کون تسنیم کی چھینٹون پہ عبث شادہے

واہ رے امریکہ تری کیا بات۔ تری جدت پسندی کے قربان۔ جب ایجاد کی دور کی کوڑی لایا۔ تیری طبیعت داری کا ایک عالم قائل ہوگیا۔ بلا کی طبیعت مخترع پائی ہے اب سنتے ہین کہ نیو یارک مین ایک کمپنی اس انتظام کے واسطے قائم ہونے والی ہے کہ شہر کے ہر ایک گھر مین نالیون کے ذریعہ سے دودہ پہونچایا کرے۔ اے سبحان اللہ کیا کیا اسانیان پیدا کی ہین کہ واہ جی واہ۔ اب کیا ہے باغون مین دودہ کی نہرین بہینگی بنگلون مین دودہ کی حوض بنینگی۔ بلکہ اگر شہد کی بھی کوئی ترکیب ایجاد ہوگئی تو بہشت کا نمونہ یہین دیکھنے کو ملجائیگا۔

لو یارو! خوش ہو۔ جنت الماوا کی نہرین گھر بیٹھے دیکھ لو۔ دودہ اور شہد کی نہرین دہان دیکھنے کیون جاؤ کہ پہلی ہی منزل مین جی ہار نا پڑے جیتے جی یہین نہ وہ کیفیتین دیکھ لو۔ مزے اوٹھالو۔ باقی رہین حورین سو داغ کا شعر ہے ؎

حور سے بحث نہین ہان یہ بتا اے زاہد
لاکھ دو لاکھ مین ہو ایک وہ صورت کیسی

اسی پر عمل کرو۔ اور جو نظر کے سامنے کوئی کرشمہ آجائے اوسے دیکھ بھال لو

اور صبر کرو +

رائے

کچھ کہی یان نہین امر کہ پر جو آباد رہے

تعلیمی کانگرس مین یار دست مجھکے جانا

ابتو ملکی کانگرس کو منہ چڑھاتے چڑھاتے سید صاحب مزے مین آگئے آپنے دیکھا کہ یہ کانگرس والے ہر سال ممبران پالیمنٹ اور اعلے درجہ کے معزز۔ مدبر عالیدماغ حضرات کو لالاکر کانگرس مین بٹھاتے ہین اس سے اونکی خوبیان مسلّم ہوتی جاتی ہین اور لوگ اونکی باتون اور کارروائیونکو اچھی نظرون سے دیکھتے ہین۔ اونکی تجویزین اور گرانبہا رایون او خیالات کا بڑا اثر ہندوستان اور انگلینڈ مین پڑتا ہے بس لاؤ ہم بھی اپنی کانگرس مین ایسے سامان جمع کرین شاید یہی تدبیر کارگر ہو اور یون کچھ لوگ واسمے درمے مدد کرین۔ آپ سے اور کچھ نہ ہو سکا تو آپ نے یہ ڈھچر ڈالا کہ کچہ ستے رنگ مین الا بلے والے شاعرون کو جمع کرنا شروع کیا اور مدح سرائی وقصیدہ خوانی کا رنگ جمایا کہ یون ہی کچھ انیلے پھنس جائین

اب کی سال آپنے یہ شہرت دی ہے کہ حیدرآباد کے نواب محسن الملک بالہ آباد کی کانگرس مین تشریف لائینگے اور یقین ہے کہ کچھ تقریر بھی فرمائین۔

ہان بھائیو۔ ! ابکی مرتبہ الہ آباد ضرور چھوٹے لاکھ کام ہرج کرو مگر الہ آباد ضرور جاؤ۔ بلکہ ڈبل فیس بھی دے آو محسن الملک دکن سے آتے ہین سنا وہ بڑے فصیح مقرر ہین جاؤ اونکی تقریر بھی سن او (امضون مین؟) نام لکھا آؤ۔ اور کان مین ایک بات کہے دیتے ہین دیکھو کسی سے ذکر نکرنا اگر زیادہ کوشش کروگے اور کوئی قصیدہ پڑھ دوگے تو دکن مین نوکر بھی ہو جاؤگے۔ بس اسے اپنے ہی تک رکھنا ہر ایک کے سننے کی یہ بات نہین۔

گر مسٹر پنچ ایک بات کہے دیتے ہین کہ محسن الملک ٹھہرے کاروباری آدمی شاید عین وقت پر نہ آسکے اور عدیم الفرصتی کا عذر لکھ بھیجا۔ تو تم ہرگز مایوس نہونا۔ بلکہ سید صاحب سے اپنا ارادہ بیان کردینا اور قصیدہ سید صاحب کو دیدینا وہ تمکو ایک خط لکھ دینگے بس قصیدہ لیئے دکن چلے جانا وہان کوئی ٹپس ضرور لگجائیگی۔ موقع اچھا ہے غفلت نہ کرنا +

رائے

پھندے لگا رہا ہے بڑا یہ چکر چلیبے

شیعہ سُنّی مین ہے یہ بیخ ہندو مسلمان مین فساد

مصلحت ہے نیچری ہوجائین باقی ہرچہ باد

توبہ خدا توبہ ہے۔ پھر دونون ہاتھون سے کان پکڑ کے (کسکے) توبہ ہوئی۔ اوٹھا بیٹھی کرکے پھر توبہ ہوئی۔ بعد تجویز ثانی بہت سوچ سمجھ کے توبہ ہوئی۔ پھر حد سے زیادہ کھینچ کے توبہ کرکے بندے روز کے توتو مین مین ست۔ قصہ کوتاہ پہلے دہنی طرف دیکھکے۔ سلام علیکم یا ایہا المسلمین المتفرقین مع البغض والعناد والنفاق والفساد دوبارہ بائین طرف منھ پھیر کے صاحبو رام رام پالاگی کھبر پوچھی ڈنڈوت کری۔ ان سب باتون کے بعد بس حضرات الفراق۔ الدوری۔ الجدائی۔ الفرقت۔ ال الگ الگ اہاہا واہ رے سید اور پھر واہ رے سید۔ یہ صدہا برس پہلے سے کیا طریقہ ایجاد کیا ہے جسکا جواب نہین یون دیکھیئے تو سب مین اور پھر کسی مین نہین۔ ملفوظات شریف مین سے ایک ذرا سا جملہ سنا مزا یا ہوا اسوقت مین یاد آیا کہ ایک دن کسی نے ذکر کیا کیون جناب خلیفہ اول اور حضرت علی درمیان مین جب خلافت کی بحث تھی آپ کی کیا رائے ہے اور آپ وہان موجود ہوتے تو کیا کرتے جواب دیا کہ ہم اسوقت ہوتے تو اپنے لیئے کوشش کرتے آگے ہونے نہونے کی اور بات ہے۔ غرضکہ۔ دنیا و مطالب مطالب اور اپنا۔ ہائے ہائے سچ ہے۔ یہانتو۔ ور کے بے سود کے ٹھائین ٹھائین نے کلیجہ خون کردیا دلمین ناسور ڈالدیے آئے دن بیکار بیکار کے جھگڑے فساد ونکا بکھیڑا۔ آج کیا ہے مسجد کا مینار اونچا کرو ہمارے گھر کا زنانہ دکھائی دیگا۔ کل کیا ہے شوالے مین بڑی بڑی مورتین دیکھکے ہین ڈر لگتا ہے لہذا ایسا نہونا چاہیئے تعزیئے اس سڑک سے نجائین نہین بڑی لڑائی ہوگی پارس ناتھ جی کے رتھ نکالنے مین ہزارون خون ہوجائینگے ہولی مین رنگ اوچھالا تو لہو کی ندیان بہین گی۔ یہانتلک بھی خیریت تو کیا بداقبالی کی نشانیان تھین۔ خاک پھس کچھ بنائے مخاصمت تو نظر آتی تھی۔ کمال کی تو یہ بات کہ طویلے ہی مین لتیا وج شروع ہوگئی آپسمین دال جوتی بٹنے لگی۔ غضب خدا کا۔ یہی مسلمان جو ایک اللہ کے بندے ایک نبی کی اُمّت جنکا ایک ہی کلمہ ایک ہی کتاب۔ بدنصیبی کے بدولت دفعتہً چراغ پائون جو ہوتے ہین تو پورے پڑ نے لگے دولتیان جھاڑنے۔ پھر اس شد و مد سے باہمی عداوت پیدا ہوئی کہ ایک دوسرے کے خون کا پیاسا ہر شخص رات دن ایک دوسری کی ایذا رسانی اور رنج دہی کی فکر کے سوا کسی مصرف کا نرہا۔ خاندان قرابت رشتے ناتے قطع ہوگئے۔ جسے دیکھیئے یہی چرچا یہی تذکرا اسکی

اودہ شرکت باہمی مین زور آزمائی و عقل آرائی کرتا ہے - مولویصاحب گروہ نے اپنی جیکموتیون کے لیئے بڑی بڑی وجہوسر کتابین تصنیف کرڈالین یہ اپنا حق ثبوت کرتے ہین وہ اپنا استحقاق جتاتے ہین - یہ اونکی تردید کرتے ہین وہ اونکی یہ انھین کافر بناتے ہین وہ اونھین لعنت بھیج جب تک آزادی خود مختاری تہی - ان فسادات کا فیصلہ تلوار کے منہ سے ہوجاتا تھا - جسنے اپنا موقع اور قابو پایا ایک دوسرے کا صفایا کردیا - جلے دل کے پھپھولے پھوڑ لیئے - اسمین زمانے کی اولٹا پلٹی ہوتی رہی - بارے وہ جاہلیت عنان حکومت کے ہاتھ سے نکلجانے پر رفع ہوئی - گورنمنٹ انگریزی کا تسلط ہوا - قصے قضایے دہ بیٹھے - دم نوٹو کا وقت آیا - مگر دماغی اصلاح ہونی دشوار ہے اور بدقسمتی پڑ گئی آخر دنیا کی نگاہون مین ذلیل ہون تو کیونکر ہون - چلیئے زمانے کے موافق مہذب لڑائیان شروع ہوگئین کاغذی گھوڑے دوڑنے لگے - پہلی بسم اللہ - تبقاب وکتناب جھگڑا جسمین کوئی دقیقہ ذلت وفضیحت کا باقی نرہا - چلیئے چشم نمائی گوشمال سے مصلحون نے کچہ تو نفہبو کردی کہ یک نشد دو شد بلا فصل کے فساد نے سر اوٹھایا اور قیل وقال جھک جھک بک بک سے نوبت بہ جدال وقتال مجازی (یعنی جوتی پیزار) پہونچی نالش فریاد کا وقت آیا - وہ لم ڈوڑا ابھی کٹنے نہ پایا تھا کہ واقعات ملامقبل کے ایک جز متروک کے چھینٹے نے چیپے من لنگر مارا اور قریب تھا کہ ڈھول دھپے ہشت مشت سے ایک آدہ بتھے پڑے او کھڑ جاسے کٹنا کٹانا تو ہو نہین سکتا قصہ مختصر اب کون زیادہ طول دے لکدم سے قابہ کو داغ دوان ہندو مسلمانون مین محرم اور دسہرے کا بکھیڑا ابھی بھولا نہین کانگرس اور انٹی کانگرس کی کمیٹیان آنکھون تلے پھرتی مین جسکا نمونہ علی گڈہ مین سنتے ہین آسلٹے ال بلدی مرچ کی دوکانین کھل گئین - یہ تو دو فریق تھے اب ہندو ہندو سراوگی اور بشنو کو دیکھیئے کیا مزے کا ڈھول دھپا ہے سنی سنی آمین بالجہر پر کیسے بپھرے ہوئے مقلد غیر مقلد کٹتے ہوئے ہین شیعہ بھائی ابھی تک سوا انیسی دیر ہونے کے اور سب طرح ملے جلے تھے - ملامقبل کی بدولت کتابین کیا داخل کرکے مصالحت کرلے کہ بیچارے دارونہ لطیف حسنمان الور سید حسن جعفر و یعقوب علیخان وغیرہ بلکہ اور دو چار مصلح وغیرہ سبا کل برادری باہر کردیے گئے اور رنج کی باتین بیان کرنی خلاف مصلحت ہین - کون زبان سے نکالے اور ناحق آفت مین پڑے ابھی تکفیری مسئلے خارج از اسلام ہونے کے احکام جاری ہوجائین گے - اس سے چپ رہنا چاہیئے یہ روز کی بلا مین کون پڑے کشم کشتا کرنے کی طاقت نہین کچہرم کچہرا کرنے کو روپیہ کہان سے آئے تحریری جوابات وشورے مشورے کی فرصت پیٹ کے دھندے دوزخ کی فکر سے نہین ملتی اب بال بچون کی لیے روٹی ٹکڑے کی فکر کرین یا ایرادنامے لکھین لہذا جان بچانے اور برا بھلا سننے بلکہ گالیان کھانے کے لیئے اینجانب تو مع مبالغہ مہذب شائستہ نیچری علیگڈہی ہوگئے اور اگر زندگی باقی رہی اور مقدمات نے مہلت دی تو بڑے دن کی تعطیل مین بذات خاص شرف قدمبوسی حاصل کرکے نئی روشنی کے چشم و چراغون مین نام لکھوا دیا ہوگا - چلیئے فراغت شد - چلیئے نقل کفر کفر نباشد بالفعل پہلے سے یہ خطبہ ورد زبان ہے - امنت باللہ وبیر نیچرہ و تہذیب الاخلاقہ والازادئی و اتفاقہ -

تمت بالخیر *

راقم

اوڑ نچھو مسلمان نہ ہندو

جدید تحقیقات

تحقیقات علمی کا بھی کیا کہنا - سچی خوشی اور مسرت انسان کو اسی کی بدولت حاصل ہوتی ہے - حال مین تحقیق ہوا ہے کہ لکڑی کے برادے کی روٹی گیہون کے آٹے کی طرح مقوی ہوتی ہے ترکیب تو معقول ہے جن ملکون مین گیہون کم پیدا ہوتا اور روس یا مصر یا ہندوستان سے جاتا ہے اونکو دوسرے ملکون کی محتاجی نرہیگی - عورتین ہی بجاے چکی پیسنے کے آرہ کشی سیکھین گی حضرت انسان بھوک کے وقت گھر کے کواڑ اور کھڑکیان باسانی نوش جان فرمائین گے - اب تک قحطون مین درختون کی چھال اور پتون پر گزر تی تہی آیندہ انشاء اللہ نیپال اور ممالک متوسط کے جنگل کے جنگل تک ہضم ہوجائینگے - بلکہ کیا عجب گیہون مین گیہون کی جگہ اب ہرام کھاٹ کے لٹھے بوئے جائین - خیر یہان تک مضائقہ نہین مگر خوف یہ ہے کہ کہین لوگ برادہ کھاتے کھاتے کاٹھ کے الو نہ ہوجائین *

راقم

چوب قلم

غور سے پڑھیے

مضبوط صحیح خوبصورت اور نفیس نکل سلور بغیر کنجی کی ریلوے رگولیٹر گھڑی جسکے رکنے مین بہت دیر نہین لگتی - چھوٹے حجم کے جوول جڑے ہوئے مینا کا رڈائل گھنٹے کے نشان سوئیان بہت واضح ونمایان - دو وقت بتاتی ہوئی تاؤ دیئے ہوئے پرزے اور بکس ایسا کہ گردنہ جا سکے ایک شیشہ وکمانی فالتو بذریعہ ویلیو پارسل ساڑھے سات روپیہ کو ملسکتی ہے اور اسکا ذمہ کیا جاتا ہے کہ نقل وحرکت یا ایسی جہتوان سے بگڑ نہین سکتی آسانی سے درستی ممکن - صورت سے کم قیمتی نہین پیدا اور لوگ انھین گھڑیون کو دونی قیمت پر بیچتے ہین - مسٹر اے آر مہتا بندرا سے لکھتے ہین "ساڑھے سات روپیہ والی گھڑی جسکو دو برس ہوئے آپ سے خرید کیا اب تک صحیح وقت بتاتی ہے خاندیس سے سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ فارم یون لکھتے ہین" تمھاری سات روپیہ آٹھ آنے والی گھڑی کو گھڑی ساز نے پندرہ روپیہ کو آنکا" جے شکلف جمنٹ لکھنؤ سے لکھتے ہین "بعض لوگون نے اوسکی پندرہ روپیہ قیمت لگائی اور ساڑھے سات سنکر متعجب ہوئے" اسکے علاوہ کناڈا کی سونے کی زنجیرین لاکٹ پنسل قمیص کے بٹن تمام مصنوعی ہیرے - یاقوت انگوٹھیان فی دو روپیہ کے حساب سے ملتی ہین - مسٹر جے ایس مور لکھتے ہین "ایک جرمن نے ہیرے کی انگوٹھی کی قیمت پچاس روپیہ اور یاقوت کی بیس روپیہ آنکی -

المشتہر

ویسٹرن انڈیا ٹریڈنگ کمپنی بمبئی

ضروری گزارش

عرصہ دراز سے راقم لکھنؤ مین ڈاکٹری کرتا ہے ۳۰ سال کے تجربے اور تلاش سے چند نسخے ایسے دستیاب ہوئے ہین جنکی نسبت حتمی و عمدہ مفید ہونے کا کہا جاتا ہے - اگر امراض ذیل مین سے کسی صاحب کو کسی مرض کا علاج کرانا ہو راقم سے خط کتابت فرمائین بندہ مریض کے پاس جاکر بھی علاج کرسکتا ہے صرف مصارف آمد ورفت وقیام یومیہ دینا ہونگے اور بعد صحت جو طے پائے وہ ادا کرنا ہوگا اور جو صاحب یہان آکر علاج کرینگے اونسے تاصحت کچھ نہ لیا جائیگا - اور اوسوقت تک کل دوا کی قیمت بھی نہ لیجائیگی جبتک مریض کو فائدہ محسوس نہوگا - اگر کوئی صاحب دوا باہر سے منگوائینگے اور بذریعہ خط کتابت علاج چاہینگے تو اوسی قدر دوا پہلے بقیمت بھیجی جائیگی جسقدر فائدہ کرنا شروع کریگی - قیمت وغیرہ بذریعہ خط کتابت طے ہونا چاہیئے -

تفصیل امراض

صرع - تپ کہنہ - ضعف معدہ - سوزاک - آتشک - جذام - برص - بواسیر اور عام سستی *

المشتہر

ڈاکٹر یوسف خان امین آباد احاطہ لال خان لکھنؤ *

اشتہار

کتب مطبوعہ ایران و مصر و بیروت عربی و فارسی و کتب قلمی اور بمبئی محلہ امیر کاری نمبر ۱۳۹ جناب آقا میرزا محمد صاحب شیرازی ملک الکتاب برائے فروش موجود است وسوائے آن کتاب جناب مہدی در صنائع جدید وکتاب تذکرۃ الخواتین در شرح حال معاریف نسوان عالم از عرب و روم وعجم از صدر اسلام تاکنون مشتمل بر اشعار عربی و فارسی و ہندی و عجائبات کہ از آنہا روایت شدہ وکتاب خلائق المعانی و تاریخ چنگیز و روضۃ الادب فی طبقات شعرائے عرب وکتاب جمہرۃ العرب و شرح فصوص الحکم از ملا جامی و دیوان ابن عربی و کشف الاسرار و تاریخ انگلیند و کتاب مقناطیس الابدان در علم قوت جاذبہ وکتاب شاہنشاہنامہ تصنیف فتح علیخان صباح و وقائع جنگ ایران و روس و تاریخ برو مطبع طبع شدہ ہرکس طلب باشد طلب دارد *

گر دیدہ دل بکشا نظم تجارت بنگر

ایک مدت سے ہے دکان جاری — اور دن دونی گرم بازاری
خاص کر ہین وہ ائین انگریزی — ہین سوا انکے اور چیزین بھی
آتی ہر چیز ہے ولایت سے — اور دیجاتی ہے کفایت سے
چاہتا ہون کہ اور جا پر بھی — ہوئے آڑھت کا سلسلہ جاری
جیسے کشمیر و روم و کابل و روس — مصر جرمن فرانس طہران طوس
اور ہندوستان کے شہر کلان — ہین جہان تاجران والاشان
جنکو منظور ہو کہ نفع اوٹھائین — مال بھجوائین یا یہان سے منگائین
وہ بشرائط کی گفتگو فرمائین — اور فہرستین مال کی بھجوائین
ہو ریاست کا کام جو منظور — وہ بھی خط بھیجین میرے نام ضرور
سب کا فوراً جواب جاویگا — جلوہ مدعا دکھا دیگا

المشتہر

مرزا محمد عزیز بیگ سوداگر ادویات انگریزی وغیرہ

چوک ریاست بھوپال

مضامین غیر

حکمت عملی کی کشتی اور حیدر آباد کا سفر

حضرات! میرا سی سالہ سفر آج تمام ہوتا ہے یہ دن وہ ہے جسکا مجھے خوشی اور فخر کے ساتھ گذشتہ چند مہینون سے انتظار تھا اور جسکی نسبت اکثر میری زبان سے گولڈن ہانگنگ کے بجائے "جوبلی" کا لفظ بے اختیار نکل گیا ہے۔

یہ صحیح ہے کہ "جوبلی" کا جشن پنجاہ سالہ ہوتا ہے مین بھی اسکو جانتا ہون۔ بیاہ نہین کیا برات تو ضرور دیکھی ہے مگر آپ جانئے عمر کا بھروسہ ہی کیا ع

اے زفرصت بیخبر در ہرچہ باشی زود باش

پر عمل کرکے اگر بقول حافظ ع

خوش باش دمے کہ زندگانی اینست

اس مسرت کو قبل از وقت ہی حاصل کر لیا تو کیا قباحت ہے۔

حضرات۔ جسطرح سے بعض طبیعت دار لوگ کہتے ہین "میرے گھوڑے کے حالات کچھ نہ پوچھئے" اسی طرح سے مین بھی عرض کرتا ہون کہ میرے سفر کے حالات کچھ نہ پوچھئے نہایت دلچسپ اور بہت ہی غریب ہین جب کبھی وہ دنیا کی محفل مین آئے تو معلوم ہوگا کہ وہ درد کے بھرے ہوئے اور نیز ہنسا دینے والے دونون قسم کے واقعون اور حادثون سے مملو ہین۔

حضرات! ہندوستان ہر چند کہ جزیرہ نما خطہ واقع ہوا ہے جسکے تین طرف بڑے بڑے سمندر ہین مگر پھر بھی اوسکے فرزندون کو بہت کم ہمت جہازرانی کی ہوئی۔ البتہ بجرون اور کشتیون کو یہ لوگ سیر و تفریح اور معاش کے لیے ہمیشہ رکھا کئے ہین۔ بیرونی فتوحات اور تجارت مین گو انھون نے فروغ نہین پایا تاہم اندرونی دریاؤن اور ندیون کے بیشمار فائدون سے یہ محروم بھی نہین رہے۔ اکثرون کے پاس پولیٹیکل کشتیان ہین جو پالسی کے چپوؤن اور حکمت عملی کے پتوارون سے چلتی اور دیسی ریاستون کے چھوٹے موٹے دریاؤن مین نہایت تیزی اور سرعت کے ساتھ جاتی ہین۔ ایسی ہی ایک کشتی میرے ہاتھ بھی آ گئی بحر اور سمندر تو خوفناک مقامات ہین وہان کا سفر اس سے کیا ہو سکتا تھا مجبوری ع

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

کے خیال سے ندی کی جانب اوسکو پھیرا اور ع

کشتی ہے عمر دیکھئے کس گھاٹ جا لگے"

کہہ کر حیدر آباد کا راستہ لیا۔

حضرات! آپ جانتے ہین "جیسی تیری ڈھولکی ویسا میرا راگ" بمقابلہ کسی بحری سفر کے گو یہ کچھ بھی نہ سہی مگر میری حالت اور کشتی کے دیکھتے یہ سفر بڑا ہی اہمیت کا خیال کر لیا گیا۔ سمندرون کی سنی سنائی داستانین میری آنکھون تلے پھر گئین اور مین ان ندی نالون کو فخر اور مسرت کے ساتھ دنیا کے بحر ذخار اور سمندران ناپیدا کنار سے تشبیہ دیکر اپنا جی خوش کرنے لگا میری نازک کشتی اگر کبھی حیدر آباد کے پولیٹکل طوفان خیز دریا میں صحت اور سلامتی کے ساتھ چلی ہے تو کبھی اوسکو طوفان کے ہولناک جھکون سے بھی سابقہ رہا ہے جہان اوپر تاریکی چھائی ہوئی تھی اور نیچے غضبناک سمندر موجزن تھا۔ کالی کالی چٹانین سیدھے ہاتھ کی طرف اونچی ہوئی موجین اولٹے ہاتھ کی طرف تھین اور ہر قدم پر خطرہ تھا کہ کمزور کشتی کہین پانی کے ریلون کی رفتار سے دھوکا کھا کر غلط راستہ پر نہ ہو لے اور چٹانون سے ٹکرا کر پاش پاش ہو جائے

حضرات! دنیا کی نیرنگیان مشہور ہین زمانہ حادثون اور واقعون سے خالی نہین رہتا ایک دفعہ ہماری کشتی پولیٹکل گرداب بلا مین ایسی کہ ڈیانون کے ایک سلسلہ سے اس زور سے ٹکرائی کہ ہمکو چالیس مہینے تک اسکی شکست ریخت مین گذر گئے اور اس اثنا مین بہت سی ہچکیان اور چٹخنیان کھائین مگر ہادی مطلق کی ہدایت اور حکمت عملی کے پتوارون کی بہم ضربون نے اس کشتی کو تباہی اور بربادی سے محفوظ رکھا اور ہم نجات پاکر پھر سیدھے ڈھرے پر ہو لیے۔

حضرات! مقام شکر ہے کہ ہماری کشتی دائمی طور سے پولیٹکل طوفان اور مخالف موجون ہی مین مبتلا نہین رہی بلکہ مختلف اوقات مین حیدر آبادی سمندر کی خاموش شفاف سطح پر سرسبز نظر فریب چراگاہون۔ خوش گذران آبادیون۔ خوبصورت پھولون کے متبسم تختون لذیذ میوون کے زرخیز بستانون پر شان و شوکت کوٹھیون اور سربفلک ایوانون کے پاس سے ہو کر گذرنے کا اتفاق ہوا ہے جہان سے کہ کبھی کبھی ہمنے فینسی بال اور ایوننگ پارٹی کے جشن کی دھوم دھام اور خوش آیندہ سلامتی کی گتون اور سریلی بیانون کی دلکش آوازون کو سنا ہے

رسد کی قلت اور کثرت بھی ہمکو رہی۔ ایک دفعہ عرصہ تک ہمکو اگر کم خوراک پر گذران کرنی پڑی تو دوسری مرتبہ ہمنے اپنے حقوق سے زیادہ کشتی مین بیٹھے بغیر کسی محنت اور جانفشانی کے بہت کچھ دھمک لیا ہے

حضرات! انسان کا خمیر عجیب متضاد صفات سے کیا گیا ہے۔ ظالم سے ظالم کسی جگہ رحم کرجاتا ہے رحیم سے رحیم کسی موقع پر ظالم بنجاتا ہے کبھی کبھی اگر ہمنے معتوب اور طوفان زدہ لوگون کے مناصب اور مال و اسباب کو

غنیمت جانکر لکھوا دیا ہے تو بعض موقعون پر وحشی ہوئے لوگون اور غرقاب جہازون کو حیدرآباد کے پولیٹکل طوفان خیز سمندر سے اپنی حکمت علمی کی چھوٹی کشتی کے ذریعہ سے باہر نکالکر اونسے عمدہ سلوک کیا ہے -

حضرات ! اپنی زندگی کے اس تھوڑے سفر مین ہمکو قدرت کی بہت سی نیرنگیان بھی دیکھنے مین آئین ہماری کشتی سہولت کے ساتھ جاری تھی کہ یکایک ایک غول دریائی نے ہمپر حملہ کیا انکی صورتین بالکل انسانون سے مشابہ تھین - قریب تھا کہ یہ لوگ کشتی پر چڑھ دوڑین کہ بیٹھے کر تہمت بیت باندھی اور مارا مار - ع

ہر چہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم

کہتے ہوئے حکمت عملی کے چپوؤن سے اپنی کشتی کو دور لیجا کرلے گئے اور جسقدر عجلت سے ہو سکا چلتے پھرتے نظر آنے - مگر کسیقدر مطمئن ہوئے ہونگے کہ یک نشد دو شد اور تازہ آفت آئی سیہ ۔۔۔ راستہ سے بھٹکے یہان اکثر سمندر مین رہنے والون اور عجیب الخلقت جانورون نے ہمکو اپنی ہی نوع سے سمجھا اور یہ خیال کیکہ ہم اونکی خواب راحت مین خلل انداز ہونے یا ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ تخولیف آمیز غضب اور کر ۔۔۔ پنجون سے حملہ کیا اور ۔۔۔ انتہا ۔۔۔ سانپ اور حشرات الارض کو جو آفتاب کی نورانی شعاعون کی تاب نہ لاکر نیچے ہی نیچے سمندر کی تہ مین تھے ہمارے پیچھے لگا دیا - اب سخت مشکل پیش آئی ہماری کشتی جھوٹی بھر اکیاب ہوگئی - وطن کی طرف جانے کا قصد کرتے ہین مگر جنبش نہین ہوتی منزل مقصود نظر نہین آتی بلکہ آ ۔۔۔ ہماری نیز ناظرناظر ناخدا کی ہمت اور استقلال نے ہمکو سلامتی کے بندر - آزادی کی سرزمین - امن و امان - آسایش اور آرام کے ملک مین پہونچا دیا ہے سامنے رنگا رنگ جھنڈیان باد نسیم کے خوشگوار جھونکون مین اون فراق زدہ دوستون کے سرون پر لہرا رہی ہین جو ہم آوارہ گردون کے خیر مقدم کے لیئے آئے ہین - ایک بار پھر حسرت سے دیکھو ! دیکھو وہ بھیڑ بھاڑ مین علیگڈہ کے نوجوانون کی ٹوپیان تیلو مین نظر آرہی ہین اور کشتی کے پلٹنے اور اخیری لنگر ڈالنے کے ساتھ ہی اونکی نوجوان اور خوشی کی بھری ہوئی آوازین ایک پرجوش نعرہ بلند کرنے کا قصد کرتی ہین مگر تعجب اور حیرت کہ کشتی اب آگے نہین بڑھتی - نہ اسوقت پالسی کے چپو سے کام آتے ہین اور نہ حکمت علمی کی پتوارون سے کچھ بنتا ہے - ہان اگر کچھ ہے تو وہی مدد ۔۔۔

کشتی شکستگانیم اے باد شرطہ برخیز

خواہم کہ باز بینیم دیدار آشنا را

دعا نے اثر کیا - ہوا چلی - کشتی کو جنبش ہوئی - دریا کے تلاطم نے حشرات الارض کو منتشر کر دیا - مگر اوسکے پیندے کو بہت کچھ چاٹ گئے - کشتی چلتی ہے مگر اوسمین پانی بھر آتا ہے - ایک چکر کھایا دوسرا اور تیسرا - کنارہ اور قریب ہوا دونون نے رستیان پھینکین - ملاح کودے مگر کشتی نہ سنبھلی - پانی مین بیٹھ ہی تو گئی - ہان البتہ اوسکی عنایت سے مین کنارہ پر آگیا اور اب آپ صاحبون مین کلچہ بانٹنے کے لیئے موجود ہون ع

رسیدہ بود بلائے و لے بخیر گزشت

راقم

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

آثار اچھے نہین

مسٹر اودہ پنچ خان - گڈ مارننگ - ہوڈو یوڈو - شاباش شاباش واہ مسٹر بی ایم ملاباری کیا کوشش آپ نے ملک مین سوشل اصلاح کے واسطے کی ہے وانہی اطفال اور دوشیزونکی عمر ازدواج کے لیئے بڑھا دینا مصلحت ہے تاکہ وہ مرد اور عورت کہنے کے قابل ہون - کیون صاحب رسم زمانہ سلف کی اوٹھا دینا اور کسی مذہب مین دخل دینا اچھا ہے ؟ ضرور اچھا ہے - مذہب مین دخل دینا کیا معنی آپ مذہب کے معنے ہی نہین سمجھتے مذہب صرف اس بات کو کہتے مین کہ ذات پاک خدا کو ایک جاننا اور ماننا اور باقی جھگڑے تو انسانی ایجاد ہین - آدمی کے فوارق مین کام مین کرتوت مین ہمیشہ تبادلہ ہوتا رہتا ہے اگر اس مضمون مین کسیقدر گھٹا و بڑھا دیا جاسے تو کیا مضائقہ اور سنیئے صاحب الناس علے دین ملوکہم ہمارا اصول ہے انگریزون وحشیون کی طرح شادی بیاہ زبردستی نہین کیا جاتا ہے بلکہ قبل شادی کے ہونہار میان بی بی ایک دوسرے کی صورت و معنی اور مذاق و دلچسپی کو جانتے ہین اگر جوڑ مین توڑ ملگیا تو شادی کی ورنہ نہین - پھر ملاحظہ فرمایئے کہ جس دھوم سے تعلیم نسوان شروع ہوئی ہے وہ اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ بہت زمانہ گذر گیا کہ مثل شائستہ ممالک فرنگستان کے ہماری مستورات بھی تعلیم یافتہ ہو جاینگی تعلیم کا نتیجہ آزادی ہے اگر ہم ابھی سے کسیقدر آزادی نہ دینے چلینگے تو کیا ہوگا ایک ہنگامہ جیسے ۱۸۵۷ء مین فوج والون کا ہوا تھا ویسے ہی ان نازک بدنون کا ہو جائیگا روکنا ممکن نہوگا منفعت کی رحمت اور سر پر کی غور فرمایئے ایک طبی بات ہے کمزور والدین کے اولاد کمزور ہوتی ہے جب میان بی بی دونون اوٹھان پر ہونگے اونکے بچے کیسے طاقتور ہونگے

بجا ہے صاحب بجا ہے آپ کی تقریر کا ہیلو گویا اس سال کی برسات - ٹھیک ہے اولاد طاقتور ہوگی خود قابل رکھ رکھاؤ کے ہونگے مگر ہمارے ہموطن جو مدت سے کمسنی کی شادی کے عادی ہو رہے ہین شاید دیر تک شادی نہونے سے کوئی اور راستہ اپنی خواہشات پوری کرنے کا نکالین - بھائی صاحب اول بیس بسوے تو وہی طریقے نکالینگے جو یورپ مین آجکل رائج ہین اگر وہ ہوئے تو کوئی ہرج نہین وہ بھی ایک نوع کی تہذیب ہے اور اگر کسی اور قسم کی اپج کی لی تو اوسوقت جو مناسب تدبیر ہوگی

لال بہادر مصوّر

محصول افیون

مشکل آنست کہ ہر روز بتر می بینیم

کیجائیگی ابھی اس چلتی گاڑی مین روڑا اٹکانا کیا ضرور ؂

راقم

س- ب- س- آرسمنڈا
ضلع سیتاپور

وجہ خلقت ذوات الاعلام

یہ امر تو مشہور بلکہ ظاہر ہے کہ رنڈیون مین پیسے کی طمع - نازک فراجی بے عفتی - اسطرح سے لازمی جوہر ہے جیسے آٹے مین نمک - لیکن ناظرین اخبار اودھ پنچ سلمہ اللہ کو شاید ان تینون وجہون کی بنیاد بلکہ مادہ معلوم ہوگا ایک بڑے نظرین تجربہ کار اور دور کی کوڑی لانے والے حضرت نے نہایت کوشش و فکر سے کتب تحقیق بابس بلکہ الٹے ڈالکر اس تہ کو دریافت کیا ہے کہ آخر مادہ ان تینون اسباب کا کیا ہے - جناب بعد شکریہ حضرت محقق کے ہم اوس نتیجہ تحقیقات کو پیشکش ناظرین با تمکین کرتے ہین-

(و ہو ہذا)

ایک شاہ صاحب بادیہ نشین نے ایک کُتیا پالی تھی - اور اونکا یہ معمول تھا کہ جب نفس شیطانی محرک ہوتا تھا وہ اوس کُتیا سے اپنا منہ کالا کر لیا کرتے تھے خدا کی قدرت سے اوسکے حمل قرار پایا - بچہ پیدا ہوا - تو ایک خوبصورت لڑکی - اوسکی پرورش ہوئی - جب وہ جوان ہوئی تو اوسطرف سے کسی شاہزادہ کا بطور سیر و شکار کے گذر ہوا - فوراً اس غزال چشم پری چہرہ کو اپنے دام محبت مین گرفتار کرکے اوڑا لائے اور بقول سگ حضور کا مرتبہ پایا اور چند دنون کی شاہانہ صحبت مین سب قسم کی نازک مزاجیان سیکھ لین - لیکن وہی مثل ہے کہ کتے کی دُم گڑی ہوئی بارہ برس کے بعد بھی ٹیڑھی ہی نکلتی ہے - کمبخت نے عفت کا ڈربہ ہی پھونک دیا اور اپنے کو عام طور پر نوجوانانِ عشرت پسند پر وقف کر دیا - شاہزادے نے بھی ٹیکا کاٹ کر ڈنکار بتادی - اب در در پھرنے لگی - وہی مثل ہے کہ دھوبی کا کُتا گھر کا نہ گھاٹ کا - آج یہان کل وہان دست طمع دراز ہے - دو پیسے بھی دو تو کچھ عذر نہین - (یہ تو فقیر کے نطفے کا اثر ہے) نازک فراجیان - ترچھی چتون لمبے چوڑے نخرے خدا کی پناہ (یہ شاہانہ صحبت کا اثر ہے) لیکن ہر کس و ناکس کے واسطے بغرض دخیل اجازت عام ہے - اسپر بھی پہلے پہل ناواقف شخص کا گذر دشوار ہے - قریب آیا اور بھونک لیا - وہ ڈانٹ بتلائی کہ میان ڈھیلے ہوگئے یا دُم دبا کر چلتے پھرتے نظر آئے - اور اگر ہوشیار و تجربہ کار ہین تو دور سے روٹی کا ٹکڑا (توبہ رومال کے کونے مین بندھا ہوا ڈبل پیسہ) دکھلا دیا - پھر کیا تھا دُم ہلاتی ہوئین (توبہ پائنچہ ہلاتی ہوئین) آپہونچی اور جھٹ پٹ دروازے کے اندر داخل (یہ کتیا کے پیٹ کا اثر ہے) ا ا ا ا ا - ا ا ا ا ا ا ا ا ا ا ا ا ا ا-

کیون حضرت بہت دنون کے بعد یہ عقدہ کھلا کہ یہ تینون صفتین رنڈیون مین مصنوعی نہین ہوتی ہین - بلکہ خمیر فطرت انکا ابتدا ہی سے بگڑا ہوا ہے - اور اب اوس مثل کی بھی تصدیق ہوئی - کہ جو انکے دام تزویر مین آیا وہ بیچارہ کتے خصی مین پھنسا - اور یہی وجہ ہے کہ اہل یورپ کتون سے زیادہ الفت رکھتے ہین کیونکہ یہ عمدہ نسل کا ایک کمیت ہے - زیادہ سمع خراشی معاف ؂

راقم

مشتاق

واہ رے پیچ و تاب گیسو کے
بال بکھرے بھی اور سنور بھی گئے

دکن پالٹکس کے چلتے پرزے - نظام اسٹیٹ کے پولیٹکل شین کا فارٹی ہارس پاور والا انجن جسم ریاست کی جان ہیولا - مدار المہامی کا نفس ناطقہ اور سر آسمان جاہ بہادر کی قوت بازو نواب انتصار جنگ بہادر کسی اندرونی وجہ سے مستعفی ہونے مگر استعفا مسترد اور عہدہ بحال رہا - ہمکو بھی مبارک اور آپ کو بھی مبارک جہان بکن ہین اور رہبت سے شگوفہ آئے دن کھلا کرتے ہین - سچ پوچھیے تو یہ بھی ایک شگوفہ بلکہ بے شغلی کا مشغلہ تھا یار لوگون نے دیکھا آجکل چارطرف سکوت ہے - ایک خاموشی سی ہر گوشہ زاویہ مین چھائی ہوئی ہے - اندر سے باہر تک تمام امن امان اور بالکل اطمینان ہے بس ڈر ہے اسقدر بےحس و حرکت رہنے سے فردہ ہونے کا گمان ہوتا ہے کہین مشین کے پرزے زنگ آلودہ ہوجائین سالار جنگ اول ہوتے تو یہی ہرار کا راگ الاپتے - سالار جنگ ثانی ہوتے اپنی پولٹیکل شطرنج بچھاتے سر آسمان جاہ بہادر کی وزارت کا زمانہ ہے اسمین آتشبازی کے سے وزن ہونا چاہیئے - سب سے پہلے "یہ وزن ہے" مدد الحق اور معدنیات کا جھگڑا پیش ہوا - ایک ہلچل مچ گئے ولایت تک دوڑ دھوپ کی گئی اور نتیجہ وہی کوہ کندن و کاہ برآوردن کا دوسرا وزن - سالار جنگ ثانی کے قرضے کا کمیشن قائم کیا گیا اسکے سبب کچھ دن دلبستگی رہی پھر محسن الملک بہادر کی استعفے کی خبر اوڑی اوسی پر یار لوگون نے خوب خوب طبع آزمائیان کین - اب اس انجن نے دیکھا کہ اتنے کمیشن تو ڈھال چکا ملکی اور غیر ملکی لوگون کی چھان بنان خوب کر چکا اور مزے سے تمام کام نکال چلا - اب تو کچھ تجھے بھی گل کھلانا چاہیئے بس ایک ذراسی بات کا حیلہ رکھکے "یہ لیجیے استعفا حاضر ہے - اب ہم نہ رہینگے اس ملک سے نکل جاینگے - اب بندہ رخصت ہوتا ہے خانہ آباد و دولت زیادہ" اسے لیجیے استعفا کا گذرنا تھا کہ ہلچل مچ گئی - قیامت برپا ہوگئی - سوتے ہوے حضرات جاگ اوٹھے - وہ غل وہ ہنگامہ وہ طوفان بے تمیزی وہ جمگھٹا کہ مردے قیامت سمجھکے قبرون سے

کنون بچارے کیل کھڑے ہوئے یا الہی یہ ماجرا کیا ہے۔ آخر کس بات پر رست جاتے ہین۔ بندگی سے آزاد ہی چاہیئے چاہینا ہی کی ہو کہ پیچ خم رستی تھی دوکلمونہے۔ چاند وخاتون کی کہین اور بھی مزیدار تھین اور ان سب پر تازہ مالی اخبار والون کی عجیب وغریب باتین انوکھی خبرین اور بھی مزادی ہی تھین جس اخبار کو اوٹھائے دیکھئے یہی تذکرہ یہی ذکر۔ ہر ایک صاحب کا دماغ اس ادھیڑبن مصروف اس گتھی سلجھانے مین سرگرم۔

ایک صاحب۔ "لیجئیے حضرت انتصار جنگ تو چلے۔ استعفا سے تو نکچے اب جاتے سینے پر جاری کر رہے ہین۔ اب وہ کیا ٹھینگے۔ اجی وہ تو آج سال بھر سے جانے جانے کو رہے تھے۔ صاحب۔ وہ تو مدار المہام صاحب کی بدولت اتنے دنون رہے بھی وہ کب کے جا بھی چکے ہوتے اب کچھ بات مزاج کے خلاف ہوئی چل کھڑے ہوئے۔" دوسرے صاحب "ہان ہان۔ ارسے بھی بات یہ ہے کہ وہ تو ہین بڑے یکرنگ بات کے دھنی۔ کہین ایک مرتبہ منہ سے نکلگیا تھا کہ اتنے دن نوکری کرینگے پھر آرام راحت سے گھر بیٹھینگے وظیفہ لینگے اور اپنی زندگی یاد الٰہی مین گزارینگے اب جو اوکتایا عراق اور خاک پاک مدینہ نے کشش کی بس کی ابا ہے ان کی ہین۔ دن بھی پورے ہوگئے ہین بس نوکری کو سلام کرکے ادھر نا سیکے باقی نہ جھگڑا ہے نہ فساد۔ بخیر تما بسلامت۔" تیسرے صاحب "جی ہان بھلا جناب ایسی تو دینداری بھی نہین ہتی پڑتی کہ نوکری پر لات مارکے اور حج کرنے چلے جائین۔ اور پھر کیسی مزے کی نوکری کہ خدا ہر ایک کو نصیب کرے۔ بات یہ ہے کہ تم جانو محسن الملک تو ٹھہرے بڑے پولیٹیشن اونھون نے اتنے دنون تو سکوت کیا چپ سادھے رہے اور تمام نظام کی اولٹ پلٹ اور کھاٹ پچھاڑ کو دیکھتے اور شست اکھائے موقع کی تاک مین بیٹھے رہے آخر ایک دفعہ شست کے مطابق آیا اور موقع ہاتھ لگ گیا بس ان کا جو لگاتے ہین چاروں شانے چت وہ مارا بس یہ سب اونھین کا جوڑ توڑ ہے۔ دیکھیے کیا صفائی سے زیر کیا ہے اب وہ ع

اگر ماند شبے ماند شب دیگر نمے ماند

کا معاملہ ہے" چوتھے صاحب" یہ سب واہیات ہم اصل حقیقت پورا حال جانتے ہین۔ بات اصل یہ ہے سنو۔ کہ انتصار جنگ تو مدار المہام صاحب ہی کے گویا اور وہ تھے اونھین کے زور سے وہ یہان ٹھہرے ہوئے تھے باقی حضور تو کچھ ایسا اونسے رضامند نہ تھے اونسے خدا جانے کسنے کیا کہدیا ہے کہ وہ کچھ کتر ہوگئے ہین خبر کہ اونکی مدار المہام صاحب کو معلوم ہوگئی۔ انکو برا معلوم ہوا کہ افسوس ہم تو اسطرح جی توڑکے کام کرین اور ہمارے مالک کی نگاہ پر نہ پہنچے۔ کبھی خیال واہ واستے بھی نہ جی خوش کرین۔ بس اسی بات پر ٹھ بیٹھے ہین مگر وہ کیا جانینگے تھوڑا ہی۔ بھیا مدار المہام صاحب تو ابھی ایک گھڑی یہان نہ ٹھہرینگے پھر حضور کچھ اتنے نادان تو ہین نہین کہ خواہ مخواہ کو مدار المہام صاحب کو ناخوش کرین بس دیکھ لینا یہی ہوگا کہ بعد چندے استعفا واپس۔ اور انتصار جنگ بحال۔" مگر ہماری ابتدا ہی سے یہ رائے تھی کہ انتصار جنگ ٹھہرے آدمی باذاق عرصہ سے سب کو بے دیکھیے اونسے نہ رہا گیا ایک فتیلہ داغ کر عالم مین چہل پہل مچادی ہے کچھ دنون یونہین دل بہلائینگے۔ باقی استعفا کیسا اور علیحدگی کیسی۔ یہ بھی اشغلہ تھا۔ ہوا ہوا کچھ نہین ہے ✦

راقم
گوشش حق نیوش

ہم حکیم ہین

صبح سویرے منہ اندھیرے اوٹھکر۔ اجابت سے فراغت حاصل کی۔ وضو کیا۔ قبلہ رخ دوٹکر لگانے تاکہ افزونی مدرانہ کی دعائین مانگ سکین۔ بالون مین کنگھی کی کپڑے پہنے۔ کاغذ۔ قلم۔ دوات ہاتھ مین لیکر جوتیان چٹخاتے۔ لمبا لمبا ڈگ مارتے چل نکلے۔ ملازم ولازم تو کہان دماغ چاٹنے والے شاگردون مین سے ایک لونڈا ہمراہ تھا لین۔ پرانی چٹائیان لئیے ساتھ چلا چورا سنبے پہنچکر۔ موقع مناسب پر چٹائیان ڈال۔ قالین بچھا ڈٹ گئے۔ جیب سے دو شیشیان نکال کر سامنے رکھدین ایک مین جمال گوٹے کی گولیان دوسری مین ریوند چینی کا سفوف۔ اول کا نام حبوب صحت۔ دوم کا سفوف حیات۔ دنیا بھر کی بیماریون کے لیئے یہی دونون دوائین کافی کبھی بھی نسخہ لکھنے کی کی ضرورت بھی ہوئی تو نہ مزاج کی خبر نہ کیفیت سے آگاہی۔ مریض سے کہدیا۔ اوس عطار کے پاس جاؤ۔ وہ نہایت عمدہ۔ صاف اور ارزان دوائین دیتا ہے۔ یہ صرف اسوجہ سے کہ اوس سے پہلے ہی چونکہ قیمت کا تصفیہ ہوچکا ہے۔ ادھر مہینہ پورا ہوا نہین کہ کوڑی کوڑی اگلوا لی۔ سلامتی سے وہان بھی ہر قسم کی دواؤن کے لیئے دو ہی ظرف۔ ایک جادو کی ہانڈی۔ دوسرا اعجاز کی بوتل۔ ایک ہی ہانڈی مین سب قسم کے سفوف برگ۔ تخم۔ گل۔ خمیرہ۔ معجون وغیرہ وغیرہ موجود ایک بوتل مین سب طرح کے شربت۔ اور عرق بھرے ہوئے۔ اب مریضون کے انتظار مین۔ بیکار مباش کچھ کیا کر۔ کبھی دوات مین قلم کبھی قلم مین دوات۔ کاغذ کسیوقت ہاتھ مین کبھی فرش پر۔ قلم کی سیاہی بیفائدہ کیون خشک ہونے پائے۔ بیشتر ہی نسخون پر ہوالشافی لکھ ڈالا۔ چلیئے یہ بھی دو منٹ کا مشغلہ تھا۔ ختم ہوگیا۔ اب کیا کرین۔ مختلف خیالات دماغ مین گونجنے لگے۔ لیاقت وقابلیت مین ہمچو ما دیگرے نیست۔ نباضی اور قارورہ شناسی مین بے نظیر۔ تشخیص وتجویز مین لاثانی۔ تحقیق ہماری لونڈی۔ تجربہ ہمارا غلام صحت وشفا ہمارے ہاتھ کا میل۔ پھر صرف طبیب ہی نہین۔ بلکہ حکیم حاذق بھی ایسے کہ اپنے سامنے لقمان کی کیا حقیقت

افلاطون کی کیا ہستی - اوّل تو انکا نام ہی بالکل غلط - سراپا جھوٹ - اور اگر کچھ سچ بھی ہو تو سب ہمارے شاگرد - یہ مزے مزے کی باتین ختم نہونی تھین کہ کوئی راہ چلتا - رہ رو نظر پڑا - ارے میان ذرا سنتے جانا - تم سے ایک ضروری بات کہنی ہے - سفید پوشی کے لحاظ سے شریف سمجھکر ارشاد کی تعمیل ہوئی - کیون بھئی - تمھین کوئی بیماری تو نہین - ایسا ہو تو ہم سے دوا لیتے جاؤ - ایک ہی مرتبہ کے استعمال سے اگر مرض کی جڑ تک نہ دور ہو جائے تو ہمارا ذمہ - ہان تم تو کچھ پڑھے لکھے بھی جانتے ہوگے - دواؤن کے نام پڑھ لو - یہ دیکھو سفوف حیات - حبوب صحت - اب انکے فائدون مین کیا شبہہ ہو سکتا ہے - نام کا اثر طبیعت مین ہوتا ہی ہے - آپ جانیئے - انسان کا بیماریون سے محفوظ رہنا - بیشتر کا مسافرون سے خالی رہنا برابر - ہان صاحب - آپ نے خوب سمجھا - اندنون نام کی بڑی قدر ہے - کیون ہم کہتے نہ تھے تمکو بھی ہماری بات کی خلش ضرور ہے - بھلا ہماری تشخیص کبھی چوک سکتی ہے - ہرگز نہین - ہرگز نہین - اچھا لو - حبوب صحت یہ چار گولیان ہین - انکو تازہ پانی سے یکبارگی اوتار جانا - مگر سن لو - ایسی دوائین کہان ملتی ہین - علاوہ اسکے حکیمون کو خوش کرنا ضرور ہے - اور کچھ تو تھا نہین - آٹھ پیسے جیب سے نکال نذر کیئے - اب مریض دوزخ مین جائے یا بہشت مین - یہان اپنے حلوے مانڈے سے غرض مطلب گولیان کھاتے ہی تمام بدن مین آگ لگ گئی - پیاس سے زبان خشک حلق مین کانٹے پڑگئے - دست کے ساتھ قے بھی شروع ہوئی - وہ بھی اسقدر جلد جلد کہ آبدست کی بھی مہلت نہ رہی - ضعف و نقاہت سے نشست و برخاست موقوف - بستر ہی پر اجابت ہونے لگی - شدت سے بخار چڑھ آیا - منہ سے اول فول - اور خبط و بے ربط باتین نکلنے لگین - پوری سرسامی کیفیت - عزیز - قریب - دوڑتے ہانپتے - کانپتے - حکیم صاحب کی خدمت سراپا شیطنت - ما تو یہ کیمیا خاصیت مین حاضر - جناب مریض کو سرسام ہو گیا - تہشت - ہم کچھ نہین جانتے - بد پرہیزی کی ہوگی چلے جاؤ یہان سے - خود کردہ را علاجے نیست - مجبور - کرتے کیا - واپس گئے - دیکھتے ہین تو مریض عدم گنج روانہ شد - چلیئے فراغت - حبوب صحت نے ہمیشہ کے لیئے کل بیماریون سے صحت دیدی - مرض کی جڑ تک باقی نہ رکھی - اسپر بھی آنکھین نہین کھلتین - جب دیکھیئے دو چار آنکھ کے اندھے گانٹھ کے پورے موجود - حکیم صاحب ذرا نبض تو دیکھیئے - انگلی رکھنا تھا کہ آہو ہو ہو - تمکو تو آشوب چشم ہے - اے صاحب آپ یہ کیا فرماتے ہین - میری آنکھین تو ہر طرح اچھی ہین - سنو جی یہ بیہودہ بکواس مت کرو - بیوقوف آدمی - تم کیا جانو - تمھاری آنکھون کے اندر آشوب ہے لو - یہ سفوف حیات ہے - صبح و شام اسے سرمہ کی طرح لگالیا کرو - ایکدفعہ سلائی پھیرنا تھا کہ سوزش سے آنکھ پھوٹنے لگی - آنسو نکلا رسا اور بہا دو ان کی جھڑی کا ہی کان کاٹنے لگا - رات دن اپنی بیوقوفی پر رو تے روتے ناک مین دم ہو گیا - سونا تو کہان - کھانا پینا بھی حرام - در و دیوار سے سر ٹکرانے کے سوا کوئی چارہ نہین - اندرونی آشوب کا ثبوت خاصے طور پر ہو گیا - بالآخر کوئی چشمہ نہ تھا کہ ہمیشہ جاری رہتا - تھوڑے ہی دنون مین دونون پھوٹ ہو کے رہگئین - پھر ایسی حالت مین ہر جگہ ہمارے تجربے کی شہرت کیون نہ ہو - جس گلی کوچے مین نکل گئے - بیساختہ انگلیان اوٹھین - ملک الموت کے بڑے بھائی جاتے ہین - اگرچہ یہ آواز ہمارے کانون تک پہونچتی بھی ہے - مگر پھر کیا پیٹھ پیچھے تو آدمی بادشاہ کو بھی گالیان دیا کرتا ہے - ہم تو غلطی عقل سے یہی سمجھتے ہین کہ انگلیون کا اوٹھنا اس بات کا اشارہ ہے کہ دیکھو یہ رشک لقمان - مسیحائے زمان - فخر ہندوستان تشریف لیجا رہے ہین - بس اسمین فرق و ۔ انداز ک - مطلق شک نہین - کہ ہم بالضرور حکیم ہین اور بہت بڑے حکیم ہین - ہمارا ثانی کوئی ہے - نہ کبھی ہوا - اور نہ آئندہ ہوگا - ہمارا دم ناتوبہ - دم جب تک ہے بالکل غنیمت ہے - کوئی ہے - ذرا ہمین ٹھونک دے - یعنی ہماری پیٹھ ٹھونکدے -

الراقم

آگے خورشید جہاتاب کے ذرہ کیا ہے
سامنے میری حذاقت کے مسیحا کیا ہے

(شوخ ظریف

نہایت ضروری خبر

ایک آپ کے ہمعصر مقام قصور سے تحریر فرماتے ہین کہ ایک جولاہے کی منکوحہ کسی آشنا باوفا کے ساتھ روپوش ہو گئی ہے پتہ ندارد -

سبحان اللہ کیا اہم اور ضروری خبر ہے - غالباً لوگ اب سمجھ سکین کہ اسطرح کی خبرین درج اخبار کرنا چاہیئے - روم روس جرمن فرانس - امریکہ انگلینڈ کے تار و ن کانگریس کے جھگڑون پارلیمنٹ - سے ہمکو کیا علاقہ - ہاں ہز اکسیلنسی جمہوں اعمال جولاہے خان اور مخدوم عظمی بی جولاہن بڑی مشہور اور معروف لوگ ہین - انکے حالات اگر پبلک کو نہ معلوم ہونگے تو نہایت ہرج و نقصان ہوگا +

راقم

غور سے پڑھیئے

مضبوط صحیح خوبصورت - اوپن فیس نکل سلور نمبر کمپنی کی ریلوے ریگولیٹر گھڑی جسکے کوکنے مین بہت دیر نہین لگتی - چھوٹے حجم کے جونل جڑے ہوئے میناکار ڈائل گھنٹے کے نشان سوئیان بہت واضح ونمایان - دو وقت بتاتی ہوتی تاؤ دیئے ہوئے پرزے اور بکس ایسا کہ گرد نہ جا سکے ایک شیشہ وکانی فالتو بذریعہ ویلیو پارسل ساڑھے سات روپیہ کو ملسکتی ہے اور اسکا ذمہ کیا جاتا ہے کہ نقل وحرکت یا ایسی زحمتون سے بگڑ نہین سکتی آسانی سے درستی ممکن - صورت سے کم قیمتی نہین ہیدا ہوا - لوگ انھین گھڑیون کو دونی قیمت پر بیچتے ہین - مسٹر اے آر مہتا بندرا سے لکھتے ہین "ساڑھے سات روپیہ والی گھڑی جسکو دو برس ہوئے آپ سے خرید کیا اب تک صحیح وقت بتاتی ہے خاندیس سے سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ فارم یون لکھتے ہین "تمھاری سات روپیہ آٹھ آنے والی گھڑی کو گھڑی ساز نے پندرہ روپیہ کو آنکا ہے شکاغت جمعدار لکھنؤ سے لکھتے ہین بعض لوگون نے اوسکی پندرہ روپیہ قیمت لگائی اور ساڑھے سات سنکر متعجب ہوئے -
اسکے علاوہ کناڈا کی سونے کی زنجیرین اٹالکٹ - پنسل - قمیص کے بوتام - مصنوعی ہیرے - یاقوت انگوٹھیان فی دو روپیہ کے حساب سے ملتی ہین - مسٹر جے ایس مور لکھتے ہین "ایک جرمن نے ہیرے کی انگوٹھی کی قیمت پچاس روپیہ اور یاقوت کی بیس روپیہ آنکی -

المشتہر
ویسٹرن انڈیا ٹریڈنگ کمپنی بمبئی

ضروری گزارش

عرصہ دراز سے راقم لکھنؤ مین ڈاکٹری کرتا ہے ۳۰ سال کے تجربے اور تلاش سے چند نسخے ایسے دستیاب ہوئے ہین جنکی نسبت حتمی وعدہ مفید ہونے کا کیا جاتا ہے - اگر امراض ذیل مین سے کسی صاحب کو کسی مرض کا علاج کرانا ہو راقم سے خط کتابت فرمائین بندہ مریض کے پاس جاکر بھی علاج کرسکتا ہے صرف مصارف آمد و رفت وقیام بو بیہ دینا ہونگے اور [illegible] دوا ادا کرنا ہوگا اور جو صاحب یہان اگر علاج کرینگے [illegible] لیا جائیگا - اور اوسوقت تک کل دوا کی قیمت بھی نہ لیجائیگی جبتک مریض کو فائدہ محسوس نہوگا - اگر کوئی صاحب دوا باہر سے منگوائینگے اور [illegible] خط کتابت علاج چاہینگے تو ادنی قدر دوا پہلے [illegible] بھیجی جائیگی جسقدر فائدہ کرنا شروع کریگی قیمت دیکر وبذریعہ خط کتابت منگوا سکتے ہین -

تفصیل امراض
صرع - تپ کہنہ - ضعف معدہ - سوزاک - آتشک - جذام - برص - بواسیر اور عام سستی +

المشتہر
ڈاکٹر یوسف خان امین آباد احاطہ لال خان لکھنؤ +

اشتہار

کتب مطبوعہ ایران ومصر وبیروت عربی وفارسی وکتب قلمی اور بمبئی محلہ امیرکاری نمبر ۳۹ جناب آقا میرزا احمد صاحب شیرازی ملک الکتاب برائے فروش موجود است وسوائے آن کتاب منتخاب محمدی در صنائع جدید وکتاب تذکرۃ الخواتین در شرح حال معاریف نسوان عالم از عرب وروم وعجم از صدر اسلام تا کنون مشتمل بر اشعار عربی وفارسی وہندی وعجائباتی کہ از آنہا روایت شدہ وکتاب خلائق المعانی وتاریخ چنگیزیہ وروضۃ الادب فی طبقات شعرائے عرب وکتاب جمہرۃ العرب وشرح فصوص الحکم از ملا جامی ودیوان ابن عربی وکشف الاسرار وتاریخ انگلیند وکتاب مقناطیس الابدان در علم قوت جاذبہ وکتاب شاہنشاہنامہ تصنیف فتح علیخان صباح ووقائع جنگ ایران وروس وتاریخ بروز مطبع طبع شدہ ہرکس طلب باشد طالب وارد +

گر نہ دیدہ دل بکشا نظم تجارت بنگر

ایک مدت سے ہے دکان جاری	اور دن دونی گرم بازاری
خاصکر ہین دوائین انگریزی	ہین سوا اسکے اور چیزین بھی
آتی ہر چیز ہے ولایت سے	اور دیجاتی ہے کفایت سے
چاہتا ہون کہ اور جا پر بھی	ہوئے آڑھت کا سلسلہ جاری
جیسے کشمیر وروم وکابل وروس	مصر جرمن فرانس طہران طوس
اور ہندوستان کے شہر کلان	ہین جہان تاجران والاشان
جنکو منظور ہو کہ نفع اوٹھائین	مال بھجوائین یا یہان سے منگائین
وہ ستر الکٹ کی گفتگو فرمائین	اور فہرستین مال کی بھجوائین
ہو ریاست کا کام جو منظور	وہ بھی خط بھیجین میرے نام ضرور
سب کا فوراً جواب جاویگا	جلوۂ مدعا دکھا دیگا

المشتہر
مرزا محمد عزیز بیگ سوداگر ادویات انگریزی وغیرہ
چوک ریاست بھوپال

مضامین غیر

صبح

ہے عجب لطف خیز وقت سحر / چادر مہر رخ مین چھپے اختر
ظلمت شب جو ہوگئی کافور / نظر آتا ہے ایک عالم نور
بے ضیا ہوگیا چراغ قمر / چاندنی نے اوٹھا لیا بستر
عالم صبح ہے عجب عالم / ہے عجب اس نسیم صبح کا دم
دُر نایاب قطرۂ شبنم / جس سے پھولون پہ ہے عجب عالم
جتنے غنچے تھے ہوگئے سب گل / چہچہاتی ہے شاخ پر بلبل
نہ رہا رات کا وہ سناٹا / مرغ دینے لگے صدا پہ صدا
مسجدون مین ہوا جو شور صلوات / جاگ اوٹھے زاہدان خوش اوقات
کیا خوش آیند ہے یہ شور اذان / کیا مبارک تلاوت قرآن
طاعت بے نیاز ہوتی ہے / مسجدون مین نماز ہوتی ہے
شور ناقوس مندرون مین بپا / برہمن کر رہے ہین سب پوجا
چرچ[1] مین مارننگ[2] سروس کا / شغل ہے کر رہے ہین سب بجا
لیکے انگڑائیان حسین اوٹھے / آنکھین مل ملکے مہ جبین اوٹھے
بادۂ شب کا وہ خمار غضب / نشۂ عیش کا اوتار غضب
چہرے اوترے ہوئے حسینون کے / سادے انداز مہ جبینون کے
لال ڈورے غضب وہ مست نگاہ / قہر ہے سحر ہے خدا کی پناہ
وہ گلے کی ملی ہوئی بدّھی / اور وہ چھوٹی ہوئی مسی لب کی
کوئی اشنان کرنے جاتا ہے / پھول دیوتاؤن کو چڑھاتا ہے
زیب تن ساریان ہین رنگارنگ / باندھنے کا نظر فریب ہے ڈھنگ
لب دریا ہجوم ماہوشان / ہے عجب سین[3] مجمع خوبان
کیون نہ محسود ہو لب دریا / جسجگہ یہ حسین ہون یکجا
جو گئے تھے کسی کے گھر چھپکر / آرہے ہین بچا بچاکے نظر
ہر دکاندار کھولے بیٹھا دکان / نام مرد سخی کا ورد زبان
بہنی اچھے کے ہاتھ سے ہوگی / تاکہ دن بھر ہو خوب ہی بکری
نکھری نکھری ہے صحبت عشرت / نظر آتی ہے خوب کیفیت
پردۂ ساز بدلے جاتے ہین / بھیرویں گانے والے گاتے ہین
اور ہی کچھ سمان ہے محفل مین / ٹوٹی جاتی ہین حسرتین دل مین
گل ہوئی جھلملا کے شمع سحر / جھاڑ فانوس رہ گئے بجھکر

رات آنکھون مین کاٹنے والے / بادۂ خواب کے ہین متوالے
کر رہا ہے خمار آنکھون کا / ابتو موقوف کیجیئے جلسا
غمکدہ مین بپا ہوا ماتم / پھر وہی رنج پھر وہی ہے غم
صبر آتا نہین غریبون کو / چین آرام بدنصیبون کو
غم مرگ عزیز ہے ان کو / روتے رہتے ہین رات کو دن کو
نہ لگے رات کو پلک سے پلک / صبح ہوتے گئے ذرا سی جھپک
جوشش غم نے کر دیا بیدار / دیدۂ تر ہوئے ہین پھر خونبار
پھر وہی اسے دات کی ہے صدا / پھر وہی آہ پھر وہی ہے بکا
میکدہ کی ہے اور ہی حالت / ہوگئی خواب صحبت عشرت
چلدیئے ساقیان سیمین بر / اوڑ گئی دخت رز پری بنکر
اب کہان رات کا وہ جوش و خروش / میکدہ کا ہے میکدہ بیہوش
ہے عجب حال رند میکش کا / سر گرانی سے سر نہین اوٹھتا
سب سحر خیز لطف اوٹھاتے ہین / ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائین کھاتے ہین
اس سے محروم ہین فقط مجہول / جو کہ سونے مین رہتے ہین مشغول
جاگنا شب کا صبح کا سونا / ہے بلاشبہ جان کا کھونا
اس سے صحت خراب ہوتی ہے / زندگانی عذاب ہوتی ہے
ہان اوٹھو خواب سے سحر آئی / شکل دنیا کی پھر نظر آئی
ہے عجب قدرتی سمان دیکھو / صنعت صانع جہان دیکھو

راقم
محمد ارتضیٰ علوی

تعظیم

ہر گلے را رنگ و بوے دیگر است

سچ ہے ہر چیز اپنی ادا مین محیط ہے - ایک تعظیم ہی کو دیکھیئے - یہ دن بھر مین تین لباس بدلتی ہے مثلاً اول مغربی دوسرا ایشیائی تیسرا بیچری مغربی تعظیم سے مراد انگریزی تعظیم ہے - ایشیائی تعظیم کو دوسری لفظون مین ہندی آؤبھگت کہتے ہین - بیچری تعظیم درمیانی تواضع کا نام ہے -

انگریزی تعظیم بیٹھنے نہین دیتی بس کھڑے ہی کھڑے ہاتھ پکڑکے جھٹک دینا منہ بنانا - پینترا بدلنا - دھیوت کی سہ الاپنا کبھی ہنس دینا - اوچک جانا سر ہلانا - ٹوپی اوبھارنا - پتلون مین ہاتھ ڈالکر اکڑ جانا - سیٹی بجانا غرض سب تعظیمی مراتب کھڑے کھڑے جائز رکھے گئے ہین - ایشیائی تعظیم مین کوئی قید نہین - یہ تعظیم ایسی نہین ہے جو اوٹھنے بیٹھنے یا جھکنے سے معذور رکھے - آپکو اختیار ہے جسطرح چاہیئے وقت ٹال دیجیئے مگر صرف اتنا خیال رہے کہ تین قسم کی تعظیم آجکل زیادہ رائج ہے یعنے سرو قد تعظیم - نیم قد تعظیم - جنبش سُرین -

---

[1] گرجا [2] فرلانیہ صبح [3] سمان تماشہ

اب رہی مجبوری تعظیم یہ کبھی ایشیائی جامہ پہنتی ہے کبھی انگریزی آپ خود سمجھ جائین

باقی مسلم

آداب عرض بجالاتا ہون

بقلم باڈی گارڈ

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

شیام راو دیوان ریاست کھیات نے جس زمانہ مین مسٹر ولسن پولیٹکل ایجنٹ پر دعوی دائر کیا تھا جسکی تفاصیل گذشتہ اخبارات مین ناظرین دیکھ چکے ہین کچھ ہمکو ضرور نہین ہے کہ ایسے شرمناک معاملات کو بیان کرین لیکن ہان اس امر کے ہم منتظر تھے کہ دیکھین کس زمانہ مین شیام راو بہادر پھر کسی فتنہ مین مبتلا ہوتے ہین۔

لارڈ کراس نے اوسیوقت فرما دیا تھا کہ مقدمہ مصنوعی ہے لیکن ضابطہ کے ثبوت کا کیا علاج ہوتا مجبوری کی حالت مین مسٹر ولسن ہمیشہ کے واسطے نہ صرف ریاست سے بلکہ ہندوستان جنت نشان کی نعمتون اور حکومتون سے محروم ہوئے ع

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

دیوان ریاست کو اپنی تدبیر اور عقل پر گھمنڈ رعایا کو اونکے مرتبہ اور دبدبہ کا خوف۔ پرگنہ کا بندوبست کیا گیا مگر جو کام بدون اعانت مال اندیشی کیا جاتا ہے اوسکے نتائج ہمیشہ برے نکلتے ہین اور انسان جب اپنے کو ایک ذی عقل اور ذی حکومت شخص تصور کرتا ہے تو وہ نہ تو قاعدہ کا پابند ہوسکتا ہے نہ کسی کی نصیحت سنتا ہے اوسکی نظر مین آدمی کی ایک چیونٹی کے برابر بلکہ اوس سے بھی کمتر ہوجاتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ بندوبست مین خرابی پڑی رعایا نے استغاثہ کیا نوابصاحب جانتے تھے کہ یہ مقدمہ بھی مسٹر ولسن کا مقدمہ ہے جسمین بلا ثبوت مدعی علیہ کو مستعفی ہوجانے کی ضرورت پڑیگی۔

نوابصاحب نے ٹالے بالے بتانا چاہے لیکن رعایا کا منہ کیونکر بند ہوسکتا تھا رعایا بحالت مستقیم پولیٹکل ایجنٹ کے بنگلہ پر پہونچی صاحب بہادر کو آپ جانین حکمت عملی کا مرکز اور مصلحت ملکی کا سرچشمہ بات کا بڑھا دینا بائین ہاتھ کا کرتب مسٹر ولسن کا معاملہ پیش نظر جسپر انگلستان بھر خار کھائے ہوئے بیٹھا ہے شیام راو جبتک بدنام ہونگے ریاست سے الگ نہونگے کچھ صاحب بہادر کو عناد نہ تھا نیت مین فساد نہ تھا لیکن سمجھے ہونگے کہ اگر دخل دیا جائیگا تو کوئی دوسرا مقدمہ قائم ہوجائیگا غرضکہ رعایا کو جواب صاف ملا۔

رعایا نے آخر الحیل السیف پر عمل کیا اور فساد پر آمادہ ہوگئی اب کیا تھا تو بھی چل مین بھی چل چلا چل کی نوبت پہونچی خاص دار الریاست مین ۱۸۵۷ء کا ناٹک طیار ہوگیا صاحب بہادر سے رجوع کیا گیا خدا کے واسطے اس فساد کو روکیئے اس ہنگامے کو توڑ کے مجمع کو متفرق کیجیے یہان ہاتھی کے دانت باہر نکل آئے تھے رعیت اسی وقت کلیہ قاعدہ ہے کہ کسی کی نہین سنتی ہے جتنے کہ فوجی کارروائی ہوئی مقتولی و مجروحی کی نوبت پہونچی مقدمہ بمقدمون کا باپ بنگیا دیوان صاحب کو مسٹر ولسن صاحب بہادر کی تقلید کے سوا چارہ کار نظر نہ آیا۔

اگر دیوانصاحب نے۔ نواب صاحب نے۔ پولیٹکل ایجنٹ صاحب نے ابتدا مین کوشش کی ہوتی کسی نے انجام کو اور کسی نے رحمدلی کو ملحوظ خاطر رکھا ہوتا تو ناممکن تھا کہ رنگ بگڑتا لیکن وہان توانا و لاغری ورد زبان نوابصاحب جانتے تھے کہ دیوان کی تحریر نوشتہ تقدیر ہے اوسکا مٹانا انسان کا کام نہین ہے صاحب بہادر کو کیا غرض کیا واسطہ دوسرے کے کام مین کیون دخل دین اونکو یہ کیونکر گوارا ہوتا کہ مسٹر ولسن کی طرح جھگڑے مین پڑین اگر استفسار ہوتا کہ اندرونی معاملہ مین کیون مداخلت کی تو جواب کیا تھا۔

دیسی ریاستون مین عجب اندھا دھند کی دہائی پھری ہوئی ہے ہر کام کے اصول غیر منضبط ہین وقت نازک ہوا اور بیچینی سے اعانت چاہی

ہمارے نزدیک رعایا کی خطا کیا ہے جب تمام حاکمون کو اطلاع دیدی اور کسی نے سماعت نہ کی اب مجبوری کا عالم استحقاق حفاظت خود اختیاری کا مجاز تعزیرات ہند نے کردیا تھا رعایا آخر منشا دنہ کرتی تو کیا کرتی صاحب بہادر کی فرمائش سے ہتھیار نہ کھولے یہ نازیبا امر کیا لیکن یہ بھی تو فرمایئے کہ جب صاحب بہادر نے اپنے کو الگ رکھا تھا تو اسوقت کیون شرکت کی اور کس اعتبار پر رعایا ہتھیار دیدیتی کو فسانیا حکم صاحب بہادر کے پاس آگیا تھا۔

انگریزی اخبار جو چاہین لکھین لیکن معاملہ پیچیدہ ہے حکام کو لازم ہے کہ کامل تحقیق کے بعد اگر رعایا کی خطا پایہ ثبوت کو پہونچے تب اونکے دامن سے باندھی جاے۔

مجھے نہ تو کھمبات کی ریاست سے کچھ واسطہ نہ سرکار مین رعایا کا وکیل نہ دیوان کا رفیق نہ صاحب بہادر کا خانساماں نہ نواب صاحب کا مصاحب بلکہ ایک راستباز شخص ہون واقعات عالم پر رائے دینا میرا فرض منصبی ہے مین جو کچھ کہتا ہون اپنی عقل کے موافق کہتا ہون بڑون کی بڑی باتین مشہور ہین حکام کے نزدیک جو امر مناسب ہو وہی میرے نزدیک بھی مناسب ہے لیکن اس مقدمہ نے دیوان صاحب کے حسن تدابیر کی اچھی قلعی کھولدی یہ کون نہین کہتا ہے کہ ہر جگہ آدمی سے جھگڑے بکھیڑے ہون حکام بھی ناراضامند رعایا بھی ناراضامند اور پھر ناراضامندی بھی ایسی کہ زائل نہین ہوسکتی۔

نزاع
شکایات
(لال بہادر مصور)
کجا دانند حال ما سبکساران ساحلها

بعض دیسی ریاستون مین عام طور پر یہ بلا پھیلی ہوئی ہے کہ انتظام کر نہین دیکھا جاتا اور بیقاعدگی کے ساتھ ظلم کیا جاتا ہے۔ رعایا کو لوٹنے مین نا تجربہ کاری سے کام لیا جاتا ہے آخر کو خرابیان پڑتی ہین اوسوقت کرتے دھرتے کچھ بن نہین پڑتی ہے *

راقم

ایک مسلمان

آپ کہینگے کہ لکھنے کا یہ ڈھب بھولگیا
یان کچہری کا یہ جھگڑا ہے کہ سب بھولگیا

ڈیر مسٹر اودھ پنچ گڈ بائی بہت سر جھکا کے متوم ہو کے قبلہ آپ کے شکوے شکایتین تیری آنکھون کے سر پر خدا نخواستہ آپ نے تو یہ تصور کیا ہوگا کہ میری جان سے دور نہین معلوم ہمارا لوکل نامہ نگار کیا ہوا۔ ہاے ہاے اب تو وہ شہر کی بھی کچھ خبر نہین لیتا تو بندہ نواز کہنے کی بات نہین وہ مثل نہین سنی کسی نے بھوکے سے پوچھا چار چار گے وہ بولا آٹھ روٹیان یہان جیسے کچہری کا بھوت سر پر سوار رہوا ہے دن رات وہی چرچا وہی تذکرہ وہی فکر وہی ذکر ہے کسیوقت اوسکے دھندے سے نجات نہین جب دیکھو وہی آسیب حمام کے دیو کیطرح ہاتھ باندھے کھڑا ہے دن کچہری رات کچہری اوٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے وہ کچہری وہ کچہری یہانتک کہ نیند مین اگر بخواب ہوسے تو کچہری کچہری پکارتے ہین دوست آشنا کہتے ہین کہ اے یار عزیز عجیب واقعہ ہے جب سنیئے وہی نوحہ برزبان ترے کی جان کو رویا کرتا ہے ہماری مصیبت کی ہمین کو خبر ہے کیا کہین اور کیا نہ کہین بعد عذر خواہی بسیار معاف کیجئیے گا ذیل نظر بوجوہات مرقومۂ بالا تھوڑا سا حال محرم شریف علیہ الرحمہ کا گذارش کیئے دیتا ہون۔ بھلا اس بات سے تو آپ کیا ساری دنیا کو اتفاق ہوگا کہ لکھنؤ شریف سے بڑھ کے محرم اور کسی اقلیم مین نہین ہوتا عزاداری کا اس شہر پر خاتمہ ہے۔ ماہ ماتم اور اور مقام پر ایک دو دن بلکہ دو چار پہر کا ہوتا ہے یہان کا محرم پورا سوا دو مہینہ کا۔ اب یہ اور بات ہے کہ تباہی بربادی مفلسی وغیرہ کی وجہ سے تعلیم وغیرہ مین چاہے کمی ہو لیکن مجالس کی تعداد تو بفضلہ زیادہ ہے۔ ہان البتہ کمبخت امروہ زمانے کی اولٹا پلٹی سے ضرور ہوگیا کہ جہان سنیئے حدیث خوانی کا چرچہ وہ بھی خدا جناب میر سید علیصاحب کو زندہ رکھے اور دونی طاقت دے جنھون نے اپنی تئین ندر حسین وقف کر دیا ہے زیادہ سنائی دیتا ہے جہان سے رقعہ آئے جس مجلس مین جاکے دیکھیئے سوا افضل الذاکرین جناب میر سید علیصاحب قبلہ حدیث خواہند خواند۔ صبح سے دو پہر رات گئے تک جس ممبر پر دیکھو جناب قبلہ رونق افروز ہین اور وہ پرانا اگلا طریقہ ذاکری تو او ٹھہی گیا اور اوٹھتا جاتا ہے واقعہ خوانی سنائی نہین دیتی سوز خوانی اگر ناظم صاحب مرحوم کے امام باڑے مین نہو تو آگی آواز بھی نہ آتے۔ تحت اللفظ کا چرچہ خال خال چند وضعدارون کی وجہ سے باقی ہے وہ قدرتی مفقود ہو چلا جتنے نامی گرامی جنکے سننے کا اشتیاق ہوتا تھا باقی نہ رہے اور جو ہین وہ بھی روٹی کے مارے ادھر اودھر سے چلے جاتے ہین۔ اب یادگار زمانہ وحید العصر فقط ایک دم میر خورشید علیصاحب کا ہے جسے غنیمت کیا بس غنیمت کہنا چاہیئے۔ چلیئے وہ بھی کئی برس سے حیدر آباد تشریف لیجاتے ہین اور نہ جائین تو کیا کرین ظاہرا کوئی اور معاش نہین وہ بھی ایکی سال کسل طبیعت سے اتفاق نہین ہوا پایین ہمہ کسی امیر کبیر دولتمند عالی حوصلہ سے اتنا بھی نہوا کہ اپنے یہان بٹھا رکھتے ہوئے کان مشتاق ہی رہجاتے۔ وہ تو کہیئے کہ خدا کی قدرت سے اوسی قدیمی مجلس مین جو شیخ علی عباس صاحب وکیل کے یہان برس با برس سے ہوتی ہے اور میرے خیال مین شاید ایسی مجلس کم ہوئی ہوگی جسمین دو تین ہزار سفید پوش سوا امرا و شاہزادون کے جمع ہوتے ہین شرکت کا اتفاق ہوا اور سنا اہا ہا۔ خداوند کریم نے یہ جامہ انھین کے واسطے قطع کیا ہے۔ طرہ یہ کہ ایکی مجلس واقعی کو تو تائید خدا یا جناب سید الشہدا کا معجزہ کہنا چاہیئے عجب اتفاق ہوا بیچ مجلس مین جب آدھے سے کم مرثیہ میر صاحب پڑھ چکے سننے والے بدل مصروف محویت کے عالم مین تھے جسوقت یہ مصرعہ پڑھا گیا کہ ؏

چہار سمت سے رحمت نے لکے گھیر لیا

دفعتًا پانی برسنے لگا یا یہ کہیئے کہ ذکر مصائب پر آسمان بھی رو دیا۔ اب ساری صحبت درہم برہم مجمع متفرق ہوگیا جناب میر صاحب نے یہ کام کیا کہ فورًا وہان سے اوٹھ کے ناظم صاحب کے امام باڑہ مین جا بیٹھے۔ کمال کے یہ معنے کہ ذرا سا مجمع مین فرق نہ آیا وہی جماو تھا اللہ رے اشتیاق اوسی بارش مین بھیگتے ہوئے لوگ آپہونچے۔ اور رقت تو بہت دنون کے بعد ایسی ہوئی ہوگی یہان تک کہ آسمان نے بھی اشک ریزی کی خداوند کریم اتنے ٹکڑے کو برقرار اور آباد رکھے عزاداری کے لیئے تو بس غنیمت ہے لیکن ساتھ ہی امراے با مقدرت کو ہمت و توفیق بھی عطا کرے کہ اپنے شہر کے ذی کمالون کی قدردانی کرین یہ نہین کہ نام چار کو اوسے رسم کر کے ٹال دیتے آمین ثم آمین *

راقم

محب حسین

وعدہ وہی ہے جسکا نہ ایفا ہو حشر تک
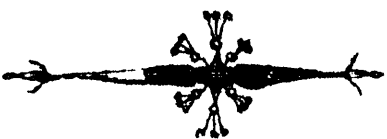
ان داتا مہاراجہ صاحب کے حضور مین مستدعی عرض ہے کہ حکم ہو تو حضور والا کی عملداری مین سے بھی اوڑن کھٹولا ہمیون کا تخت رام جی کی سواری کا رتھ جسمین کوئی جانور نہین جوتا جاتا ہے (ریلوے) نکالکر لیجا ئین کہ راجہ پرجا ملک و دولت کو فائدہ پہونچے ترقی ہو - جی فائدہ کے عوض جو نقصان پہونچیگا اوسکی بھی ذرا تشریح کر دیجیئے - کچھ نہین صرف راستہ دیدیجیئے - آپ جانتے ہین دنیا مین تین تو محل نزاع ہین - زر - زمین - زن - ہم تینون ہرگز نہ دینگے - حضور قیمت لین - لائیے - لیجیئے - ابھی ابھی ذرا دیر ہے - ادہر اودہر دیکھکر سڑک بنجائے تو حساب کرکے کوڑی کوڑی گنوا لیجئے -

سچ تو یہ ہے کہ آپکا ہمکو اعتبار نہین ہے - نہین نہین ضامن لے لیجئے یا ایجنٹ گورنر کی ضمانت موجود ہے -

مہاراجہ صاحب ہم ضامن ہین ہم گورنمنٹ ہند کے نائب ہین ہم جو بات کہتے ہین گورنمنٹ ہند کے حکم سے کہتے ہین چنانچہ یہ نوشتہ تقدیر ہمارے پاس موجود ہے -

غرضکہ ضمانت بھی ہو گئی راستہ بنکر ملیا ہو گیا چھنا چھن روپیہ برسنے لگا زمین کی قیمت ندارد تقاضے پر تقاضا ہوتا ہے منہ پھوٹے جو جواب دیا ہو - جب بہت کچھ جھنجھلا توبہ ہے آپ کچھ نہ کہین ہمکو کام سے فرصت نہین ہے ہمارے ضامن سے کہو -

بندہ پرور آپ ضامن سے زمین کا معاوضہ دلوائیے - راجہ صاحب ہمارا بدلی ہو گیا ہم مجبور ہین ہمارا قائم مقام ایجنٹ گورنر آتا ہے آپ اوس سے کہین -

قائم مقام صاحب تشریف لائے وہی وعدہ وعید وہی ارے سب ملے گورنمنٹ ضامن ہے معاوضہ ملے گا اور ضرور ملے گا بلکہ بیچ کھبت ملے گا لیجیئے ابھی ابھی لیجیئے ذرا دیر نہین ہے صندوقچہ کا کنجی نہین ملتا - آج کمبخت خانساماں گھر چلا گیا ہے - یہ نوٹ نکالے تھے نمبر نہ ملے - آپ وقت پر نہ آئے جب تقاضا سخت کیا گیا تو وہ جوام و زر فردا کی دلچسپ امیدین دلائی جاتی تھین جنسے ایک قسم کا سہارا ضرور تھا وہ بھی گاو خورد ہو گئین - اجی بات یہ ہے کہ اینجانب کسی کام کے مختار نہین ہین یہ جو کچھ آپ کرو فر دیکھ رہے ہین یہ جو کچھ اختیارات وسعت حضور ملاحظہ فرما رہے ہین یہ سارے کارخانے لینے کے ہین دینے کے نہین ہین دینے کے نام پر تو کالی دنیا بھی اپنے مذہب مین حرام ہے آپ دیا یا اپنے بھائی بندے دلایا ایک ہی بات ہے گورنمنٹ کو رپورٹ کی ہے جواب آیا اور معاوضہ دلایا اب کچھ دیر نہین ہے اگر آپ کی ریست مین جواب نہ آیگا آپ کے بیٹے پوتے پر پوتے کے عہد ریاست تک آئیگا -

حضور جواب آیا - جی نہین - حضور جواب آیا - جی نہین دماغ چاٹ گئے - ست بستہ ہو کر حضور جواب مین کیا دیر ہے - کیا گھبراہٹ ہے - یار رو ہاتھ ملا کر حضور جواب نہ آیا -

ہنسکر جی ہان آیا یہ آیا وہ آیا ادہر دیکھو اودہر دیکھو نیچے دیکھو اوپر دیکھو جواب آیا جواب جواب آیا آیا آیا حاضر لیس طیار موجود اور جواب بھی وہ جواب کہ جواب صاف ہلدی لگی نہ پھٹکری رنگ آیا چوکھا ہم تو انھین اوڑان گھائیون کے شکار ہین -

گورنمنٹ ہند نے صرف بنظر ترقی ملک کبھی ریلوے کمپنیون سے زمین کا معاوضہ نہین لیا ہے اگر مہاراجہ صاحب ذکی الحس ملک کے ترقیخواہ رعایا کی بہبود پر نظر رکھنے والے ہین تو وہ معاوضہ نہ لینگے اور اگر حضور با دولت و اقبال کی اس فہمایش پر بھی اپنی عقل کی خوبی سے معاوضہ کا راگ الاپینگے تو البتہ معقول معاوضہ دلا دیا جائیگا کیونکہ ہمارے علم سے ضمانت ہوئی تھی -

اجی بندہ نواز گورنمنٹ کو ریلوے کی ذات سے کیا غرض - وہ منفعت پہونچتی ہے ایک مدت معہود فی الذہن یا فی الدستاویز کے بعد جو ہمیشہ عمر عدالت کی طرح گھٹتی رہتی ہے گورنمنٹ مین تو سارا کارخانہ ضبط کر لیا جاتا ہے کرایہ وراہ کی بابت ہمیشہ چین لڑا ئے جاتے ہین گھوڑی دیگر گھوڑا اچھیر اچھیری تنگ تو بڑا اکا گاڑی چھکڑا کو بھی ہتھیا لیا اور سواری کا کام لیا گھاتے ہین گورنمنٹ کی تو خاصی تجارت ہے اور زمینداروں کو قیمت مین ملتے ہین روپے مین چار آنے ہمکو کیا ملیگا جو ہم معاوضہ نہ طلب کرین زمینداروں سے جسے کم قیمت پر رضامند کر لین کیا خوب میٹھا ہپ ہپ کڑوا آخ تھو -

بس خاموش ہمارا سونے کا وقت آگیا اب آپ بھی آسائش کرین بات چیت ندارد -

اے حضور کس زبان سے وعدہ کیا تھا کس قلم سے کس سیاہی سے کس کاغذ پر لکھا تھا -

اوسی زبان سے اوسی قلم سے اوسی سیاہی سے اوسی کاغذ پر جس سے معاملہ داران ہنی کا معاہدہ لکھا گیا تھا یعقوب خان کا معاہدہ لکھا گیا تھا شاہ اودہ کا معاہدہ لکھا گیا تھا -

کیا آپ نہین جانتے رندون کی توبہ - معشوقون کا وعدہ - ملحد کا نذر دولہن کی شرم - زبردست کا معاہدہ کمزور سے - خزانہ کا قفل - چور کی ٹانگ ٹوٹنے ہی مین مزہ آتا ہے -

ٹھنڈے ٹھنڈے گھر کو سدہارے ایسا نہو اولٹے لینے کے دینے پڑین آپ گورنمنٹ سے ہمسری کرتے ہین جو حقوق ریلوے کے طالب بنتے ہین اچھے رہے خوب خوب گرہ ہی مین منہ دھوئیے -

ذرا صدیق حسن خان سے مہاراجہ معزول جھالاواڑ سے مہاراجہ جیپور سے مہاراجہ دیواس سے نواب کھمبات سے - مہاراجہ کشمیر سے - نواب ٹونک سے - نواب جاورہ سے - ملاقات کر لینا -

جی بجا ارشاد ہوا اب تو یہ کمترین ریاست - اودھ - دنیا

دونون بھی اسی اہلِ رین ٹرلینڈ ریلوے سے زمین کے معاوضہ کی بات چیت ہو رہی ہے نیت پر علم آگیا حساب دوستان در دل کچھ آپ سمجھے کچھ ہم سمجھے"

راقم

ایک مسلمان

لوکل

سردی کا برف کی طرح قدم جما - لحاف - توشک - پشمینہ - کمل - کشمیرے - بانات - فرد - کی فصل آئی - باجرے کے ملیدے اور حلوہ عفری کا موسم آیا - کنکوا بازون نے کنکوے چھپائے معشوقون مین عطر خنا - فتنہ کی مانگ ہوئی - آتشی نون حماموں مین کتون کی طرح آرہی آئی - برج میزان مین آفتاب خان صاحب نے قدم رکھکر اونٹا دھڑ اباندھا - شب کو گیسوے یار کیطرح بڑھنے کی اجازت - روز کو ہلال کیصورت گھٹنے کی سزا ہوئی - لالہ سورج پرشاد دیر تک لحاف تاریک مین دبکے پڑے رہنے لگے - نزلہ و زکام نے بھی نزول کیا - لفٹنٹ گورنر پہاڑ سے نیچے اوترے - مگر میان ہیضہ خانصاحب کو آپ جانیئے ایک ہی بے اٹکل - آپ نے بھی آج ہی کل سعادت گنج سے لیکر چھاونی تک چھاونی چھائی - بقول شخصے بھرمار شروع کر دی بوڑھا بالا - جوان ادھیڑ کسی کی تخصیص نرہی - لاٹ صاحب نے یہ خلاف معمول استقبال دیکھکر دور ہی سے لکھنؤ علیہ الرحمہ کو سلام کیا دوسری طرف کھسک گئے - تعلقدار وغیرہ جو چشم براہ تھے اپنے جان لیکر گھر سدھارے -

صحیح گئے سلامت آئے
جان بچی اور لاکھون پائے

تھوڑا عرصہ ہوا کہ بابو برج بھوکھن لال کی جگہ جناب نواب مہدی علیخان کا تقرر بعہدہ سکرٹری حسین آباد ہوا تھا - اور یقین تھا کہ ایک عرصہ تک فرصت ہوئی - مگر آپ جانیئے انتظامی معاملات اور پھر کیسے محمد علیشاہ سے ختلم شخص کے وقت کو لامحالہ چند ہدایات ضروری کے واسطے زبانی فمائش مناسب معلوم ہوئی بذریعہ حضرت عزرائیل طلب ہوگئے - ہیضے کا نام بدنام ہوا - اب پھر جگہ خالی ہے خواہشمند تو سیکڑون ہین مگر معاملہ سنگین جان جوکھم کا ہوگیا ہمت کرتے دل کانپتا ہے - ہمارے نزدیک خودکشی کرنے والے اگر درخواست دیدین تو بہتر ہے اگر یہ بھی طالب ہوکر مطلب نکلا جی بچے تو مزے مین رہے - مفت نوکری ہاتھ آئی - سرکار اور متولیون کو لازم ہے کہ آئندہ کسی سن رسیدہ گرگ باران دیدہ کو ذرا دیکھ بھالکر مقرر کرین دنیا ہو بعد چند ہفتہ وہ بھی اس جہان سے خفا ہو جائین تو میں کیا مستقل اور عہدہ بالائی ہو جائے -

آجکل ہمارے شہر مین شیعہ سنی کے جھگڑے نے پھر سر اوٹھایا ہے - سنیون نے ایک کتاب کی بابت جسمین تبرا چھپا تھا استغاثہ کیا تھا مگر سیٹی مجسٹریٹی سے خارج ہوگیا - اب اپیل کی فکر ہے - مگر اسدفعہ ایک دلگی اور ہوئی یعنے نفاق معمول سے زیادہ تیزی دکھائی فریقین مین بجائے خود اختلاف نے راہ پائی - آپسمین کفر و ضلالت کے فتوے ہونے لگے - اچھے رہے - ایک نہ شد دو شد - دو نہ شد چہار شد - سچ تو یہ ہے اپنے اپنے حق کا ادراک بھی عجب دلگی پیدا کرتا ہے ذرا ذراسی بات پر لڑنے مرنے پر آمادہ کرتا ہے ہمارے نزدیک سنی ہون یا شیعہ پہلے اپنا کوئی سرگروہ باا ثر تجویز کرین پھر انگریزی زمانے مین عدالتی لڑائی بھڑائی کرنے کا قصد فرمائین - ورنہ نائی کی برات مین سارا گاؤن ٹھاکر - کوئی کسی کی نہ سنتا ہے نہ کسی کی صلاح پر چلتا ہے - اور ناکامی مین ذلت سب کو ہوتی ہے •

شکریہ

بشکرگزاری تمام اسماء قدردانان اودھ پنچ معززین معاونین حسب ذیل ہین کہ ہمیشہ سے خالی ہمت مہربان اسی طرح امداد و اعانت فرماتے رہینگے اور ہمکو مثل دیگر معاصرین بیجا شکریہ کے شکایات عدم توجہی کا موقع نہ دینگے - کیونکہ ہمارے ناظرین اس امر سے بخوبی آگاہ ہین کہ ہمکو اپنے مہربانون کی عنایت سے شاذ و نادر ہی ضرورت تقاضا سے زرشن بذریعہ اعلان لاحق ہوئی ہے -

عالیجناب برج بہادر صاحب گوتم [illegible]
عالیجناب کنور مان دہاتا شاہ - [illegible]
جوبلی کمپنی - [illegible]
جناب مرزا نوازش حسین صاحب - [illegible]
جناب قاسم علیخانصاحب - [illegible]
جناب محمد امیر خانصاحب - [illegible]
جناب پیارے لال صاحب داروغہ جیل - [illegible]
عالیجناب سید اسد اللہ صاحب - [illegible]
جناب بابو سکھداولت صاحب - [illegible]
عالیجناب بابو سورج بخش سنگھ صاحب بہادر تعلقدار [illegible]
عالیجناب مولوی نیاز رسول خانصاحب بہادر تعلقدار - [illegible]
جناب بابو گوردن داس صاحب - [illegible]
جناب سید محمد ابراہیم صاحب - [illegible]
جناب ڈاکٹر محمد حسین خانصاحب - [illegible]
عالیجناب احمد علیخانصاحب بہادر [illegible]

غور سے پڑھیئے (٩...)

سفبوط صحیح خوبصورت اور نہیں کل سلور بغیر کنجی کی ریلوے رگیولیٹر گھڑی جسکے لوکنے مین بہت دیر نہین لگتی۔ چھوٹے حجم کے جو ٹل جڑے ہوئے میناکار ڈائل گھنٹے کے نشان سوئیان بہت واضح ونمایان۔ وہ وقت بتاتی ہوئی تاؤ دیئے ہوئے تیز رسے اور بکس ایسا کہ گرد نہ جا سکے ایک شیشہ دکانی خالتو بذریعہ ویلیو پارسل ساڑھے سات روپیہ کو ملسکتی ہے اور اسکا ذمہ کیا جاتا ہے کہ نقل وحرکت یا ایسی زحمتون سے بگڑ نہین سکتی آسانی سے درستی ممکن۔ صورت سے کم قیمتی نہین پیدا اور لوگ انہین گھڑیون کو دونی قیمت پر بیچتے ہین۔ مسٹر اسے آرمتا بندرا سے لکھتے ہین "ساڑھے سات روپیہ والی گھڑی جسکو دو برس ہوئے آپ سے خرید کیا اب تک صحیح وقت بتاتی ہے خاندیس سے سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ فارم یون لکھتے ہین "تمھاری سات روپیہ آٹھ آنے والی گھڑی کو گھڑی ساز نے پندرہ روپیہ کو آنکا ہے شکلف رجمنٹ لکھنؤ سے لکھتے ہین" بعض لوگون اوسکی پندرہ روپیہ قیمت لگائی اور ساڑھے سات سنکر متعجب ہوئے اسکے علاوہ کناڈا کی سونے کی زنجیرین لاکٹ۔ پنسل قمیص کے بوتام۔ مصنوعی ہیرے۔ یاقوت انگوٹھیان فی دو روپیہ کے حساب سے ملتی ہین۔ مسٹر جے ایلیس مور لکھتے ہین "ایک جرمن نے ہیرے کی انگوٹھی کی قیمت پچاس روپیہ اور یاقوت کی بیس روپیہ آنکی۔

المشتہر

ویسٹرن انڈیا ٹریڈنگ کمپنی بمبئی

ضروری گزارش

عرصہ دراز سے راقم لکھنؤ مین ڈاکٹری کرتا ہے ۲۰ سال کے تجربے اور تلاش سے چند نسخے ایسے دستیاب ہوئے ہین جنکی نسبت حتمی وعدہ مفید ہونے کا کیا جاتا ہے۔ اگر امراض ذیل مین سے کسی صاحب کو کسی مرض کا علاج کرانا ہو۔ راقم سے خط کتابت فرمائین بندہ مریض کے پاس جاکر بھی علاج کرسکتا ہے صرف مصارف آمد ورفت وقیام یومیہ دینا ہونگے اور بعد صحت جو طے پائے وہ ادا کرنا ہوگا اور جو صاحب یہان آکر علاج کرینگے اونسے تا صحت کچھ نہ لیا جائیگا۔ اور اوسوقت تک کل دوا کی قیمت بھی نہ لیجائیگی جبتک مریض کو فائدہ محسوس نہوگا۔ اگر کوئی صاحب دوا باہر سے منگوائینگے اور بذریعہ خط کتابت علاج چاہینگے تو اوسی قدر دوا پہلے بقیمت بھیجی جائیگی جسقدر فائدہ کرنا شروع کریگی۔ قیمت وغیرہ بذریعہ خط کتابت طے ہونا چاہیئے۔

تفصیل امراض

صرع۔ تپ کہنہ۔ ضعف معدہ۔ سوزاک۔ آتشک۔ جذام۔ برص۔ بواسیر اور عام سستی ٭

المشتہر

ڈاکٹر یوسفخان امین آباد احاطہ لال خان لکھنؤ ٭

اشتہار

کتب مطبوعۂ ایران ومصر وبیروت عربی وفارسی وکتب قلمی ادبی محلہ اسیرکاری نمبر ۱۳۹ جناب آقا میرزا محمد صاحب شیرازی ملک الکتاب برائے فروش موجود است وسوائے آن کتاب منتخاب محمدی در صنائع جدید وکتاب تذکرۃ الخواتین در شرح حال معاریف نسوان عالم از عرب در دم وعجم از صدر اسلام تاکنون مشتمل اشعار عربی وفارسی وہندی وعجائباتی کہ از آنہا روایت شدہ وکتاب خلائق المعانی وتاریخ چنگیز وروضۃ الادب فی طبقات شعرائے عرب وکتاب جمہرۃ العرب وشرح فصوص الحکم از ملا جامی ودیوان ابن عربی وکشف الاسرار وتاریخ انگلستان وکتاب مقناطیس الابدان در علم قوت جاذبہ وکتاب شاہنشاہنامہ تصنیف فتح علیخان صباح ووقائع جنگ ایران وروس وتاریخ بروس طبع طبع شدہ ہرکس طلب باشد طلب دارد ٭

گر ز دیدہ دل بکشا نظم تجارت بنگر

ایک مدت سے ہے دکان جاری ۔۔۔ اور دن دونی گرم بازاری
خاصکر ہین دوائین انگریزی ۔۔۔ ہین سوا اسکے اور چیزین بھی
آتی ہر چیز ہے ولایت سے ۔۔۔ اور دیجاتی ہے کفایت سے
چاہتا ہون کہ اور جا پر بھی ۔۔۔ ہوئے آڑھت کا سلسلہ جاری
جیسے کشمیر وروم وکابل وروس ۔۔۔ مصر جرمن فرانس طہران طوس
اور ہندوستان کے شہر کلان ۔۔۔ ہین جہان تاجران والاشان
جنکو منظور ہو کہ نفع اوٹھائین ۔۔۔ مال بھجوائین یا یہان سے منگائین
وہ شرائط کی گفتگو فرمائین ۔۔۔ اور فہرستین مال کی بھجوائین
ہو ریاست کا کام جو منظور ۔۔۔ وہ بھی خط بھیجین میرے نام ضرور
سب کا فوراً جواب جاویگا ۔۔۔ جلوہ مدعا دکھاویگا

المشتہر

مرزا محمد عزیز بیگ سوداگر ادویات انگریزی وغیرہ

چوک ریاست بھوپال

مضامین غیر

نوکر- آجکل کچھ حضور اِس خادم سے ناراض معلوم ہوتے ہین خدا کی قسم لاکھ لاکھ سوچتا ہون مگر کوئی وجہ سمجھ مین نہین آتی نہ معلوم کیا بات ہے حضور کی اب وہ نظر عنایت ہی نہین رہی - آخر کچھ خطا کچھ قصور - مین تو اپنی والی بہت کوشش کرتا ہون کہ سرکار کا کام نہ بگڑے اسپر بھی حضور کچھ ناراض ہون تو مجبوری اور قسمت کی بات ہے -

آقا- نہین تو- کچھ ناراضگی نہین-

نوکر- نہین صاحب- ضرور کچھ حضور کا عتاب ہے - سرکار کے جواب ہی سے مترشح ہوتا ہے کہ دل سے رضامند نہین - پس اگر فی الواقع مین خطاکار ہون تو معافی کا خواستگار ہون - اور اگر جرم قابل معافی نہین تو یہ استعفا حاضر ہے اسے منظور کیجیے - اور مجھے اپنی غلامی سے آزاد کیجیے-

آقا- مین تم سے ناخوش نہین ہون استعفے سے باز آؤ - اس سے حاصل!

نوکر- جی نہین حضور اب میری بسر یہان نہین ہو سکتی اب مجھے آزاد ہی کیجیے آخر بوڑھا ہو گیا ہون آرام سے گھر بیٹھکے دعاء دولت منانے کے دن ہین اسے منظور ہی کیجیے-

آقا- مین استعفا ہرگز نہ منظور کرونگا - مین ہر طرح راضی ہون - تمھاری علیحدگی نہین چاہتا-

نوکر- خیر غلام کی تو تسکین ہو گئی مگر آخر خلق خدا کو کیونکر معلوم ہو کہ آپ خوش ہین؟

آقا- اچھا لو تمھاری تنخواہ بڑھائے دیتے ہین اور اب سے نہین چالیس مہینہ اودھر سے اضافہ - بس اب جاؤ کام کرو -

نوکر- خدا سلامت رکھے - جان مال کی خیر رہے -

راقم

ترقیٔ تنخواہ ✦

مرگ مفاجات

حاکم- آپ کے گھر کا بند و بست درست نہین اس طریقہ کو ہم نہین پسند کرتے اسمین صریح جبر ہے - آپ کی رعایا جاہل ہے اوپر جبر ہم نہین دیکھ سکتے

محکوم- مگر آپ کے گھر کا سا انتظام میرے گھر مین چل نہین سکتا اوس بند و بست سے میری رعایا ناراض ہو گی وہ اسی بند و بست سے خوش ہے-

حاکم- یہ صریح جبر ہے اپ اِس انتظام کو مٹا دیجیے -

محکوم- اگر آپ کی یہی خوشی ہے تو خیر - ایسا ہی کرونگا -

حاکم- مگر آپ کے نوکر چاکر اِس بند و بست کو نہین کر سکتے - یہ صاحب ہمارے جانے ہوئے معتمد ہین انکو آپ لیجیے - یہ خوب بند و بست کرینگے - اور بلکہ ان دوسرے صاحب کو لیجیے اپنا پیشدست انکو بنائیے یہ بھی معتبر اور کارگزار ہین - اور ہم اپنے رزیڈنٹ کو حکم دیے دیتے ہین وہ کامل نگرانی کرینگے -

(انتظام ہوا - مگر رعایا بگڑی - بلوہ - ہنگامہ - شور و غوغا - چیچھا ایدر ستر کرم ہو گئی)

محکوم- حضور میرے سنبھالے اب یہ بگڑی ہوئی خلقت سنبھل نہین سکتی - آپ جانین آپ کا کام جانے - رزیڈنٹ صاحب سنبھالیے - ایجنٹ صاحب بچائیے -

حاکم- آپ بالکل نالائق ہے آپ سے کوئی کام نہین ہو سکتا - بس خیریت اسی مین ہے گدی کو سلام کیجیے اور گوشۂ عافیت مین حق اللہ پاک ذات اللہ پڑھا کیجیے - ہم خود حکمرانی کرینگے -

تن سے بار سر اوتارا بوجھ ہلکا ہو گیا
بار احسان یہ ستمگر میری گردن پر رہا

راقم

بہانۂ بسیار

شکر گوالیار

ڈیرا بوالظرفتے والنعیات المعانی شرافت اشرفی والروپیہ دام خزانکم اعلی سلامی و سلامت ابرار الدرجات - ۲۲ - اکتوبر کو میجر صاحب رزیڈنٹ بہادر نے بار حکومت اوٹھایا یا بار جنکی آمدنی بکو بار یابی خردہ کی مبارکباد مردم شماری کا دفتر شاید ہندی ہے جسکے مہتم پنڈت رگھناتھ راؤ ونکر ہین ہمکو غلطی کا شک تھا امتحان لیا واقعی ایسا پایا - آپ بھی جانچ پڑتال کر لو کملا طوائف کی گلی سے صدر عدالت کے سامنے والا موچی سے حکیم تراب علیخان صاحب کے مکان تک ہر دروازہ پر نمبر لکھے گئے یہان سے وہان تک سید ہے ناک کے سامنے دیکھ لو دوسرے روز مٹائے گئے نشان پرانے کھنڈر کی طرح موجود مشت نمونہ دیگ کا چاول کفایت کرتا ہے دربار دسہرہ ہوا تین سرداروں و خلعت جانشینی عطا ہوا سواری کا تجمل دیکھیے ۲۳ - کی علی الصباح عالیجاہ کیمپ خاص مین سلامی کے دناون کے بعد رسم پوجا ادا فرما کر ہر ایک مراسم دیرینہ سے فرصت پائی ۴ بجے جلوس سے نیل کنٹھ کے درشن فرمائینگے - لو صاحب ۳ بجے سرداروں کی آمد بارہ علی الیمن شروع ہوئی پایگاہون کے نشان چڑھے دھونسہ کی گمک قرنا کی چکار کرکیتو کا شور گھوڑون کی سجاوٹ سوارون کی بناوٹ ہاتھیون کے پرے زربفت کی جھولین عماری ہودے زرنگار کانون مین جھمکے پاؤن

مین ڈالے ڈیڑھ دوسو کی قطار ماہی مراتب کے جلوہ پرچم علم پر
بخط الطغرا نصر من اللہ فتح قریب پنجہ طلائی پر آفتاب ... مچھلیون کا جوڑہ
سب ہاتھیون پر جلوہ دکھارہے ہین جنکے دیکھنے سے شان معبود یاد آتی
ہے۔ پالکی نالکی عطیہ شاہی کے علاوہ بڑی بڑی طیاری کے کارچوبی کام
سونے کا ... لا نظر آتا ہے۔ ۴۰ گھوڑے پری وش تکو نہ زین پوش یکون کی
قطار زرد رنگت کے چھترپر ایک مغرق چار آئینہ خود فولادی
مصنوات کے سوار گھوڑے نقرئی زیور سے آراستہ سوارون کی پوشاک
کمخواب کی زری ٹکیے کا نشان شاگرد پیشہ کی قطار علم بردار چاندی کے علم
برچھی والا میواتی سرخ پگڑی کمرسے خاص بردارون کے بعد جاسوس ہرکارہ
سونے چاندی کے عصا اونکے بعد نقیب چوبدار کی آواز مہربان مہاراج
سلامت قدم بالحظہ شام کا - سہانا کیا سہانا وقت ہودج پر سرمینت
مہاراجہ کشورستانی شباب کا عالم جواہر سے آراستہ آفتاب عالمتاب
کے کرنون کی چمک سے آنکھون کو چکاچوند خواصی والی مورچھل کرتے چھتر
سبز لگائے حضور مہاراجہ دونون طرف سلام لیتے آہستہ آہستہ فیل
کوہ شکن جھومتا چلا آتا ہے کسی قدر تفاوت سے فیل کوہ پیکر جناب
پریسیڈنٹ صاحب بہادر کا آج رزیڈنٹ صاحب کسل راہ کے باعث
شامل نہین ہوئے بعد اسکے حلقہ ہاتھیون کا ہر ایک سردار ملبوس شاہی
زیور مرصع سے آراستہ ایک پر عماری یورپ کی طیاری نزاکت مین
خوشنما اوسپر کرنیل فیلوز صاحب حضور ہوتا اونکے ساتھ میجر صاحب والامناقب
... فیلوز ... صاحب ... صاحب مسٹر جوزف لباس میجری سے
آراستہ شمشیر بکف اس گروہ کے بعد شکارخانہ آیا سیاہ گوش چیتا
شکاری کتون کی قطار بارہ معلی سے مقام پوجا قریب ڈیڑھ میل ہے
یہان سے وہان تک جلوس ہی جلوس جنسی پر پولس کا جماؤ جب یہانسے
سواری پہونچی مارکل نے جھنڈی ہلائی قلعہ معلی سے فیل باڑی سے
دھون دہان کی ٹھہری آگے بڑہی جنگی پلٹن رسالہ توپخانہ کا پرا جما تھا
کمانڈنگ نے فرنٹ ارم سنڈریکا کاشن دیا نشان جھکے سلامی ہوئی
بینڈ نے ہلکی سریلی آواز سے سلامتی بجائی ایک طرف سے
توپ نے کان کے پردے توڑے نامردون کے دل دہلے ساونڈنیون
نے زنبورچہ چھوڑے پوجا ہوئی ماہتاب نے نور تجلی مع انجمون کے زرنشانی
کی چاندی کے صدہا مشعلین روشن نخشاخہ خدا مزا دکھارہے تھے وہانسے
قریب محل عالیشان ہے بیحساب آتشبازی چھٹی سواری اوتری نقیبون نے
نے دعا دولت عمر اقبال ترقی کی صدقہ اوترے اور ذرا اس لوہیا سے
بان تک خلقت کا اژدہام کوٹھون پر جماؤ مرد وزن کی بھیڑ بدمعاشون کے
دور پولس کی تاک جھانک سے کسی قسم کا کسی کا نقصان نہین ہوا اور گھوڑون کی
قطار ... نقرئی زیور طلائی چھم چھم کرتے کیا ہی جوبن نظر آتا تھا۔ دوسرے روز
دربار عظیم الشان ہوا - بھیا بلونت راؤ اور سیتا لیہی تھے - ہم دعا کرتے ہین کہ
یہ پرانی نشانی اور قواعد شاہی تا دیر قیام آباد رہے اور بھیا بلونت راؤ کو
اتفاق کا طریقہ نصیب ہو - اگلی دفعہ مہاراجہ عالیجاہ چشم بددور - خوب
طیار ہوشیار معلوم ہوتے تھے - اور قرینہ پدر بزرگوار مہاراجہ فردوس منزل
کے طور سے تھا باقی پھر کبھی *

راقم
ڈبل ڈی آر ڈبل

آج کل کی نئی آزادی

آج کل جدھر سنو آزادی کی بڑی دھوم ہے - لیکن کیا آزادی واقعی
نہایت عمدہ چیز ہے ؟ ہمنے جہانتک اس بارے مین خیال کیا ہے -
یہی معلوم ہوا کہ آزادی ایک خیالی لفظ ہے - کوئی انسان اس جہان
مین آزاد نہین ہے - انسان غلام پیدا ہوا ہے اور غلام رہیگا - خواہ
وہ شیطان کا غلام بنکر رہے یا خدا کا وہ شخص جو آزادی کا بڑا دعوے
کرتا ہے اگر ذرا بھی غور کریگا تو اوس کو معلوم ہوگا کہ وہ ہرگز آزاد نہین ہے
ہزارون عادتین اور ہزارون خواہشین ہین جنکا وہ تابع فرمان ہے -
صرف زبان سے تو وہ کہتا ہے کہ مین آزاد ہون - لیکن حقیقت مین
وہ نفس کا بندہ اور غلام ہے اسمین کوئی شبہہ نہین کہ شیطان جب
کسی کو اپنا غلام بناتا ہے تو اوسکے کان مین یہ بھی کہہ دیتا ہے کہ اب
تو آزاد ہوگیا - اور سیکڑون اوسکے فریب مین آ ہی جاتے ہین -
یورپ اور امریکہ مین تو شیطان نے اپنے شاگردون کو آزادی کا ایسا
سبق پڑھایا کہ وہ نہ خدا کے قائل رہے نہ کسی نبی کے - جو اونکے
دل مین آتا ہے کرتے ہین - ہر قسم کی برائیان کرگزرتے ہین اور سمجھتے
ہین کہ پوری آزادی یہی ہے - ہندوستان مین بھی شیطان نے
وہی سلسلہ جاری کیا ہے - ہوٹلون مین شراب پینا - پرائی عورتون کو
بری نظرون سے دیکھنا - اپنے بادشاہ کو بلا وجہ برا بھلا کہنا بس انہین
باتون کو بہت بڑی آزادی سمجھتے ہین - آج کل اکثر مسلمانون کے دلون
مین بھی آزادی نے جڑ پکڑی ہے - حرام و حلال کی تمیز ساقط ہے -
قرآن و حدیث سے کنارہ ہے - روزہ نماز سے قسم کھائے بیٹھے ہین
جو دولتمند ہین اونہین سودخواری کی آزادی اور بھی بڑھی ہوئی ہے -
بہت سے اس قوم مین ایسے بھی ہین جو نصرانی زبان سے محض ناآشنا
ہین - ایک حرف بھی انگریزی کا نہین جانتے مین مگر چونکہ آزادی کا
مالیخولیا سرون مین سجیدہ ہے - جیکٹ پتلون - ہیٹ - بوٹ زیب
تن کرتے ہین - لوف - بٹر - بسکٹ - کیٹ - جیلی وغیرہ وغیرہ انگریزی
کھانے کرسی پر بیٹھکر چھری کانٹو سے میز پر کھاتے ہین - اوسپر طرفہ یہ

صفائی یا صفایا

کہ دین اسلام کی خوبو تو کچھ نہین - پھر مسلمان کے مسلمان کہلاتے ہین - صرف گاؤخوار مسلمان ہین اور کیا کہون - خدا ہم مسلمانون کو اِس آفت سے نجات دے - آمین ثم آمین -

راقم

م - خ - ب - م

از ملیر

اودھ پنچ - خدا آپ پر رحم کرے - ابکی گرمیان خیر سے گزرتی نظر نہین آتین +

کانگریس الحرام

صاحب - ڈیم انڈیا - بڈلا - ٹوگی - کانگرس ہکو انڈوسان سے نکالدیگا؟ کھانسامان رحیم بکس (رام بخش) اور فرڈوڈین (فریدالدین) کا بات (مکالمہ) ٹوم (تم) جانتا ہے -

خانسامان - غریب پرور کیون نہین رحیم بخش تو جب حضور اسے بریلی مین تھے میرے ہی عہدہ پر تھا اور فریدالد -

صاحب - نہین نہین - ہم کانگرس کا بات پوچھتا ہے -

خانسامان (گھبراکر اپنے دلمین) آئین یہ تو وہی نام پیش آگیا جسکی بدولت پرسون وہان کے ٹھاکر صاحب کی ملاقات سے ہمیشہ کے لیے محروم کیئے گئے (صاحب سے) مین حضور لوگون کی تابعداری اور خدمتگاری کرنا جانون اور میرا کیا مطلب وہ نام تو میری زبان سے صاف نکلتا ہی نہین مین اوسکا کیا سمجھتا ہون -

صاحب - (خانسامان کو بغور دیکھتے ہین) - کیا؟

خانسامان - حضور وہ چیز ہے بہت خراب ہم مسلمان اوسکو ... ام جانتے ہین -

صاحب - وِل ارام (نو نو) حرام کیا؟

خانسامان - چھوت سناپاک -

صاحب (مسکراکر) ٹھیک ہے ٹیک ٹما آ (تمھارا) نام کیا - ... نام سے کانگرس سکے گنسٹ ٹیمس کو چھٹی بھیجے گا ... (عنوان) اوسکا کانگرس حرام ،، لکھیگا -

منشی - (دفتر کے کمرہ سے) حضور حرام لفظ عربی ہے اسکے پہلے ال لگا لیجئے جیسے محرم الحرام ویسے ہی کانگریس الحرام ہونا چاہیئے - مسلمان کا نام اوس چھٹی مین ہوگا پس صحت او رغلطی کا لحاظ ضرور ہے +

راقم
س - ب - س ضلع سیتاپور

زر مے طلبی سخن دریں است

تنگدل - جناب آپ کے ہان مہمان آتے ہین - جلسہ ہے دھوم دھام کر خاطر مدارات تواضع تکریم مین واقعی اہتمام بلیغ چاہیئے - آپ کی راے بہت صحیح ہے - ایسے موقع پر دل کہولکر فیاضی چاہیے جسطرح ہوسکے گھر بھر کی پونجی سمیٹ کر اس کارخیر مین صرف فرمائیے مین تو آپکا نیازمند ہون جو کام میرے لائق ہو بلا تامل حکم فرمائیے بسر وچشم حاضر ہونگا ہم سب کو فخر یہ اس کام کو سرانجام دینا چاہیئے قوم ملک - دوست احباب سب کی خدمت اسمین ہوتی ہے کسی بات کا خوف نہ کرنا چاہیئے - کسی کی ناخوشی ناراضی کی بھی ہمکو پروا نہین - مردانگی اور بہادری کے خلاف ہے اگر کوئی ذرا سی آنکھ دکھائیگا ہم برسر جلسہ اوسکو سامنے ڈپٹ لینگے - اور خبر کے کاغذ مین تو ایسی دھجیان اوڑائین گے کہ چیتھڑے چھڑانا مشکل ہونگے -

میزبان - ہان صاحب مجھے بھی یہی منظور ہے کسی مہمان کی آرام آسایش کھانے پانی - مکان - مین کسی طرح کی کمی نہو جسقدر خرچ ہو بلا تکلف خرچ کرنا چاہیئے - یہی صرف ٹھکانے کا اور یہی مدارات یادگار رہیگی آپ ازراہ عنایت جلسے کے مکان کی درستی اور آرایش تو کرا دیجیئے کمال مہربانی ہوگی (الغرض خوب دھوم دھام جلسہ ہوا پچاس ساٹھ ہزار خرچ ہوئے بڑا نام ہوا - اور اسیطرح دورہ ہوتے ہوتے ایکدفعہ خود تنگدل صاحب کی باری آئی کہ یہی جلسہ کرین)

تنگدل صاحب - ارے باپ رے باپ ہان تمام فضول مصارف مین روپیہ خرچ کرنا کونسی عقلمندی ہے - ہمارے نزدیک مناسب ہے جو مہمان صاحب آئین اپنا کھانا پانی ساتھ یا اپنے طور سے کچھ بندوبست کرلین ہم صرف مکان مین ٹھہرانے کا انتظام کرسکتے ہین اگر کچھ تکلیف بھی ہو کسی وقت کوئی جلسے فاقے کی نوبت آجاے تو برا ماننا نہ چاہیئے کیا وجہ کہ یہ تمام ملک اور قوم کا ہے ہمکو ذاتی آرام کی کچھ پروا نہ چاہیئے اپنا روپیہ ہمارے نزدیک بہت خرچ کرنا حماقت ہے جو کچھ ہوسکے ہمکو لازم ہے صدمین بھیجدین - وہان زیادہ حاجت ہے -

پنچ - جی ہان بات تو معقول ہے مگر اوسوقت تک نہ سوجھی جب تک اوروں کا مال [illegible] ہے +

راقم
مہاشا

ہڈیون پر بہری لڑتے ہین سگان کوی دوست

آج کل یہ بعض دیندار اور آزاد کیش ہندو مسلمان حضرات مین جھائین جھائین اور غرفشں ہورہی ہے کہ انگریزی کلون کی شکر جو ہڈیون سے صاف کیجاتی ہے قابل استعمال نہین - لیجیئے ابھی تک تو صرف بعض گوشتون تک جھگڑے تھے اب مخالفت کا چھری بنا ہڈی تک پہونچ گیا ایک کہتا ہے جو ہڈیان جنگلون میدانون اور گانؤن کی چمروٹی سے آتی ہین اونمین گاے - بیل - سور - گدہے - کتے بلی اغیرہ وغیرہ سب کی ہڈیاں شامل ہوتی ہین - ہندو مسلمان سب کے نزدیک اونکا استعمال حرام ہے -

دوسرے صاحب غراتے ہین اجی جب ہڈی جل گئی تو حرام حلال کا ذرہ بہ سوخت ہوگیا آگ نے سب کثافت دور کرکے پاک صاف کردیا - تیسرا ڈپٹ بتاتا ہے جلنے سے اول تو ہر چیز کھانے کے قابل نہین رہتی دوسرے ہڈی مین قلب ماہیت کب ہوجاتی ہے جو از روے مذہب حرام سے حلال ہوجاے الغرض تجربہ سے معلوم ہوا کہ گوشت تو گوشت اب ہڈیون تک کی جان نہین چھوڑی جاتی حضرت انسان نے واقعی خوب ترقی کی انسانیت سے گذر کر کتے کی خصلت حاصل کی شیخ سعدی فرما گئے ہین ؎

سگ اصحاب کہف روزے چند + پئے نیکان گرفت مردم شد

اب معلوم ہوا معاملہ بالعکس ہے -
ایک صاحب خدا جانے کن صفات کو خیال فرما کر نصیحت کر گئے ہین -

اے نفس پلید آدمی بن + کتے مین ولی کی خصلتین ہین

کیا عجب اسی پر عمل شروع کیا گیا ہو - خصائل پسندیدہ مشکل معلوم ہوے سردست اسی جیفۂ شکریہ پر لڑنے لگے - آگے ترقی ہوتی جائیگی سردست سگان دنیا مین تو شامل ہوجائین لیکن یہ سب کچھ ہوا میری ہڈیان ہر حال مین جھگڑے سے نہ بچین +

راقم
بھیا کا باوا

شکریہ

انشاءاللہ ہمارے تمام اسمار قدر دانان اودھ پنچ مفرز موصولہ بدین ترصد درج ذیل ہین کہ ہمارے عالی ہمت مہربان اسی طرح امداد و اعانت فرماتے رہینگے اور ہمکو مثل دیگر معصرون کے بجاے شکریہ کے شکایت عدم توجہی کا موقع نہ دینگے - کیونکہ ہمارے ناظرین اس امر سے بخوبی آگاہ ہین کہ ہمکو اپنے مہربانون کی عنایت سے شاذ و نادر ہی ضرورت تقاضاے زرثمن بذریعہ اعلان لاحق ہوئی ہے -

غور سے پڑھیئے (۸۹)

مضبوط صحیح خوبصورت اوپن فیس نکل سلور بغیر کنجی کی ریلوے ریگولیٹر گھڑی جسکے کو کنے مین بہت وقت نہین لگتی۔ چھوٹے حجم کے جوئیل جڑے ہوئے میناکار ڈائل گھنٹے کے نشان سوئیان بہت واضح و نمایان۔ درو وقت بتاتی ہوئی تائو دیئے ہوئے تیز سے اوپکس ایسا کہ گرد نہ جاسکے ایک شیشہ و کمانی فالتو بذریعہ ویلیو پے ایبل ساڑھے سات روپیہ کو ملسکتی ہے اور اسکا ذمہ کیا جاتا ہے کہ نقل و حرکت یا ایسی جھٹکون سے بگڑ نہین سکتی آسانی سے درستی ممکن۔ صورت سے کم قیمتی نہین پیدا اور لوگ انھین گھڑیون کو دو نی قیمت پر بیچتے ہین۔ مسٹر اسے آر متا بندر اسے لکھتے ہین "ساڑھے سات روپیہ والی گھڑی جسکو دو برس ہوئے آپ سے خرید کیا اب تک صحیح وقت بتاتی ہے" نماندیس سے سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ فارم یون لکھتے ہین "تمہاری سات روپیہ آٹھ آنے والی گھڑی کو گھڑی ساز نے پندرہ روپیہ کو آنکا" جے سکاٹ جمنٹ لکھنؤ سے لکھتے ہین "بعض لوگون نے اوسکی پندرہ روپیہ قیمت لگائی اور ساڑھے سات سنکر متعجب ہوئے"

اسکے علاوہ کنائڈا لی سونے کی زنجیرین لاکٹ پنسل قمیص کے بٹن تمام مصنوعی ہیرے۔ یاقوت انگوٹھیان فی دو روپیہ کے حساب سے ملتی ہین۔ مسٹر جے الیس مور لکھتے ہین "ایک جرمن نے ہیرے کی انگوٹھی کی قیمت پچاس روپیہ اور یاقوت کی بیس روپیہ آنکی"۔

المشتہر
ویسٹرن انڈیا ٹریڈنگ کمپنی بمبی

ضروری گزارش

عرصہ دراز سے راقم لکھنؤ مین ڈاکٹری کرتا ہے ۳۰ سال کے تجربے اور تلاش سے چند نسخے ایسے دستیاب ہوئے ہین جنکی نسبت حتمی و عدہ مفید ہونے کا کیا جاتا ہے۔ اگر امراض ذیل مین سے کسی صاحب کو کسی مرض کا علاج کرانا ہو راقم سے خط کتابت فرمائین بندہ مریض کے پاس جاکر بھی علاج کرسکتا ہے صرف مصارف آمد و رفت و قیام یومیہ دینا ہونگے اور بعد صحت جو طے پائے ۔ دادا کرنا ہوگا اور جو صاحب یہان آکر علاج کرینگے اونسے تا صحت کچھ نہ لیا جائیگا۔ اور اوسوقت تک کل دوا کی قیمت بھی نہ لیجائیگی جبتک مریض کو فائدہ محسوس نہوگا۔ اگر کوئی صاحب دوا باہر سے منگوائینگے اور بذریعہ خط کتابت علاج چاہینگے تو اوسی قدر دوا پہلے بقیمت بھیجی جائیگی جسقدر فائدہ کرنا شروع کریگی۔ قیمت وغیرہ بذریعہ خط کتابت طے ہونا چاہیئے۔

تفصیل امراض

صرع۔ تپ کہنہ۔ ضعف معدہ۔ سوزاک۔ آتشک۔ جذام۔ برص۔ بواسیر اور عام سستی۔

المشتہر
ڈاکٹر یوسف خان امین آباد احاطہ
لال خان لکھنؤ۔

اشتہار

کتب مطبوعۂ ایران و مصر و بیروت عربی و فارسی و کتب قلمی ادبیئی محلہ امیرکاری نمبر ۱۳۹ جناب آقا میرزا محمد صاحب شیرازی ملک الکتاب برائے فروش موجود است و سوا سے آن کتاب انتخاب محمدی در مسائل جدیدہ و کتاب تذکرۃ الخواتین در شرح حال مشاہیر نسوان عالم از عرب و روم و عجم از صدر اسلام تا کنون مشتمل بر اشعار عربی و فارسی و ہندی و عجائبات کہ از آثار روایت شدہ و کتاب خلائق المعانی و تاریخ چنگیز و روضۃ الادب فی طبقات شعرائے عرب و کتاب جمہرۃ العرب و شرح فصوص الحکم از ملا جامی و دیوان ابن عربی و کشف الاسرار و تاریخ انگلیند و کتاب مقناطیس الابدان در علم قوت جاذبہ و کتاب شاہنشاہنامہ تصنیف فتح علیخان صباح و وقائع جنگ ایران و روس و تاریخ بدر مطبع طبع شدہ ہرکس طلب باشد طلب دارد۔

گروہ دیدہ و دل بکشا نظم تجارت بنگر

ایک مدت سے ہے دکان جاری — اور دن دونی گرم بازاری
خاصکر ہین وہ ائین انگریزی — ہین سوا اسکے اور چیزین بھی
آتی ہر چیز ہے ولایت سے — اور دیجاتی ہے کفایت سے
چاہتا ہون کہ اور جا پر بھی — ہوئے آڑھت کا سلسلہ جاری
جیسے کشمیر و روم و کابل و روس — مصر و جرمن فرانس طہران طوس
اور ہندوستان کے شہر کلان — ہین جہان تاجران والا شان
جنکو منظور ہو کہ نفع اوٹھائین — مال بھجوائین یا یہان سے منگائین
وہ شرائط کی گفتگو فرمائین — اور فہرستین مال کی بھجوائین
ہر ریاست کا کام جو منظور — وہ بھی خط بھیجین میرے نام ضرور
سب کا فوراً جواب جاویگا — جلوہ مدعا دکھاویگا

المشتہر
مرزا محمد عزیز بیگ سوداگر ادویات انگریزی وغیرہ
چوک ریاست بھوپال

ارجا پرجا- رہا- برا یا- اپنے دل مین کیا کہے گی- بالفرض چتیظرے کو گھر سے نکلتے بھی ہین توانگشت نمائی ہوتی ہے- اسے بھلا خدانخواستہ ایسی کونسی مصیبت پڑی تھی جو اس زور شور کے مہینہ مین گھر سے باہر نکلنے کی ضرورت ہوئی- اللہ کا دیا گھر مین سب سامان مہیا- ہر قسم کی سواری وگنٹ- ٹمٹم- فٹن- پالکی گاڑی- بمبو کارٹ- بریلی کارٹ اصطبل مین موجود- اور نہ سہی گاڑی منگوائی ہوتی- ہونے کو تو سب کچھ ہوجائے- مگر اس کمبخت ہاضمہ کیوجہ سے کچھ کرنے بھی تو پائین- یہان بغیر چہل قدمی بھوک مفقود- آخر لگے کمرے ہی مین چہتر سے برنے- اور جلد پھیری لگانے- ایک ہاتھ شکم سہلانے مین مصروف- دوسرا ادھر ادھر گھمانے مین مشغول- دس پانچ منٹ کی بات تو نہی نہین کہ جلد ختم ہوجاتی- پورے دو گھنٹے گذر گئے- پنڈلیون مین درد ہونے لگا- پیاس سے حلق خشک- ایک قدم اوٹھانا دشوار- مجبور ہی تھی بیٹھ گئے- خیال ہوا- اشتہا کچھ کھلی یا نہین- زور سے ڈکار لی- اُف- اُف- ابتک غذا یہون کی تیون دھری ہوئی ہے- اب کیا کرین- نوکر چاکر- آدرچی باورچی بھیگی بلی بنے بیٹھے ہوئے ہین- کھانا سرد ہوا جاتا ہے- پھر ذرا بداحتیاطی ہوئی- اور تنکے صاحب لگے شوربے مین مرغابی کیطرح غوطے لگانے- انتظار ہے- میان کھالین تو ہلوگ بھی پس خوردہ چٹ کرین- آپسین چخ پخ ہورہی ہے- ایک دن کی بات ہو تو خیر برداشت کرلیجائے- بلاناغہ تو یہ مصیبت جھیلی نہین جاتی- بھی کل سے تو ہم شام ہی کھالی کرسو رہا کرینگے کون آدھی رات تک بیٹھا ہوا ٹاپا کرے- میان کو تو نہ معلوم کیا ہوگیا ہے- جناب سے دو پھلکے کھاتے ہین- اور دن رات پیٹ سہلایا کرتے ہین- کچھ تو ان سب باتون سے اور کچھ نیند کے غلبہ سے اونگھ گھڑی کے پاس گئے- دیکھتے ہین تو بارہ پر بیس منٹ- لاحول ولا- انتظار اشتہا مین وقت کا بھی خیال نہ رہا- مسہری پر جاکر- یہان آؤ- بہت اچھا- بی کے خواب مین پیچھے پڑے- سمجھے کھانا طلب ہوگا- لپے لپے ٹوک مار کر حاضر- حقہ بھر دو- بدن دابو- ہم اسوقت کھانا نہ کھائینگے- ادھر- زیر آید درست آید کا مضمون- پس خوردہ کمیا- مسلم کھانے پر ہاتھ صاف کیے گئے- مونچھون پر تاؤ دیتے- دعائین مانگتے اپنی اپنی چار پائیون پر- خدا ہمارے میان کو سلامت رکھے- عمرو دولت مین ترقی ہو- لذیذ چیزون سے شکم تو سیر ہوتا ہے- اللہ کرے اسیطرح رات کو ہمیشہ بھوک نہ کھلے ہم غریبون کا تو بھلا ہوتا ہے-

اب صبح ہوئی- دو گھڑی دن چڑھے آنکھ کھلی- سب سے پہلے حقہ تسلیم بجالایا- لیٹے لیٹے پینا شروع کیا- کبھی اس پہلو کبھی اوس پہلو- اچھے خاصے مرغ بسمل- دوسری چلم بھری گئی- کچھ دیر مین تیسری کی نوبت آئی- چوتھی بھی آخر سلفہ ہوگئی سا رہا- اونگھ کر ٹہلتے ہین- پھر بیٹھ جاتے ہین- خدا خدا کرکے دوپہر کو اجابت سے فراغت نصیب ہوئی- منہ ہاتھ دھوئے بالون مین کنگھی کی- کپڑے پہنکر اندر گئے- کھانا پیش کیا گیا- ڈرتے ڈرتے وہی دو پھلکے تناول فرمائے- گلوری کھاکر حقہ منہ سے لگانا تھا کہ نیند سے آنکھون مین پردہ پڑگیا- چٹ چارون شانے چت- خرخر خراق- دو گھنٹے پر بیدار ہوئے- توبہ توبہ- آج تو اور بھی برا حال ہے- ڈکار آتی ہے نہ شکم ہلکا ہوتا ہے- لاحول ولا- ناحق سوگئے- حقہ لاؤ- الائچی لاؤ- پان لاؤ- یہ لاؤ- وہ لاؤ- ہزار خرابی کسیقدر تسکین ہوئی تھی کہ شام کی کالی بلا نازل- پھر وہی ہاضمہ کی شکایت اور وہی بار بار کی ہیرا پھیری- کسیدن چار مہمان آگئے تو غضب ہوگیا- آٹھ نو بجے تک انتظار گرسنگی کے بعد- حضرت کھانا تیار- مگر معاف کیجیئے کہ ہمراہی کے فخر سے معذور ہون- وجہ- سبب- جناب اندنون ضعف معدہ کی سخت شکایت ہے- ارے خدا نہ کرے- آپ یہ فرماتے کیا ہین- اپنے سن وسال کو دیکھیئے اور اس شکایت کو- نام خدا ابھی شباب کا عالم ہے- ایک دفعہ پتھر بھی کھالیجئے تو ہضم ہوجائے نہین واللہ واقعی معذور ہون- تو بخدا ایسا نہوگا- آپ کی شرکت ضروری ہے- زیادہ نہین تو خیر تھوڑا ہی سہی- مین ہشکور ہون- مگر للہ مجھے معاف ہی کیجئے- آخر کیا چارہ تھا- قہر درویش بجان درویش- مجبوراً خاموش- بیک بینی و دوگوش- جیون تیون شکم پری کرلی-

آپ جانیئے دن گذرتے کتنی دیر- برسات کے چار مہینے لشتم پشتم فاقم فاقے سے گذر گئے- جاڑے کے دن آئے- حرارت عزیزی مین زیادتی ہوئی- بلی کے بھاگون چھینکا ٹوٹا- ہاضمہ بڑھگیا- دونون وقت غذا ہونے لگی- کچھ تو اس موسمی انقلاب سے اور کچھ باہر کی چل پھر دوڑ دھوپ کیوجہ سے- مینہ کا کھٹکا رہا نہ بارش کا ڈر- جسوقت اور جہان جی چاہا- چلدیئے- کمرے کی فرش پیمائی- ادھر ادھر کی سیر گشتی سے بدل گئی- الازم ملازم کا روزانہ انتظار دور ہوگیا- سمجھے تھے اب دن اچھے آئے ہین- خوب کھائینگے اور مزے اوڑائینگے- مگر توبہ کیجئے- ایک آفت سے چھٹکارا ہوا تھا کہ دوسری مصیبت نئی بلا نازل ہوئی- بیٹھے بیٹھائے دفعتاً سرین پر پھوڑے نکلنا شروع ہوئے- پھر ایک دو نہین- بلکہ درجنون- ایک اچھا ہوا نہین کہ دوسرا تیسرا موجود- ٹکسالی روپئے ہین کہ کھٹا کھٹ ڈھلتے ہوئے نکلے آتے ہین- الٰہی تیری پناہ- کچھ کرتے دھرتے بن نہین پڑتی- اوٹھنا بیٹھنا مشکل- چلنا پھرنا دشوار- گدے کے سہارے کرسی پر ذرا بیٹھے اور بیتاب ہوکر اوٹھ کھڑے ہوئے- ادھر ادھر کا آنا جانا- سیر و شکار یکقلم بند- کسیوقت چین نہین- شب کو خواب نہ دن کو تاب پھر اس نزاکت پر ناقابل برداشت تکلیف- توبہ توبہ یکایک گلٹیون مین درد اوٹھا- بخار چڑھ آیا- رہی سہی نشست و برخاست بھی موقوف

مضامین غیر

حضرت دمباز اور ذواٰتا افنان

ایک جنگل کے غول - ایک باغ کے پھول - ایک آسمان کے تارے - ایک چولھے کے انگارے - ایک درخت کے ثمر - ایک برج کے قمر - ایک پھل کے واسنے - ایک تکبس کے خانے - ایک گینہ کے آوازہ - ایک طائفہ کے ساز - ایک مکتب کے ہم سبق - ایک کتاب کے ورق - ایک استاد کی تلمیذ ایک شاخ کی میوہ لذیذ - ایک سر کے مقلد - ایک طرز کے موجد - ایک مے کے متوالے - ایک کشتی کے پیالے - ایک سجدے کے نمازی - ایک معرکہ کے غازی - ایک بھٹی کے میخوار - ایک معشوق کے یار - ایک صدف کے گوہر - ایک خنجر کے جوہر - ایک طبیعت کے مضمون - ایک لیلی کے مجنون - ایک گلشن کے گلچین - ایک چھتے کے انگبین - ایک قصر کے ستون - ایک شاہد کے مفتون ایک گولر کے کیڑے - ایک پان کے بیڑے - ایک مادے کے پھوڑے - ایک بگھی کے گھوڑے - ایک فکر کے اندیشے - ایک قلم کے ریشے - ایک دروازے کے پٹ - ایک زلف کے لٹ - ایک ماتھے کے بل - ایک جنگل کے فیل - ایک چکی کے پاٹ - ایک دوکان کے باٹ ایک خوان کی چاشنی خور - ایک سیدہ کے چور - ایک کمرے کی ہمسائگین - ایک گلے کی ہمکین - ایک اقلیم کے حکمران ایک شہر کے سلطان دونون کا وزن ایک طبیعت ایک - حالت ایک صورت ایک - طبلہ ایک تھاپ ایک - مان ایک باپ ایک - شاعری کا طریقہ ایک - بات چیت کا سلیقہ ایک - ولنعم ما قیل -

رباعی

ہر حال مین مارتے ہین ٹھٹھے دونو | طرار ظریف بجتے کٹتے دونو
اک رنگ اک بات ہی اک طرز اک شکل | اور اک تھیلی کے چٹے بٹے دونو

الغرض دونون کا وزن رباعی ملاحظہ ہو - ذواٰتا افنان تو پنچ مین اکثر طبع آزمائی فرما چکے ہین دوسرے صاحب آج دفتر مین نام لکھواتے ہین -

حضرت دمباز

دنیا ہے گذرگاہ ٹھہرنا کیسا | عالم ہے فنا قیام کرنا کیسا
جب مرنے کے واسطے ہوئی ہین پیدا | پھر ہیضہ سے خواہ مخواہ ڈرنا کیسا

حضرت ذواٰتا افنان

پلٹی ہوئی باد برشکالی ہے بھر | ہر ڈالی پھل اور پھول سے خالی ہے پھر
سب غنچون کی گٹھریان بندھی رکھی ہین | گلشن سے بہار جا بجا ہے پھر

حضرت دمباز

اپنون کی دغیرون کی خبر لیتے ہین | تن تن کے پھر اپنا پیٹ بھر لیتے ہین
بیمار و یتیم ہو کہ مسکین و غریب | ان سب کا حق اپنے گھر مین دھر لیتے ہین

حضرت ذواٰتا افنان

کپڑے لیتے نہ مال و زر لیتے ہین | نا جیب و گرہ کبھی کتر لیتے ہین
دے دیتے ہین ہم بھی تو برابر ہی جواب | سائل کی دعا کبھی اگر لیتے ہین

حضرت دمباز

کچھ آئے نہ آئے نام لکھوائین گے | دعوت ہر سال تین دن کھائین گے
کلکتہ مین ہو کر پونے اور پٹنہ مین | ہے زندگی شرط کانگرس جائین گے

حضرت ذواٰتا افنان

دنیا سے سوئے عدم گذرنا کیسا | اس پار سے اوس پار اوترنا کیسا
پیدا ہوے جب نسے رہے مردہ ہم | اب موت کسے اپنی مرنا کیسا

باقی آئندہ

راقم
قلم

اک نہ اک عارضہ رہا لاحق
تھم گئے دست تو بخار آیا

توبہ - توبہ - استغفر اللہ - معاذ اللہ - خدا کی پناہ - کچھ کہا نہین جاتا - عجیب آفت ہے - ناک مین دم - دم مین ناک - جب دیکھیے دونون ہاتھ توند پر - پیٹ سہلا رہے ہین - دو پھلکے کھائے - اور تمام دن ڈکارین لے رہے ہین - کمبخت کسیطرح ہضم ہی نہین ہوتے - بھوک کا بارہ باہ چوبیس گھنٹے پتہ نہین - نفخ ہے - قراقر ہے - تبخیر ہے - ورم ہے - چورن پر چورن - گولیون پر گولیان - گولون پر گولے - پیٹ گولر گنج ہو گیا - کچھ اثر نہین نسخے پر نسخے کیے جاتے ہین - الایچیون پر الایچیان - گلوریون پر گلوریان تناول فرمائی جاتی ہین کسیطرح بھوک کمبخت کھلتی ہی نہین - کرسی پر - پلنگ پر - فرش پر بیٹھے بیٹھے جی گھبرا گیا - دفعتاً دل کھڑکے ہوئے - پیادہ پائی کا خیال ہوا - شاید اسی سے حرارت بڑھے - اور غذا تحلیل ہو سب جائین کہان - برسات کے دن - ساون بھادون کا مہینہ جھڑی لگی ہوئی ہے سڑک پر چلنے سے رہے - اسلیے کہ عزیز - قریب - دوست احباب

راحت دن چارپائی پہ پڑے رہنا - آج اس حکیم کا علاج - کل اوس ڈاکٹر کا - کبھی عرق سارسپریلا - آج پیسٹوں کو کل وہ - دوائین پیتے پیتے ناک مین دم - پھوڑے ہین کہ کسی طرح پیچھا نہین چھوڑتے - العظمت - آئے دن تازہ تازہ بیماریون کا شکوہ - ننھے ننھے امراض کی شکایت - کبھی زکام ہے - تو کبھی درد سر - کبھی اسہال ہے تو کبھی قبض - آج نافہ ٹلی ہے تو کل بائین میں موچ آگئی ہے - غرضیکہ نت ایک نئے جھگڑے کا رونا ضرور - یہ سب کس سبب سے ہے ؟ صرف بیکاری کی بدولت اور کچھ نہین ✦

الراقم
جناب خلیل نغمہ نخیاسن
اس ڈھب کے مریضونکی دوا اور کچھ ہے
(شوخ ظریف)

کلام سفلی

آپنے بہت سے شعرا کی عالی دماغیان سنی ہونگی - ذرا ہمارے حضرت سفلی کی طبیعت داری بھی ملاحظہ فرمائیے - کلام مین سحر جادو کا اثر تو تخلص ہی سے پیدا ہے مگر یہ امر بھی داد دینے کے لائق ہے کہ ایک جلسے مین یہ اشعار فی البدیہا ارشاد ہوئے ہین اور شاعری کا جھگڑا اولدل زمین مین کھونٹے سے لا لگا ہے -

غزل نتائج خانصاحب متخلص بہ سفلی

انگیا کی تیری سنتے ہین دیوار ہی نہین	کہتے ہین وہ جو محرم اسرار ہی نہین
جب ان سے ہوگیا مرض آتشک مین	اوس دن سے اونکی گرمئے بازار ہی نہین
جلتا نہین ہے ٹٹو اگر دل جلا تو کیا	بیلی ہی شوخیون پہ یہ رہوار ہی نہین
زاہد حرام ہے ہم نہ کرین اور کیا کرین	شرعی نکاح ہم کو سزاوار ہی نہین
اونکے ابے تبے کا نہ کچھ کیجیے خیال	یہ گفتگو تو قابل گفتار ہی نہین
سفلی جو اگرے مین نہین مہر و لغو ز	تو آگرہ ہے مطلع انوار ہی نہین

دیگر

اونسے خلوت ہوئی مگر نہوئی	ایک صحبت بھی کارگر نہوئی
دیکھنا شیخ کی سبک مغزی	اسکو پگڑی وبال سر نہوئی
جسنے باندھا ازار بند کڑا	اوسکی ڈھیلی کبھی کمر نہوئی
اسے تو تم ہو کیا سگ دنیا	تمکو پروا سوائے زر نہوئی
کھا گئے ایک ایک کا حلوا	اور لینڈی تمھاری تر نہوئی
لکھنؤ کو چلو تم اے سفلی	یان تو کچھ خواہش ہنر نہوئی

دیگر

گل کھلکھلا پڑے تری کھل کھل کو دیکھکر	بلبل کی گل گئی تری چل بل کو دیکھکر
کسکا رقیب عاشق بیدل کو دیکھکر	جسطرح بھوت بھاگے ہے عامل کو دیکھکر
رات ایسا دھت نشے نے نکات کر گیا	اونکو پکار اوٹھا مہ کامل کو دیکھکر
جورو کی شکل سے مجھے نفرت ہے آجکل	میعہ روز روز کی کل کل کو دیکھکر
معشوق بچہ کش ہے تو سفلی خدا بچائے	کیا انتشار ہوتا ہے کل ال کو دیکھکر

راقم
علوی

پنچ مل خدا خدا مل پنچ

لکھنؤ پنجشنبہ ۳۰ - اکتوبر ۱۸۹۰ء

جنگ و جدل ایک مردانہ فعل ہے مگر آج کل نسائیت کے زور کو دیکھیے کہ وہان بھی یہ اپنی جھلک دکھانے سے نہین رہتی [illegible] تہذیب کی جانب ترقی کرتا جاتا ہے زنانہ پن بھی بڑی [illegible] ہوتی سے [illegible] کیا جاتا ہے [illegible] تلوار و تبر - کمان و تیر سے لڑائی [illegible] ہوتی تھی [illegible] نے ترقی کی بندوق ایجاد ہوئی پردے مین بیٹھکر سٹ سے نشانہ [illegible] مگر دھوئین اور آواز سے مقام و سمت کا پتا چل جاتا تھا اب پردہ نشینان حیا [illegible] نے بے دھوئین اور آواز کی بارود ایجاد کی نہ قوت باصرہ آنکھ مار سکتی نہ سامعہ سرگوشی کر سکتی - دن دن - دھائین دھائین سٹ پٹ سب ندارد خموشی کا عالم گولی گولے تیر کیطرح آکر جب جسم مین ترازو ہو گئے تب آنے والے کا بھاؤ معلوم ہوا - واقعی جوانمردی اور بہادری اسیکا نام ہے - جس نے حروف ایجاد کیے تحریر و تدوین شروع کی اوسنے حافظے پر ظلم کیا - اب اس بارود کے موجد نے جرات و بسالت کو نفرد اکرنے کی تدبیر نکالی - اگر دنیا کی ترقی نے اس سمت باگ موڑی تو اللہ نے چاہا تھوڑے ہی عرصے مین "النساء قوامون علے الرجال" کا معاملہ ہو جائے گا شوہر صاحب کی مردی جورو صاحب کی جیوٹ سے بدل ہوکر سہ

اپنی شب وصال کا اولٹا زمانہ تھا
اوپر دری تھی اور تلے شامیانہ تھا

کا لطف پیدا کریگی - اور کیا عجب دنیا اپنے نام کی زور سے عورات ہی کی جگہ بنجائے اور مرد صاحب پنشن پاکر اس نیک جنس کی دعا گوئی ن

مین داخل ہوکر بی صاحب کی خیریت منایا کرین - سارا انتظام شہد کے چھتے کیطرح ۱۰۰ اون کے ہاتھ رہے مرد صاحب دشمن بنے حیات چندروزہ گزار کر ملک عدم بسانے سکو پیدرے سدھایا کرین -

مگر ہندوستانیون کو اسکی فکر فضول ہے - یہ جھگڑے بکھیڑے تو مردون کے واسطے ہین یہان اپنی گورنمنٹ کی عنایت سے عذر کے بعد سے ہتھیارون کے بوجھ سے سبکدوش ہین یہ بھی نہین جانتے بندوق منہ کیطرف سے چھتی ہے یا دم کی طرف سے لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آدہ زنان مین ہین: آہ مردان مین عورتون نے مردون کی حکومت چھینی تو ہمکو کیا اور مردون نے زنانہ گھونگٹ مین منہ چھپایا تو ہم سے کیا مطلب - یہ تو تھے جوان بھاگتون کے آگے اور مارتون کے پیچھے - بہت جوش آیا جی مین دس بیس گالیان کوسنے دے لیئے دل کا بخار نکل گیا - سمجھ لیجئے یہ بھی اک بے دھوئین اور آواز کی بارود ہے +

تعلیمی کانگریس

اس امر سے تو غالباً کسی سمجھدار کو انکار نہوگا کہ تعلیمی کانگریس مین بڑے بڑے جغادری حمقا کا سالانہ مجمع ہوتا ہے - اسمین لوگ اپنا ہرج کرکے خرچ کرکے سو کام چھوڑ کے آرام آسایش سے منہ موڑ کے تعطیلین گنوا کے معوبت سفر اوٹھا کے شامل ہوتے اور چار پانچ روز مفت خدا اجہائین جھائین سے اپنا دماغ (وہ بھی ہوتا ہے ورنہ جہتون کا تواز روے تحقیق معدوم ثابت ہوا ہے) خالی کرا کے - سید صاحب کی شان مین قصیدے - اور مسلمانون کے حال کے مرثیئے سنکر جس راہ آتے ہین اوسی راہ بغلین بجاتے ٹٹیئے کی ذبل چال چلے جاتے ہین - اوسکے بعد سے نہ انکو خیال رہتا ہے کہ جلسے مین کیا بنے یا اور احمقون نے جھک مار اتھا نہ سکرٹری صاحب اور پریسیڈنٹ صاحب چونکتے ہین کہ ہمکو کون عملی کارروائی کرنا چاہیئے - پھر فرمایئے ایسے حضرات تضیع اوقات کرنے والے - خواہ مخواہ مجنونون کی ٹٹل ہانکنے والے احمق نہیین تو کون ہین -

ہان ایک بات البتہ تصفیہ طلب ہے یعنی ان تمام ممبران تعلیمی کانگریس کو سید صاحب نے احمق بنایا ہے یا ان سب نے ملکر سید صاحب کو فریقین کے دلائل و براہین تحریری و تقریری جہان تک خیال مین آسکتے ہین مساوی الوزن ہین کسی جانب رتی بھر پلہ نہین جھکتا اور بلا شک یہ سوال بھی اوسیطرح کے مسائل فہرست مین داخل کر دینے کے قابل معلوم ہوتا ہے جیسے پہلے انڈا پیدا ہوا یا مرغی تخم پیدا ہوا یا درخت - عدم بنایا وجود -

پس ہمارے نزدیک مناسب ہے اس سال تعلیمی کانگریس مین سب سے پہلے اس بات کا تصفیہ ہو سکے کہ کون احمق ہے اور کون احمق ساز

بعد اوسکے کوئی اور کارروائی آغاز کیجاے - اگر یہ معاملہ یونہین مجمل رہا اور تصفیہ حقوق نہو گیا تو یقین کر لینا چاہیئے کہ ایک دن اسکے آگے بھی اوسیطرح طویلہ بیاتیانچ ہوگا جوتیون مین دال بٹے گی جسطرح ٹرسٹیون کے معاملے مین ابھی کل معاملہ تھا یار و سمجھا دینا سمجھا دینا ہمارا کام ہے آگے تم جانو اور تمھارا کام گر احمق ہو تو ہمکو کیا احمق گر ہو تو ہمکو کیا ہمارا تو کہین نہین گیا -

ساتھ چھوڑینگے نہ سایے کیطرح

ہم بھی جائینگے جدھر جائیے گا

انگریزی معدلت نے زور کیا - مصلحت وقت نے پاپ کا قطر تجویز کیا تدبیر کے خزانے سے کہ اس بل اسطرح نکلا جسطرح باغ کے فوارے سے پانی اوچھلتا ہے - مگر گلزار ہند کے ننھے پودون تازہ کھلتے ہوے غنچون کے سیراب کرنے کو کفایت کرتا نظر نہ آیا - بکری نے دودہ دیا تو مینگنی بھرا -

بریڈلا جو پہلے سے ایک عام شاداب کرنے والی نہر کی فکر مین جوے شیر لانے کی کوشش سے زیادہ جانکاہی کر رہے تھے اس کمیٹی شن کو دیکھکر سمجھ گئے کہ انگلستان کی وزارت عجیب شکنجے مین پڑتی نظر آتی ہے اگر لارڈ کراس کا بل نہ چلا (جسکا سب کو یقین تھا) تو وزارت کی شکست ہوتی ہے کہ اس معہ اپنے بل کے گوشہ عزلت مین منزوی ہونگے - اور ہمارا مقصد پھر اوسیطرح ناتمام رہیگا اگر بل صاحب پاس ہوئے تو مقصد صاحب براے چند کھٹائی مین پڑے -

چونکہ مطلب سے مطلب رکھنے والے اور آم کھانے سے نہ کہ درخت گننے سے کام رکھنے والے تھے مسٹر بریڈلا نے لارڈ کراس کے بل ہی کو کاٹ چھانٹ کر اپنے مفید مطلب بنالیا بہت اچھا آپ ہی کے فوارے سے ہم باغ کو سیراب و شاداب کرنا چاہتے ہین مگر ذرا منہ بڑا کیجیئے - فیالحال کو دخل دیجیئے اب تو غالباً لارڈ کراس بھی سمجھے ہونگے کہ ہندوستان کو حقوق واجبی دلانے والے ہر رنگ مین کامل ملا کے مستقل مزاج - اور ہر چیز سے مطلب نکالنے والے نکلے -

اور جب تک ہندوستان کی دادرسی نہ کیجائیگی خاموشی نہوگی خود غرض - کم ہین - مخالفین کانگریس دیکھین کہ اسکی خواہشین کیسی قرین انصاف اور آرزوئین کیسی بر آنے والی ہین جنکی بدولت آج وزرا کو فکر پیدا ہے کہ اگر لاپروائی یا مخالفت کیجاتی ہے تو اپنے عہدے کی خیریت نہین نظر آتی ہے - طرح طرح کی چالین اختیار کرنے پر

مجبور ہوتے ہین سچ کہا ہے۔

خاکساران جہان را بحقارت منگر
توچہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد

اگر اب وزرا کو اسمین بھی گفتگو ہے تو بہتر ہے کہ اس بل کی جگہ کوئی پیچ پاچ

پیچیل بل پیش کرین اور دیکھین کہان تک تعاقب کیا جاتا ہے۔

لوکل

سردی کے آغاز مین ہیضہ خانصاحب کی گرماگرمی زندگی سے دل سرد کئے دیتی ہے - رزائی لحاف کی طرح خوف موت جب دیکھئے جان حزین پر سایا - موت تو ایک ہی دفعہ آتی ہے مگر خوف دن بھر مین ہزار دفعہ ذبح کرتا ہے بہت سے بیچارے اصلاح مزاج کے واسطے مسہل لینے کے منتظر تھے حکیمصاحب نے بھی کچھ ہنے کتنے اس دن کے واسطے تاک رکھے تھے مگر اسہال ... مناسب نہ جانا بقول شخصے گوڑی گئی ... کہ حکیمصاحب سے اس ملاقات نہ صاحب سلامت اگر ہے کچھ تو انگریزی ڈاکٹرون سے رسم اونھین کا کچھ بھلا ہے مریض گرفتار ہوا ڈاکٹرون کی معرفت مردہ شو یون تک پہونچ گیا حکیم بیچارے منہ دیکھتے رہ گئے۔

اس مرض نے نقصان جان کے علاوہ مردم شماری کرنے والون کے کام مین بہت تخفیف کر دی - باجرے کے ملیدے کا مزا گیا بلا سے - مسہل نہ لیا نہ سہی - خیرات مین جتنے کاغذ نکلے تھے سب کا تصفیہ تو ہو گیا۔

آج کل شیعہ اور سنی گروہ مین ایک کتاب کی بدولت مخالفت پھیلی ہوئی ہے - کچھ تو فریقین کا مذہبی جوش اور سب سے بڑھکر ہمارے مقامی حکام کی فرو گذاشت اس قضیہ نامرضیہ کو اس حالت پر لائی ہے۔

سیٹی مجسٹریٹ صاحب فیصلہ کرتے ہین کہ کتاب پر جب لکھا ہے کہ سنی نہ دیکھین تو کتاب پر کیون نظر ڈالین - ڈپٹی کمشنر صاحب دوسری طرف کتابین لیکر ضائع کرائین - نہ وہ سنی راضی ہون نہ شیعہ احبت رہجائین - سچ تو یہ ہے انگریزی طرز ملکداری کا پورا پورا چربہ ہے

سرکار باشد عاقل و این جملہ بے خرد

شکریہ

بشکرگزاری تمام اسمار قدردانان اودھ پنچ معہ موصولہ بدین ترصد درج ذیل ہین کہ ہمارے عالی ہمت مہربان اسیطرح امداد و اعانت فرماتے رہینگے اور ہمکو شل دیگر معصرین کے بجاے شکریہ کے شکایات عدم توجہی کا موقع نہ دینگے - کیونکہ ہمارے ناظرین اس امر سے خوب آگاہ ہین کہ ہمکو اپنے مہربانون کی عنایت سے شاذ و نادر ہی ضرورت تقاضاے زرقیمت بذریعہ اعلان لاحق ہوئی ہے۔

جناب سید یوسف امام صاحب -	سے عہ
جناب وارث نمبردار بے لال صاحب -	صرر
جناب حکیم غلام نبی صاحب -	عہ
صاحب سکرٹری دارالمطالعہ لیبریری -	عہ
عدالت منصفی قیصرگنج -	۱۳ر
جناب الف خان و عبدالغنی صاحبین -	سے عہ ۱۳ر

ضرورت

کاکوری اینگلو اسکول کے واسطے ایک ہیڈماسٹر کی ضرورت ہے جو مڈل کلاس کو تعلیم انگریزی دیسکے اور ایف اے پاس ہو درخواست آخر نومبر ۱۸۷۹ء تک آجانا چاہیئے۔

العبد
سکرٹری کمیٹی مدرسہ کاکوری

حضرت آزاد کا کلام معجز نظام

ڈھاکے کے ایک مشہور شوخ طبع اور نامی شاعر اور رئیس سید محمود آزاد کا فارسی اور اردو کلام بلاغت نظام جسکا اشتیاق صاحب مذاق سخن سنجان اور سخن فہمون کو ایک زمانے سے تھا اب زیور طبع سے آراستہ ہو کر نظر افروز اہل نظر کے لیئے تیار ہے اور مشتہر کے پاس سے بقیمت ذیل ملسکتا ہے۔
دیوان ۱ر — مسدس آزاد ۱ر —

المشتہر
سید محمد عبد الغفور شہباز مراد پور
بانکی پور

دوا خانہ محمد عبد الغنی دہلوی

وا ضح ہو کہ یہ دوا خانہ دہلی مین ۱۲۸۲ ہجری مطابق ۱۸۶۶ء سے بفضل خدا نیکنامی سے جاری رہا اب بمقام لکھنؤ کھولا گیا ہے جن حضرات کو اس سے ادویہ خریدنی اور علاج کرانا منظور ہو مرقومہ ذیل پتہ پر خط و کتابت فرمائین پوری فہرست تو آدہ آنہ کا ٹکٹ ارسال کرنے پر روانہ ہوگی چند ادویہ بطریق نمونہ مرقوم ہین -

روغن نمبر ۴۴ خوشبودار مقوی دماغ [illegible] بصارت [illegible] دماغ نزلہ اور خواب کی داڑھی کی [illegible] گرم [illegible] سر [illegible] دافع سخت بالون کو [illegible] گرنے والونکی [illegible]

اہل قلم و باریک کام کرنے والے جو قوت دماغ اور باصرہ سے زیادہ مشقت و محنت لیتے ہین اگر اس روغن اور سرمہ مجلی چشم و معجون نمبرہ قیمتی عہر کا استعمال رکھین تو انشاء اللہ موجودہ دماغی اور آنکھون کے امراض زائل ہو جائین اور نئے پیدا ہونے سے ہمیشہ محفوظ رہین ۵ تولہ عہ ر عمار

سرمہ مجلی چشم و مقوی بصارت ایکماشہ ۴ ر ۶ ماشہ عنعا

سرمہ اقسام نزول الماء یعنی موتیا بند کو (جیسا کہ بخارات رطوبات کیموسیہ بدن سے دماغ تقبہ عنبیہ مین اٹھتے رہتے ہین اور اس سے بطریق پسینہ تھوڑا تھوڑا پانی پردہ قرنیہ کے نیچے جمع ہو کر بتقادم تنگ اور قوام پاتا ہے ایسا ہی اسکا استعمال بتدریج) بلا قدح و دستکاری رجوع تحلیل کرکے بینائی مسدود شدہ کو بحکم شافی مطلق صاف کرکے حالت اصلی پر پھیر لاتا ہے ایک رتی [illegible] روز لینے کے واسطے کافی ہوتا ہے - ایک رتی ہر ایک ماشہ عہ

گولی نمبر ۴۷ - دفع جریان و رقت اور حصول تقویت باہ کیواسطے مفید ہے ۱۴ خوراک ہے ر

وصل نمبر ۴۸ - ضعیف الباہ کسی سبب سے ہو دماوس العلاج کیواسطے انتہا درجہ کا مفید اور [illegible] اعضا رئیسہ و شریفہ مثل معدہ و جگر و دل و دماغ و گردہ ہے ۵ خوراک ۵ ر

طلا نمبر ۴۹ - بلا تکلیف و زخم رطوبت عروق کو تحلیل کرکے قوت پیدا کرتا ہے ایکماشہ ۲ ر

جوہر نمبر ۵۴ - سوزاک کہنہ و مزمنہ کے ازالہ کرنے مین نہایت مفید ہوا کرتی ہے خوراک عہ ر

گولی نمبر ۴۶ [illegible] سوزاک [illegible] دافع ہے ، خوراک - ۸ ر

موہیانی

الکحول ڈبیہ صہر — ۶ ماشی ڈبیہ عنعہ — ۳ ماشی ڈبیہ عہ

سلطان الحبوب

سریع التاثیر نباتات کے عصارات وغیرہ سے بنتی ہے سر سے پاؤنتک ۴۴ امراض مختلف کو دافع خصوصاً امراض بارده لقوہ فالج وغیرہ اور مرض ہیضہ کے واسطے بیحد مفید ہے بشرکوئی دوا نہیں کل امراض اور اسکے طریقہ استعمال کی کتاب ڈبیہ کے ہمراہ ہوتی ہے
۱۰۰ عدد کی ڈبیہ للعہ — ۲۰ عدد کی ڈبیہ عہ ر — ۱۰ عدد کی ڈبیہ ۸ —

المشتہر محمد عبد الغنی بمقام لکھنؤ راجہ کی بازار محلہ باغ قاضی

اشتہار

کتب مطبوعہ ایران و مصر و بیروت عربی و فارسی و کتب قلمی اور بمبئی بعلاوہ امیر کار عالیجناب آقا میرزا محمد صاحب شیرازی ملک الکتاب برائے فروش موجود ہے منجملہ کتاب منتخب محمدی در صنائع جدیدہ و کتاب تذکرۃ الخواتین در شرح حال حالات نسوان عالم از عرب و روم و عجم از صدر اسلام تا کنون مشتمل بر اشعار عربی و فارسی و ہندی و عجائباتی کہ از زنہا روایت شدہ و کتاب خلائق المعانی و تاریخ چنگیز در وصف الادب فی طبقات شعراے عرب و کتاب جمہرۃ العرب و شرح فصوص الحکم از ملا جامی و دیوان ابن عربی و کشف الاسرار و تاریخ انگلینڈ و کتاب مغناطیس الابدان در علم قوت جاذبہ و کتاب شاہنشاہنامہ تصنیف فتح علیخان صباح و وقائع جنگ ایران و روس و تاریخ [illegible] مطبع طبع شدہ [illegible]

نظم دیدہ و دل بانشاء نظم تجارت بنگر

ایک مدت سے ہے دکان جاری	اکو دن دونی گرم بازاری
خاصکر ہین دوائین انگریزی	ہین سوا انکے اور چیزین بھی
آتی ہر چیز ہے ولایت سے	اور دیجاتی ہے کفایت سے
چاہتا ہون کہ ار جاے بھی	ہوئے آڑھت کا سلسلہ جاری
جیسے کشمیر و روم و کابل و روس	مصر جرمن فرانس طہران طوس
اور ہندوستان کے شہر کلان	ہین جہان تاجران والاشان
ہکو منظور ہو کہ نفع اوٹھائین	مال بھجوائین یا یہان سے منگائین
وہ شرائط کی گفتگو فرمائین	اور فہرستین مال کی بھجوائین
ہو ریاست کا کام جو منظور	وہ بھی خط بھیجین میرے نام ضرور
سب کا فوراً جواب جاویگا	جلوہ مدعا دکھاویگا

المشتہر مرزا محمد عزیز بیگ سوداگر ادویات انگریزی وغیرہ چوک ریاست بھوپال

دوا خانہ آڑھت کمپنی

لکھنؤ کی تمام اشیاء نادرہ تلمی تلذذی خبرین مضمون بحاصحت و کفایت سے کتابین چھاپنا خرید کر بذریعہ ویلیو روانہ کرنا ولایتی مال و مصر و بیروت و ایران کی کتابوں کا منگانا علاوہ عطر انجمن منتخب جوہر معجون الاطریفل ابریشم عرق سرمہ چورن منفوف حضرت مریم حلوے مٹھائی نادر الاثر نفس جوہر علاج کے لیئے بعد دریافت کیفیت مزاج و مرض روانہ کرنا کمپنی کا کام ہے سب مال یا نقد روانہ ہوگا یا بذریعہ ویلیو پے ایبل (ہندوستان) اس کمپنی مین شریک ہین فرمایش کا خط صاف لکھا ہوا اور پتہ ٹھیک لکھا جاے المشتہر منیجر آڑھت کمپنی لکھنؤ چوپائی ٹولہ مکان نمبر ۳۴۹

مضامین غیر

لشکر گوالیار

اقلیم ظرافت کے شہنشاہ صداقت کے سمندر سے تھا دبدبۂ سکندری علیک سلیک یالاگن گوڈمارننگ کے تو بجا نہ مدعا یون ظاہر ہوتا ہے کہ جناب مسٹر فیلوز پرسنل اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل بجرنگ گروہ کے میلے کے انتظام یا سیر یاگلگشت جو مناسب سمجھیے فرمائیے کو روانہ ہوئے ہیں آئندہ کا حال خدا کو معلوم - بڑی مہرانی صاحبہ کا دربار تزک و احتشام کا ختنہ و ہوم دھام کے ساتھ ۲۵-۱۰ گذشتہ کو ہو گیا ساری ترتیب تفصیل لیجئے یون نقیب اسطرح و ساری کھڑے تھے ادھر اونٹ بلبلاتے ادھر ہاتھی سونڈ ہلاتے سوار گھوڑوں کو لنگوری کو واسطے پیدل خاک پھانکتے امرائے دربار غرق جھولون سے آراستہ دربار سامان و حاضرین کی بوقلمونی سے پیراستہ تو بندہ لکھنے اور آپ سننے سے معذور ہیں ایک بات البتہ ضروری یہ ہے کہ سیتولہ صاحب کے وکیل بھی سادی وضع سے بجائے ہاتھ کے صرف دھوتی باندھے حاضر دربار ہوئے مگر نارسائی کا بھلا ہو کہ باریابی نہوئی دعائے غیر مستجاب یا مجہول الحال مکتوب الیہ کے خط کیطرح واپس ہوئے تیسری خبر یہ ہے کہ مسٹر اف ہنوی صاحب نے مقام ہوئل کو زینت بخشی و دماغ زمین کو چرخ چارم پر پہونچایا شلک سلامی نے خبر آمد مشتہر کی چار روز مقام کیا مہاراجہ عالیجاہ بہادر کا علمی امتحان لیا گرچہ امر تصفیہ طلب ہے کہ ایسے مدارج پر پہونچکر دیسی والیان ملک کی عنان ترقی کو کس جہت میں معطوف دیکھکر اصلی خوشی دلی خوشنودی پیدا ہوتی ہے صاحب موصوف نے مہاراجہ عالیجاہ کے فن سپہ گری کو بھی بہت پسند فرمایا خیر شکر ہے آج کل جبن بزدلی کے عہد میں ایسے فنون کا چرچا اور شوق دیسی رئیسون میں کچھ کچھ باقی ہے- ورنہ آب ہوا تو موافق نہیں-

اور پریسیڈنٹ اور چیف جسٹس صاحب نے بھی حسن لیاقت اور کارگذاری کے صلہ میں تحسین و آفرین حاصل کی الغرض بعد اس تقسیم و ایثار خوشنودی جسطرح بخیریت آئے تھے ہنوی صاحب ہنسی خوشی کمپ جھانسی کی جانب روانہ ہو گئے-

سنا جاتا ہے بڑی مہرانی صاحبہ خیر مجسم پریسیڈنٹ صاحب سے رنجیدہ و سیتولہ صاحب بھیہ بلونت راؤ سے خوش ہیں اور انھیں صاحبون کے اہتمام سے سری منت منو راجہ کی شادی ہوئی پانچون گھی میں رہے- آخیر میں مہاراجہ صاحب مغفور کے تھوڑے سے بہت حالات سن لیجیے آپ ہمیشہ ایک بجے شب کو استراحت فرماتے ۵ بجے کے قبل بیدار ہوتے آٹھ نو بجے تک جنگی قواعد دیکھتے پھر عدالت کو زینت دیتے شام کو فرصت حاصل کرتے شب کو لطف عشرت اوٹھاتے مزاج میں تحمل قدر دانی تو قیر ہر فن طبیعت پر اسقدر اختیار کہ ایک زمانہ میں بی چندر پھاگا اور کملا منظور نظر ہوئیں تو پڑھوا مشکل کیا جنگل کو گلشن بنایا اب تک جسکی ہولی یادگار ہے-

مہراج بھجو ڈالی رنگ مین +
کملا چندر بھاگا تیرے سنگ مین

مہاراجہ دتیا کملا کے فراق میں ٹیسے گاتے یون حال دل سناتے رہے-

راجہ دیوانہ کر گئی ململیا +
تونے مارے برہ کی بان کملیا

اکبارگی ہوا جو بدلتی ہے دونوں کو وہ تنا بتائی پھر نام بھی نہ لیا کہ کوئی کنجڑا لیگیا یا قصائی- آپ کا مزاج اکبر سے بہت سی باتون میں ملتا جلتا تھا دربار میں اکثر کاملان فن شعر سنجیدہ سن رسیدہ حاضر رہتے عالیجاہ کا غم رعایا و اہلکار کو ابتک تازہ ہے مگر دلکوڈ ہارس دے لیتے ہیں مہاراجہ بلند اقبال اپنے پدر بزرگوار کی چال ڈھال پر معلوم ہوتے ہیں خدا ہمچنین کند-

مژدہ تازہ ہے کہ عنقریب شادی محل کی آبادی ہونے والی ہے اہتمام حضور پریسیڈنٹ صاحب کے ذمہ ہے اسقدر بطور ضمیمہ قبل التذکر عرض کیا گیا آئندہ پر مکمل حالات نذر ناظرین ہونگے-

راقم
ڈبل ڈی آر ڈبل

غزل طرح حال

سحری حق نے مجھے دی ہے طبیعت کیسی — چٹکیاں لینے لگی دلمین ظرافت کیسی
ہم سمجھتے ہیں یہ آہستہ خرامی تیری — پانون بھاری ہیں ترا یار نزاکت کیسی
پاس ملکر جو ڈبل اونکو دیا وعدے مین — وہ خفا ہو کے لگے کرنے عداوت کیسی
غیر کا سر ابھی کدو کیطرح صاف کرون — مجھسے کمبخت کریگا وہ رقابت کیسی
کبھی دریا کبھی بازار کبھی باغ کی سیر — سر چڑھی ہے تری اللہ یہ وحشت کیسی
کوئی معشوق بھی اب مفت نہیں پوچھتا ہے — مفلسی تیرا برا ہو گئی حالت کیسی

پولیٹکل مضامین

ہند میں خاک نہیں غربت و افلاس سوا — روس کیا چاہتا ہے اسکی ہے نیت کیسی
لی کمیشن ہوئیں پھر زمدہ حرارہ لائین — کابل اور ہند کی ہر دیکھیئے وہ شدیدی
[illegible] — ہند کی اندنون نازک ہوئی حالت کیسی

قومی دکھڑا

دعویٰ او ... قوم نے ... | ... قوم سے تا ... نصیحت کیسی
کٹ ... ہین قوم ہی ... | سچ تو یہ ہے کہ بری ہوگئی صورت کیسی
گتھیان ... ہین ... سمجھتی ہی نہین | شیعہ و سُنی مین یہ نفرت عداوت کیسی
باتون باتون مین بگڑتے ہین مسلمان ہندو | دنیوی تعلیم نے اسکی محبت کیسی
... ہوکے یہ کہدیتے ہین | مفت اخبار ... اسکی یہ قیمت کیسی

نظم اچھی نہین گستاخ مگر کیا پروا
حضرت شیخ کی مجھ پر ہے عنایت کیسی

راقم
گستاخ ہیر سالار ...

خدا مغفرت کرے

لیجئے حضرت ہمارے سید صاحب کے دست بازو۔ مرید راسخ العقیدہ یعنی خلیفہ جی صاحب چل بسے اور دنیا سے ایسے بیزار ہوئے کہ ٹھنڈے ٹھنڈے سدہار گئے۔ افسوس! بیچارے سرمور گزٹ نے عین شباب ہی مین رحلت کی۔ پیرجی تو اب انحطاط پر تھے مگر ہونہار خلیفہ جی ماشاءاللہ پیرجی سے بھی دوچار ہاتھ اونچا اوڑتے تھے۔ اور حق تو یہ ہے کہ اب پیرجی کی باتون مین وہ مزا کہان وہ جوانی کے ترنگ مین اونچ نیچ نہ سوچنا۔ وہ نئے سبزہ باغ کی بہارین دیکھکے انکا مفتون ہونا وہ ذرا ذرا سے اختلاف پر بگڑ بیٹھنا وہ بات بات پر جھنجھلانا وہ سید صاحب کے اقوال افعال حرکات وسکنات پر امنّا صدقنا کی بھرمار وہ بے سوچے سمجھے تقلید وہ اونکی بیس تعریف۔ وہ فقرہ فقرہ کے بعد سید القوم کا وظیفہ وہ صفحہ کے صفحہ تعریف سے سیاہ۔ الغرض جو بات تھی اچھی ہی تھی اور ہر وقت یارون کے منہ سے یہی نکلتا تھا ؎

دیکھیے لاتی ہے اوس شوخ کی نخوت کیا رنگ
اونکی ہر بات پہ ہم نام خدا کہتے ہین

نیر صاحب سرمور گزٹ کے بدولت سید صاحب سید القوم تو ہوگئے اختلاف العلما کی تو مصداق ٹھہر گئے۔ افسوس یہ ہے کہ بیچارے نے عمر کم پائی نہین تو وہ سید صاحب کو مجدد الف ثالث یا مہدی آخرالزمان ضرور بنادیے یون لوگ چاہین کچھ کہین مگر اسمین شک نہین کہ بعض حضرات کا یہ کہنا اب ہمکو بھی باور ہو چلا کہ سرمور گزٹ کا سارا نشو و نما اور اس دردسر کی اصل علت غائی محض ٹرسٹیز بل کا معاملہ تھا خیر سید صاحب کی دور اندیشی کے ہم بھی معترف ہین اور اسی کے ساتھ ہی اونکے انتخاب کی بھی ضرور تعریف کرینگے کہ یون تو مرید سیکڑون نام گنانے کو تھے مگر اونھون نے ایسا عقیدہ کا پکا ارادہ کا سچا کم بولی مین کام کرنے والا آدمی تلاش کیا جو سید صاحب کے منشا سے زیادہ ہی حتی المقدور کرتا تھا۔ اوپر ایسے طوفان بے تمیزی مین ثابت قدم رہنا اور وہی مرغی کی ایک ٹانگ ہانکنا بیشک سرمور گزٹ ہی کا کام تھا جاہے سید صاحب احسان نہ مانین مگر ہم حق کہتے ہین کہ اوس مرحوم نے بڑا کام کیا اور خوب ہی رفاقت کو نباہا کہ ایسے آڑے وقت مین جبکہ اونھون نے ہمکو گرائی برابر ہمدم رہا جائز ناجائز کوئی کوشش جو اوس بیچارے کے امکان مین تھی اوسنے اوٹھا نہ رکھی۔ کیا خوب حق شاگردی ادا کیا ہے کہ سبحان اللہ اور پھر سبحان اللہ خدا اعتقاد دے تو ایسا دے کہ آم کھا ئس جو منہ سے نکلا بس گویا نوشتہ تقدیر تھا۔ چلئے صاحب ٹرسٹیز بل کا معاملہ اوسکا کام جھگڑے خرخشہ مرحلہ پیرجی کی برکت اور مرید صاحب کی توجہ سے باحسن وجوہ طے پاگئے۔ اندر سے باہر تک اطمینان ہوگیا کوئی خلش کوئی کھٹکا باقی نہ رہا بس اپنے فرائض کو پورا کرکے بیچارے نے ٹھنڈے ٹھنڈے عدم آباد کی راہ لی اور اپنے پیر بھائیون کو ع

کیا تیرا بگڑتا جو نہ مرتا کوئی دن اور

کہتے اور روتے چھوڑ چلا۔ ہمکو بھی افسوس یہ ہے کہ بیچارے نے آنکھ کھولتے کے ساتھ ہی دیکھا تو وہی لڑائی جھگڑا۔ وہی معرکہ آرائیان وہی صف بندیان یہ بھی ساز و سامان سے لیس ہو غازی مردون مین جا ملا۔ بیچارے کو سوچ ہی نہ ملا کہ دنیا کے کسی اور کام مین ہاتھ لگاتا۔ جو کچھ آیا اوسی جنگی سر مین اور اگرچہ اکثر اوقات فرط جوش مین تو لا ابے سرا بلکہ بالکل بے تکا بھی ہوجایا کیا مگر پیرون کی کرامات سے کہین جھکڑ نہ پڑا اور انگریزی باجہ کی طرح (جو کو کنے سے بجا کرتا ہے) ایک ہی دھن مین گھٹا بڑہتا چلا ہی گیا اور اسیوجہ سے ہمکو یہی کہتے بن پڑتا ہے ؎

پشہ کے داند کہ این باغ از کے است
در بہاران زاد و مرگش در دے است

اتنا کچھ بک جانے پر بھی لوگون کے دل مین یہ سوال پیدا ہوگا کہ آخر پھر یہ کیون جلد دنیا سے اوٹھ گیا۔ صاحبو سنو۔ موت زیست تو خدا کے اختیار مین ہے اسکا تو کچھ علاج نہین ہان مرض الموت کو پوچھو تو یہ تھا کہ بیچارے کو خالق فطرت نے ایک زبان بہت بڑی دی تھی اور ہاتھ مین جو قلم دیا تھا اوسمین کانٹے بہت سے تھے اسیوجہ سے اکثر اوقات ایسے الفاظ جوش محبت مین منہ سے نکلجاتے تھے جو دوسرا ہی اثر ڈالتے تھے اور محبت ہی محبت مین اکثر ہاتھ کے غلطی کانٹے جابجا لگجاتے تھے اور بانوعیں ایک گتھی ڈالدیتے تھے۔ چنانچہ کئی دفعہ اسی دست شفقت نے بیچارے کو حیران کیا۔ بس پیرجی نے دیکھا کہ یہ تو ساری ڈارھی تبرک ہی کے نذر ہوجائیگی لاوا سے کسی اور کام مین معروف کرو۔ سردست اس مشغلہ سے علٰحدہ کردیا ہے اور کوئی تدبیر کیجائیگی +

ہندوستان مین آمد ولیعہد زار

انگلینڈ ”خانہ ما خانہ شما“

راقم

مبربکائی
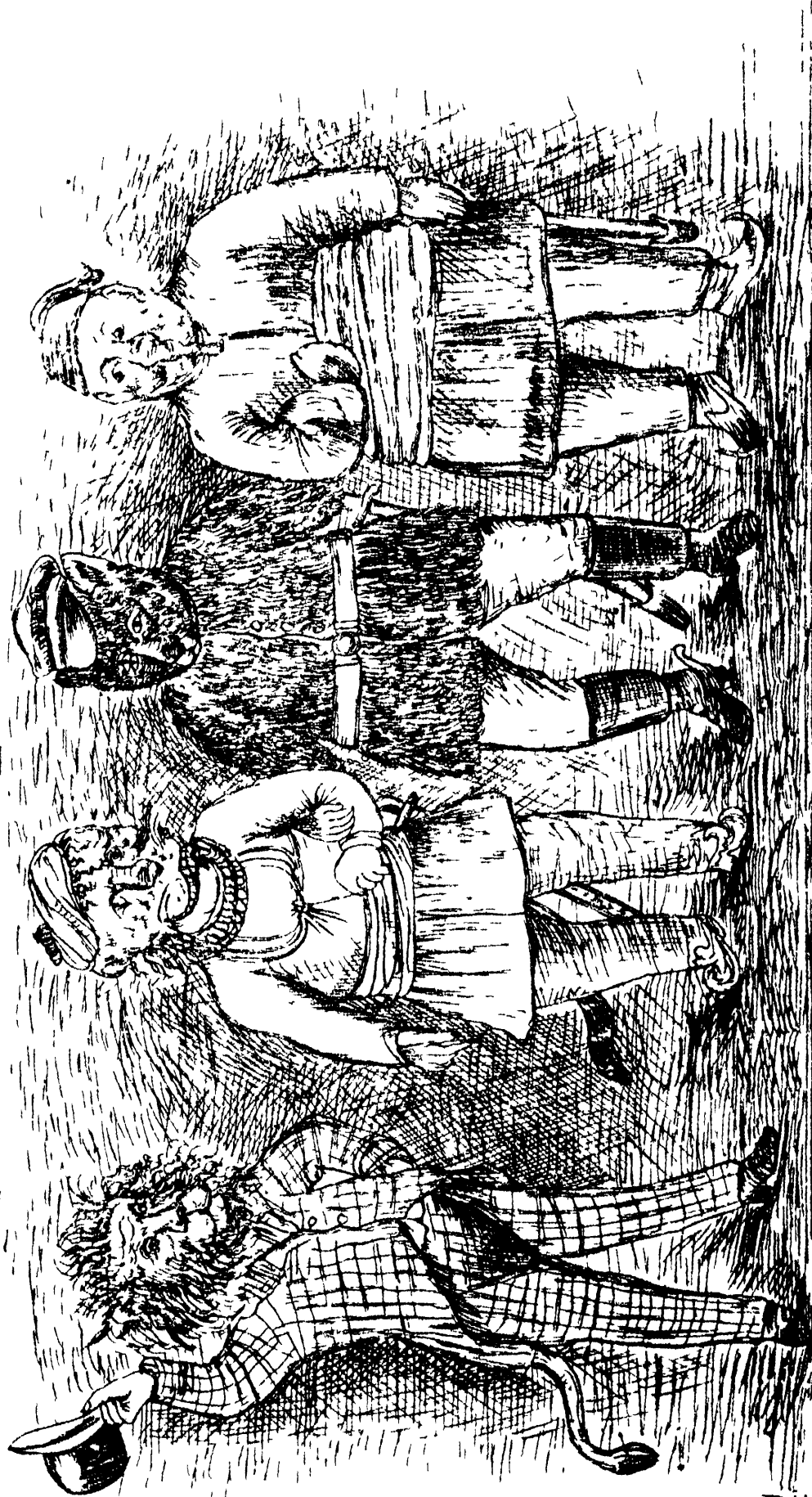
حضرت دمباز و ذوا تا افنان

حضرت دمباز

باغ مین غنچہ کا منہ حسن دہان نے کھولا
سنگ کسی صورت سے ہوا مین گویا
گرہ دل کو مرے وصل بتان نے کھولا
منہ مرا قاتل عالم کی زبان نے کھولا

حضرت ذوا تا افنان

دل سر بستہ کو جلاد کی ہان نے کھولا
آفرین کی نہ صدا مین کبھی دست لب زخم
غنچۂ خاطر پژمردہ دہان سے کھولا
منہ رگ کو نکالتے ہے خنجر کی زبان نے کھولا

حضرت دمباز

اس نہ ہست کے جال سے نکلیے چلیے
دیتے ہین یہ آواز جرس اور درا
گھر چھوڑ کے سب رخ لیے چلیے
سب قافلہ تیار ہے چلیے چلیے

حضرت ذوا تا افنان

بنے بادہ کے اشکبار آنکھین ہو جائین
کیفیت نشتین کا لطف سے ملے
بے نشہ کے پر خمار آنکھین ہو جائین
گر بنت عنب سی جار آنکھین ہو جائین

حضرت دمباز

سائل کی و مفلس کی خبر لیتے ہین
ہے دینے کے نام سے یہ نفرت ہمکو
غفلت سے دیکھینگے نہ اب جیتے ہین
دروازہ کو کنڈی بھی نہین دیتے ہین

حضرت ذوا تا افنان

رخ اور طرف پھرا کے دل توڑیگی
بڈھا تو بنا چکی یہ دنیا ہم کو
رشتہ نئی بیوہ سے نیا جوڑیگی
مرلین تو سالی کی قبر مین چھوڑیگی

حضرت دمباز

چپ رہنے سے پر غرور کہلاتا ہون
ملتا ہون تو ملتا ہے چھچھورے کا خطاب
منہ کھول کے دیوانہ گنا جاتا ہون
رکتا ہون تو الجھن کی سزا پاتا ہون

حضرت ذوا تا افنان

سینے مین کوئی دلکو لیے جاتا ہے
سب آگ ادھر جگر جلے جاتا ہے

اولاد کے مرنے کی نہ کاہش پوچھو
اوم جسم سے کوئی کھینچ لیے جاتا ہے

حضرت دمباز

انسان ہے کیا اوسکی حقیقت کیا ہے
جورو اچھی ہے گر تو دنیا ہے بہشت
بدصورت کیا ہے خوبصورت کیا ہے
مر مر کے ملے اگر تو جنت کیا ہے

حضرت ذوا تا افنان

از بسکہ دکھا ہے دل سادہ میرا
کرتا ہون جھکا کے قد کو اک آہ رسا
ہے چرخ سے جنگ کا ارادہ میرا
وہ تیر مرا ہے یہ کمان وہ میرا

حضرت دمباز

کھلتا نہین کچھ حال کہ کیا ہے عورت
تہ جسکی ملی نہ لاکھ غوطون مین بھی
آفت نہ قیامت نہ بلا ہے عورت
دنیا مین وہ پر آب گڑھا ہے عورت

حضرت ذوا تا افنان

مختار جہان حاکم اعلیٰ ہے یہ زن
برسون مین بھی جسکے کنارہ نہ ملے
ہر دل مین سمائی ہے مثل لیلیٰ ہے یہ زن
ماشاء اللہ ایسا دریا ہے یہ زن

حضرت دمباز

بھاتا ہے شکم کا تماشا دیکھے
جسکو نہ یقین آئے وہ جورو کرکے
بچے کا نکلتے گھر سے لاشا دیکھے
میرے اس کہنے کا تماشا دیکھے

حضرت ذوا تا افنان

ذی وقر نہ ذی وقار جانتا ہے یہ
رہتی نہین دو گھڑی طبیعت یکسان
پیر کہتے ہے اوچھی ہے تماشا ہے یہ
تولا ہے گھڑی گھڑی مین ماشا ہے یہ

حضرت دمباز

نے فائدہ کچھ سخن مریدی مین ملا
انصاف سے پوچھیے تو شادی کرکے
اے شیخ نہ برہمن مریدی مین ملا
سب طرح کا عیش زن مریدی مین ملا

حضرت ذوا تا

گھر بیٹھے جو جاہے ہے بے تماشا عورت
قینچی ہے زبان ہاتھ بٹے باز کے ہاتھ
جب جاہے نکالے گھر سے لاشا عورت
بیدامون کا ہے غرض تماشا عورت

حضرت دمباز

ویسے صرف سزا تو رتبہ دانی اوسکی
جان بخشی کرے تو ہے وہ جانی اوسکی

شوہر مجبور اور بی بی مختار | مارے تو وہ بندہ اور یہ رانی اوسکی

حضرت ذوالنا افتان

ٹھنڈا رکھے دل تو مہربانی اوسکی | کچھ قدر کرے تو قدر دانی اوسکی
مارے تو سزا کا مستحق ہے شوہر | چھوڑے تو ہے بخشش نہانی اوسکی

راقم
چوب قلم

جدید عارضے

شیخ صاحب - مدت کا بھولا بسرا سبق وہی انگریزی عارضون والا آج پھر ہنکاتا ہون سنئے چلئے دوسرا عارضہ کمیٹی سازی اسکے واسطے عارضہ لکچر بازی اپیچ بازی وغیرہ وغیرہ اوسیطرح لازمی ہین جسطرح جاڑے کے بعد بخار۔

یہ عارضہ کچھ اکیلے نئے فیشن کے حضرات - نئی روشنی کی چراغون ہی تک محدود نہین دقیانوسی خیالات والے بھی اسی مرض مین مبتلا اسی عارضہ مین گرفتار ہین - اور جسطرح عارضت کو لوگ اسلئے مفید سمجھتے ہین کہ اوسکے بعد جلدی بیماریون سے برا سے چندے چھٹکارا ہوجاتا ہے اسیطرح بعض حضرات کمیٹی سازی سے یہی یہ نفع حاصل کرلیتے ہین کہ چندے پیٹ کے دھندے کی فکر نہین رکھتے اسلئے یہ عارضہ مبارک ہے - آپ جانیئے کمانے والے تو دریا کی لہرون سے کماتے ہین بہتیرے حضرات پردیسی مسافرونکے جیزتی کا ٹھیکہ اللہ پر رکھکے چار پیسے کماتے ہین اکثر بزرگوار مردون بزرگون کے مزارون کے متولی یا مکہ مدینہ کے رہنے والے - یا پیران پیر صاحب کی اولاد ہونکے سادات سے سلسلہ ملاکے ابل ودل سے کچھ اینٹھتے ہین اسیطرح اکثر حضرات نے اب یہی پیشہ اختیار کرلیا ہے اونکو بھی عارضہ لاحق ہوگیا ہے اسی کمیٹی بازی ہے اب اس عارضہ کو تھوڑا بہت آپ پہچان ہی گئے کچھ اوسکے انجام کا بھی حال سن لیجئے عارضہ کی ابتدا اکثر اسکولون کے نوعمر ہوے نوجوان طلبا سے (جنہین خواہ مخواہ کو بے سمجھے بوجھے جدید اقتدار نے انگریزون کے نقش قدم پر چلنے کی لت ہوتی ہے) شروع ہوتی ہے چار ادھر سے آئے چار ادھر سے تھوڑی دیر گپ شپ ہوئی - طلبا کی نااتفاقی کا تذکرہ چھڑا اور لیجئے کمیٹی کی بنیا پڑی ڈھنگ کا سب قائم ہوا زرق برق جھائین جھائین غلین غاین ہے دم مین ناک اور ناک مین دم ہوگیا - اتفاق اتحاد کے مضامین - اخوت ویکدلی کے سبق نئے سرسے شروع ہوئے - نئے نئے مضامین پر طبع آزمائیان ہوتی ہین - عقل آرائیان کیجاتی ہین مختصر یہ کہ دماغ خالی کرنے کی ساری تدبیرین سوچی جاتی ہین - اور حاصل جو پوچھئے تو سوا زبانی جمع خرچ کچھ نہین جبتک بحث ومباحثہ مین رہے بڑے سرگرم بڑے اولوالعزم بڑے پرجوش گھر مین آئے تو سارا جوش کافور ساری ہمت وارادہ بالو کی دیوار کیطرح پھسپھسا کے رہگئی - اور وجہ کیا کہ کمیٹی مین بیٹھکے سارے زمانے کی رسمون عادتون مین مضحکہ اوڑاتے دل بہلاتے رہے - نکاح نہ کرو شادی نہ کرو آزادی سے زندگی بسر کرو - اپنی کمائی اپنا پیٹ اور دنکو واسطہ مطلب - بعضے بعضے جوذرا سمجھدار اندھون مین کانے راجہ ہوتے ہین اونکی رائے مین صرف بس اتنا فرق ہے کہ ماں باپ کی اطاعت کرو مگر وہین تک کہ آزادی مین بل نہ آنے - گھر آتے تو ساری ستی بھول گئے نہ باپ اوس مزاج کا نہ ماں - ناچار اطاعت کرنی پڑتی ہے اب ان بجنون کو کون کہتا ہے اور اپنا سر پھرا نئے مختصر یہ کہ -

دنیا ہمہ ہیچ کار دنیا ہمہ ہیچ

یہ سب فضولیات بند کرو - واہیات ہین اوٹھا دو - یہ اون لوگونکا ذکر ہے جنکے دماغون مین تہذیب ورفارمیشن کے خیالات گونجے ہوئے ہین انھین حضرات مین کچھ اور بھی احمق ہین جنکا اصول صرف زبان صاف کرنا مقرر بننا فصیح کہلانا بڑے اسپیکرون مین نام پیدا کرنا ہے - انکے مباحث اور بھی بڑھے چڑھے ہوتے ہین یہ ہمیشہ انھین فضولیات مین تضیع اوقات کیا کرتے ہین کہ "اکبر اچھا تھا یا عالمگیر" - سلیم شاہ کی داڑھی بڑی کہ شیر شاہ کی پوچھیئے خداوند نعمت اس سے حاصل - عالمگیر بڑا تھا یا اکبر اس سے آپ کو کچھ ملنے سے رہا - نہ اوسکی قبر سے کوئی خلعت انعام آئیگا نہ اسکی قبر سے کوئی خوشنودی مزاج کا سرٹیفکٹ پھر یہ جو آپ بے واسطہ جھک جھک بک بک کررہے ہین اس سے سوا دماغ تحلیل کرنے کے اور نتیجہ ہی کیا - مگر سنتا کون ہے ایک طوفان بے تمیزی ہے کہ بڑھتا جاتا ہے یہ مرض کی ابتدا ہوئی جب عارضہ رفتہ رفتہ گھر کرلیتا ہے تو پھر بہت سی قسمین ہنجاتی ہین جیسے پولٹیکل - سوشیل - کمرشیل وغیرہ وغیرہ سوشیل کمیٹیان یعنے اون لوگون کے جلسے جو چاہتے ہین کہ اخلاقی خرابیان دور ہون - ان لوگون کے اوصاف سب سے نرالے انداز سب سے جدا -
جس مجلس مین بیٹھ جائین دماغ چاٹ جائین جس بزم مین آجائین درہم برہم کردین جس انجمن مین درآئین حاضرین کو پریشان کردین - جہان بیٹھین وہی دکھڑا چھیڑین جہان کھڑے ہون وہی راگ الاپین اب مثلاً کسی صاحب کے دماغ نے ایک مرتبہ یہ بات پیدا کی کہ بیوہ عورتون کی شادی ضرور ہونا چاہیئے پھر کیا پوچھنا دیوانون کی طرح نکل اونکے گلی گلی لکچر - اسپیچ پر اسپیچ اور وہ جوش وخروش کہ معلوم ہوتا ہے حضرت یہ جتنے مصائب بیان فرمارہے ہین سب آپ بیتی کہہ رہے ہین اور کوئی نہین "خیرات پہلے گھر سے شروع ہوتی ہے" کے بموجب انکی

گھر کی ہو دھو رتو تم نے لگا لگا دینگے مگر تو بہ کیجیئے کہین خیر لفونسے ایسا کام ہوتا ہے
بھلے مانسون میں یہ باتین نہین ہوتین - خواہ مخواہ رسوا ہونگے تمکو بننے سے فائدہ کیا
اور جو کوئی کہین ٹوک بیٹھا کہ جناب گھر کی خبر لیجیئے تو بہت ناک بھون چڑھا کے
منہ بنا کے تیوری چڑھا کے یہ جواب ملا کہ ہمارا کام سمجھانا ہے - ہم تمکو سمجھائے
دیتے ہین آگے تمکو اختیار ہے جی چاہے کرو خوشی نہین آتے چپکے بیٹھے رہو -
بعضے ریفارمر صاحبان جو بہت اصلاح قوم کا دم بھرتے ہین اسی پر اڑے
ہوئے ہین کہ کم سنی مین شادی نہو پھر اس بیان مین وہ وہ بال کی کھال نکالتے
ہین وہ وہ ہیچ ہوتے ہین کہ یا د بخدا - واقعہ انہین باتون کے سبب اب
تو یہی مدا ہے کہ نکاح بالکل موقوف - اپنا خوشی تو ان سو دا ہست ہو
اسمین کہ ذادی کے علاوہ کسی قسم کا جھنجھٹ اپنے سر نہین - بعضے کہتے ہین کہ
بیاہ کرو سہی مگر پانچ سو یا جتنی رقم مقرر کر دین اوس سے زائد خرچ نہ کرو نہین
تو بدنام ہوگے ذلیل سمجھے جاؤ گے فضول خرچ کہلاؤ گے معرف مشہور ہوگے
ان کمیٹیون مین غریب غربا ہی کو بہت سرگرم دیکھا جیسے ریفارمر کے سامان
کچھ انکے صاحب سے نہی کر دیئے ہین وہ ننگی کیا نہائے کیا نچوڑے کے
مصداق تو خود ہین سب ہے مین انکی چادرین اتنی وسعت کہان کہ پاؤن
پھیلائین - پھر جو پوچھیے کہ اس بک جھک سے کچھ نتیجہ تو وہی ڈھاک
کے تین پات کیا سنئے کہ جنکے پاس روپیہ ہے وہ ایسی ایسی ہادن کمیٹیان
ہون کب خاطر مین لاتے ہین پڑے بکا کرو جنکے پاس روپیہ نہین ہے اونکے لیئے
تو یہ کمیٹیان گویا فضول ہی ہین اونکو نہ کسی نصیحت کی ضرورت نہ تعلیم کی احتیاج
خود درماندہ ہو رہے ہین اصراف کرینگے تو بس برتے پر اور فضول خرچیان
کرینگے تو کس سہارے اسپر ٹپ کا مصرعہ یہی سننے کے قابل ہے
کہ جب یہ بیچارے بک جھک کے سمجھا بجھا کے افہام تفہیم کر کے
تھک جاتے ہین اور دیکھتے ہین کہ یہان ذرا اثر نہین مطلق کوئی صاحب
نہین چونکتے خواب غفلت مین ایسے مدہوش ہین کہ ذرا نہین سنکتے تو بیچارے
سب تدبیرون سے ہار کے یہ تجویز کرتے ہین کہ اپنے کیئے کچھ نہو سکا تو لاؤ سرکار ہی
سے عرض معروض کروا دینگے آگے کچھ رود ہوگا تو شاید کچھ کام نکلے بات بنجائے
پس بڑی بڑی کمیٹیان کر کے لمبی لمبی عرضیان میموریل طیار کیے جاتے ہین
کہ ہم مین یہ نقص ہین مگر ہم خود دور نہین کر سکتے آپ ہم سے بڑے ہین ہم پر
حاکم ہین بڑی عنایت بڑی مہربانی ہوگی خدا کے لیئے ہمارے نقصونکو دور کیجیے
اور ہمکو عیبونسے پاک صاف فرمائیے - اور یہ بھی ٹھیک ہے انگلینڈ مین غیر قوم والونکو
اپنے خانگی معاملات گھر کے حالات مشورہ لیتے اور مداخلت کی اجازت
دیتے ہین +

راقم - حکیم نہ ڈاکٹر

لوکل

سردی ترقی اور مرض وبائی تنزل پر ہے - بلکہ کہنا چاہیئے کہ کالا ئنہ میلے
ہاتھ پاؤن کر کے ہیضہ صاحب بہادر شہر بدر کر دیئے گئے -

حسین آباد مبارک کے سکریٹری شپ بابو برج بھوکھن لال کے مرنے سے
نواب مہدی علیخان مرحوم کے حصے مین آئی - مگر موت نے مہلت ندی -

جب آنکھ کھلی گل کی تو موسم تھا خزان کا

پھر وہی سکریٹری کا رونا - لائق کی تلاش - متدین کی پکار - امیدواران عہدہ
جنکی امیدون مین ابھی تمادی ایام عارض نہین ہونے پائی تھی خانہ خالی دیکھکر
پھر اوٹھ کھڑے ہوئے - ریشہ دوانیان ازسرنو شروع ہوئین یکدفعہ منشی
تفضل حسین جو طوفان بے تمیزی مین (یعنے جب انتظام حسین آباد کا قانون
نہ بنا تھا) منتظم تھے سکریٹری مشہور ہوئے چونکہ حضرت نے اپنے زمانے مین بجز
خوشنودی متولیان غفلت شعار و خوشامد حکام کیطرح کے کوئی نیکنامی انتظام
مین نہین کی تھی نہ اوس لیاقت و قابلیت سے بہرہ اندوز ہین جو آجکل اسے
وقف کے انتظام کے واسطے ضروری ہے اسوجہ سے امید کی اس ناکامی
کے چہرہ بعد سے کو وقف ہوئی - او حسرت کے تمنا سے یہ نکالی گئی
مرزا کلب علی بیگ صاحب جو اکسٹرا اسسٹنٹ پانشن یافتہ مین رسیدہ ٹیلر کمال ہین اس
جگہ مقرر ہوئے - اگرچہ کہولت مین اونکی عمر بعمر کو دیکھتے ہم نہین کہہ سکتے
کہ اس تقرر سے بظاہر اسباب پندرہ بیس برس کے واسطے ہماری لوکل گورنمنٹ
کو اطمینان نصیب ہوگا اور سر آکلنڈ کالون کے زمانے کا مقرر شدہ سکریٹری
سر جان کوپر کے آوردہ کیطرح عرصہ تک تبدیلون کے گرد میں تلاش کریہ
کی فکر پیدا ہونے دیگا - مگر سردست کام چلانے "خانہ خالی" کو "دیو" کی گرفت
سے بچانے کو دفع الوقتی تدبیر روا ہو سکتی ہے جسطرح پرنس گورنمنٹ بیوی اس
کے مرنے اور اوسکے جانشین کے گدی پر بیٹھنے پر ہمیشہ کوئی نہ کوئی حق نیا حاصل
کر لیتی ہے - ٹرکی سلطنت کے ہر قضیہ کے انجام پر یورپین سلطنتون کو کچھ نہ کچھ حصہ
بجز اول ہی جاتا ہے اسیطرح بابو برج بھوکھن لال کے مرنے سے اہل شہر کو شیعہ
سکریٹری مقرر کرانے کا حق حاصل ہوگیا فرق اتنا رہا کہ اون سلطنتون کے
حقوق سزاوار ہوتے اور ہمکو نحس - کیا وجہ کہ جبسے یہ حق ملا سکریٹری بیچارے کا
تھل بیڑا نہین لگتا - مرزا مہدی علیخان کے مرنے سے حسین آباد کی سکریٹری کا
عہدہ اسیطرح خطرناک ہوگیا ہے جسطرح ہیضہ کے زمانے مین میٹھے چاول -
بھنے کے کباب - کھیرے - اور تربوز - انگریزی گھونگھے کا استعمال درخواست تقرر
کیا دی ملک الموت کو دعوت بھیجا "غسال و گورکن" کو پیشگی بھیجی - جو کوئی
ایسا ہی جان سے عاری - قبر مین پاؤن لٹکائے بابا - طمع اور ہوس سے
جان عزیز کی پروا نہین کرتا وہی اس عہدے کی خواہش کرتا ہے - ہمکو
خوف ہے اگر دو ایک - ماتمے اور ایسے ہی ہوئے جنکا اندیشہ حال کے تقرر
سے قوی ہوتا نظر آتا ہے تو یقین جانیے حسین آباد کی سکریٹری ہو جانا اوسیطرح
فال بد - گالی دینا سمجھا جائے گا جیسے زنانہ محاورے مین کسی کو
مردہ شو کا لیجا - یا چولھے مین جانا +

مضامین غیر

اے صاحب جب بہار آتی ہے

ہمکو سودا ضرور ہوتا ہے

جاڑے کے دن - نومبر کا مہینہ - دن چھوٹے - راتین بڑی - باجرے کے ملیدے - علیدے کی فصل - گھی کھچڑی کا لطف - چاء - بسکٹ - انڈے کا مزہ - آلو شلغم - گوبھی - چقندر کی کثرت - فرد لحاف - کشمیرے - پشمینے - بانات - ٹوئیڈ - جھینٹ - چار خانے - اونی کپڑون کی بھرمار ہندوستانیون مین - دولی - کملی - دگلے - رزائی - لبادے - شال - دوشالے - گلوبند - موزے کی قدر - انگریزون - اور نئے فیشن والون مین کوٹ - پتلون - ترکی ٹوپی - ویسٹ کوٹ - اوورکوٹ کی مانگ - غریبون مین الاؤ - دھونی - امیرون مین آتش خانے - حمام - آب گرم کی پیاس - تالابون - اور جھیلون مین سرخاب - قاز - بط مرغابیون کا ہجوم - صید و شکار کا زمانہ - سیر و تفریح کا موسم - تمام دن اوچھل کود - دنادن فیر لاٹ صاحبون کی آمد آمد - درباروں - ایڈریسون - اسپیچون کی دھوم دھام - خاطر تواضع - دعوت مدارات کا اہتمام - آٹھ مہینے بچے عمارتون شہر کے بنگلون مین بیٹھے بیٹھے طبیعت کو اوجھن - دل پریشان - دورے کا مزا - لزرہ سنجاد کیطرح خیمہ و خرگاہ ساتھ - عملہ و فعلہ ہمراہ - آج اس دیہات مین کل اوس قریہ مین - جنگل مین منگل - رسد رسانی کی ہم پچخ - لکڑی - پیال - انڈے - دودہ کی کھینچ - مرغ - مرغیون کی جان پر آفت - چارپائیون - کھٹیون - مسہریون کی گھسیٹ گھساٹ - گاڑی - چھکڑون کی پکڑ دھکڑ - گلی کوچے مہریون کی صفائی - مکانات کی صفائی - کمرون کی صفائی - دری - دوری - قالین کی صفائی - میز و کرسی کی صفائی - یہانتک کہ منہ ہاتھ کی صفائی - ناک کان کی صفائی - سر چندیا کی صفائی - بلکہ صفایا - ہر طرف آمد آمد کا زور و شور - غل غپاڑہ - کچھ دن رہے لین ڈوری تشریف فرما - اچھا سا باغ تجویز - خیمے نصب - سب سامان مہیا - صبح ہوتے - ٹھنڈے ٹھنڈے - خرامان خرامان - خود مابدولت و اقبال - ہاتھ مین ہاتھ دیئے مع اسٹاف رونق افروز - اوجھٹ داخل دفتر - منتظران سلام - بے مرام - ہمراہی بیٹھے درون خیمہ برون - بعض تو خیمے کے اندر بعض درختون کے نیچے دری ڈال - قالین بچھا - دن کی دھوپ - رات کی شبنم مین بیٹھ - حقہ سامنے رکھ - وظیفے مین مشغول - حق اللہ پاک ذات اللہ جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو - اپراسی چپراسی - اسٹبل کانسٹبل - جمعدار ادھر اودھر - مرضی مجنونی برابر خاک پھانکتے - دھوتی سنبھالتے - ایک ایک سے حضور مابدولت کے تلاشی بستہ نفر - اودھر جاؤ ادھر جاؤ - پہونچتے ہی سب اردگرد - حلقہ زن - خاصے طویلہ ریلوے اسٹیشن کا مسافر خانہ لبے

چنین وچنان - این و آن - کرسی عدل پر ڈھیر - سامنے کا میز مہیا خوردن گھنٹا نوشتون کے خود کردہ اعمال ناموں سے سیاہ - کارروائی شروع قلم ایسٹ انڈین ریلوے کی میل ٹرین کا انجن - دھڑا دھڑ فیصلے صاد - ایک دو تین - چار - پانچ - دس - کثرت مین شمار کی مہلت - وقت کا خیال کہا - آدھے سے زیادہ کام باقی کہ اندھیر الگپ - اچھی خاصی شام - فی الفور لیمپ روشن - تاریکی رفو چکر - کارروائی بدستور - کچھ تو کثرت کار کا اظہار کچھ روشن خیالی - بیدار مغزی - محنت و مشقت کے ثبوت مین - اودھر الانتظار اشد من الموت - بیچارے کھٹکے - طبلی کے ڈر سے ایک ہی جگہ - آسمانی قطب - ع

نہ ہلد نہ کھسکد نہ جنبد زجا

تمام دن برت (فاقہ) مسواک کلی حرام - پھر تابہ کے - عادت بری بلا - شام کی اندھیری سے رسوئین کی فکر - شدت انتظار - بالآخر باعث اطمینان و قرار - جھٹ پٹ ایک گوشہ باغ مین دال پکا - دو روٹیان سینک سانک تیار - تھالی مین نکال - پہلا ہی لقمہ توڑتے ہی - دھوتی بردوش مرغی حاضر ہے" ندارد - غائب غلہ - حیران دوڑتا - ادھر ادھر تاکت جھانکتا - رسوئین کے اندر - دو تین چانٹے رسید - یہ دیکھو تو کمل کا - ادہان تو بیکار ہوت ہے - یہان یہ مجھے مان بیٹھے نکلت ہین - گردن پاتیا یہ چل وہ چل - بلا تشبیہ جیسے دوزخی فرشتے کے ہاتھ گنہگار - وہان اتنی فرصت - انتظار کی مہلت کہان - پہونچنے سے پہلے ہی عدم پیروی غیر حاضری مین دعوی خارج - مقدمہ ڈسمس - حکم رسید - حواس باختہ الوکی دم فاختہ - دونون ہاتھ سر پر - اسے رام اب کا ہوئی - اے بھگوان اب کا کری - بندگی بیچارگی - مجبوری کا نام صبر - کچھ دیر بعد ذرا دم مین دم - کسیقدر اطمینان - پھر کمبخت رسوئین کا دھیان - اوٹھے پانون پہونچ - چوکے مین داخل - یہان کچھ اور ہی سمان - قیمتی و قیمت گران بہا موقع - کتے صاحب پہلے ہی آگے پیچھے دیکھ بھال - رسوئین مین کود - دال چاٹ - روٹیان تھالی سمیت منہ مین دبا - نو دو گیارہ - چولھے مین آگ کی عوض خاک تک ندارد - تھالی کی جگہ میدان خالی - اپنا منہ آپ پیٹنے کے سوا کیا چارہ - ایک درخت کے سہارے رام رام مین بھور - لوٹا ڈوری سنبھال - ننگے منہ ننگے پاؤن گھر واپس - پتی نے ہزار نعمت کھائی - ع

صبح گئے سلامت آئے

جان بچی اور لاکھون پائے

اب ایک ضروری بات - لابدی امر - سفید پوشی کا خیال - ظاہری نیم تام کا لحاظ - ریاست ملکیت کا پاس - الاقات ملاقات ضروری بلکہ [illegible] ضروری - جھٹ پٹ - چپا ڈوٹ بچا سہ ماندہ یہ جادہ جا ٹمکٹ پیچ

شرف حضوری حاصل - خدا وند - بجا - درست - بہت بہتر - آل رائٹ - دیری ول - دو منٹ میں فراغت - خیر سے گھر واپس - اب کیا پوچھنا - چپڑا ہوگا - سانا تھا - اردلی سردلی ہرا بھرا استان خانساماں کا تار ع

یکے ہی رود و دیگرے ہمی آید

حضور فیض گنجور - عالیشان سجے مکان - ایسے ویسے ڈبل پیسے - سالانہ بھینٹ نذر انعام بخشش الٰہی توبہ چپا چھوڑنا مشکل - ناک میں دم - دم میں ناک - بہزار خرابی چھٹکارا نصیب - خدا خدا کرکے کوچ کا حکم - روانگی کی تیاری - اثر آگے گھٹا لک لد پھند - نعرہ الے المواضع الباقی - چلئے خدا رخصت سال بھر کی جنعست - سر کا بوجھ اوترا - جان میں جان آئی +

الراقم

ہمتو سمجھے تھے کہ محشر میں تماشا ہوگا

یان وہ لے دی ہوئی آگرہ آگئی تو +

(شوخ ظریف)

جاڑے کا دورا

ہمارے حضور حاکم بہادر بالقابہ دادا بہ بلکہ باکرام و اعزازہ نے جو سرمائی دورہ میں دیسی ریاستوں کو اپنی دعوتوں کے اہتمام میں زیر بار یا اپنے ورود سے مرجع اعزاز و افتخار فرمایا اور دھوان دھار اسپیچین دین جنکا ایک ایک لفظ نواب آصف الدولہ کے مقبرہ کی بھول بھلیوں سے بڑھا ہوا ہے اونکے پیر پیچ فقرونکو ہندوستانی آدمی نہین سمجھ سکتا - (گویا)

پنجاب کی ریاستوں کو جو خود ہی خوف سے سہمے ہوئے ہین ایک مدبرانہ دھمکی دی -

یہ صرف ہمارا احسان ہے جو ہم کہتے ہین کہ اپنی فوج ہمارے حوالہ کردو ورنہ (تیوری بدلکر) پھر ہمکو جانتے ہو کہین ایسا نہو کہ اولٹی سر گرم چھیڑ دیجاے -

راجپوتانہ والون سے کہدیا کہ وہ زمانہ لد گیا جسمین سپاہیانہ خیالات سے تمہاری ناموری ہوتی تھی اب تو کھیلو کودو تماشے کرو گورنمنٹ تمکو اپنا شیرخوار اور پیارا بچہ سمجھکر تمہارے کھیل تماشے پر کھیل کھلا کر ہنس پڑے - کو دیکھیلے کو تیری نلیون مین گود سپہگری کا بقچہ باندھو نہ وہ تم رہے نہ وہ زمانہ رہا وقت کو دیکھو ہندوستان سے سپہ گری کوچ کر گئی بلکہ گدھے کے سر کے سینگ یا عنقا کا جوڑا ہو گئی -

فوج سرکار کو دو تنخواہ تم سے لیگی کام سرکار کا کریگی -

ارے صاحب یہ مال متاع روپیا پیسا خزانہ توشہ خانہ اسکی حفاظت کون کریگا ہان یہ ایک بات کام کی کہی ہے دولت کی حفاظت کوئی بائین ہاتھ کا کرتب نہین ہے اگر کسی چور - رہزن - قطاع الطریق - ڈاکو - لٹیرے - نے فراخ دستی کی تو ہماری بدنامی ہوگی فوج کے ساتھ وہ بھی ہمارے سپرد کردو امانت کی دستاویز لے لو - لادلا وسی لادیز کردیہ وہ امانت ہے جسمین خیانت نہوگی بلکہ یہانتک احتیاط کیجائیگی کہ کیسی ہی ضرورت پڑے لازم تنخواہ مانگین - اہل وعیال نان ونفقہ اپنا تن بدن پیٹ بیٹھ کھانے پہننے کو جہین گھر جیسی چاہو قسم لے لو کہ قیامت تک ایک حبہ بھی ہسترد نہوگا -

ہمنے جو آپ کے انتظام کے واسطے چند پیران دیرینہ سال مقرر کیے ہین سب سے زائد انکا خوف ہے کہ بڑے بڑے پیڑون کو جڑ سے ایکر چھنگلی تک ہضم کرگئے ہین اور کبھی ڈکار تک نہین لی ہے ایسے زبردست معدہ کا آدمی دنیا مین نہوگا -

گئے تھے نماز معاف کرانے روزے گلے پڑے فوج تو گئی تھی خزانہ بھی گیا ع

عرصۂ محشر مین جاتے ہی جہنم مین پڑا

اور اونکا وان ارادہ تھا سیر کربلا وکا

کیا مرزا غالب دہلوی کوئی منجم کوئی اختر شناس تھے جنھون نے پیشین گوئی کی تھی ع

نہ لٹتا دنکو تو کیون رات کو یون بیخبر سوتا

رہا کھٹکا نہ چوری کا دعا دیتا ہون رہزن کو

راقم

ایک مسلمان

اللہ ری بدگمانی

سنیے قبلہ شرع مین شرم نہین ہے حضور بادولت وا قبال سچے آدمی ہین ہم سچے ہماری قوم سچی ہمارا ملک سچا تم جھوٹے تمہارے باپ - دادا - پردادا - لکڑدادا - جھوٹے تمہاری ہفتاد پشت جھوٹی معاملہ کی صفائی کے ہم تو قائل ہین اور جسکا معاملہ صاف نہین اوسکا ایمان نہین وہ بے ایمان اوسکے اڑوسی پڑوسی تک بے ایمان ع

راستی موجب رضاے خداست

کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست

سنا جاتا ہے کہ تمہارے پاس دولت بہت ہے اور چند جوان ایسے ہین کہ بالفرض شیطان کے کان بہرے اگر تمکو اولوالعزمی کی دھن بندھی اور نصیب اعدا خیالات نے بلند پروازی کی ہوس مین پر تولے (یہ تو ہم کو یقین ہے کہ ایسا ہرگز نہوگا مردون مین جان نہین آتی ہے) تو وہ ہاتھ مین ہاتھ ملانے کو لیس ہو جاینگے اگرچہ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ لیکن ع

دشمن نتوان حقیر وبیچارہ شمرد

کہین ایسا نہو کہ تم وقت پر بغلی گھونسا بنو بس یہ دونون چیزین خیر سے ہماری

ہر کسے را فرزند خویش بجمال و عقل خود بکمال مے نماید

مقرر ہوئے تھے بوجہ ضعف بصارت متولیون اور حکام کی نظر مین اس خدمت کے لائق نہ نکلے۔ حسین آباد مین اگرچہ باوجود آنکھ والون کے بہی ایک مدت تک اندھی پیسے کتا کہاے کی مثل صادق آتی رہی مگر اسطرح اندھے کے ہاتھ بٹیر لگ جانے سے خیال پیدا ہوتاہے کہ مرزا صاحب توخیر ہیچ مین ظاہر ہے۔ بہ نظر انتخاب مین کیون ضعف آیا جسنے ٹٹول کر ڈھونڈھا تو ایسے معذور کو شاید نابینائی نے حسین آباد مین داخل ہونے کا زیادہ استحقاق پیدا کر دیا ہو ؎

ہمارے مہربان خان بہادر چودہری نصرت علی خان بہادر اسسٹنٹ سکرٹری انجمن ہند بعہدہ ڈپٹی کلکٹری بریلی مقرر ہوئے۔ چونکہ آدمی کارگزار تجربہ کار تھے ضرورت کارآموزی نہ تھی۔ نامزد ہوتی ہے۔ تقرر ہوگیا۔ کام سپرد ہوا ہم یقین کرتے ہین کہ جس ہوشیاری نیکنامی کے ساتھ انجمن ہند مین آپ نے اتنے عرصہ تک کام کیا ہے وہ چودھری صاحب کو اس عہدے پر بہی نیک نام اور ہمچشمون مین سرآوردہ رکھیگی ؎

شکریہ

بشکرگزاری تمام اسما قدردانان اودھ پنچ معہ زر موصولہ ہدیہ ترصد درج ذیل ہین کہ ہمارے عالی ہمت مہربان اسی طرح امداد و اعانت فرماتے رہینگے اور ہمکو مثل دیگر معصرون کے بجاے شکریہ کے شکایت عدم توجہی کا موقع نہ دینگے کیونکہ ہمارے ناظرین اس امر سے بخوبی آگاہ ہین کہ ہمکو اپنے مہربانون کی عنایت سے شاذ و نادر ہی ضرورت تقاضہ آسے زر مثن بذریعہ اعلان لاحق ہوئی ہے۔

جناب حاجی اللہ رکھا ساجن کمپنی۔	۵
جناب مکرمی پیارے لال صاحب۔	۵
نواب محمد عسکر نصاحب۔	۵
جناب مرزا عزیز بیگ صاحب۔	عہ
جناب منشی نہال چند صاحب	۴
جناب منشی پیارے لال صاحب۔	عہ
جناب منشی رجب علیصاحب تحصیلدار۔	۵
جناب سید اسد رضا خانصاحب۔	۵
عالیجناب نواب احسن اللہ خانصاحب۔	۵
جناب سورج بلی صاحب۔	۱۳
جناب نواب عماد جنگ بہادر۔	۵
جناب اس ایچ صاحب بی اے۔	۵

ضرورت

کاکوری ایڈڈ اسکول کے واسطے ایک ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے جو مڈل کلاس کو تعلیم انگریزی دیسکے اور ایف اے پاس ہو۔ درخواست آخر نومبر ۱۸۸۹ء تک آجانا چاہیئے ؎

العبد
سکرٹری کمیٹی مدرسہ کاکوری

مضامین غیر

بھرے ساون مین خاک اوڑنی لگی عجب قسمت ہے

بس اب تو یہ ہوئی باز آئے ہم شکوے شکایت سے

الحمد لِلّٰہ احسان ہے اوس کا ہے شکر ہے شکر ہے پھر شکر ہے اور بعد خود بڑی بیماری آواز سے ٹھنڈی سانس بھر کے شکر ہے میرے اللہ ہزار ہزار کرور کرور دفعات سوتے جاگتے اوٹھتے بیٹھتے شکر ہے ہر حال مین شکر ہے۔ خدا خیر کرے۔ گرمی چڑھ گئی۔ کیون قبلہ خیر تو ہے یہ میان شکرو کیون بکنے لگے۔ اجی حضرت بس اور کوئی بات زبان سے نکل نہ جائے شکر ہے۔ آخر ہوا کیا۔ ہوا کیا پھر وہی میرے وظیفے مین خلل ڈالا۔ اب مین آپ سے کیون شکر ہے۔ کچہری دربار نالش فریاد ایک طرف دھوپ مین جلنا اور کچہری مین پھسلنا گیا چولہے کی جڑ مین۔ مہنگی نہین جاہیے مہنگی کا دادا کیون نہو غرضکہ شکر ہے شکر ہے۔ جان رہے۔ زندگی بڑی نعمت ہے ایسے شکر ہے توبہ ہوئی اور اپنے منہ مین کیا کہیے اور چار محلّے والون کے منہ مین طمانچے مار کے کہدون بس شکر ہے کون ہلال خور کبھی بھولے سے کوئی کسی قسم کی شکایت کا کلمہ زبان پر لائے۔ اب ہنسی دلگی کی بات نہین۔ معلوم ہوا یہان کی خفیہ پولیس اسیطرح آسمانی مخبر بھی ضرور ہوتے ہین۔ آپ جانیے ادھر تو بندہ درگاہ اینجانب نے برسات والا مضمون ختم کیا اودھر حِل غور فرشتے کان لگائے سُننے تھے جاتے کے ساتھ ہی ایک ایک کے چار چار کرکے لگائی بجھائی کی۔ بس غضب ہوا اکدم سے باران رحمت کے خزانون مین دوہری تہری جلد کے قفل ڈالدیے گئے چلیے جھٹ چٹاکے دھوپ نکل آئی۔ بنیے لال تو ایسی باتون کے لیے چھوری ڈھلکایا کرتے ہین لگے بغلین کیا تو تہ بجانے۔ پھر وہی ناشکری ہوئی یہ شہر غریب غرباکے یہان توبہ درہا سیم گئی ہاے مہنگی واے مہنگی۔ اسے کیا کرین کہ مرجائین بھوکے مرتے ہین کیا کھائین۔ الجوع الجوع ایک سرے سے شکایت ہونے لگی۔ چلیے دوسرا پرچہ داغا گیا۔ اودھر سرکار والا تبار ہمارے حکمرانون کے دل مین فقط غریب پروری عملہ بڑھانے کی ضرورت سے یہ بات آئی کہ لگے ہاتھ مردم شماری بھی ہو جائے یہ تیسری رپورٹ تھی۔ چلیے سلطان سرکار عالم بالا بھی جھنجلا گئے کہ ادھر تو یہ مرے بھکے پٹیو دہرات بھوک بھوک چلاتے ہین اودھر گورنمنٹ نے مردم شماری شروع کی ناحق یہ ہمارا غریب لکھنو نظر دیا جائے گا کہ اللہ یہان اتنے آدمی رہتے ہین بلکہ رہتے کیا دن دونے رات چوگنے ہوتے ہین۔ لہذا مصلحت وقت اور تخفیف مصارف روزمرہ کی نظر سے اور بھی یہ ضرور ہے کہ تھوڑی بہت کاٹ چھانٹ کیجائے اور گنا ہگاران بیخبر کی چشم نمائی بھی عمل مین آئے۔ فوراً ایک پروانہ تاکیدی بنام مسٹر ہیضہ خان بہادر بدین مضمون وارد و صادر ہوا کہ بلا قید فصل و بدون انتظار حکم ثانی سر دست شکایت پسندان ناشکر گزار کے شہر کا محاصرہ کرکے چیدہ چیدہ اشخاص کی بھرتی کرکے اس جانب روانہ کرو اور ذرا چالاکی و پھرتی سے کام لو زیادہ تاخیر کیسی دم لینے کی بھی مہلت نہ دو۔

* اِنّا لِلّٰہ وانا الیہ راجعون۔ اشارہ پانے کی دیر تھی بھرتی کی بھرماری شروع ہوگئی۔ چنے اور بھاڑ کی کیفیت جھٹ پٹ اِدھر گرا ادھر قلابازی کھائی پشت بزمین رسید ہوا۔ اسے لتاڑا اوسے پچھاڑا۔ پھر اب کون سوا بکواس کرے جنازہ برداری کرتے کرتے کندھے ٹوٹ گئے۔ گورکن نایاب غسّال عنقا کا جوڑا۔ تلقین پڑھنے والے النادر کالمعدوم آنکھ مین گھس لگانے کو نظر نہ آتے تھے۔ اوٹھانے والے ایک تو سہالک کی وجہ سے کمیاب دوسرے بھائی بندی برادری والے فی جنازہ تین چار آدمی بمشکل تمام بمشکل اوّل منزل کراتے تھے۔ شہر مین کان پڑی آواز نہ آتی تھی۔ جدھر سُنیے رام رام ست ہین گوپال نام ست ہین۔ یا کلمۂ پاک لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ۔ یا کل من علیہا فان۔ بس شکر ہی شکر ہے اب خفقان کا زور کسی اختلاجی کے دل سے پوچھا چاہیے کہ کیا کچھ جی کہتا۔ بس شکر ہے ہر وقت قضا کا سامنا ملک الموت سے مصافحہ کرنے کو ہاتھ بڑھا ہوا۔ کھانا پینا قسم تو کیا بجاے گالی کے ہوگیا ہول کے مارے بھوک کیسی پیاس کہان کی ہان۔ فاقے کے ضعف سے آنکھین گڑھے مین گھسی جاتی تھین۔ آٹھ آٹھ پہر بار بار کڑاکا ملکن کیا کہ کھیل کا دانہ اوڑ کے منہ مین جائے دوسرے تیسرے دن استخارہ دیکھکے ایک دو چھلکے قلیئے کے تیلے شوربے سے اگل نگل کے جو کھائے تو پیٹ پر سارا قرآن شریف پڑھ کے دم کرلیا او سپر پیٹ بجاتے پھرتے ہین۔ آج ریاح نہین دفعہ ہوئی۔ پیٹ مین مین کچھ کٹ کٹ پٹ پٹ ہو رہی ہے۔ کہین مرغی نے بچّے نہ دیئے ہون) شکر ہے قسم کھاتا ہون ادھی مہنگی اور دو دھڑ دھوپ کے سر قدس کی خالی وہم سے باوجود ممکن ہونے کے اتنے فاقے کیے کہ رتوندی آنے لگی منہ ست کے ہر فارپڑی سانکل آیا۔ پھر شکر ہے ان اچاکھو نگاکر ایسی قیامتا قیامتی کے وقت مین نماز روزہ نیک کام کرے دعاے توبہ اور قرآن حدیث پڑھے غرضکہ عقبیٰ کے کام انجام دے یا دنیا کا کتّا بنا پیٹ کا دھندھا دوزخ کی فکر کیا کرے۔ حج کو زیارت کو جانا نہو سکے تو شہر ہی سے کہین دو چار منزل الگ تھلگ ہو رہے جیسے یادش بخیر اور ہمارے دو چار شفیق ہجرت کیے ہوئے دس دس بیس بیس کوس ہوا کھانے چلے گئے ہین۔ یہان شکر ہے وہ بھی ایک شقی کے بدولت نہین کرسکتے۔ لاکھ خفقان نہین خفقان کا پردادا کیون نہو۔ مجال کیا

کہ مقدمات کے گھن چکر سے قدم تو باہر نکال سکین شکر ہے بعینہ جیسے تیرے
خصم سے سرخ بھرنا ہوتا ہے کہ جاے ماندن نہ پاے رفتن - دوست تیری
مقدمہ بازی کی دم مین فرکوری چپراسیون کا ڈنڈا - دنیا اور دنیا دار دونون
پرلعنت ہے - زمانہ تہ و بالا آسمان زمین ایک ہو گیا - مگر یہان وہی رہنٹا
وہی چرخے کی چرخ چون شکر ہے - خدا نخواستہ شیطان کے کان بہرے
اگر ایسے ہنگام مین موت بھی آئے تو فرشتون کی جگہ وکیل بیرسٹر گواہ شاہد
نکیرین کے سوال ؛ جواب مین بیان تحریری اور جواب الجواب پیش کرنا ہو -
بس شکر ہے جیتے بچے اور ابتک زندہ ہین - چلو یار آدم بداستان
سابق - ادھر تو باتی جول جول کا سامنا تھا ادھر بیٹھے بیٹھے مین نماز
کے بیچ بیچ مین یہ خیال آیا بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ شیطان نے چمکایا -
کہ لو بھیا - پیشی کا زمانہ قریب آگیا - ابھی تک کوئی مسالہ درست نہین
غفلت کے پردے پڑے ہین الٰہی توبہ شکر ہے اسے لیجیے ساری
خدا پرستی کا فورشد - سید ہے مقوادی اونٹ کی طرح اوٹھے یجمان کا رُخ
کیا کچہری کا راستہ لیا - شکر ہی شکر ہے اب دو چار آٹھ دس پندرہ بیس دن
کی دوڑ دھوپ مین - پیشی کی تاریخ بھی آہی گئی - چار گھڑی رات سے
اوٹھے نماز سے فراغت کرکے مصلی پر بیٹھ کے بہت سی دعائین مانگین اور
کاغذات مقدمہ مثل نامہ اعمال بغل مین دبا کے کچہری کی راہ لی - رستے مین
یا فتاح - یا قوی کی تسبیح پڑھتے ہوے وعدہ گاہ کے دروازے تک
پہونچے - الحمد للہ ہی اللہ ہو بھول گیا شکر ہے - عدالت بھی کوئی امریکہ مین تو
ہے نہین - یہی لکھنؤ جہان چو طرف سے جنرل سیفہ خان نے محاصرہ کر لیا
ہے اور برابر سے بمباری کر رہے ہین - پھر اہل مقدمہ مدعی مدعا علیہ
چپراسی چوکیدار اذکوری مذکوری محافظ خانہ منصرمی نظارت وزارت ملاکے
صدہا ہزارہا آدمیون کی بھیڑ - ایک نہ ایک کا عزیز دوست بھائی بھتیجہ -
حق ملاقاتی ضرور ہی مبتلاے بلا ہوا چاہیے - شکر ہے توبہ اب
اُسکے دل سے حاضری عدالت کا حال پوچھا چاہیے - لیکن شکر ہے
مجبوری بُری بلا ہے نہ آئے تھکے کچھ اپنے بس وہ نہین سُنا کہ
نہد ہا خوب مار کھاتا ہے - مگر شکل شریفہ ایسے حال مین قابل
تصویر او تردانے کے ہوتی ہے - دوسرا جملہ معترضہ شکر ہی شکر
ہے پچھلے دنون مین پیٹ پالنے دو چار پیسے کا الم غلم بلا لو عمہ کچھ کہا پی
کے نہار منہ سے پانی پینے کا سہارا کر لیتے ہین - اب مارے ڈر کے بنفیل
کا میوہ خالی رمضان شریف کا سامنا - صبح سے شام تک مہمان
خدا سُنہ مین قفل دیا ہوا شکر ہے - کہانے کے نام پر قسم کھائے ہوئے
برابر دن بھر سے کر ڈالے شکر ہے کہان تک عرض کرون
پانی تک کا سامنا غیر ممکن - کیونکہ خلا مین نقصان صریح کا خوف لگا ہوا
لیا نہین کہین معدہ زور کرے - چلیے وہ جو کہتے تھے کہ (پانی کو پی

اور پیٹ کو بھر لے) اُسکا بھی سامنا نہ ہوا - اب ایک بات ایمان کی
خدا لگتی کہون طبیعت تو ایسی سُبک رہتی تھی جیسے پھول مگر بار بار
ڈانک کے تھکے ہوے ٹٹو کی طرح تھان ہی کی طرف منہ پھیرتا ہے
وہان کا وہی تار وہی سہولیت وہی آہستہ روی آج کا کام اگر بہت جلد
ہوا تو دو تین چار برس مین - خدا کرے ایسا زمانہ پر مدار روی کا وقت - خدا نے
کیا ہے دیر ہو گی - آج کسی کی بڑھیا ڈہلک گئی کل کسی کا بھائی بھتیجہ دم
توڑ گیا - پرسون خود بدولت کے پیٹ مین گھٹنا اوٹھا ہو اسے کہیو تکر
تشریف لائین - یہ بھی بھی ختم ہوئی - شکر ہے اب خدا کا کرنا کیا ہو
ہے کہ آٹھ دس دن پندرہ بیس پچیس تیس دن کے ایچ پیچ
مین پیشی کی تاریخ آہی تو گئی - شکر ہے قیامت کا آنا برحق نہ ماننے
والا کافر بس وہی نماتا ہوگا جس کا کوئی مقدمہ دائر عدالت نہین
ہوا - اوس رات کا حال فرامش کا سا معاملہ ہے بیان نہین ہو سکتا
تمام شب کروٹین لے لے کے بسر کی صبح سویرے نماز تو خیر واجبی
واجبی پڑھی مگر دعاؤن کے ڈھیر لگا دیے - گھر دم سے حق اللہ و
پاک ذات اللہ پڑھتے - اوہر کے اودہر چلیے پاون کی دلی بنے پڑے
پھر لگے وکیل کے در دولت پر آستان بوس ہوئے - محرر صاحب
کی خوشامد درامد ہاتھ پاون جوڑ کے رگ سیدہی کی مثل نکلوائی -
ہاتھ پاون نے ایسا جواب دیا کہ اتنی ہی سی چل پھر مین سانس
پھول گئی خیر شکر ہے کرایہ کی سواری کا خدا بھلا کرے جس کی بدولت
کچہری تک پہونچے اور وکیل غریب بھی اول وقت سے رونق بخش
تھے - اب ایک دم کی کسر تھی بیرسٹر صاحب کی کمی تھی - شکر ہے
گھبراہٹ بُری بلا - تاب کیونکر آئے گاڑی پر لد کے نجعت اشرف کی
طرف وہیر دے گئے - یہان کا بندوبست اچھی طرح کر گئے کاغذات دے دلادیے
وہان بھی ماشاء اللہ مقدمات کی کمی کے سبب سے فرصت کی زیادتی
دفتر والے کمرے مین کتابین ادہر کی اُدھر رکھ رکھا رہے تھے -
جلدی سے بلا لیا - یہان صاحب سلامت کا ہوش نہ تھا - حضور ابھی
تلک اپنے کپڑے بھی نہین پہنے حکام لوگ تو بڑی دیر ہوئی آ گئے
ارے ہمین یاد نہ تھا - ہمنے منشی سے کئی دفعہ پوچھا کہ آج ہمارا کوئی
پیشی ہوگا وہ کچھ نہین بولا - اچھا ابھی ہم چلے - فوری کپڑے کسکے
درست ہو کے سوار ہوئے وہان برق دم جوڑی - یون ہوا
ہو گئی - یہان اڑنگھی گاڑی کا ٹٹو - اور یہ ہو نفر دبی ہچکولے کہاتی لرہتی
کاشتی کوئی دو گھنٹے مین پہونچی - بیرسٹر صاحب نے تو آنے تک کا انتظار
نہ کیا واپس تشریف بھی لے گئے - محنتانہ تو پیشتر ہی وصول کر چکے تھے -
ہان وکیل صاحب خدا سے ڈر کے رونق افروز تھے صورت دیکھتے ہی مسکرا
دیے - آج کا محنتانہ تو حلال ہوا - برابر ہم موجود رہے لیجیے خوش ہو جیے

آہ بُرے گرے - تو وہ خرابی وذلت !!

لارڈ کانیمرا نے اسوجہ سے استعفا دیدیا کہ آپکی لیڈی صاحبہ نے جو مقدمہ طلاق عدالت لندن مین دائر کیا تھا آپ کے خلاف فیصل ہوا-

آج سوموار ۱۱ دسمبر کی جنم اسٹمی ہے جج صاحب نے چٹھی بھیجدی کہ ہم نہ آئینگے مقدمات کی تاریخ بڑھا دیجائے - اب ہمارا تو کچھ کام نہین آپ ذرا ٹھہرے رہیئے تاریخ دریافت کرکے چلے آیئے گا - شکر ہی شکر ہے وہ تو اتنا سندیس دیکے چرپٹ پر سوار ہوئے - یہان ایک تو خرچہ بیکار کی سوختی سے قفل چرخ ہو رہی دوسرے بھوک کے مارے پیٹ مین آگ لگی ہوئی - ناواقفی سے دروازہ تک جاتے ہین اور کمرے کے اندر پاؤن رکھنے کی جرات نہین ہوتی - شکر ہے مارے دل کڑا کرکے ڈرتے ڈرتے کھاتے دبے پاؤن سررشتہ دار صاحب کے پاس کٹہرے تک جا ہی تو پہونچے ہنوز کم خرانی سے کوئی کلمہ زبان سے نہ نکلا تھا کہ جناب ممدوح قیصر کی طرح غرا کے پھاڑ کھانے کو دوڑے باوجود ہزار مرتبہ صورت شناسی کے - کون ہو کیا کام ہے چلے جاؤ کاغذات تک اوٹھانے نہین دیتے پھاپ شکر ہے کہ کیا گذری - جی حضور خداوند غریب پرور جناب عالی مین ہین ہون مین - آگے کے سب جملے مارے ڈر کے داخل شکم -

اولٹے پاؤن پیٹھ باہر آکے سجدۂ شکر کیا کہ زندہ بچ آئے مگر کلیجہ دھڑ دھڑ ہاتھون اچھل رہا تھا اور یہی تصور کہ خدا نے بڑا فضل کیا نہین اسوقت لینے کے دینے ہو گئے تھے - اب اور تو کچھ نہین چپکے چپکے دل سے یہ دعا تھی کہ الٰہی ہمارے سینے کا لے تمرے والے نیٹو آدمی کو تو کبھی حکومت کی کرسی پر جگہ نہ دینا یہ تو بالکل خاتمہ بالخیر ہی کئے دیتے ہین - اب کیا کرین کدھر جائین - ہونٹ ڈکھائے نہین معلوم کسکا سا منہ بنائے سٹرک پر آکے دائیے کو دیکھ رہے تھے کہ خدا بھلا کرے ایک اہلمد کا جسنے چپکے سے کان مین کہا کہ خبردار کوئی سننے نہ پائے آپکا مقدمہ کل پرسون اترسون تک پیش ہوگا شکر ہے چلئے گھر کی راہ لی اوتنا دن اور ساری رات بیم و رجا مین گذار کے صبح گجردم نہکے تڑکے منہ اندھیرے سے پھر وہی کھٹراگ - آج بھی وہی بابوجی چار بجے معلوم ہوا کہ نارخالی متفرقات کا دن تھا - پھر ویسے ہی صبح گئے سلامت آئے شکر ہے اور کیا تیسرا چوتھا پانچوان - غرضکہ آٹھ نو دس پندرہ بیس ہنچھوڑیون مین کمر ٹوٹ گئی پاؤن مین چھالے اور پھر زخم اور پھر سیتھا کے گھٹے پڑ گئے - مقدمہ جینی کا خمیر آج ہوتا ہے نہ کل ہوتا ہے امساک آپنا چاہیئے بارے وہ کس میرسی کا دور اتمام ہوا پر اسنے حاکم اصل خیر سے زینت بخش ہوئے - اہاہا اہو ہو ہو - سچ کہا ہے جسکا کام اوسیکو چھاجے اور کرے تو ابیدا باجے - بس جیسے کہتے ہین کہ دنیا ہوا اور ہم ہم ہون اور دنیا - جیسے کچہری ہوا در یورپین حاکم ہون اور کچہری جیک و نک ہی اور ہو گئی چپراسی بھی جو حاضری پکارتے تھے تو اور ہی لب و لہجہ سے شکر ہے - اب یعنی سو کام چھوڑ کے معلوم ہو گیا کہ فلان تاریخ پیشی ہے کم بختی کی مار وکیل صاحب کو فرصت نہین بیرسٹر صاحب اور دوسرے سے پھنسے ہوئے قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون - پھر اوس روز کی اپنی بوکھلاہٹ

قابل دید بلکہ شنید تھی - پورا الکتاہی آنا بحواس نہوگا - ایک پاؤن سے پڑا پڑا پھرتا تھا ادھی والی ننگی اور شبرات کا گھنگر بھی قربان کیا تھا - منہ پر ہوائیان کیسی مُردنی پڑی ہوئی کہ اے میرے اللہ کیا ہوگا آمین ایک موکل کھڑا ہو گیا پیشی پر وہی دو گلے ہرا ہے بیت ہو کے تاریخ دوسرے مہینے پر چڑھائی گئی اب حواس ٹھکانے ہوئے دم مین دم آیا - اوسوقت سے اور ابھی تک اس فکر مین غلطان پیچان ہون سکہ بار الٰہا یہ کہان کی نامردی خاص اوس روز کی دہشت سے ہو جاتی ہے - کف اس مردانگی پر تم سے تو بی بھجڑی کے ماننے والے اچھے باقی خیر صلاح خیر عافیت اب پھر بروز پیشی حاضر ہونگا ء

راقم
مقدمہ باز

حضرت ذوآتا افنان و دمباز

تمتہ اودھ پنچ مطبوعہ ۱۳ - نومبر ۱۸۸۹ء

حضرت ذوآتا افنان

مین طالب حسن زن نہین ماہ نہو | پر شوکت و مالدار و ذومی جاہ نہو
سوسنے مین نہ موتیون مین ہو زر دو سفیدا | پر نیک ہو بد زبان و بدراہ نہو

حضرت دمباز

بی بی کی ہے ہر چیز اچھوتی سر پر | عزت کا ہے تاج اوسکی جوتی سر پر
جاڑا آیا رضائی بی بی کی بنے | خود باندھے پھرین میان دوسوتی سر پر

حضرت ذوآتا افنان

نے تاب و توان نہ مال و زر رکھتے ہین | ہر وقت مآل پر نظر رکھتے ہین
سونے مین بھی غافل نہین انجام سے ہم | تکیئے مین کفن کفن پہ سر رکھتے ہین

حضرت دمباز

نے تاب و توان نہ در نہ گھر رکھتے ہین | نے کس ہے نہ بل نہ زور و زر رکھتے ہین
مجبور ہین بیکس ہین الٰہی کر رحم | بندے تری رحمت پہ نظر رکھتے ہین

حضرت ذوآتا

تصویر کی شکل سر بسر رکھتے ہین | نے منہ نہ زبان نہ گھر نہ در رکھتے ہین
انسان ہون اگر ہم تو مرض بھی ہو وین | سودا بھی اونہین ہوگا جو سر رکھتے ہین

حضرت دمباز

بی بی کا جہان مین مثل و مانند نہین | بہتر اِس شئے سے شکر و قند نہین

انسان نہین وہ ہی ہری جیب حیوان | جس شخص کا گھر اور زن و فرزند نہین

حضرت ذواتا

کیون تونے جو کشتہ حسرت کیا نہین | خون جم گیا ہے کسہ طرف سینے مین
اسے دوست اب سب جفائی ناممکن ہے | زنگ کم آگیا ہے ترے دل کے آئینے مین

حضرت دمباز

دنیا کو گذرگاہ بتایا ہے ہمین | رستے مین عدم کے لا بٹھایا ہو ہمین
ہستی ہے ہماری مثل نقش کف پا | مٹنے ہی کیواسطے بنایا ہے ہمین

حضرت ذواتا

نقصان ہے عزت و مال و زر کا | کتا بنے آدمی سے اور نکلے گھر کا
اسوقت جوئنکا دل سے بسیے شاید | جب پانون تلک آئی پسینہ سر کا

حضرت دمباز

ہے قرب جگر نہ گھر ہے سینہ دلکا | ہر سمت کے آتخوان ہین ہنیہ دل کا
پہلو مین کبھی ہے منہ کو آتا ہے کبھی | بیتابی سے اب یہ ہے قرینہ دل کا

حضرت ذواتا

دور وز کی زندگی ہے دشوار و محال | الجھن ہے کشا کش ہے مصیبت کمال
دم گھٹتا ہے پڑے نسے انسی تمتے نہین پانون | جورو جنجال اور لڑکے بھو نچال

حضرت دمباز

بی بی جو بگڑ جاے زمانا نہ ملے | فاقے سے پھڑکتے رہین کھانا نہ ملے
بے اذن میان گھر سے نکالیں جو قدم | بے ماندے پڑے تو گھر مین آنا نہ ملے

حضرت ذواتا

بی بی کا ہے جو دست شفقت سر پر | اک بال نہ پھر بچے سلامت سر پر
سر کو جو ہٹالین کبھی بھولے سے میان | بجنے لگے اٹھ پہر یا نوبت سر پر

حضرت دمباز

کیا کیا نگران ہند کا ہر کنگلا ہے | اک پھول کھلا ہے جسمین وہ جنگلا ہے
چھٹکی ہے یہ چاندنی کہ ہے پر تو رخ | ہے برج قمر - کہ میم کا بنگلا ہے

حضرت ذواتا

ناوک بی بی ہے اور نشانہ شوہر | وہ زلف ہے ٹوٹا ہوا شانہ شوہر
بی بی ہے ہتوڑی اور یہ بایان لسلہ | وہ دست چپلدار رہا نہ شوہر

حضرت دمباز

بے چینی کے واسطے بنا خاص ہے دل | گو فہم و ذکا مین سعد وقاص ہے دل
انگریزی ہوئی ہے جب سے ہندوستان مین | اسپیہ ہے مگر گھڑی تو رقاص ہے دل

حضرت ذواتا

ڈرتے ہین پچکتے ہین دبک جاتے ہین | مجبوری سے ہار کر سرک جاتے ہین
بی بی نہین سوتی ہے جسے شام تا صبح | بیچارے میان آپ ہی تھک جاتے ہین

حضرت دمباز

دل دیکے کسیکے دل کو کسنا کیسا | ہا ہین خوشی و غم کے پسنا کیسا
ہر روز کے سوز غم سے سو لطایلو | رونا بھی اب آتا نہین ہنسنا کیسا

حضرت ذواتا

اعضا مین جو آفت زمانہ ہے یہ دل | گردون قدر انداز نشانہ ہے یہ دل
یہ قصر بدن چھوڑ کے جائے کسپر | اے اہل جہان صاحب خانہ ہے یہ دل

حضرت دمباز

کچھ روز دن تو او سطرف تھا فرزانہ دل | ہم صاحب زر تھے غم سے بیگانہ دل
جس روز سے مفلسی ہوئی بدلے نام | مشہور ہم اب شہری ہین دیوانہ دل

باقی آئندہ

راقم
محبوب قلم

لوکل

ایک تو بی سردی یونہین زور وق پر تھین پر نہ برسنے سے اور بھی زیادہ رنگ لائین کیون نہو کبھی کے دن بڑے کبھی کی راتین آجکل کی کچھ نہ پوچھیے کیا مزے کے دن ہین کر صل وجل اگر ہیضہ کا دورہ اس فصل مین نہوا کرے تو سردی سے بہتر موسم سال بھر مین نہین - کہانے کا مزا کھلانے کا مزا - سیر کا مزا شکار کا مزا جاگنے سونے کا مزا اوڑھنے بچھونے کا مزا - حقہ کا مزا - پان کھانے کا مزا پانی کا مزا غرضکہ دنیا کے مزے زور دن پر ہین بشرطیکہ مزے لوٹنے والون پر تقدیر کی کوئی پیچ نہ پڑ گیا ہو ورنہ ع

سرا گذشت و این دل زار ہمان

کا نقشہ ہوگا —

جابجا نیشنل کانگرس کے ڈیلیگیٹ چنے جاتے ہین - وہی جوش وہی سرگرمی جو کل تھی آج ہی ہے دسمبر کے آتے ہی ہوا بدلی اور بادل آئے سے مخالفت کے زمانے مین جیسا بھاری جوش ہوتا ہے گو وہ نہین مگر پھر بھی ہمارے حضرت لکھنؤ مین بھی کئی جلسے ہوئے اور ساٹھ آدمی منتخب کیئے گئے فہرست لکھنے کو تو بڑا وقت چاہیئے اور وقت بھی ہے سہل و خلاصہ یہ ہے کہ چالیس مسلمان ۲۰ ہندو مسلمانون مین سنّی شیعہ قریب قریب ہین — الغرض ہر طرح سے دونون پہلو برابر ہی برابر نظر آتے ہین —

ریاست بھٹوا مئو کے وراثت کے باہتہ چچا بھتیجون مین جو خانگی نزاع تھی آخر اوسکی نوبت عدالت تک پہونچی اور مقدمہ ڈسٹرکٹ جج صاحب بہادر کے یہان دائر ہوا پہلے چند پیشیان ہوئین ۱۵- نومبر سے آجتک کا اندور الہٰا اوش بارہ روز سے مدعا علیہ صاحب بہادر کا اظہار ہو رہا ہے اور اتہہ تماشائی ہے دونون طرف بڑے بڑے بیرسٹر اور وکیل مین [illegible] ہرنا جیتنا تو دوسری بات ہے ایسے مقدمون کے پیش ہوتے ہی دیوالہ نکل جانے اور حیثیت بگڑنے کی خبرین سنائی دیتی ہین جو حضرات ایسے مقدمات مین لوکل حکام سے انتظام وغیرہ کے خواہان ہین ہمارے نزدیک سخت غلطی پر ہین وہان دونون میٹھے کا نقشہ ہے افسوس فریقین کی حالت پر جنمین ایک ضرور ناحق پر ہوگا - دیکھیئے حق اپنے مرکز کیطرف رجوع کرتا ہے یا لالچ وکلا کے ہاتھون پڑکر کل بازی ہو جاتا ہے —

لکھنؤ تو جہان پر تھے رہین ہین مگر مسٹر ہیضہ خان کا دورہ ختم ہوا برف کے ساتھ بجتے اور ہوا کے ساتھ کھسکتے چلے ہین - فصل قریب اعتدال اجلی باقی حال بدستور ہے —

تازی خبر یہ ہے کہ ولیعہد روس کی ہندوستان مین نازل ہونے کی خبرین سنکر سارے شہر کے پیٹ مین چوہے چھوٹ گئے - جابجا کھچڑیان پک رہی ہین خیالی پلاؤ تیار ہو رہے ہین وجہ علت باعث سبب پوچھا جاتا ہے - ایک صاحب مراقبہ سے سر اوٹھا کر گورنمنٹ کی محبت سرکار کی الفت یا جوش حماقت سے کیا فرماتے ہین - کہ ہائے افسوس بلکہ ہزار افسوس آج خواجہ عمرو ہوتے نہین تو انکو زنبیل مین رکھ لیتے اور انکی شکل بنکر خود روس مین دندناتے پھرتے پھر تو مزے ہی مزے تھے —

بڑے جیل سے جو قیدی بھاگ گئے تھے ایک تو کہین سے پکڑا آیا باقی ہوا کھاتے پھرتے ہین ٭

جواب

۶- س - حیدر آبادی آپ کا مضمون ہماری راے کے خلاف ہے -
ر - م - ذاتیات کی بحث ناجائز جواب قلم انداز
م ق ف - سبحان اللہ؟ باشد ہمو تفتی
سلطان لکھنوی - شکریہ آیندہ دیکھا جاے گا خاطر جمع رکھیئے -

واچ بر جیب طلائی مرصع

ایسی خوشنما خوبصورت ٹھیک چال کی گھڑی کم دیکھنے مین آئے گی ضرور خرید کر لیجیئے اسکے ساتھ کی دوسری گھڑی اگر دکھا دیجیئے - تو ہم قائل ہو جائین اوس کاریگر کی گھڑی ہے جو ولایت مین اپنا آپ نظیر تھا - ایک بڑے رئیس کا مال ہے ضرور خریدیئے - قیمت ایکسو دس [illegible]

المشتہر
منیجر آرہت کمپنی لکھنؤ جھواری ٹولہ
مکان [illegible]

ضرورت

کاکوری ایڈڈ اسکول نے واسطے ایک ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے جو مڈل کلاس کو تعلیم انگریزی دیسکے اور الیف اے پاس ہو درخواست آخر نومبر ۱۸۷۹ء تک آجانا چاہیئے ٭

العبد
سکرٹری کمیٹی مدرسہ کاکوری

شراب الصالحین

۳ بوتل سے کم نہ روانہ ہوگی

فصل کی دوا - اختلاج و دھڑکن ضعف قلب کے لیئے اکسیر - رنگ سے شراب گلگون - شربت ملائے صفرے اور بلغم کو خاک مین ملائے فی بوتل عہ ایک درجن عـــہ باردانہ علاوہ محصول ذمہ خریدار

المشتہر
منیجر آرہت کمپنی لکھنؤ جھوائی ٹولہ
مکان نمبر ۳۴۹

مضامین غیر

نکلا ہے تجربے سے یہ اپنی کتاب مین
جو کچھ خیال ہو وہی آتا ہے خواب مین

الٰہی توبہ الٰہی توبہ - لالہ اودھ پنچ ابکی دسہرے مین جو ٹیسو زیادہ مانگے گئے ہر روز جب آنکھ لگتی ہے وہی تصویر سامنے جب سوجاتا ہون دیوڑیون کے تھال چڑھے ہوئے ڈھیر نظر آتے دکھائی دیتے ہین ادھر پلک جھپکائی ادھر کان مین برابر ٹیسو مانگنے کی آواز چلی آتی ہے - ناک مین دم اور دم مین ناک ہوگئی - آج کئی دن ہوئے کہ بندہ درگاہ پلنگ کے پاس خیالی قلم دوات رکھکے سونے چلے وہان کیا تھا ذرا کی ہمکی ہوئی چوٹ وہی آواز مین آنے لگین پھر آپ میری پھرتی کو دیکھئے لپ جھپ اوٹھنے کے ساتھی قلم بند کرنا شروع کیا لکھتے لکھتے آنکھ لگ گئی - کیا دیکھتا ہون کہ آنکھ ختم ہوتا ہے نہ کل اسمین شیطان کا کرنا کیا ہوتا ہے کہ قلم ہاتھ سے چھوٹ کے وہ جا گرا اوسے کھٹکا سے آنکھ کھل گئی ... تھا لونڈے کا غذ کا لکھا کہان جاتا ہے وہ وہ نئی نئی وہ بے تکی ... کہ واہی واہ لہذا ہنسی دل لگی کے خیال سے ملاحظۂ اقدس مین بھی گذرانتا ہون - گر قبول افتد

ٹیسو

دھوم سے نکلے ٹیسو راجا — بیٹھتے پیٹ بجاتے باجا
ابکی آئے ہین ٹیسو ماما — گرد اور کا پہنے جاما
ساری پوتھی بانچ رہے ہین — کود رہے ہین ناچ رہے ہین
لونڈون نے خوب بتائی بانی — پوچھتے ہین یہ رام کہانی
اس گنبے کا کون ہے مکھیا — کوئی نہین اک بڑھیا دکھیا
کیا ہی اوسکا کیا صورت ہے — گوری یا کالی مورت ہے
دانت نہین منہ مین سر کالا — گوری کیا گوردن کی خالا
اچھا نام بتاؤ اپنا — ہے ہے گونگے کو ہو اسپنا
سوچ بچار کے جلدی جلدی — اون اون غون غون ہست یکی
نام ٹرنزو سب کہتے ہین — یعنی خود مطلب کہتے ہین
کیا مذہب ہے کون ہے ملت — اسکو نہ پوچھو ہوتی ہے ذلت
لا مذہب اچھے ہوتے ہین — دھرمی کرموں کو رو تے ہین
مسلمان ہندو عیسائی — سب سے الگ ہین پھرکی بھائی
کرتے ہو کس دیوتا کا پوجا — جھوٹ کہے تو آنکھ مین سوجا

کام دیوہی گرو ہمارا — وار مدار ہے اوسپر سارا
بھول گئے ہین پیارو دھندے — بھوکے ہین اور پیٹ کے بندے
کون گرو کے ہو تم چیلے — الل بچھیڑے ہین البیلے
پھر سنتے ہین یون ہی واہی تباہی — دیوتا ہین تھانے کے سپاہی
کوئی ہر دیہی کون بھوانی — یا تحصیلی یا دیوانی
پوچھتے ہین محلے والون کو — اچھا جو لیے بھاڑ مین جھونکو
رنڈوے ہو یا جورو والے — جورو کیسی بہت سے سالے
ساس چڑیل ہے جان کی لیوا — سسرے سب ہے بڑھو بڑدلوا
لڑکے بالے ہین کئی بھائی — سولہ بیس کے دو چوتھائی
قبلے ہین یا سٹنڈے — تم سے بھی دو نے چار دن سنڈے
چھوٹے بڑے لڑکو کو ٹین — نظر لگاؤ تو آنکھین پھوڑین
کیا کرتے ہو اب یہ بتاؤ — مرد وسے ہو تو ہاتھ ملاؤ
روٹی کیا کرکے کھاتے ہو — خیر ہے تمکو کیا کہانے ہو
خواب مین اب آتی ہر روٹی — یہ ہے جیا لی اور یہ موٹی
پڑھتے ہین ہمی صل علے — پانی کو بی پیٹ کو بھلی

(کھٹک چنا بھی کھٹک چنا کہاں چنے مین مونی گھر پر لکھنے والے ناندے بیل کی جوڑی)

ابھی شامت آئی ہماری — اوسمین سے نکلی خانہ شماری
خانہ شماری نے کیا گھر گھالے — اوسمین نکلے لکھنے والے
لکھنے والے میان جھگڑا — اوسمین سے نکلا ٹوٹا چھکڑا
ٹوٹے چھکڑے کو سب نے لادا — اوسمین سے نکلا لال برادا
لال برادے کو باندھے لڈو — اوسمین نکلے لالہ بدو
لالہ بدو کے دیا نک بھنا — ناچ کھلاڑی دھنک دھنا
دھنک دھنا کو جو بکھانا — اوسمین سے نکلا جرمانا
جرمانے کا نیا حساب — اوسمین سے نکلی لال کتاب
لال کتاب اوٹھ بولی یون — تیلی بیل لڑائی کیون
لڑا لڑو کر سب نے مسنڈ — بیل کا بین اور ڈونڈ کا ڈنڈ

ٹیسو ہمارا جھگڑا کرے گا — ہمارا البتہ سر پہ دھر یگا
دھوم سے آیا ہمارا ٹیسو — کموسٹ کال کا مارا ٹیسو
دھوم سے آئے ہین ٹیسو نانا — بھائی دفالی بجا دے ربانا
ٹیسو آئے دھوم سے — پائین نہ بچا سوم سے
دیتے ہین بھی دیتے ہین — گھر لکھوا لین دیتے ہین
دیتے ہین بھی دیتے ہین — نام بتا لین دیتے ہین
دیتے ہین بھی دیتے ہین — جان بچا لین دیتے ہین

کیا بے تکا منہ میں جو جو کچھ آیا
خوشامد سے کیا کیا نہ حق کو چھپایا

بہو پکڑ جاینگے ہم تو ساحل پہ جا کے
یہ تم رہ گئے ناؤ مین ناک اڑا کے

وہی ہم وہی حاکم دادرس ہے
وہی قافلہ ہے وہی اک جرس ہے

بمبئی مین جلسہ وہی اس برس ہے
وہی انڈین نیشنل کانگرس ہے

وہی فخر ہے ہر سے وہی حوصلے ہین
وہی طنطنے ہین وہی ولولے ہین

وہی اسے ہجوم اور وہی عہدہ داری
وہی کام ہے اور وہی کاروباری

وہی ہم وہی آرزوئین ہماری
وہی خیر و برکت کا دریا ہے جاری

اوسی طرح انصاف کی جستجو ہے
وہی گل کھلے ہین وہی رنگ و بو ہے

وہی حب قومی وفا مین وہی ہین
وہی تازہ گلشن ہوائین وہی ہین

وہی سننے والے صدائین وہی ہین
ترانین وہی ہین دعائین وہی ہین

وہی یکدلی ہے محبت وہی ہے
وہی دین داری ہے صحبت وہی ہے

وہی اگلی رسمین ہین راہین وہی ہین
محبت کی پیاری نگاہین وہی ہین

وہی آشنائی ہر جا ہین وہی ہین
وہی گرمیان سرد آہین وہی ہین

وہی رنگ جو کھا ہے ہمدردیو نکا
وہی ہے ارادہ جوانمردیون کا

وہی ابر رحمت کا چھایا ہوا ہے
وہی رنگ طبعین سمایا ہوا ہے

شریک آکے اپنا پرایا ہوا ہے
وہی جوش اک اک کو آیا ہوا ہے

ترقی کے اسباب ہمتو فزا ہین
جو دو گھٹ گئے ہین تو دو دسو بڑھ گئے ہین

وہی عرض ہے اور وہی التجا ہے
وہی استغاثہ وہی اک صدا ہے

وہی نالہ پُراثر جا بجا ہے
وہی مجمع اہل صبر و رضا ہے

وہی طالب حق رسی ہین جو کل تھے
اوسی پر ہین جس بات پر کل اٹل تھے

وہی اہل دل چیدہ و منتخب ہین
وہی باوفا ہین وہی باادب ہین

وہی آنکھ اور دل وہی روز و شب ہین
وہی اتفاق اور وہی سب کے سب ہین

بخیر اسکا انجام ہو شر نہین ہے!
بڑھے! اور قدم حد سے باہر نہین ہے

یہ صحبت یہ ملنا یہ آنا مبارک
یہ ایکا یہ دعوت یہ کھانا مبارک

یہ خدمت یہ چندہ کا لانا مبارک
یہ ہر آخر سال جانا مبارک

ہزارون کے جلسے سے اک اک چھٹا ہے
سفر کلکتہ کا ہے نمبر چھٹا ہے!

ستے ہوش سے جب یہ مضمون نرالے
اورسے خواب غفلت سے سب سنبھالے

کلیجو نکو پکڑے دلو نکو سنبھالے
نظر جیبی جیبی قربانیرو نا لے

پڑی چوٹ قلب و جگر ہل رہا ہے
الٰہی یہ کس دلجلے کی صدا ہے

اودھ پنچ - سبحان اللہ! ثم سبحان اللہ!! ع
اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

سال روان

(۱۸۹۰)

عشرتکدہ عالم کا تھیٹر تین سو ساٹھ دنون کا سیاہ نختاف پردون مین گوناگون سینیری حیرت انگیز ایکٹس اور طلسماتی کرشمہ دکھا کے ڈراپ سین گرتا ہے-

دنیا کا آزمودہ کار دیرینہ سال سیاح - مخزن تجلی منبع عظمت و جلال اجرام فلکی کا پُرصولت سرتاج سیارہائے سماں کا فلک رفعت سرور برج دوازدہ مین گردش کرتے کرتے کسل ماندگی مٹانے کو برج جدی مین گوشہ نشین ہو گیا ہے-

باغ عالم کا سرد و رستہ چمن ہستی کا غنچہ ناشگفتہ - مادر گیتی کا نوزائیدہ صیاد عدم اور آغوش لحد کے پالے پڑا ہے-

آسمان پر سرخی شفق عشاق کی اُمیدون کے خون کا پتہ دی رہی ہے کہ دیکھو ایک بیکس کی شام غم چشم نمناک کی اشک خونین سے یون گل کھلاتی ہے-

ماہتاب ستارون کے بزم ماتم مین بیٹھا کسی مسافر عدم کے وصال سے نہ مُبدّل ہونے والی جُدائی پہ شبنم کے آنسو ولنے رو رہا ہے- دنیا تیرہ و تار ہے - خزان رسیدہ چمن روزگار پر حسرت و حرمان کا سمان بندھا ہے در و دیوار سقف و جدار سے بیکسی عیان ہے-

ہماری یہ شام معمول کے خلاف آج سامان غم کیون پیدا کر رہی ہے آخر شام غم کا پُردرد جگرخراش حسرت انگیز سمان کیون پیش نظر ہے یہ بات کیا ہے کہ جی خود بخود بیٹھا جاتا ہے طبیعت سنسنائی جاتی ہے- دلمین رہ رہ کے اک ٹیس سی کیون اوٹھتی ہے کہ بیقرار کر دیتی ہے- صرف اسوجہ سے کہ سال بھر کی اُمیدون آرزوون کا خاتمہ اور برس بھر کی کامیابیون کا آج کل اختتام ہوتا ہے- افسوس! - اس دامان چین اور اطمینان بھرا سال یارشاطر نہ بار خاطر مہمان خوشی کی کمیاب